دارالافتاؤں میں رائج الوقت
نسخوں کے مطابق تخریج کے ساتھ

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند
مکمل

مع اضافہ جدیدہ

تالیف: مفتی اعظم عارف باللہ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب
ترتیب وحواشی: مفتی ظفیر الدین صاحب مدظلہ
حسب ہدایت ونگرانی: حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

مدلل و مکمل

اضافہ جدیدہ

دارالافتاؤں میں رائج الوقت نسخوں کے مطابق تخریج کے ساتھ جدید کمپیوٹرایڈیشن

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

مُدلّل و مکمّل

جلد دہم

کتابُ الطلاق (نصف آخر)

افادات: مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانیؒ
(مفتی اوّل دارالعلوم دیوبند)

حسب ہدایت: حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیّب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند

مرتب: مولانا محمد ظفیر الدّین صاحب شعبۂ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

اضافہ تخریج جدید
مولانا مفتی محمد صالح کاروڑی رفیق دارالافتاء جامع علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

دارُالاشاعت
اردو بازار، ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی
طباعت : ستمبر ۲۰۰۲ء شکیل پریس کراچی۔
ضخامت : ۲۲۴ صفحات

ملنے کے پتے

بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
کشمیر بکڈ پو۔ چنیوٹ بازار فیصل آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور
ادارۂ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی

فہرست مضامین فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل ومکمل جلد دہم

باب پنجم

باب ششم

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ
بلاعذر گواہی میں تاخیر	۱۰۰
باب ہشتم **طلاق رجعی سے متعلق احکام ومسائل**	۱۰۱
دو طلاق رجعی کے بعد ہمبستری سے رجعت ہو جاتی ہے	″
دو صریح طلاق کے بعد بیوی کو لوٹالینا درست ہے	″
غصہ میں دو مرتبہ کہا طلاق دی، طلاق دی، کیا حکم ہے	″
کہا نکاح میں رہو یا طلاق لے لو، بیوی نے کہا طلاق لیتی ہوں	۱۰۲
پرچہ لکھ کر طلاق دینے سے کونسی طلاق ہوتی ہے	″
ہم اس کو طلاق دیتے ہیں کہنے سے طلاق رجعی ہوتی ہے	″
کہا آج سے اس کو طلاق سمجھو، تو کونسی طلاق ہوئی	″
ایک طلاق دے کر متعدد لوگوں سے کہتا رہا کہ طلاق دے دی ہے کتنی طلاق ہوئی	۱۰۳
شراب پی کر دو طلاق دی کیا حکم ہے	″
دو طلاق دے کر رجوع کر لیا تھا چار سال بعد پھر طلاق دی کیا حکم ہے	″
جعلی داماد بن کر جس نے طلاق دی خود اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوگئی	۱۰۴
لکھا ہم اس کو برابر طلاق دیتے ہیں کیا حکم ہے	″
ایک طلاق کے بعد دوبارہ نکاح کس طرح ہوگا	″
طلاق رجعی میں بوسہ سے رجعت ہو جاتی ہے	۱۰۵
میں نے طلاق دی کہنے سے رجعی طلاق ہوئی عدت میں رجعت ہو جاتی ہے	″
عدت میں رجعت درست ہے	″
طلاق بائن میں رجعت نہیں	″
طلاق دیدی ہے کہنے سے رجعی واقع ہوتی ہے	۱۰۶
ایک دو صریحی طلاق کے بعد رجعت درست ہے الخ	″
خاموش نہیں ہوگی تو طلاق کہنے سے کونسی طلاق واقع ہوئی	″
کہا ایک طلاق دو طلاق، دو طلاق واقع ہوگی	۱۰۷
طلاق دی، دی، دی کہنے سے ایک طلاق ہوئی	″
ایک طلاق دے کر جب رکھ لیا تو رجعت ہوگئی الخ	″

عنوان	صفحہ
باب چہاردہم	
زوجہ مفقود الخبر سے متعلق احکام ومسائل	

عنوان	صفحہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتاویٰ دار العلوم دیوبند مدلل و مکمل جلد دہم

الحمد للہ و کفی و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

فتاویٰ دار العلوم دیوبند کی پہلی جلد خاکسار مرتب و محشی نے ۱۳۸۲ھ میں پیش کی تھی، اس کے بعد تھوڑے تھوڑے وقفہ سے اس کی بعد والی جلدیں حاضر کرتا رہا اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ انعام و احسان ہے کہ آج اس کی دسویں جلد پیش ہو رہی ہے اس موقع سے خاکسار مرتب و محشی کا دل حمد و شکر خداوندی سے لبریز اپنے رب بے نیاز کے آگے سجدہ ریز ہے، جس کی توفیق سے یہ خدمت انجام پذیر ہوئی۔ اور انشاء اللہ آئندہ بھی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے فضل و کرم سے یہ خدمت قبول فرمالے اور اپنے شکر گذار بندوں میں اس حقیر کا نام بھی درج کردے۔

یہ سب دراصل دار العلوم دیوبند کا فیض ہے، جو ایک سو چودہ سال سے مسلسل کتاب و سنت اور ملک و ملت کی ہمہ گیر خدمات میں منہمک ہے، خدا کرے تا قیامت اس کا یہ بحر بے کراں موجزن رہے، اور کائنات انسانی اس سے مستفید ہوتی رہے۔

یہاں پہنچ کر بے ساختہ زبان قلم پر اپنے مرشد و مربی حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب دامت برکاتہم کا نام نامی آرہا ہے۔ جنہوں نے اولاً اس خدمت گرامی کے لئے خاکسار کا انتخاب فرمایا، اور اعتماد کا اظہار کیا، اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی اور درازی عمر کی دولت سے نوازے، اور آپ کے حسن ظن کی لاج رکھ لے، اور فتاویٰ کا جو حصہ باقی رہ گیا ہے، اسے بھی حسن و خوبی مرتب کرنے کی توفیق عطا فرمادے، **وما ذلک علی اللہ بعزیز** ۔

فتاویٰ کے اہم اور پھیلے ہوئے حصہ کی اس جلد پر تکمیل ہوگئی، کیونکہ عام مسلمانوں کو جو دلچسپی اور جیسی ضرورت طہارت، نماز روزہ، حج، زکوٰۃ اور نکاح و طلاق سے متعلق مسائل و احکام کی ہوا کرتی ہے، دوسرے ابواب سے متعلق مسائل و احکام سے نہیں ہوتی۔

ظاہر ہے کہ طلاق کے مسائل اپنے اندر بڑی نزاکت رکھتے ہیں، اور ان کے نتائج دور رس ہوتے ہیں، اس لئے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ طلاق کے استعمال میں پوری احتیاط اور بیدار دماغی سے کام لیں، ذرا ذرا سی بات اور خفگی پر اس لفظ یا اس کے ہم معنی الفاظ زبان پر لانے سے پرہیز رکھیں۔

نکاح اس لئے نہیں منعقد ہوتا ہے کہ اس کو توڑا جائے، بلکہ اس کا مقصد باہم محبت و مودت اور طمانیت و سکینت قلبی ہے، ارشاد ربانی ہے۔

ومن اٰیته ان خلق لکم من انفسکم ازواجاً لتسکنوآ الیها وجعل بینکم مودةً ورحمةً۔ (سورۃالروم۔ ۳۔)

اوراس کی نشانیوں سے یہ، کہ بنادئے تم کو تمہاری قسم سے جوڑے، کہ چین پکڑوں ان کے پاس، اور رکھا تمہارے درمیان پیار اور محبت۔

لیکن یہ بھی درست ہے کہ کبھی مزاجوں کی ناموافقت کی وجہ سے حالات ناسازگار ہو جاتے ہیں اور بظاہر نباہ مشکل محسوس ہونے لگتا ہے، ادھر یہ حقیقت بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ اسلام نہ تو طلاق کو پسند کرتا ہے اور نہ طلاق دینے والے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، بلکہ اس عمل کو مبغوض قرار دیتا ہے، اور رشتہ ازدواج کو شکست وریخت سے بچانے کے لئے ایسی تدبیروں پر عمل کی تاکید کرتا ہے جن سے باہمی غلط فہمیاں دور ہو کر آپس کے تعلقات استوار ہو جائیں۔

زن وشوہر کی ملی جلی زندگی میں صدر کی حیثیت اسلام نے مرد کو دی ہے، چنانچہ اختلاف کے وقت میں شوہروں کو ہدایت ربانی ہے۔

والّتی تخافون نشوزهن فعظو هن واهجرو هن فی المضا جع واضر بوهن فان اطعنکم فلا تبغو علیهن سبیلاً۔ (سورۃالنساء۔ ٦)

تم اپنی جن بیویوں سے نافرمانی کا خطرہ محسوس کرو، انہیں زبانی سمجھاؤ، اگر باز نہ آئیں تو ان کے ساتھ ہم بستری ترک کردو، اگر اس کا بھی اثر قبول نہ کرے تو ان کو پیٹو، اگر فرمانبردار بن جائیں تو پھر ان کے خلاف کوئی الزام نہ تلاش کرو۔

پہلے مرحلے میں نفع ونقصان اور معلامات کے نشیب وفراز سمجھانے کی سعی کی جائے، اور رفیقہ حیات کو راہ راست پر گامزن رکھنے کی مخلصانہ جدو جہد کی جائے، اس سعی میں اس بات کا پورا لحاظ رکھا جائے کہ اس کے جذبات واحساسات کو ٹھیس نہ لگنے پائے۔

دوسرے مرحلے میں شوہر اپنی دلی اذیت اور دل شکنی کو اس طرح ظاہر کرے کہ اپنا بستر الگ کر لے، تاکہ شریک زندگی اپنی زیادتی اور بے جا ضد محسوس کرنے پر مجبور ہو۔

اخیر مرحلے میں شوہر کو معمولی سرزنش کا اختیار دیا گیا ہے، عموماً انسانی طبائع کے یہی تین درجے ہوتے ہیں، ان میں سے جس مرحلہ میں بات بن جائے اور صلح صفائی ہو جائے خدا کا شکر ادا کرے، اور اس قیمتی رشتہ کو ہرگز مجروح نہ ہونے دے جو اسلام کے نام پر قائم ہوا ہے۔

اگر شوہر ذاتی طور پر اپنی تدبیروں میں ناکام ہو جائے، تو ان دونوں کے مخلصوں اور بہی خواہوں کا فرض ہے کہ وہ مل کر بذریعہ خداترس پنچ ان کے معاملات کو درست کرنے کی سعی بلیغ کریں۔

وان خفتم شقاق بینهما فابعثوا حکماً من اهله وحکماً من اهلها ان یرید آ اصلا حاً یوفق الله بینهما ان الله کان علیماً خبیراً۔ (سورۃالنساء ٦)

اگر تم اوپر والوں کو ان دونوں میاں بیوی کے درمیاں کشاکشی کا اندیشہ ہو، تو تم لوگ ایک آدمی جو تصفیہ کرنے کی لیاقت رکھتا ہو مرد کے خاندان سے اور ایک آدمی لائق تصفیہ عورت کے خاندان سے بھیجو، اگر ان دونوں کو اصلاح منظور ہو گی تو اللہ تعالیٰ ان دونوں میں اتفاق پیدا کر دیں گے، اللہ علم والے خبر والے ہیں۔

مختصر یہ کہ ہر طرح کوشش کی جائے کہ جو رشتہ قائم ہو چکا ہے وہ ٹوٹنے نہ پائے، عورتوں کے سلسلہ میں اس ارشاد نبوی کو بھی سامنے رکھا جائے جس میں عورتوں کی مزاجی کیفیت کی نشاندہی کی گئی ہے، رحمت عالم ﷺ نے فرمایا۔

استوصوابالنساء خیرا فانهن خلقن من ضلع وانه اعوج شئی فی الضلع اعلاه فان ذهبت تقیمه کسرته وان ترکته لم یزل اعوج فاستو صوابالنساء (بخاری باب الوصاة بالنساء).

عورتوں کے ساتھ بہتر سلوک کی بات قبول کرو کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور سب سے زیادہ ٹیڑھاپن اوپر کی پسلی میں ہوتی ہے، اگر تم اس کو بالکل سیدھا کرنے کی بات کرو گے تو توڑ ڈالو گے اور یونہی چھوڑ دو گے توجوں کی توں کجی باقی رہے گی، لہذا عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا اختیار کرو۔

نئی تحقیقات نے بھی ثابت کر دیا ہے، کہ عورت کے عضلات مرد کے عضلات کے مقابلے میں کمزور ہیں، اور یہی تفاوت مرد و عورت کے دماغ اور عقل میں بھی ہے، پھر عورت میں انفعال اور ہیجات کا مادہ زیادہ ہے، جس کے نتیجہ میں یہ تلون مزاجی کا بآسانی شکار ہو جاتی ہے، اس میں عورت کی ترکیب جسمانی کا بھی بڑا دخل ہے۔

مرد کے ہاتھ میں طلاق کی باگ دوڑ دوسرے وجوہ کے ساتھ اس وجہ سے بھی دی گئی ہے، تاکہ طلاق اور تفریق کی نوبت کم سے کم آئے۔ تفصیل کے لئے خاکسار کی کتاب "اسلام کا نظام عفت وعصمت" مطالعہ کی جائے۔

یہ ذہن نشین رہے کہ بلاوجہ طلاق دینا قابل تعزیر فعل ہے، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے مکروہ تحریمی تک قرار دیا ہے۔ اور علماء اسلام نے متفقہ طور پر اس کے بیجا استعمال سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے۔

موجودہ دور میں عوام جس طرح طلاق کا ستعمال کرتے ہیں، وہ سراسر غلط اور اصول شرع کے خلاف ہے، پہلے علماء سے معلوم کرنا چاہئے کہ کن حالات میں طلاق دینے کی اجازت ہے، عجلت سے ہرگز کام نہیں لینا چاہئے۔

خدانخواستہ جب کبھی طلاق دینا ناگزیر ہی ہو جائے اور اس کے علاوہ کوئی چارہ کار باقی نہ رہ جائے۔ تو اس وقت صرف ایک طلاق صریح دے کر چھوڑ دے تاآنکہ اس کی عدت گذر جائے، اور طلاق ایسے وقت میں دی جائے جب عورت ایام حیض سے نکل کر ایام طہارت میں داخل ہو چکی ہو، اور اس زمانہ طہارت میں شوہر کو اس سے ہم بستر ہونے کی نوبت نہ آئی ہو۔

فالا حسن ان یطلق الرجل امرأته تطلیقة واحدة فی طهرلم یجا معها ویترکها حتی تنقضی عدتها لان الصحابة کانوا یستحبون ان لا یزید وافی الطلاق علی واحدة حتی تنقضی العدة (هدایه

ج ۲ ص ۳۳٤).

سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی کو ایک طلاق دے کر چھوڑ دے اور طلاق اس طہر میں دے جس میں اس سے جماع نہ کیا ہو تا آنکہ اس کی عدت گذر جائے، اس لئے کہ صحابہ کرامؓ ایک سے زیادہ طلاق دینا پسند نہیں کرتے تھے جب تک عدت پوری نہ ہو جائے۔

اس طریقہ میں دونوں کا فائدہ ہے، عورت کا فائدہ یہ ہے کہ عدت کے دن کم ہوں گے، اور مرد کا فائدہ یہ ہے کہ دوران عدت میں اسے رجعت کا حق حاصل ہوگا، خواہ عورت راضی ہو یا نہ ہو، اور عدت پوری ہو جانے کے بعد عورت کی رضامندی سے وہ نکاح جدید کر سکتا ہے۔

حالت حیض میں طلاق دینے سے روکا گیا ہے اور اسے گناہ اور بدعت قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح تین طلاق دینے کو بھی معصیت کہا گیا ہے، اور اس سے منع کیا گیا ہے عہد نبوی میں جب ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی اور اس کی اطلاع سرور کائنات ﷺ کو ہوئی تو سخت غضب ناک ہوئے اور فرمایا۔

ایلعب بکتاب اللہ وانا بین اظھر کم (دار قطنی)

کیا وہ میرے موجود ہوتے ہوئے کتاب اللہ سے کھیل کرتا ہے۔

مجھے پوری توقع ہے کہ شریعت کی یہ بات عوام تک پہنچائی جائے گی، اور عوام اس باب میں پوری احتیاط خدا ترسی اور دور اندیشی سے کام لیں گے۔

یہ عرض کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ انسانی بھول چوک سے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو قارئین بلاتردد اس سے مطلع کریں، تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے۔ اخیر میں اپنے اساتذہ کرام، سرپرست شعبہ اور اراکین۔ مجلس شوریٰ دامت برکاتہم کی خدمت عالیہ میں ہدیہ امتنان وتشکر پیش کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جن کی توجہات، دعاؤں اور تعاون سے یہ خدمت انجام پا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ حقیر خدمت قبول فرمائے اور خاکسار مرتب کے لئے زاد آخرت بنائے۔ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم O۔

طالب دعا

محمد ظفیر الدین غفرلہ،

مرتب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

۱۱/ محرم سن ۱۳۹۷ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین
وعلیٰ اٰلہ وصحبہ اجمعین.

باب پنجم

تفویض کا بیان اور اس سے متعلق احکام و مسائل

تفویض طلاق

(سوال ۶۰۷) عبداللہ نے ہندہ سے بشرائط مندرجہ کابین نامہ نکاح کیا، اور یہ بھی لکھ دیا کہ اگر میں ان شرائط کے خلاف کروں گا تو ہندہ کو اختیار تین طلاق کا ہے، چنانچہ بعد نکاح کے عبداللہ نے چند شرطوں کا خلاف کیا، اس بناء پر ہندہ نے اپنے نفس کو تین طلاق دے دیں، اور بعد عدت زید کے نکاح کر لیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

اور شوہر اول ہندہ کا اور چند آدمی کہتے ہیں کہ کابین نامہ جھوٹ بنالیا ہے۔ اور ہندہ اور ہندہ کا باپ کہتا ہے کہ کابین نامہ صحیح ہے اور زید کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں ؟ اور زید پر کچھ گناہ ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اگر دو گواہ عادل علاوہ ہندہ اور ہندہ کے باپ کے شرائط کابین نامہ کے ہیں تو تین طلاق ہندہ پر واقع ہو گئیں،(۱) اور دوسرا نکاح زید سے درست ہے اور زید کے پیچھے نماز درست ہے اور زید پر کچھ گناہ نہیں۔

اگر اتنے دنوں خبر گیری نہ کروں تو تم کو طلاق واقع کرنے کا اختیار ہے اس شرط پر نکاح کیا، کیا حکم ہے

(سوال ۶۰۸) زید نے ہندہ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ اگر میں چھ مہینہ تم سے جدا رہوں اور اس اثناء میں تمہاری خبر گیری یعنی خورد نوش ادانہ کروں تو تم کو تین طلاق کا اختیار ہے ، لہذا بعد وجود شرط اگر تمہاری مرضی ہو تو تم اپنے آپ مطلقہ ہو کر دوسرے کے نکاح میں جاسکتی ہو، اس صورت میں عورت کے اختیار طلاق کا ہو گیا یا نہیں ، یہ شرط عورت کی جانب سے تھی، اگر اس شرط کی ابتداء زوج کی طرف سے ہو تو کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس صورت میں تحقیق شرط کے بعد عورت کو اختیار طلاق لینے کا ہے، اور دونوں صورتیں برابر ہیں، در مختار میں ہے قال لها اختاری او امرك بيدك ينوی تفويض الطلاق الخ او طلقی نفسك فلها ان تطلق فی مجلس علمها به مشافهة او اخباراً الخ. (۲)

اگر تمہاری اجازت کے بغیر نکاح کروں تو تم کو اختیار ہے اس اختیار کے بعد عورت کی طلاق واقع ہو گی

(سوال ۶۰۹) ایک شخص نے بوقت تزویج زوجہ کو یہ اختیار دیا کہ اگر میں بلااذن تمہارے دوسرے نکاح کروں تو

(۱) اقول وظاهر ان التعليق كا لتنجيز في وقت تحقق الشرط (رد المحتار باب الا مر باليد ج ۲ ص ٦٦٦ وما سوى من الحقوق يقبل فيها شهادة رجلين او رجل وامرأتين سواء كان الحق مالاً او غير مال مثل النكاح والطلاق والو كالة والو صية ونحو ذلك (هدايه كتاب الشهادة ج۳ ص ۱۲۲) ظفیر. ج ۳ ص ۱۵۲ -)
(۲) الدر المختار (علی هامش رد المحتار باب تفويض الطلاق ج ۳ ص ۳۱۵.) ظفیر. ج ۲ ص ۶۶۳)

اس حالت میں تم کو اختیار ہوگا کہ اس دوسری بی بی کو طلاق بائن دے کر میرے عقد سے دور کر دو، اس صورت میں اس عورت کو طلاق کا اختیار دینا صحیح ہے یا نہیں، اور اس کو اختیار ہوگا یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں عورت کو اختیار دینا درست ہے، اور اگر وہ اس وقت طلاق دے گی تو واقع ہو جاوے گی (۱)

کابین نامہ کے بموجب مدت مذکورہ کے بعد عورت خود کو طلاق دے سکتی ہے

(سوال ۶۱۰) ایک عورت کا خاوند چھ سات سال سے مفقود الخبر ہے اور وہ نکاح کے وقت اپنی زوجہ کو ایک کابین نامہ بریں مضمون لکھ دیا تھا کہ اگر میں نامرد ہو جاؤں یا مفقود الخبر یا قید، یا پردیس رہ کر تمہارے پاس آمد و رفت نہ رکھوں، اور خبر گیری نان و پارچہ کی نہ کروں تو دو سال میرا انتظار کر کے مجھے طلاق دینے کا جو حق اور اختیار ہے وہ تمہیں سپرد کرتا ہوں تم تین طلاق دے کر دوسرے شخص سے نکاح کر لینا، اس صورت میں موافق شرط کابین نامہ عورت طلاق لے کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں بعد تحقق شرط عورت کو تین طلاق لینے کا اختیار ہے، لیکن یہ شرط ہے کہ جس مجلس میں وہ مدت پوری ہو جس کے بعد شوہر نے اختیار طلاق کا دیا ہے، یعنی دو برس کی مدت، اسی وقت اور اسی مجلس میں عورت اگر اپنے نفس کو تین طلاق دے کر شوہر کی زوجیت سے علیحدہ ہو جاوے تو ہو سکتی ہے قال لها اختاری (الی ان قال) او طلقی نفسك فلها ان تطلق فی مجلس علمها به مشافهةً او اخباراً وان طال یوماً او اکثر مالم یوقته وبمضی الوقت قبل علمها (۲) (در مختار) قوله مالم یوقته فلو قال جعلت لها ان تطلق نفسها الیوم اعتبر مجلس علمها فی هذا الیوم فلو مضی الیوم ثم علمت خرج الا مر عن یدها وکذا کل وقت قید التفویض به الخ (۳) شامی ج ۲ ص ۵۷۵. اقول وظاهر ان التعلیق کا لتنجیز فی وقت تحقق الشرط قال فی الشامی والتنجیز بمنزلة التعلیق (۴) ج ۳ ص ۴۸۴. وفی الدر المختار لکن فی البحر عن القنیه ظاهر الروایة ان المعلق کالمنجز (۵) ج ۲ ص ۴۸۴. وفی الدر المختار (ایضاً ومن الا لفاظ المستعملة الطلاق یلزمنی والحرام یلزمنی وعلی الطلاق وعلی الحرام فیقع بلا نیة للعرف الخ (۶) ج ۲ ص ۴۳۲ شامی وفیه تفصیل حققه فی الشامی.

اختیار سونپنے کے مطابق عورت اپنے کو طلاق دے سکتی ہے

(سوال ۶۱۱) زاہد علی ولد عابد علی کا نکاح مسماۃ کریمابنت عبد اللہ کے ساتھ بہ اقرار امر بالید منعقد ہو کر نکاح نامہ لکھا گیا جس میں یہ الفاظ تحریر ہیں، مسماۃ کریما موصوفہ کو برضا مندی خود بلا اجبار و اکراہ احدی مضمون امر با بید ہا پر مختار کر دیا، یعنی مسماۃ کریما ممدوحہ جب چاہیں اپنی ذات کو میرے عقد نکاح سے خارج کر کے ازاد کر لیں مجھ کو کبھی کسی طرح اپنے نکاح قائم رہنے کا دعویٰ نہ ہو سکے گا، کیونکہ بموجب اختیار مضمون امر بید ہا اس وقت قطعاً یقیناً وہ میرے عقد نکاح سے خارج ہو جائیں گی، اب محمد زاہد علی کے افعال ناشائستہ کی وجہ سے مسماۃ کریما

(۱) ذکر ما یوقعه غیره باذنه وانواعه ثلاثة تفویض وتوکیل ورسالة الخ واما فی طلقی ضرتك فیصح رجوعه ولم یقید بالمجلس لا نه توکیل محض (الدر المختار علی هامش رد الحتار باب التفویض ج ۲ ص ۶۵۳ ط.س ج ۳. ص ۳۱۵ ظفیر.
(۲) ایضاً ظفیر (۳) رد المحتار کتاب الطلاق باب تفویض الطلاق ج ۲ ص ۶۵۳ و ج ۲، ۶۵۴-۱۲ ط.س ص ۳۱۵ ظفیر
(۴) رد المحتار باب الا مر بالید ج ۲ ص ۶۶۶-۱۲ ط.س ج ۳ ص ۳۲۹ ظفیر. (۵) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الا مر بالید ج ۲ ص ۶۶۶-۱۲ ج ۳ ص ۳۲۹ ظفیر. (۶) ایضاً کتاب الطلاق باب الصریح ج. ۲ ص ۵۹۴-۱۲ ظفیر.

زاہد علی کے نکاح سے علیٰحدہ ہو کر عقد ثانی کرنا چاہتی ہے، پس مسماۃ کریما کن الفاظ اردو سے مضمون طلاق کو روبرو چند گواہوں کے اپنی زبان سے ادا کرے کہ طلاق واقع ہو جائے، اور اپنی ذات کو اس کے عقد سے آزاد کر لیوے۔

(الجواب) اس صورت میں کریما کو اختیار ہے کہ وہ جب چاہے اپنا نکاح فسخ کرے، اور وہ یہ الفاظ کہہ لیوے کہ میں نے اپنے نفس کو طلاق بائنہ دی اور اپنے شوہر زاہد علی کے نکاح سے اپنے نفس کو خارج کر دیا، تو اس حالت میں کریما پر طلاق بائنہ واقع ہو جائے گی، اور وہ زاہد علی کے نکاح سے خارج ہو جاوے گی، بعد عدت کے اس کو درست ہے کہ دوسرے مرد سے نکاح کر لیوے مگر یہ شرط ہے کہ شوہر نے الفاظ امر بالید بہ نیت طلاق کہے ہوں۔ کما فی الدر المختار قال لها اختیاری و امرك بیدك ینوی تفویض الطلاق لانهما کنایة فلا یعملان بلانیة الخ فلها ان تطلق الخ.(۱)

نکاح سے پہلے تفویض نامہ صحیح نہیں، ہاں بطور تعلیق ہو تو درست ہے

(سوال ۶۱۲) ایک شخص قبل از عقد نکاح اپنی عورت کو جس سے وہ نکاح کرنا چاہتا ہے تفویض طلاق کا اختیار دیتا ہے یعنی جس وقت عورت چاہے مرد سے اپنی ذات کو بذریعہ طلاق جدا کر لے اور مطلقہ ہو جاوے، یہ تفویض قبل از نکاح درست ہے یا نہیں؛

(الجواب) نکاح سے پہلے تفویض طلاق نہیں ہو سکتی لیکن اگر بطریق تعلیق و اضافہ کہے اس طرح کہ جب تجھ سے نکاح کروں تو تجھ کو اختیار طلاق لینے کا ہے یا یہ کہے کہ بعد نکاح کے تجھ کو اختیار طلاق لینے کا ہے تو اس طرح تفویض صحیح ہے۔(۲)

اقرار نامہ کے مطابق عورت طلاق لے سکتی ہے

(سوال ۶۱۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یہ اقرار نامہ لکھ دیا تھا کہ مسماۃ کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہو گی، اگر ہو تو مسماۃ کو اختیار ہے کہ وہ اپنا فیصلہ کرے۔ اس کے بعد عورت نے شوہر کی مرضی کے خلاف کام کیا جس کی وجہ سے شوہر نے عورت کو مارا، عورت فرار ہو کر والدین کے گھر چلی گئی اور عدالت میں دعویٰ کیا، عدالت نے اقرار نامہ کی وجہ سے حکم طلاق کا دے دیا، اس حالت میں عورت اپنا نکاح دوسری جگہ کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ شوہر نے ایسا اقرار نامہ لکھ دیا تھا اس کے موافق شرط کے پائے جانے پر عورت کو اختیار طلاق لینے کا ہے،(۳) اور بعد عدت کے دوسری جگہ اس کا نکاح ہو سکتا ہے۔

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب تفویض الطلاق ج. ۲ ص ۶۵۳ ط.س ج۳. ۳۱۵. ظفیر.

(۲) شرطه الملك کقوله لمنکوحته الخ ان ذهبت فانت طالق اوالا ضافة الیه ای الملك الخ کان نکحتك فانت طالق الخ فلغاقوله لا جنبیة ان زرت زید افانت طالق (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج. ۲ ص ۶۸۰ ط.س ج۳ ۳۴۴) ظفیر.

(۳) والثانی تعلیق التفویض بالشرط وله اقسام احدها التفویض بالغیبة الخ ان فلا ناجعل امر امراء ة فلا نة بیدها معلقاً بشرط انه متی غاب عنها من مذکورة کذا او من مکان کذا الخ ولم یعد الیها فی هذه المدة فانها تطلق نفسها بعد ذلك متی شاء ت الخ القسم الثانی التعلیق التفویض بترك نقد المعجل الی وقت کذا الخ القسم الثالث تعلیق التفویض بشرط قماره او بشربه الخمر او ضربه ضرباً موجعاً الخ (عالمگیری کتاب الشروط فصل ثالث ج. ۶ ص ۲۲۲ وج. ۶ ص ۲۲۳) ظفیر.

کابین نامہ کی شرط جب نہیں پائی گئی تو طلاق واقع نہیں ہوئی

(سوال ۶۱۴) مولوی زید نے اپنی لڑکی خالدہ کا نکاح بکر سے کر دیا، ایک کابین نامہ بچند شرائط لکھوایا مجملہ ان شرائط کے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر میں دائم المریض یا دائم الحبس یا مفقود الخبر ہو جاؤں یا طاقت جماع نہ رہے تو تین سال انتظار کے بعد خالدہ کو اختیار ہوگا کہ اپنے کو مطلقہ کر کے دوسرے شخص سے نکاح کر لیوے، چند روز بعد سسر داماد میں ناچاقی ہوئی، بکر نے میل جول اپنی زوجہ سے قطع کر دیا، مولوی نے فتویٰ دیا کہ بعد وجود شرط طلاق واقع ہوگئی، اس پر زید نے اپنی دختر خالدہ کا نکاح ثانی کر دیا، شوہر نے اس سے وطی بھی کر لی، اس صورت میں جس نے فتویٰ دیا اور شوہر ثانی کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) جب کہ شرط کابین نامہ محقق نہیں ہوئی تو عورت کو اختیار طلاق لینے کا نہیں ہے اور نکاح ثانی اس کا صحیح نہیں ہوا، باقی **شوہر** ثانی نے جب کہ بر بناء فتویٰ نکاح اور وطی کی ہے تو وہ مواخذہ سے بری ہے، گنہ فتویٰ دینے والے پر ہے۔

حلالہ میں یہ شرط لگانا باطل ہے کہ جب میں چاہوں گی طلاق دے کر آزاد ہو جاؤں گی

(سوال ۶۱۵) زید اگر اپنی زوجہ مطلقہ سے حلالہ اس شرط سے کرائے کہ خود زوجہ مطلقہ زید وقت نکاح ثانی یہ شرط لگائے کہ میں جب چاہوں گی، شوہر ثانی سے طلاق بائنہ لے کر آزاد ہو جاؤں گی تو کیا اس صورت میں حلالہ درست ہو جائے گا یا نہیں۔

(الجواب) شوہر ثانی جس وقت بعد وطی کے اس کو طلاق دے گا تو عدت کے بعد وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال ہے، اور عورت کا یہ شرط کرنا قبل از نکاح باطل ہے اس سے عورت کو خود اختیار طلاق کا حاصل نہ ہوگا، البتہ اگر یہ شرط کہ بعد نکاح میں جس وقت چاہوں گی طلاق لے لوں گی، اور شوہر ثانی اس کو منظور کر لے کہ بعد نکاح کے تجھ کو اختیار طلاق لینے کا ہے تو عورت جب چاہے اپنے نفس کو طلاق دے سکتی ہے، (۱) اور وطی شوہر ثانی کی حلالہ میں ضروری ہے۔

بہ نیت تین طلاق بیوی سے کہا طلقی نفسک تو کتنی طلاق واقع ہوگی

(سوال ۶۱۶) اگر زید نے بہ نیت سہ طلاق اپنی بیوی سے کہا **طلقی نفسك**، اس سے تین طلاق پڑیں گی یا ایک رجعی۔

(الجواب) اگر وہ تین طلاق اپنے نفس پر واقع کرے گی تین طلاق واقع ہو جاویں گی اور اگر ایک طلاق دے گی تو ایک واقع ہوگی۔ (۲)

---

(۱) شهدوا ان فلانا جعل امر امرأته فلانة بيدها على ان تطلق نفسها ما شائت ومتى شائت ابداً وانها قبلت منه هذا الا مر (عالمگيرى مصرى ج. ٦ ص ٢٢٢) قال لها طلقى نفسك فلها ان تطلق فى مجلس علمها به مشافهة او خبار او ان طال يوماً او اكثر مالم يوقته (الد ر المختار على هامش رد المحتار باب تفويض الطلاق ج. ٢ ص ٦٥٣ ط.س ج٣. ٣١٥) ظفير. (٢) قال لها طلقى نفسك فلها ان تطلق نفسها (در مختار) هذا تفو يض بالصريح ولا يحتاج الى نية والواقع به رجعى وتصح فيه نية الثلاث كما سيذكره المصنف اول فصل المشية (رد المحتار باب التفويض ج. ٢ ص ٦٥٣ ط.س ج٣. ٣١٥) ظفير.

طلقی نفسک کہہ کر سال بھر خاموش رہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۱۷) زید اپنی بیوی کو طلقی نفسك کہہ کر ایک سال تک خاموش رہا، اس صورت میں زید کی نیت تین طلاق کی سمجھی جاوے گی یا نہیں۔

(الجواب) نہیں۔(۱)

طلاق سے جب جاہلوں کے عرف میں تین طلاق مراد ہو تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۱۸) جاہلوں کے عرف میں طلاق کا لفظ بمعنی طلاق مغلظ ہے، اس عرف کا کچھ اعتبار ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس عرف کا اعتبار نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) او طلقی نفسك فلها ان تطلق (در مختار ط.س ج۳ص۳۱۵) هذا تفويض بالصريح ولا يحتاج الی نية والواقع به رجعی (در مختار باب التفويض ج ۲ ص ٦٥٤ط.س ج۳ص۳۱۵) بغیر شوہر کی نیت کے صرف مدت دراز ہونے سے کچھ نہیں ہوتا قال لها طلقی نفسك ولم ينو اونوی واحدة فطلقت وقعت رجعية وان طلقت ثلاثا ونواه وقعن (ايضاً ج ۲ ص ٦٦٨) ظفير.

(۲) والطلاق يقع بعد دقرن به لا به (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الطلاق غير المد خول بها ج ۲ ص ٦٢٧ط.س .ج۳ص ۲۸۲) ظفير.

باب ششم

طلاق معلق کے احکام ومسائل

مرد نے کہا اگر فلاں جگہ جاؤں تو مجھے تین طلاق، کیا حکم ہے

(سوال ۶۱۹) زید نے بحالت غصہ سخت اپنی ہمشیرہ کے ساتھ جھگڑا کرتے ہوئے کہا کہ اگر میں علاقہ بار کے چک میں جاؤں تو مجھے تین طلاق ہیں، ان الفاظ سے کیا ثابت ہوگا، کیا یہ الفاظ معلق بالشرط ٹھہریں گے، اور ان الفاظ سے کون سی طلاق ہوگی۔

(الجواب) اس صورت میں تین طلاق شرط مذکور پر معلق ہوں گی، اگر اس فعل کو کرے گا تو تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو جاویں گی، اور بدون حلالہ کے اس کی زوجہ اس کے لئے حلال نہ ہوگی قال في الدر المختار ومن الا لفاظ المستعلمة الطلاق یلزمنی والحرام یلزمنی وعلی الطلاق وعلی الحرام فیقع بلا نیة الخ(۱) والتفصیل فی الشامی.(۲)

جس کے انکار پر طلاق کو معلق کیا، اس نے انکار کر دیا تو طلاق نہیں ہوئی

(سوال ۶۲۰) زید می گوید کہ وقتے کہ ہمراہ عمر فساد دنیاوی کردہ بودم آں وقت خالد من را زدو کوب ساخت، شخصے جوابش داد کہ خالد ہرگز با تو زدو کوب نہ کردہ است، پس زید گفت کہ اگر خالد مرا زدو کوب نہ کردہ باشد و حلفاً منکر می شود، پس زوجہ مرا سہ طلاق است بعد ازاں خالد بروئے جماعت مسلمین حلف شرعی نمود کہ ہرگز کدام گونہ با زید زدو کوب نہ کردہ ام، دریں صورت زید را چہ حکم است، سہ طلاق واقع شود یا نہ۔

(الجواب) ہرگاہ زید بر قول مقر است ومی گوید کہ خالد مرا زدو کوب کردہ است طلاق بر زوجہ اش واقع نخواہد شد۔(۳)

اگر بچہ فلاں جگہ ہوا تو طلاق یہ جملہ کہے تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۲۱) زید نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تیرے بچہ تیری ماں کے گھر ہوا تو تجھ پر طلاق ہے، چنانچہ بچہ اس کی ماں کے گھر پیدا ہوا تو طلاق ہوئی یا نہیں۔ زوجہ نے خود قرآن شریف ہاتھ میں لے کر میرے سامنے حلف سے بیان کیا اور ورثاء زوجہ سب کا یہی بیان ہے، اس کے زوج سے دریافت کیا تو اس نے جامع مسجد میں قران شریف ہاتھ میں لے کر حلف کیا کہ میں نے طلاق نہیں دی، ایک خط زوج کا لکھا ہوا زوجہ کے نام میرے پاس تھا، اس میں لکھا تھا کہ اگر تیری ذات کو مجھ سے دھبہ لگتا ہے تو میں نے قطع تعلق کیا، افسوس صد افسوس کیا خیال تھا کیا ہو رہا ہے۔ اس خط کو دکھلایا تو اقرار کیا کہ میرا ہی ہے مگر میری یہ نیت نہیں تھی، اس صورت میں اس کا قول معتبر ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر شوہر نے واقعی ایسا کہا یا لکھا کہ اگر بچہ تیری ماں کے گھر ہوا تو تجھ پر طلاق ہے اور پھر بچہ ماں کے گھر

---

(۱) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الصریح ج . ۲ ص ۵۹٤ ط.س ج۳ ص ۲۵۲. ۱۲ ظفیر۔
(۲) دیکھئے رد المحتار للشامی باب الصریح ج . ۲ ص ۵۹٤ ط.س ج۳ ص ۲۵۲. ۱۲ ظفیر.
(۳) وان اضافه الی الشرط وقع عقیب الشرط (عالمگیری کشوری ج . ۲ ص ٤٤۰ ط.س ج۱ ص ۴۲۰) اور یہاں شرط نہیں پائی گئی۔ ظفیر.

ہوا تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی،(۱) لیکن اگر شوہر اس تحریر و تقریر تعلیق سے انکار کرے، اور کوئی ثبوت اس کا با قاعدہ شرعیہ نہ ہو تو حکم طلاق کا نہ ہوگا۔ کیونکہ اس بارے میں قول شوہر کا معتبر ہوتا ہے، اور قطع تعلق کے لفظ میں نیت کا اعتبار ہے، اگر شوہر نیت طلاق کا تسلیم نہ کرے تو اس لفظ سے شرعاً طلاق واقع نہ ہوگی لیکن اگر عورت کو یقین طلاق کا ہو مثلاً یہ کہ اس نے خود طلاق کا لفظ سنا ہے یا اس کی تحریر میں دیکھا ہے تو اگر وہ اپنے آپ کو بچا سکے اور علیحدہ رہ سکے تو علیحدہ رہے اور مجبوری گناہ شوہر کے ذمہ ہوگا عورت پر مواخذہ نہیں ہے۔(۲)

طلاق معلق میں شک ہو تو طلاق واقع نہیں ہوئی

(سوال ۶۲۲) زید نے قسم کھائی کہ اگر میں نے عمر کی شکایت کی ہو تو میری بیوی پر طلاق مغلظہ ہے، کچھ دنوں کے بعد اس کو یاد آیا کہ میں نے اس قسم کھانے سے فلاں شخص سے جو عمر کی شکایتوں سے واقف تھا مثلاً کلکتہ میں یہ کہا تھا کہ جب بنارس جاؤ تو عمر کی شکایت فلاں شخص سے کرنا، بنارس جا کر اس نے شکایت بھی کر دی تھی، مگر اس قسم میں زید کو یہ شبہ ہے کہ قسم کھاتے وقت کسی جگہ اور مکان کی تخصیص کی تھی یا نہیں، مثلاً اس طرح کہا تھا کہ اگر میں نے عمر کی شکایت بنارس میں کسی سے کی ہو تو میری بیوی پر طلاق مغلظہ ہے یا یہ کہ مطلق کسی جگہ وغیرہ کی تخصیص نہیں کی تھی، اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) شک سے طلاق واقع نہیں ہوتی، پس جب کہ صورت مسئولہ میں اس کو تعمیم و تخصیص مکان میں شک ہے، تو تحقق شرط سے طلاق واقع نہ ہوگی، علم انه حلف ولم یدر بطلاق او غیره لغا کما لو شك اطلق ام لا الخ در مختار۔(۳)

طلاق کو بیوی کے کسی کام پر صیغہ استقبال کے ساتھ معلق کرنے سے طلاق واقع نہیں ہوگی

(سوال ۶۲۳) اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو یہ کلمہ کہے کہ اگر تو نے فلاں کام کیا تو تجھ کو طلاق دے دوں گا، اگر عورت غلطی سے وہ کام کرے، اور مرد عورت پر کلمہ مذکور کا استعمال نہ کرے تو پہلے ہی کلمہ سے کیا عورت پر طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں۔

(الجواب) اگر وہ عورت اس کام کو کریگی تو اس پر طلاق واقع نہ ہوگی، البتہ اگر شوہر طلاق دے دے گا تو طلاق واقع ہوگی، بدون طلاق دیئے اس پہلے کلمہ سے طلاق واقع نہ ہوگی۔(۴)

....

(۱) فاذا اضافه ای الطلاق الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقاً (عالمگیری کشوری باب التعلیق ج ۲ ص ۴۴۰ ط.س.ج۱ص ۴۲۰) ظفیر.

(۲) والمرأة کالقاضی اذا سمعته اواخبرها عدل لا یحل لها تمکینه الخ انها ترفع الی للقاضی فان حلف ولا بینة لها فالا ثم علیه (رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۴ ط.س. ج۳ص۲۵۱) ظفیر.

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ج ۲ ص ۶۲۳ .س.ج۳ص۲۸۳.۱۲ ظفیر.

(۴) انا اطلق نفسی لم یقع لا نه وعد (در مختار) وعبارة الجوهرة وان قال طلقی نفسك فقالت انا اطلق لم یقع قیاسا واستحسانا (رد المحتار باب تفویض الطلاق ج ۲ص ۶۵۸ ط.س.ج۳ص۳۱۹) ظفیر.

ساتھ روانہ کردو، ورنہ طلاق دیتاہوں یہ کہااور بیوی روانہ نہیں کی گئی تو طلاق ہوگئی

(سوال ٦٢٤) زید اپنی سسرال میں واسطے لینے اپنی اہلیہ کے گیا، بعد گفت وشنید بسیار کے اس نے بحالت غصہ اپنی اہلیہ کی نسبت لوگوں سے یہ کہا کہ میری بیوی کو میرے ساتھ روانہ کردو، ورنہ میں طلاق دیتاہوں یادے دوں گا لو طلاقنامہ لکھوالو، اور یہ الفاظ مختلف مجلسوں میں پندرہ بیس مرتبہ ادا کئے، ان الفاظ کی خبر لوگوں نے ہفتہ عشرہ تک زید کے خسر اور اس کی اہلیہ کو نہیں کی، اور زید کی اہلیہ کو اس کے ہمراہ روانہ نہیں کیا اور وہ بے نیل مرام واپس چلا گیا، اب اس واقعہ کو پندرہ بیس روز کا عرصہ گذر گیا تو زید کی بیوی کو طلاق ہوگئی یا نہیں، ایک ہوئی یا تین۔

(الجواب) (لفظ ورنہ میں طلاق دیتاہوں) سے بوقت تحقق شرط طلاق واقع ہوجاوے گی، اور ''دے دوں گا'' میں طلاق واقع نہ ہوگی لا نہ وعد کذافی الشامی (۱) اور لفظ ''لو طلاق نامہ لکھوالو'' سے بھی طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر قائل کو شک ہے کہ ''طلاق دیتاہوں'' کہا ہے یا ''طلاق دے دوں گا'' تو صورت شک میں طلاق واقع نہیں ہوئی اور جس صورت میں طلاق واقع ہوگی ایک طلاق واقع ہوگی، اور متعدد مجلسوں میں نقل کرنے سے اگر غرض اس کی اخبار از طلاق اول ہے تو اس تکرار سے جدید طلاق واقع نہ ہوگی فی الدر المختار علم انه حلف ولم یدر بطلاق او غیرہ لغا کما لو شك اطلق ام لا و لو شك اطلق واحدةً او اکثر بنی علی الا قل الخ . (۲)

طلاق کو امر محال پر معلق کرنے سے طلاق نہیں ہوئی

(سوال ٦٢٥) زید بالغ کا نکاح ہندہ بالغہ کے ساتھ ہوا، زید نے کسی رنجش سے یہ قسم کھائی کہ جب میں نکاح اپنی زوجہ ہندہ سے کروں تو وہ مجھ پر حرام ہے، لیکن قسم سے طلاق کی نیت نہ تھی بلکہ یہ سمجھتا تھا کہ اس قسم میں شرط لغو ہے نکاح تو ہوچکا، اب ایسی قسم کا اثر نکاح پر نہ ہوگا، البتہ قبل نکاح یہ قسم کھاتا تو ہندہ سے نکاح ہوسکتا، اس صورت میں زید پر ہندہ حرام ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) درمختار باب التعلیق میں ہے وشرط صحته کون الشرط معدوماً علی خطر الوجود فالمحقق کان کان السماء فوقنا تنجیزو المستحیل کان دخل الجمل فی سم الخیاط لغو (در مختار) قوله لغوفلا یقع اصلا لان غرضه منه تحقیق النفی حیث علقه بامر محال وهذا یر جع الی قولهما امکان البرشرط انعقاد الیمین الخ شامی جلد (۳) ۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر امر مستحیل پر طلاق کو معلق کرے گا تو وہ لغو ہے، پس صورت مسئولہ میں ظاہر ہے کہ متزوجہ سے جب تک وہ اس کی زوجہ ہے نکاح نہیں ہوسکتا اور منکوحہ محل نکاح نہیں ہے، پس جب کہ یہ کلام لغو ہوا، تو اگر بعد طلاق کے پھر اس سے نکاح کرے گا تب بھی اس پر طلاق واقع نہ ہوگی، پس بحالت موجودہ جب کہ وہ عورت اس کے نکاح میں پہلے سے ہے اس پر بسبب تعلیق مذکور کے طلاق واقع نہ ہوگی۔

(۱) دیکھئے الدر المختار علی هامش رد المحتار للشامی ج. ۲ ص ٦٥٧ ط.س. ج۳ ص ۳۱۹. ۱۲ ظفیر.
(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج. ۲ ص ٦٢٣ ط.س. ج۳ ص ۲۸۳. ۱۲ ظفیر.
(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج. ۲ ص ٦٧٩ ط.س ج۳ ص ۳٤۲. ۱۲ ظفیر.

طلاق کو روپیہ دینے پر معلق کیا ہے تو بغیر روپیہ دیئے طلاق نہیں ہوگی

(سوال ٦٢٦) زید کو یہ کہا گیا کہ ہندہ جو تیری منکوحہ ہے اس کو طلاق دے دے ہم تیرا دوسرا نکاح پڑھا دیں گے اور اس قدر روپیہ بھی دیں گے، اس پر زید نے طلاقنامہ بھی لکھ دیا، مگر طرف ثانی سے اب تک کوئی معاہدہ پورا نہیں ہوا نہ روپیہ دیا نہ نکاح کرایا، اور زید نے صرف یہ طلاق نامہ لکھا زبانی طلاق نہیں دی، آیا یہ عورت زید کے گھر میں رہ سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ طلاق نامہ لکھوانا روپیہ دینے پر تھا اور روپیہ نہیں دیا گیا تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔

بیوی سے کہا آٹھ دن تک کھانا کھائے تو تجھ پر طلاق، تین دن بعد بیوی نے کھالیا کیا حکم ہے

(سوال ٦٢٧) ایک شخص نے بموجودگی والدہ و ہمشیرہ کے اپنی زوجہ کو غصہ میں یہ کہا اگر تو آٹھ روز تک کھانا کھاوے تو تجھ پر طلاق ہے، زوجہ مذکورہ نے دو تین روز تک کھانا نہ کھایا زوجہ کے بھائی نے باصرار اس کو کھانا کھلا دیا معیاد کے اندر، اور شوہر الفاظ مذکورہ کے کہنے سے انکار کرتا ہے، عورت مذکورہ کہتی ہے کہ بے شک کہے ہیں، تو طلاق ہوئی یا نہیں، بعد چھ ماہ کے زبردستی شوہر زوجہ کو اپنے گھر لے آیا۔

(الجواب) جب کہ شوہر منکر ان الفاظ کے کہنے کا ہے اور دو گواہ عادل و معتبر موجود نہیں ہیں تو قضاءً شوہر کا قول معتبر ہوتا ہے اور طلاق ثابت نہیں ہوتی، [1] لیکن جب کہ عورت کو یقیناً معلوم ہے کہ شوہر نے یہ الفاظ کہے ہیں اور بوجہ متحقق ہونے شرط کے طلاق واقع ہوگئی ہے تو عورت کو حتی الوسع اس سے علیحدہ رہنا چاہئے اور مجبوری گناہ شوہر پر ہے، [2] اور چونکہ اس صورت میں موافق بیان زوجہ کے ایک طلاق رجعی واقع ہوتی ہے اور عدت کے اندر رجعت نہیں ہوئی جیسا کہ واقعہ سوال سے معلوم ہوتا ہے، تو اب حلال ہونے کی صورت عند اللہ یہ ہے کہ شوہر کو اس پر راضی کیا جاوے کہ تجدید نکاح کر لیا جاوے یعنی دو آدمیوں کے سامنے پھر ایجاب و قبول کر لیں، اور تین چار روپیہ مہر کے مقرر کر لیں۔ [3]

جب طلاق دیتے وقت اس کو کسی کام پر معلق نہیں کیا تو بعد میں کہنے سے کچھ نہیں ہوتا طلاق ہوگئی

(سوال ٦٢٨) ہندہ کو اس کے شوہر زید نے اثناء گفتگو میں یہ الفاظ کہے کہ شرک کرنا تمہارا ثابت ہوا، میں نے تجھ کو طلاق دی میں نے تجھ کو طلاق دی، میں نے تجھ کو طلاق دی، بعد چند روز کے عدت پوری نہ ہوئی تھی کہ ہندہ کو اپنے گھر لے جا کر رکھا اور اب تک اس کے پاس ہے، اب ہندہ کہتی ہے کہ میں نے شرک کروانے کی نیت نہیں کی تھی، اور زید کہتا ہے کہ میں نے اسی شرط پر طلاق دی ہے کہ اگر شرک ثابت ہوگا تو میں تجھ کو طلاق دیدوں گا، لہذا شرک ثابت نہیں ہوا، اس وجہ سے میں نے رجوع کر لیا، جائز ہے یا نہ۔

---

(۱) فان اختلفا فی وجود الشرط فالقول له مع الیمین لانکاره الطلاق (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج. ۲ ص ٦٩٠. ط.س ج۳ ص ۳٥٦) ظفیر. (۲) اذا سمعت المرأة الطلاق ولم تسمع الا ستثناء لا یسعها ان تمکنه من الو طؤ (رد المحتار للشامی باب التعلیق ج. ۲ ص ۷۰۳. ط.س. ج۳ ص ۳٦٩) ظفیر.

(۳) وینکح مبا نة بما دون الثلث (الدر المحتار علی هامش رد المحتار باب الرجعة ج. ۲ ص ۷۳۸. ط.س. ج۳ ص ٤٥٩) ظفیر.

(الجواب) اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، اب بدون حلالہ کے زید کی زوجہ زید کے لئے حلال نہیں ہے، اور رجوع کرنا اور نکاح جدید کرنا اس سے بدون حلالہ کے درست نہیں ہے، کیونکہ زید کے اخیر الفاظ یہ ہیں کہ شرک کرنا تمہارا ثابت ہوا میں نے تجھ کو طلاق دی الخ پس اس میں طلاق کسی شرط پر معلق نہیں کی بلکہ بلا کسی شرط کے طلاق دی ہے، اور صریح الفاظ میں نیت ضروری نہیں ہے اور حالت غصہ میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور حالت جنون ثابت نہیں ہے، حدیث شریف میں ہے ثلث جدهن جدو هزلهن جد الحدیث۔(۱)

زبان سے طلاق دی اور دل میں تعلیق کا ارادہ کیا تو زبان کا اعتبار ہوگا

(سوال ۶۲۹) ایک طالب علم نے آپ کے فتوی کو دیکھ کر یہ شبہ ظاہر کیا ہے کہ سائل نے طلاق دل میں دی ہے زبان سے کچھ نہیں کہا، حالانکہ شوہر نے طلاق کا لفظ تین بار زبان سے کہا، لہذا اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے، جب کہ تعلیق طلاق دل میں ہو، زبان سے نہ کہی جاوے اور طلاق زبان سے دی جاوے تو طلاق فی الحال واقع ہو جاتی ہے، صحیح ہے یا نہیں۔

(الجواب) اقول وباللہ التوفیق یہ امر صحیح ہے کہ اگر تعلیق زبان سے نہ کہی جاوے بلکہ دل میں ہو، اور طلاق زبان سے دی جاوے تو طلاق فی الحال واقع ہو جاتی ہے، احقر نے جو جواب پہلے لکھا تھا وہ غالباً اس وقت اس بناء پر تھا کہ تعلیق یعنی الفاظ شرط اور لفظ طلاق دونوں زبان سے کہے ہیں، کیونکہ پہلا سوال جو یہاں رجسٹر میں منقول ہے اس کے سیاق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس عورت کے بیان کو سچ خیال کر کے یہ کہا کہ اگر ہندہ کا بیان سچا ہے تو میں نے تین طلاق دے دیا ہے اور پھر وہ بیان غلط ثابت ہوا، تو چونکہ شرط طلاق نہ پائی گئی، اس لئے جواب یہ لکھا گیا کہ طلاق واقع نہیں ہوئی، پس اگر واقعہ یہ ہے کہ شوہر نے زبان سے شرط کو ظاہر نہیں کیا، صرف دل میں خیال کیا اور طلاق زبان سے دی کہ اس میں کوئی شرط زبان سے ادا نہیں کی تو طلاق فوراً واقع ہو گئی، کما ذکرہ فی الدر المختار۔(۲)

یہ کام نہ کرنا ورنہ طلاق دے دوں گا یہ جملہ تعلیق نہیں ہے

(سوال ۶۳۰) زید نے اپنی بیوی سے یہ کہا تم فلاں بات کسی سے نہ کہنا بلکہ کوئی بات گھر کی کسی سے نہ کہنا اور بغیر میرے حکم کے گھر سے باہر قدم نہ رکھنا نہیں تو طلاق دے دوں گا، اور اس کے بعد زید نے اپنی ماں سے یہ کہا میں نے بیوی کو شرطیہ طلاق دے دی، اب زید اس طلاق کو واپس لے کر زوجہ کو ان امور کا اختیار دے دے جن امور سے منع کیا تھا اور جن امور پر طلاق کو معلق کیا تھا، یہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) در حقیقت زید نے جو الفاظ کہے تھے وہ شرطیہ طلاق نہ تھی بلکہ ایک وعدہ اور اظہار ارادہ کا تھا کہ اگر تو فلاں کام کرے گی تو طلاق دے دوں گا، تو اس سے تعلیق طلاق نہیں ہوئی بلکہ یہ وعدہ طلاق کا تھا،(۳) اس کو اختیار

---

(۱) مشکوۃ باب الطلاق ج ۲ ص ۲۸٤ ط.س. ج۳ ص ۲٤۷. ۱۲ ظفیر.
(۲) صریحه مالم یستعمل الا فیه الخ یقع بها ای بهذه الالفاظ وما بمعناها من الصریح الخ واحدة رجعیة الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ ط.س. ج۳ ص ۲٤۷) ظفیر.
(۳) انا اطلق نفسی لم یقع لانه وعد (در مختار) وعبارة الجوهرة وان قال طلقی نفسك فقالت انا اطلق لم یقع قیاسا واستحسانا (رد المحتار باب تفویض الطلاق ج ۲ ص ٦۵۸ ط.س. ج۳ ص ۳۱۹) ظفیر.

تھا کہ اگر اس کی زوجہ ان کاموں سے کوئی کام کرتی ہے تو چاہے وہ طلاق دیتا یا نہ دیتا یعنی اس وعدہ کا ایفاء کرتا یا نہ کرتا لیکن جب کہ اس نے اپنی ماں سے یہ کہا کہ میں نے شرطیہ طلاق دے دی تو یہ شرطیہ طلاق ہو گئی۔(۱)

جب شرط نہیں پائی گئی تو طلاق واقع نہیں ہوئی

(سوال ۶۳۱)زید، بکر، عمر، خالد ہر چہار چار سیر دانہ گندم میں شریک ہیں، عمر اور بکر نے کچھ دانہ گندم فروخت کر کے ضروری معاش میں خرچ کر دیا اور زید نے بھی کچھ خرچ کئے، نیم پاؤ قدر دانہ گندم جو رہ گیا وہ خالد نے جب دیکھا تو دل میں کہا کہ میرا حصہ بھی تھا، مگر خالد ہر چہار میں کمزور طالب علم تھا، اس نے نیم پاؤ کو بیچ کر مٹی لے کر پارجات رنگ کر دیئے ،زید نے کہا کہ دانہ کہاں خرچ ہوا، ہر ایک منکر ہوا، اس نے کہا سب طلاق اضافی سے کہو تو ہر ایک نے طلاق اضافی سے کہا جب خالد کی باری آئی تو اس نے نیت میں یہ ارادہ کیا کہ میں بھی حصہ دار شریک ہوں چور نہیں ہوں۔ اس نے کہا میں چور نہیں ہوں اگر چوری کی ہو تو جب میں نکاح کروں تو میرے پر وہ عورت طلاق ہے ،اس صورت میں خالد پر طلاق اضافی عائد ہو گی یا نہیں۔

(الجواب)اس صورت میں خالد پر طلاق اضافی عائد نہ ہو گی، کیونکہ در حقیقت وہ چور نہیں ہے اور اس امر میں وہ صادق ہے کہ میں چور نہیں ہوں، پس یہ شرط کہ اگر چوری کی ہو الخ اس پر عائد نہیں ہوتی۔

کابین نامہ میں ہے کہ اگر جبراً کہیں لے جاؤں گا تو آپ کو علاقہ زوجیت قطع کرنے کا اختیار ہو گا کیا حکم ہے۔

(سوال ۶۳۲)کابین نامہ کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ آپ کو حسب دلخواہ جگہ میں رکھوں گا، اور جبراً کہیں نہیں لے جاؤں گا، اگر لے جاؤں گا تو آپ کو علاقہ زوجیت قطع کرنے کا اختیار ہو گا، اب شوہر عورت کو غیر مرضی کی جگہ میں لے جانا چاہتا ہے جس کو عورت ناپسند کرتی ہے، اس صورت میں عورت کو طلاق کا اختیار ہو گا یا نہیں۔

(الجواب)اس صورت میں عورت کو طلاق بائن لینے کا حق حاصل ہو گا **کما هو حکم التعلیق من انه تنحل الیمین بعدوجود الشرط۔**(۲) درمختار۔

تم نہیں جاؤ گی تو طلاق دے دوں گا کہنا وعدہ ہے تعلیق نہیں

(سوال ۶۳۳)اصغر علی سکینہ بی بی سے شادی کر کے سسرال میں رہتا تھا، بعدہ بیمار ہو کر آپس میں صلح کر کے گھر میں آیا اور دس ماہ تک بدستور میاں بی بی رہے، بعد اس کی زیادہ بیمار ہو کر برائے علاج بنگالہ چلا گیا، اور آپس میں خطوط بھی جاری رہے، اب اس کی غیبوبت میں سکینہ بی بی سہ طلاق کی دعوے دار ہوئی، باحضار مجلس روبرو دو پیش امام صاحبان اس طرح دعویٰ کیا کہ میرے شوہر نے میرے والد سے لڑائی کے وقت مجھ کو کہا تھا تم میرے ساتھ جاؤ گی یا نہیں، سکینہ بولی میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گی، بعد تکرار مجھ کو تین طلاق دے دیا تھا سکینہ کی خالہ اور

---

(۱)صریحه الخ یقع بها ای بهذه الا لفاظ وما بمعنا ها من الصریح الخ واحدة رجعیة (رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ ط.س. ج۳ ص ۲۴۷) ظفیر.

(۲)الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۹۰ ط.س. ج۳ ص۳۵۲. ۱۲ ظفیر.

خالہ کی بیٹی اور داماد گواہ موجود ہیں، ان گواہوں نے بعینہ تین طلاق کی گواہی دی، اس بنا پر مولوی صاحب نے تین طلاق کا حکم کیا، بعد اس کے اصغر علی نے واپس آ کر زوجہ کے مطلقہ ہونے کا شہرہ سنا، اور اصغر علی نے چند لوگوں کے سامنے بقسم کہا کہ میں نے اپنی بی بی کو طلاق نہیں دی، ہاں بوقت فساد اتنا کہا تھا کہ تم میرے ساتھ نہ جاؤ گی تو تم کو طلاق دے دوں گا، اور بی بی سے بھی پوچھا گیا وہ بھی یہی کہتی ہے کہ ہم کو ساتھ جانے کو بلوایا تھا، ہم نے انکار کیا، تب اس نے کہا کہ اگر نہ جاؤں گی تو طلاق دوں گا۔

اس حالت میں پیش امام مذکور نے گواہوں سے پوچھا کہ تم لوگوں نے پہلی مرتبہ تین طلاق دینے کی گواہی دی تھی، اب کیوں جھوٹ بولتے ہو، گواہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگوں کو سکینہ بی بی کے ایک رشتہ دار نے یہ کہا کہ تم تین طلاق دینا بیان کرنا، اس رشتہ دار سے دریافت کیا وہ بھی اقرار کرتا ہے کہ میں نے بغرض دوسری شادی کرنے کے ایسا کہا تھا، صورت مسئولہ میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) اصغر علی نے جو الفاظ بیان کئے ہیں کہ تم میرے ساتھ نہ جاؤ گی تو تم کو طلاق دوں گا، ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ اس میں وعدہ طلاق کا ہے۔ ایقاع طلاق نہیں ہے اور وعدہ طلاق سے طلاق نہیں پڑتی **كما صرح به الفقهاء**(۱) اور طلاق کے گواہوں نے جب کہ اپنے بیان کی تغلیط کی اور ان ہی الفاظ کا اقرار کیا جو شوہر نے بیان کیا تو ان کی گواہی غیر معتبر اور ساقط ہو گئی، البتہ قضاء قاضی کے بعد گواہوں کا رجوع مبطل حکم طلاق نہیں ہے۔ مگر مولوی صاحب جنہوں نے حکم طلاق کیا نہ قاضی ہیں نہ محکم **فان رجعا قبل الحكم بها سقطت الخ وبعده لم يفسخ الحكم مطلقاً لترجحه بالقضاء الخ**۔(۲) در مختار۔ الحاصل صورت مذکورہ میں تین طلاق ثابت نہیں ہوئی، سکینہ بی بی بدستور اصغر علی کی زوجہ ہے۔

تعلیق غیر متعین کی صورت میں بوقت موت طلاق واقع ہوگی

(**سوال ٦٣٤**) ایک شخص اور اس کی زوجہ میں جھگڑا ہوا، شوہر نے زوجہ کی ہمراہی عورتوں سے یہ کہا کہ اگر میں تم کو جہلم تک نہ پہنچادوں تو میری عورت پر تین طلاق ہیں، تعلیق غیر متعین کا کیا حکم ہے۔

(**الجواب**) اس صورت میں تعلیق بالطلاق ہو گئی، اگر شوہر شرط کو پورا نہ کرے گا یعنی جہلم تک ان عورتوں کو نہ پہنچادے گا تو تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو جائیں گی، مگر چونکہ وقت اس کا متعین نہیں کیا، اس لئے آخر عمر تک انتظار کیا جاوے گا، بوقت موت تین طلاق واقع ہوں گی، **قال في الشامي بخلاف ما اذا كان شرط الحنث امراً عدمياً مثل ان لمن اكلم زيداً او ان لم ادخل فانها لا تبطل بفوت المحل بل يتحقق به الحنث للياس من شرط البر و هذا اذا لم يكن شرط البر مستحيلاً الخ**۔(۳)

(۱) انا اطلق نفسی لم یقع لانها وعد (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التفویض ج ۲ ص ٦٥٧ ط.س. ج٣ ص ٣١٩) ظفیر۔
(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرجوع عن الشهادة ج ٤ ص ٥٤٩ ۔ظفیر۔
(۳) دیکھئے رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ٦٥٨ مطلب فی مسئلة الکوز. ط.س. ج٣ ص ٣٤٩ ظفیر۔

تعلیق میں شرائط کے وجود سے طلاق ہو جاتا ہے

(سوال ۶۳۵) ایک شخص نے موافق رسم قبیلہ کے وقت نکاح کے یہ لکھ دیا کہ اگر میں زوجہ کو گھر سے نکالوں یا سخت گالیاں دوں یا ماروں یا نفقہ میں تنگی کروں تو میری طرف سے اس عورت کو تین طلاق ہیں، مجمع عام میں ان شرائط کا اقرار کیا، بعد نکاح کے امور مذکورہ میں سے کوئی امر وقوع میں آ گیا تو موافق شرط کے اس زوجہ پر تین طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اگر نکاح سے پہلے یہ شرط لکھی ہے تو وہ لغو ہے اس کا کچھ اثر بعد نکاح کے نہ ہوگا جیسا کہ کتب فقہ میں ہے شرطه الملك حقيقةً او الا ضافة اليه درمختار۔(۱) اور اگر بعد نکاح کے یہ شرط لکھی ہیں تو بوقت وجود شرط تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو جاویں گی۔

اگر اتنے دن خرچہ نہ دوں تو حق شوہری نہیں طلاق کی نیت سے کوئی کہے تو شرط پائے جانے کی صورت میں طلاق واقع ہوگی

(سوال ۶۳۶) شوہر اور زوجہ میں تکرار ہوا، بعدہ شوہر نے یہ اقرار نامہ لکھ دیا کہ میں اگر چھ ماہ تک خرچ نہ دوں تو اس عورت پر میرا خاوندی کا حق نہیں بلکہ یہ اپنی خوشی سے جہاں جی چاہے نکاح کرلے، اس صورت میں کیا حکم ہے، آیا عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر شوہر نے یہ الفاظ کہ اس عورت پر میرا خاوندی کا حق نہیں ہے بہ نیت طلاق کہے ہیں تو در صورت پائے جانے شرط طلاق کے اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔(۲) عدت کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

طلاق کو مہر کی معافی کی شرط پر معلق کیا تو جب تک مہر معاف نہ کرے گی طلاق واقع نہیں ہوگی

(سوال ۶۳۷) زوجہ کا اپنے شوہر سے یہ معاہدہ ہوا کہ شوہر مجھ کو طلاق دے دے اور میں مہر معاف کر دوں، چنانچہ شوہر نے بدیں الفاظ طلاق دی کہ اگر زوجہ نے مہر معاف کر دیا، تو میری طرف سے طلاق ہے لیکن زوجہ بعد حصول طلاق فیصلہ مذکور کی پابند نہ رہی اور مہر کا دعویٰ قائم کر دیا، چونکہ شوہر نے طلاق باشرط دی تھی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ طلاق معلق تھی زوجہ کی طرف سے مہر معاف ہونے پر تو اگر زوجہ نے مہر معاف نہیں کیا تو طلاق واقع نہیں ہوئی، هذا حكم التعليقات كذا فى المعتبرات۔(۳)

---

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعليق ج. ۲ ص ۶۸۰ ط.س. ج۳ص۳٤٤. ۱۲ ظفير.
(۲) وتنحل اليمين اذا وجد الشرط مرةً (ايضاً ج. ۲ ص ۶۸۸. ط.س. ج۳ص۳۵۲) ظفير.
(۳) وتنحل اليمين اذا وجد الشرط مرةً (الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعليق ج.۲ص ۶۸۸. ط.س. ج۳ ص۳۵۲) ظفير.

صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی

(سوال ۶۳۸) زید اور اس کی منکوحہ میں کچھ تکرار ہو رہی تھی، اس کی زوجہ نے مغلوب الغضب ہو کر گھر سے باہر نکلنے کا ارادہ کیا، چونکہ دن کا وقت تھا بے پردگی اور رسوائی کا سبب تھا، زید نے غصہ میں آ کر اپنی زوجہ سے کہا کہ یاد رکھ جیسے ہی گھر سے باہر نکلی تجھ کو طلاق ہے، اس کی زوجہ ڈر گئی، اور اپنے اس قصد سے باز رہی رات کو پھر کچھ کچھ چھیڑ چھاڑ ہوئی اور اب زید مغلوب الغضب ہو کر زوجہ کو دھمکانے کی غرض سے باہر چلا، اس وقت چونکہ بے پردگی وغیرہ کا کچھ احتمال بھی نہ تھا اور یہ خیال کر کے کہ زید کہیں چلا نہ جاوے، اس کی زوجہ بھی ساتھ ہولی، بعد ڈہلیز باہر نکل آئی، اس صورت میں اس پر طلاق ہوئی یا نہ۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی کما هو مذکو ر فی کتب الفقه فی یمین الفور۔(۱)

اگر قرآن نہ پڑھے گی تو طلاق دے دوں گا کہا تو نہ طلاق دینا لازم نہ کفارہ

(سوال ۶۳۹) زید نے اپنی زوجہ سے تہدیداً قسم کھا کر کہا کہ تو قرآن شریف نہ پڑھے گی تو میں تجھ کو طلاق دے دوں گا، اب اس کی زوجہ نے کچھ پارے قرآن پاک کے ختم کئے۔ اور ابھی گاہ بگاہ قرآن پاک کا سبق بڑھتی بھی ہے، درصورت نہ ختم ہونے قرآن شریف کے زید کو طلاق دینا لازم آوے گا یا قسم کا کفارہ۔

(الجواب) اس صورت میں نہ طلاق دینا لازم ہے اور نہ کفارہ قسم واجب ہے۔

اگر لکھا کہ اتنے دن نفقہ نہ دوں تو اس کے بعد تم مطلقہ بسہ طلاق ہو کر شادی کر سکو گی کیا حکم ہے

(سوال ۶۴۰) ایک شخص نے اپنی بیوی کو لکھ دیا کہ اگر میں تمہارا نفقہ شش ماہ نہ دوں یا بے اجازت تمہاری دوسری شادی کروں تو تم باختیار خود مطلقہ سہ طلاق ہو کر بعد عدت دوسری شادی کر سکو گی، بعدہ شوہر سے بعض افعال صادر ہوئے اور زوجہ معلوم ہونے پر خاموش رہی، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(الجواب) اختیار کے لفظ میں عدم تبدیل مجلس شرط ہے، اگر مجلس بدل گئی اختیار ساقط ہے کذا فی الدر المختار (۲)

اگر اس صحن میں روزہ رکھوں تو بیوی پر طلاق یہ کہا تو دوسری جگہ رہ کر روزہ رکھے

(سوال ۶۴۱) میں نے غصہ کی حالت میں روزہ کے بارے میں یہ کہا کہ جو کوئی اس صحن میں روزہ رکھے گا اس پر زن طلاق ہے، یہ جملہ میں نے اپنے حق میں کہا ہے، اب مجھ کو کیا کرنا چاہئے روزہ رکھوں یا نہ رکھوں، روزہ رکھنے سے نکاح میں کچھ نقصان آوے گا یا نہیں۔

(الجواب) یہ تو ظاہر ہے کہ روزہ رمضان شریف کے رکھنے چاہئیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ موافق شرط کے روزہ رکھنے سے طلاق پڑ جاوے گی، پس اس طرح کرنا چاہئے کہ اس صحن میں روزہ نہ رکھے جاویں، یعنی روزہ کہیں اور

---

(۱) وشرط للحنث فی قوله ان خرجت مثلاً فانت طالق لمريد الخروج فعله فوراً لان قصده المنع عن ذلك الفعل عرفا و مدار الا يمان عليه الخ (الدرالمختار على هامش رد المحتار مطلب يمين الفور ج ۳ ص ۱۱۵ .ط.س. ج۳ص ۷۶۱) ظفير.
(۲) فلها ان تطلق فی مجلس علمها به الخ لا تطلق بعده ای المجلس (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التفويض ج ۲ ص ۶۵۵ .ط.س. ج۳ص ۳۱۵) ظفير.

جاکر اور رہ کر رکھنا چاہئے، بحالت روزہ اس صحن میں جس کی نسبت شرط کی ہے نہ جاوے۔

میری بیوی کو فلاں تاریخ تک نہ بھیجو گے تو طلاق ہو جائے گی یہ جملہ لکھا کیا حکم ہے

(سوال ۶۴۲) ایک شخص نے اپنی زوجہ کے باپ کو خط لکھا کہ میری عورت فلاں تاریخ تک میرے پاس بھیج دو تو بہتر ورنہ طلاق ہو جائے گی، یعنی مطلقہ سمجھی جائے گی، عورت کے باپ نے خوشامد کر کے شوہر کو راضی کر لیا کہ تاریخ مذکور تک تمہاری زوجہ نہیں آسکتی بعد میں بھیجوں گا اس صورت میں عورت مطلقہ ہو گی یا نہ۔

(الجواب) اس صورت میں اگر اس عورت کا باپ تاریخ معین پر اس عورت کو خاوند کے پاس نہ بھیجے گا عورت مطلقہ ہو جاوے گی، بوجہ تحقق شرط طلاق کے، (۱) مرد کا راضی ہو جانا اس تعلیق سابق کو باطل نہیں کرتا۔(۲)

بیوی سے کہا صورت دیکھاؤ گی تو یہی طلاق ہے کیا حکم ہے

(سوال ۶۴۳) ایک شخص نے بحالت ناراضی اپنی زوجہ کو کہا کہ ابھی میرے مکان سے چلی جاؤ، اگر صورت دیکھاؤ گی تو یہی طلاق ہے ایسا کہنے سے رجعی واقع ہو گی یا بائن، طلاق بائن میں تجدید نکاح کی ضرورت ہوتی ہے یا حلالہ کی۔

(الجواب) اس لفظ سے کہ ابھی میرے مکان سے چلی جا اگر نیت طلاق کی ہے طلاق بائنہ واقع ہو گی، (۱) اور اگر ان الفاظ سے کہ اگر صورت دیکھاؤ گی تو یہی طلاق ہے، اگر زوجہ نے اس کے بعد صورت دیکھائی طلاق رجعی واقع ہو گی۔(۲) اور اگر پہلے لفظ میں نیت طلاق تھی جس کی وجہ سے طلاق بائنہ واقع ہوئی تو دوسرے لفظ سے بھی طلاق بائنہ ہو گی، اس صورت میں دو طلاق بائنہ واقع ہو گی، اس میں تجدید نکاح کی ضرورت ہے، حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔

اگر اس احاطہ میں بود و باش کروں تو میری بیوی پر طلاق یہ کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۴۴) ماقول العلماء الذین وارث الا نبیاء ایدھم اللہ تعالیٰ بمزید الا تقاء والبقاء کہ ایک شخص بتنازع والدین کہتا ہے کہ اگر میں اس احاطہ میں سکونت کروں جس میں آپ رہتے ہیں تو میری منکوحہ مجھ پر سہ طلاق ہے، اب معروض تحریر امر ہے کہ آیا وہ اس میں بود و باش کرے حانث ہو گا یا مطلقاً خواہ اس میں اقامت کرے خواہ عبادت کے طور پر داخل ہو تو حانث ہو جاوے گا، علاوہ ازیں قائل قول معروض بالا خدمت والا بیان کرتا ہے کہ میں نے عند التلفظ بود و باش کا قصد کیا تھا یعنی میرا یہ ارادہ تھا کہ اگر میں یہاں رہوں تو میری بیوی پر تین طلاق ہیں ورنہ نہیں، چنانچہ حالف نے اسی احاطہ میں سے ایک مکان کا دروازہ جو اسی احاطہ کے اندر کی طرف تھا وہ بند کر کے اس کا دوسرا دروازہ دوسرے احاطہ میں نکال کر مقیم ہے تو کیا اب حانث ہو لیا نہیں؟

(الجواب) بود و باش کرنے سے حانث ہو گا صرف داخل ہونے سے نہیں، مکان چونکہ اس احاطہ میں ہے جس میں داخل ہونے کی قسم کھائی ہے، اس لئے اس میں سکونت کرنے سے حانث ہو جائے گا، اگرچہ دروازہ بدل دیا ہے۔

---

(۱) فالکنایات لا تطلق بھا الا بنیة او دلا لة الحال الخ فنحوا خرجی واذھبی وقومی الخ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۳۵ ط.س. ج۳ص ۲۹۶) ظفیر.

(۲) وتنحل الیمین اذا وجد الشرط (ایضاً باب التعلیق ج ۲ ص ۶۸۸ ط.س. ج۳ ص ۳۵۳) ظفیر.

فلاں سے بات کروں تو میری بیوی نکاح سے باہر ہو جائے اور بغیر حلالہ نکاح میں نہ آوے تعلیق ہے

(سوال ۶۴۵) ایک شخص نے قسم کھائی کہ اگر میں نے جھوٹی قسم کھائی یا فلاں شخص سے کلام کی تو میری زوجہ نکاح سے باہر ہو جاوے اور بغیر حلالہ کے میرے نکاح میں نہ آوے بوقت تحقق شرط کے کون سی طلاق واقع ہو گی، اور اگر دوبارہ شرط پائی جاوے تو پھر بھی طلاق واقع ہو گی یا نہ ؟

(الجواب) اگر شرط پائی گئی تو طلاق مغلظہ واقع ہو گی اور حلالہ کے بعد اگر شوہر اول کے نکاح میں وہ مطلقہ آوے گی اور دوبارہ شرط پائی جاوے تو دوبارہ طلاق واقع نہ ہو گی۔ اوقال نویت البینونة الکبری الخ (در مختار وفی الدرالمختار باب التعلیق وفیها کلها تنحل الیمین الخ اذا وجد الشرط مرةً الخ لا فی کلما الخ فلا یقع ان نکحها بعد زوج آخر الخ ۔(۱)

یہ کہنا میں جتنی شادی کروں گا تین طلاق

(سوال ۶۴۶) چند آدمی طلاق کی گفتگو کر رہے تھے، ایک شخص نے کہا کہ میں جتنی شادی کروں گا تین طلاق، اس صورت میں وہ شخص اگر شادی کرے گا تو کیا اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گی یا نہیں ؟ اور اگر واقع ہوں گی تو اس کو کہتے وقت یہ مسئلہ معلوم نہ تھا۔

(الجواب) اس طرح کہنے سے جیسا کہ سوال میں مذکور ہے واقعی جب وہ نکاح کرے گا تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو جاویں گی، کیونکہ ذکر اسی مسئلہ کا تھا، اور تذکرہ منکوحہ پر طلاق واقع ہونے کا تھا یہی مراد قائل کی سمجھی جاوے گی اور جہل عذر نہیں ہے۔(۲)

یہ کہنا کہ میں اپنے پچاس جرأنہ لوں تو میری بیوی کو تین طلاق

(سوال ۶۴۷) ایک شخص نے اپنے چچا کو کہا کہ اگر میں پچاس روپیہ جو میرے تم پر ہیں جرأنہ لوں تو میری زوجہ بسہ طلاق حرام ہے، اب اگر یہ چچا مرضی سے روپیہ دے دے کو کیا حکم ہے اور اگر مرضی سے نہ دے اور وہ جرأنہ لے سکے تو کیا حکم ہے۔

(الجواب) اگر چچا رضاء سے روپیہ دے دے تو یمین ساقط ہوئی، وہ شخص حانث نہ ہو گا اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہو گی، وکذ الو حلف ان یجره الی باب القاضی ویحلفه فاعترف الخصم او ظهر شهود سقط الیمین لتقیده من جهة المعنی بحال انکاره در مختار۔(۳) اور اگر وہ رضاء سے نہ دے اور یہ جبراً وصول نہ کر سکے تو چونکہ یمین مطلقہ ہے، اس لئے آخر حیات میں حانث ہو گا اور اس کی زوجہ مطلقہ ہو گی، اگر وہ اس وقت تک

---

(۱) الدر المختار علی هامش ردا لمحتار ج ۲ ص ۶۸۸ .ط.س. ج۳ص ۳۵۲ . ۱۲ ظفیر.
(۲) اوالا ضافة الیه کان نکحت امرأ ة او ان نکحت امر أ ة وکذا کل امرأ ة ویکفی معنی الشرط الا فی المعسنقه باسم او نسب او اشارة فلو قال المرأ ة التی اتزوجها طالق تطلق بتزوجها (در مختار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۸۰ .ط.س. ج۳ص. ۳۴۴)
(۳) الدر المحتار علی هامش رد المحتار کتاب الا یمان مطلب حلف لا یفا رقنی ج۳ص ۱۴۶ .ط.س. ج۳ص ۷۹۷. ظفیر.

زندہ رہی، کذا فی الدر المختار والشامی۔(۱)

نابالغ شوہر کا اقرار معتبر نہیں

(سوال ۶۴۸) ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے شخص کے لڑکے سے اس اقرار پر کیا کہ اتنی مدت تک لڑکا بلا اجازت کہیں نہ جاوے ورنہ بلا طلاق زوجہ اس پر حرام، لڑکے نے یہ اقرار لکھ دیا، اور پھر خلاف شرط بلا اجازت بھاگ گیا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) نابالغ کا اقرار اور عہد کچھ معتبر نہیں ہے، اس صورت میں اس لڑکے کے بھاگ جانے سے طلاق واقع نہیں ہوئی اور شرط لغو ہے۔

اگر کہا کہ فلاں کے سواء دوسری عورت سے نکاح کروں تو اس کو طلاق اس صورت میں کیا حیلہ کرے

(سوال ۶۴۹) خالد نے کہا کہ اگر میں سلمہ کے سوا دوسری عورت سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے تو اب کس حیلہ سے نکاح کر سکتا ہے:

(الجواب) اس صورت میں طلاق اس منکوحہ پر واقع ہو جاوے گی اور حیلہ اس کا فقہاء نے نکاح بذریعہ فضولی کے لکھا ہے فلیراجع۔(۲)

تعلیق ایک مرتبہ میں ختم ہو جاتی ہے دوبارہ نکاح میں طلاق نہیں ہوتی

(سوال ۶۵۰) عمر نے قسم کھائی کہ میں زبیدہ سے نکاح نہ کروں گا اگر کروں تو زبیدہ کو طلاق ہے، اب اگر ایک مرتبہ نکاح میں لاوے گا تو طلاق پڑ جاوے گی، پھر دوبارہ نکاح میں لا سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ قسم ایک دفعہ میں ختم ہو جاوے گی، دوبارہ نکاح زبیدہ سے کر سکتا ہے وفیها کلها تنحل ای تبطل الیمین ببطلان التعلیق اذا وجد الشرط مرة الخ(۳)

یہ کہا مہر کے بدلہ اپنی بیوی کو حرام کیا، کیا حکم ہے

(سوال ۶۵۱) شخصے در غیبت زوجہ خود گفت کہ نفس مسماۃ فلانہ کہ زوجہ من است در بدل مہر کہ بذمہ من واجب بیک طلاق بائن حرام کردم و مطلقہ گردانیدم، زوجہ مذکور شنیدہ گفت کہ ہر گز شوہر خود را از مہر خود بری الزمہ نمی کنم

(۱) حلف لیا تینه فهوان یاتی منزله او حانوته لقیه ام لا فلولم یاته حتی مات احد هما حنث فی آخر حیاته وکذا کل یمین مطلقة (در مختار ای لا خصوصیة للاتیان بل کل فعل حلف ان یفعله فی المستقبل واطلقه ولم یقیده بوقت لم یحنث حتی یقع الیاس عن البر الخ وتحقق الیاس عن البر یکون بفوت احد هما (ر دالمحتار کتاب الا یمان مطلب حلف لا یخرج الی مکه ج . ۳ ص ۱۱۱ .طب.س. ج۳ص۷۵۷) ظفیر.

(۲) والحیلة فیه مافی البحر من انه یزوجه فضولی ویجیز با لفعل کسوق الواجب الیها (رد المحتار باب التعلیق ج . ۲ ص ۶۸۱ط.س. ج۳ص۳۴۵) حلف لا یتزوج فزوجه فضولی فاجاز بالقول حنث وبالفعل لا یحنث به یفتی خانیه وکل امرأة تد خل فی نکاحی فکذا فاجاز نکاح فضولی بالفعل لا ینحث (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الا یمان مطلب کل امرأة تد خل فی نکاحی ج .۳ ص۱۸۸ط.س. ج۳ص۸۳۶) ظفیر.(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج . ۲ ص ۶۸۸ .ط.س. ج۳ص۳۵۲) ظفیر.

دریں صورت طلاق شود یا نہ۔

(الجواب) کما لو قال طلقتك علی الف درهم لا یقع مالم تقبل(۱) شامی، پس معلوم شد کہ دریں صورت طلاق واقع نہ شود۔

اگر تمہاری چیز لی ہو تو طلاق

(سوال ۶۵۲) زید عمر کے یہاں سے حقیقتاً ایک بیش قیمت چیز اٹھالایا، عمر نے زید سے کہا کہ کہو اگر میں نے تمہاری چیز لی ہو تو میری زوجہ پر طلاق ہے، زید نے کہا اگر تمہاری چیز لی ہو تو طلاق، یہ الفاظ جبراً بلا نیت زید نے کہے تو طلاق ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اگر یہ لفظ کہ "اگر تمہاری چیز لی ہو تو طلاق" کسی دوسری عورت کا خیال کر کے زید نے کہا تھا اپنی زوجہ کا دل میں خیال نہ تھا اور اس کی طرف نسبت کرنا طلاق کا نیت میں نہ تھا تو زید کی زوجہ پر طلاق کسی قسم کی واقع نہیں ہوئی۔(۲)

اگر علیحدہ نہ کروں تو میری بیوی کو طلاق ایک ماہ بعد علیحدہ کر لیا کیا حکم ہے

(سوال ۶۵۳) ایک بھائی نے دوسرے بھائی کو کہا کہ تم شرکت میں کام اچھا نہیں کرتے، اگر میں تم سے مال علیحٰدہ نہ کروں تو میری زوجہ مطلقہ ہے، اس کے ایک ماہ بعد مال علیحٰدہ کیا، اس پر بعض علماء نے کہا کہ طلاق واقع ہوئی اور بعض کہتے ہیں کہ طلاق واقع نہیں ہوئی، اب اس صورت میں کس کا قول صحیح ہے۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی، اس صورت میں عدم وقوع طلاق کا فتویٰ صحیح ہے۔(۳)(اس لئے کہ اس نے مال علیحٰدہ کر لیا، لہذا طلاق کی شرط پائی نہیں گئی۔ ظفیر)

قبل نکاح کی تعلیق لغو ہے

(سوال ۶۵۴) زید نے اپنی لڑکی کا نکاح بکر سے کر دیا اس شرط پر کہ اگر بکر زید کے مکان پر رہ کر امداد کاروبار میں نہ کرے تو ہندہ پر طلاق ہے اب اگر بکر عہد شکنی کرے تو یہ عہد شکنی طلاق سمجھی جاوے گی یا نہیں۔

(الجواب) اگر قبل از نکاح زید نے بکر سے تحریراً و تقریراً تعلیق مذکور کرائی تھی تو وہ لغو ہے، طلاق واقع نہ ہوگی، فلغا قوله لا جنبية ان زرت زيداً فانت طالق فنكحها فزارت الخ(۴) (در مختار) اور اگر بعد از نکاح بکر نے یہ شرط کی ہے تو در صورت پورا نہ کرنے شرط کے ہندہ پر طلاق واقع ہو جاوے گی۔ شرطه الملك كقوله المنكوحة او معتدته ان ذهبت فانت طالق او الا ضافة اليه الخ (۵) (در مختار)

---

(۱) رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۶۸ ط.س. ج۳ ص ۴۴۲ ظفیر.
(۲) ويؤيده ما فی البحر لو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأة ثلاثا وقال لم اعن امرأتی يصدق . ا ه (رد المحتار باب الصريح ج. ۲ ص ۵۹۱ ط.س. ج۳ ص ۲۴۸ ظفیر. (۳) واذا اضافه الی الشرط (هدایه ج. ۲ ص ۳۶۴ باب الایمان فی الطلاق) ظفیر
(۴) دیکھئے الدر المختار علی هامش رد المحتار ج. ۲ ص ۶۸۱ ط.س. ج۳ ص ۳۴۵. ۱۲ ظفیر.
(۵) ایضاً ج. ۲ ص ۶۸۰ ط.س. ج۳ ص ۳۴۴. ۱۲ ظفیر.

امید وفا پر طلاق کی تعلیق

(سوال ٦٥٥) ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں نے فلاں شخص سے کسی قسم کی امید وفا نہیں رکھی، اگر رکھی ہو تو میری زوجہ پر طلاق ہے، دو مرتبہ یہی الفاظ کہے اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) قسم کھانے والے سے دریافت کرنا چاہئے کہ امید وفاء کی اس کو تھی یا نہیں اگر تھی تو دو دفعہ میں دو طلاق رجعی واقع ہوئی اور اگر امید وفا نہ تھی۔ تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔(۱)

بلا اجازت جانے پر طلاق کی تعلیق اور اس کا حکم

(سوال ٦٥٦) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کہا کہ اگر تو بلا اجازت اپنے باپ کے گھر گئی تو تجھ کو طلاق ہے، چنانچہ زوجہ بلا اجازت چلی گئی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں شرعاً طلاق واقع ہوگئی کذا فی الدر المختار (۲) اور طلاق رجعی ہوئی عدت کے اندر رجعت بلا نکاح جائز ہے اور بعد عدت کے نکاح بلا حلالہ صحیح ہوگا۔(۳)

یہ کہنا کہ جب میں نکاح کروں طلاق مغلظہ

(سوال ٦٥٧) ایک شخص بیگانی عورت کو اغواء کر کے لے گیا، اس سے کسی عالم نے یوں طلاق دلائی کہ یہ عورت جب میں نکاح کروں اور جس حیلہ سے کر کے دی جائے اور جب حیلہ کیا جائے تو مجھ پر یہ عورت طلاق مغلظہ ہے، اب کوئی صورت جواز نکاح کی ہو سکتی ہے یا کیا؟

(الجواب) اقول وباللہ التوفیق قال فی الدر المختار کل امرأ ة تدخل فی نکاحی الخ فکذا فاجاز نکاح فضولی بالفعل لا یحنث الخ و مثله ان تزوجت امرأ ة بنفسی او بوکیل او فضولی او دخلت فی نکاحی بوجه ما الخ وانما ینسد باب فضولی لو ز ادا واجزت نکاح فضولی ولو بالفعل فلا مخلص له الخ (۴) وقال الشامی وقال الفقیه ابو جعفر وصاحب الفصول حیلته ان یزوجه فضولی بلاامر هما فیجیزه هو فیحنث قبل اجازة المرأة لا الی جزاء لعدم الملك ثم تجیزه هی فاجاز تها لاتعمل فیجدد ان العقد فیجوز اذا لیمین انعقدت علی تزوج واحد الخ شامی.(۵)

تحقق شرط کے بعد طلاق واقع ہو جائے گی

(سوال ٦٥٨) عبد الرحمٰن کا عبد الرزاق کی بیٹی کے ساتھ نکاح ہوا، قبل از ایجاب و قبول یا بعد ازاں عبد الرزاق نے اپنے داماد عبد الرحمٰن سے کہا کہ اگر تو اس شہر سے منتقل ہو کر کسی اور شہر میں گیا (یعنی مع اہل و عیال برائے

(۱) فاذا اضافه الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا مثل ان یقول لا مرأ ته ان دخلت الدار فانت طالق (عالمگیری کشوری ج ۲ ص ٤٤٠. ط.س. ج۱ ص ٤٢٠) ظفیر.
(۲) وتنحل الیمین اذا وجد الشرط مرة الخ (الدرالمختار علی هامش رد المحتار. ج ۲ ص ٦٩٠. ط.س. ج۳ ص ۳٥۲) ظفیر.
(۳) واذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یرا جعها فی عد تها رضیت بذلك او لم ترض الخ (هدایه ج. ۲ ص ۳۷۳) ظفیر.
(٤) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الا یمان مطلب کل امرأة تد خل فی نکاحی ج. ۳ ص ۱۸۹. ط.س. ج۳ ص ۸٤٦.۱۲ ظفیر.
(٥) رد المحتار کتاب الا یمان مطلب ایضاً ج. ۳ ص ۱۸۹ ط.س. ج۳ ص ۸٤۷.۱۲ ظفیر.

سکونت کلیہ) تو میں اپنی لڑکی کو تمہارے ساتھ نہ جانے دوں گا، سو معاً ہی عبدالرحمن نے اقرار کیا کہ ہاں اگر میں منتقل ہوا تو ہمارا تمہاری لڑکی یعنی اپنی زوجہ سے کوئی تعلق اور واسطہ نہ رہا، یا اگر میں نے ایسا کیا تو ہماری زوجہ مجھ پر حرام، یا اس کو طلاق، یا اپنی زوجہ سے خطاب کر کے کہا کہ اگر تم کو میں مثلاً لاہور سے ملتان میں رہنے کو لے گیا تو ہمارا تمہارا کوئی تعلق نہ رہا، یا تو مجھ پر حرام، یا تجھے طلاق، تو بوقت ایجاب شرط مذکورہ اس کی منکوحہ مطلقہ ہو جاوے گی یا نہیں۔

(الجواب) طلاق معلق بالشرط بوقت تحقق شرط واقع ہو جاتی ہے، پس اگر طلاق صریح کو معلق کیا تھا تو بلا نیت بعد تحقق شرط واقع ہو جاتی ہے، اور اگر بلفظ کنایہ تعلیق کی ہے تو اگر نیت طلاق سے وہ الفاظ کہے ہیں تو بعد تحقق شرط طلاق واقع ہو جاتی ہے در مختار میں ہے وتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقاً لکن ان وجد فی الملك طلقت[1] الخ وفی باب الکنایات منه ففی حالة الرضا تتوقف الا قسام الثلثة علی نیة الخ۔[2]

کہا کہ پچاس روپیہ دے کر ایسا نہ کروں تو میری بیوی پر طلاق اور دیا صرف بیس روپے کیا حکم ہے

(سوال ۶۵۹) فتو شاہ اور کرم شاہ دونوں شادی شدہ ہیں، دونوں نے لڑکیوں کے والدین کو یہ شرط تحریر کر دی کہ اگر ہم ۲۰ / ماہ بیساکھ کو مبلغ پچاس روپیہ دے کر اپنی زوجات کو اپنے گھر نہ لے جائیں یعنی اگر پچاس روپیہ ادا نہ کریں اور تاریخ پر نہ آئیں تو ہماری زوجات تین طلاق کے ساتھ ہمارے نفس پر حرام ہیں۔

اب فتو شاہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوا مگر نقدی صرف بیس روپے لایا اور کرم شاہ حاضر نہ ہوا، اس صورت میں فتو شاہ اور کرم شاہ کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ شرط طلاق کی پائی گئی طلاق واقع ہو گئی، کیونکہ طلاق معلق بوقت تحقق شرط واقع ہو جاتی ہے، پس جب کہ پچاس روپیہ اس تاریخ معین پر دونوں نے ادا نہ کئے اور ایک حاضر بھی نہیں ہوا تو دونوں کی عورتوں پر تین تین طلاق واقع ہو گئی۔[3]

جس جگہ جانے پر طلاق کو معلق کیا تھا وہاں کسی طرح بھی جانے سے طلاق واقع ہو جائے گی

(سوال ۶۶۰) زید نے عورت کو معلق طلاق دی کہ اگر میں فلاں چک کے قطعہ زمین میں جاؤں تو میری زوجہ پر طلاق۔ اب اگر وہ شخص اس قطعہ یا اس چک میں زمین اپنی خرید کر چلا جاوے تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گی یا نہیں، کیونکہ زید کی طلاق معلق تھی کہ یار کے چک فلاں میں اگر جاؤں تو زوجہ میری پر طلاق ہے، اب وہ اس چک سے زمین خرید کر اپنی ملکیت میں جانا چاہتا ہے، کیا اس صورت میں اس کی گنجائش جانے کی ہو گی یا نہیں۔

(الجواب) مسئلہ کا جواب یہ ہے کہ چونکہ مبنیٰ ایمان کا الفاظ ہیں نہ اغراض، جیسا کہ در مختار میں ہے الا یمان مبنیة

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۹۰ ط.ب. ج۳ ص ۳۵۲ ظفیر. (۲) ایضاً باب الکنایات ج ۲ ص ۶۴۰ ط.س. ج۳ ص ۳۰۰ ظفیر.

(۳) وتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقاً لکن ان وجد فی الملك طلقت (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۹۰ ط.س. ج۳ ص ۳۵۲) ظفیر.

علی الالفاظ لا علی الاغراض(۱) الخ صورت مسئولہ میں بوجہ عموم لفظ اگر زید اس چک میں سے کوئی قطعہ زمین خرید کر اس میں جاوے گا تو زوجہ اس کی مطلقہ ہو جاوے گی **کما ھو حکم التعالیق**۔

تعلیق کی صورت مذکورہ میں طلاق واقع ہو گئی

(**سوال ۶۶۱**) عبدالعزیز نے اپنی زوجہ کو یہ اقرار نامہ لکھ دیا کہ میری بیوی حلیمہ اور میرے میں کچھ روز سے تنازع تھا، اس میں آج پنچوں کے سامنے یہ طے ہوا کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں اپنی بیوی کو اچھی طرح سے رکھوں گا اور دوسرا عقد نہ کروں گا جب تک وہ میری زوجیت میں رہے گی، اگر خلاف اقرار ہذا کے کروں یعنی دوسرا نکاح کروں تو میری بیوی کو اختیار ہوگا کہ بذریعہ عدالت یا برادری کے طلاق لے لیوے، اگر میں طلاق نہ دوں تو یہی اقرار نامہ طلاق نامہ سمجھا جاوے۔ جب حلیمہ کے باپ نے حلیمہ کو رخصت نہ کیا تو عبدالعزیز نے دوسرا نکاح کر لیا۔ اس صورت میں مسماۃ مذکور پر طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں۔

(**الجواب**) اس صورت میں یعنی جب کہ شوہر نے دوسرا نکاح کر لیا تو اس کی زوجہ اولیٰ پر طلاق ہو گئی۔(۲)

زیور اور روپے پر تین طلاق معلق لکھوائی تو شرط پائے جانے سے اس کی بیوی مطلقہ ہو جائے گی۔

(**سوال ۶۶۲**) زید نے اپنے خسر کو پانچ آدمیوں کی روبرو اس مضمون کا خط لکھوایا کہ اگر ہمارا زیور جو تمہاری لڑکی کے پاس ہے دے دو اور مہر معاف کر دو اور پانسو روپیہ زیادہ دو تو تمہاری لڑکی کو تین طلاق ہیں، سسرال خبر پہنچنے کے بعد اب زید انکار کرتا ہے اور پانچ آدمی اس امر کی گواہی دے رہے ہیں کہ ہمارے سامنے یہ خط لکھوایا ہے، اس صورت میں وہ اشخاص صادق مانے جائیں گے یا نہیں۔

(**الجواب**) جب کہ تحریر زید کی موجود ہے اور اس کے لکھنے والے بھی پانچ شخص مسلمان عاقل بالغ ثقہ عادل موجود ہیں تو اگر واقع میں زید نے ان گواہوں کے سامنے یہ الفاظ کہے ہیں تو تعلیق ثابت ہو گئی اور بصورت پائے جانے شرط کے اس پر طلاق مغلظہ واقع ہو جاوے گی اور پھر بدون حلالہ کے شوہر اول کے لئے حلال نہ ہو گی۔(۳)

شوہر نے کہا کہ اگر باپ کے گھر گئی تو طلاق اب اگر باپ کے مرنے کے بعد جائے تو کیا حکم ہے

(**سوال ۶۶۳**) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو یہ کہا کہ اگر تو اپنے باپ کے گھر جائے گی تو تجھ پر طلاق، پس ہندہ اپنے باپ کے مرنے کے بعد گئی تو اس صورت میں اس پر طلاق واقع ہو گی یا نہیں۔

(**الجواب**) اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہو گئی، کیونکہ باپ کا گھر باپ کے مرنے کے بعد بھی باپ کا گھر ہی عرفاً کہلاتا ہے، شامی میں ہے **اذا علمت ذلک ظھر لک ان قاعدۃ بناء الایمان علی العرف معناھا ان المعتبر ھو المعنی المقصود فی العرف من اللفظ المسمی الخ**(۴) **وفیہ ایضاً اعلم انہ اذا حلف ید خل**

---

(۱) الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان مطلب الایمان مبنیۃ علی الالفاظ ج ۳ ص ۹۹ ط.س. ج۳ ص ۷۴۳ ظفیر۔
(۲) وتنحل الیمین بعدو جود الشرط مطلقاً (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۹۰ ط.س. ج۳ ص ۳۵۲) ظفیر۔
(۳) فان اختلفافی وجود الشرط فالقول لہ مع الیمین لا نکارہ الطلاق الخ لیکن یہاں گواہ موجود ہیں اس لئے شوہر کی بات نہیں مانی جائے گی ط.س. ج ۳ ص ۳۵۶۔ ظفیر۔
(۴) ردالمحتار للشامی کتاب الایمان مطلب الایمان مبنیۃ علی الالفاظ ج ۳ ص ۔ ظفیر۔

دار زید فدارہ مطلقاً دار یسکنها الخ۔(۱)

شرائط کے لکھنے کے بعد عمل نہ کرے تو اس کی بیوی مطلقہ ہو گی یا نہیں

(سوال ٦٦٤) ایک شخص نے حسب ذیل شرائط روبرو گواہان عادل لکھ دیئے ہیں اور پھر ان پر کاربند نہیں رہا، کیا بوجہ عدم تعمیل شرط رابع وسادس یا مجموعہ شرائط بموجب شریعت محمدیہ ﷺ عورت منکوحہ مطلقہ بائنہ ہو سکتی ہے یا نہیں، اگر ہو سکتی ہے تو کس طرح یعنی خود بخود آپ کو مطلقہ تصور کرے یا حاکم وقت اور قاضی شہر کی اجازت درکار ہے، اور عدت کب سے شروع ہو گی، تفصیل شرائط۔

(۱) زوجہ خود کو بخوشی وخرمی بخانہ خود آباد رکھوں گا یعنی نان ونفقہ بحسب توفیق خود برابر دیتا رہوں گا، نیز کسی امر کی تکلیف بھی نہیں دوں گا، اور زوجہ خود کو بخانہ خود واقع موضع جستروال تحصیل انبالہ ضلع امرتسر میں آباد رکھوں گا، علاوہ ازیں کسی دوسری جگہ بلا اجازت خسرم یا زوجہ خود نہ لے جاؤں گا۔

(۲) زوجہ خود کو والدین اور اس کے قریبی لواحقین کے آنے جانے سے مانع نہ ہوں گا یعنی اس کو رخصت ہو گی کہ میری اجازت سے والدین یا لواحقین خود کے کسی غمی اور شادی کے موقع پر آیا جایا کرے۔

(۳) اگر بر خلاف نمبر ا و نمبر ۲ زوجہ خود کو کسی قسم کی تکلیف دوں اور آباد نہ کروں یعنی نان ونفقہ نہ دوں تو مبلغ ۱۰ (دس روپیہ) بابت نان ونفقہ جہاں چاہے میری حاضر ذات اور میری ہر قسم کی جائداد سے مع خرچہ وہرجہ وصول کرے مجھے کوئی عذر نہ ہو گا۔

(۴) اگر آج سے بعد کوئی ایسا فعل خسرم یا زوجہ خود کروں جو قانوناً خلاف ہو یا کسی قسم کا خسرم اور زوجہ خود کو بہتان لگاؤں تو روبرو حکام وقت یہ تحریر ہذا کاذب ہوں گا بلکہ مرتکب مواخذہ فوجداری ہوں گا۔

(۵) جو زیورات میں نے زوجہ خود کو بوقت نکاح ڈالا ہے یا آئندہ ڈالوں اس تمام زیورات کے علاوہ مہرین معجّل اور غیر معجّل زوجہ خود مالک ہو گی میرا اور میرے کسی لواحق کا حق نہ ہو گا۔

(٦) بصورت عدم ادائیگی نان ونفقہ بشرح الصدر متواتر تا عرصہ چھ ماہ یعنی بموجب نمبر ۳ اگر متواتر تا عرصہ چھ ماہ مبلغ دس روپیہ بابت نان ونفقہ نہ دوں نیز نمبر ۴ اگر مواخذہ فوجداری کا بھی مرتکب ہوں تو زوجہ خود سے دست بردار ہوں گا اور بموجب تحریر ہذا طلاق بائنہ تصور ہو گی۔ آیا عورت مطلقہ ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر نکاح کے بعد شرائط مذکورہ لکھی گئی ہیں اور شوہر نے بعد نکاح کے ان شروط کو تسلیم کیا ہے تو بموجب شرط سادس بصورت خلاف ورزی کل شرائط اس کی زوجہ مطلقہ بائنہ ہو جائے گی کما هو حکم التعالیق قال فی الدر المختار وتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقاً الخ شامی ج ۲ ص ۵۰۲۔(۲) فقط۔

کہا اگر فلاں نے یہ کام نہ کیا ہو تو طلاق اس کا حکم کیا ہے

(سوال ٦٦٥) اگر یمین غموس طلاق کے ساتھ اٹھائی جاوے تو طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں۔

---

(۱) ایضاً مطلب لا یضع قدمه فی دار فلان . ط.س. ج۳ ص ٧٦١ ظفیر.
(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ٦٩٠ . ط.س. ج۳ ص ۳٥۲ ظفیر.

(الجواب) اگر کسی شخص نے اس طرح کہا کہ اگر اس نے فلاں کام زمانہ ماضی میں نہ کیا ہو تو اس کی زوجہ مطلقہ ہے اور در حقیقت اس نے وہ کام نہ کیا تھا تو اس کی زوجہ مطلقہ ہو جاوے گی۔(۱)

اگر کسی نے طلاق مغلظہ کی شرط پر بغیر سنے دستخط یا انگوٹھا لگایا تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۶۶) ایک مسجد کا امام مرزائی خیالات ہونے کے علاوہ شریر اور اہل اسلام میں نفاق و اختلاف ڈالتا رہتا ہے، اکثر مسلمان اس کے پیچھے نماز نہ پڑھتے تھے اور بعض اس کے طرف دار و حمایتی پڑھ لیتے تھے، وہاں کے باشندگان نے باتفاق ایک دیگر عالم کو کہا کہ آپ ہماری مسجد کی آبادی و بہتری اور اہل اسلام میں اتفاق کے لئے جو کچھ تجویز کریں گے ہم سب اس کو منظور کرلیں گے، عالم نے کہا کہ مجھ کو ایک شرط لکھ دو اور انگوٹھے لگا دو تاکہ تم میرے فیصلہ کو باتفاق تسلیم کرلو، انہوں نے کہا آپ جو شرط چاہتے ہیں لکھ لیویں ہم سب انگوٹھے لگا دیویں گے اور دستخط کر دیں گے۔ چنانچہ اس عالم نے یہ شرط لکھی کہ ہم سب اقرار کرتے ہیں کہ کوئی ایک بھی ہم میں سے اس فیصلہ کے خلاف کرے گا تو اسی وقت ہماری عورتوں کو ہماری طرف سے تین تین طلاق شرعاً ہو جاویں اور ہماری بیویاں ہم پر ابد الآباد تک مطلقہ ثلثہ سے موصوف ہو جاوے گی اور ہم پر مطلقاً حرام ہوں گی۔ اس کے بعد مولوی صاحب مذکور نے ہر ایک کو کہا کہ دیکھو یہ شرط بہت سخت ہے آپ کو منظور ہے تو انگوٹھے لگاؤ، چنانچہ ہر ایک نے بغیر سنے اس شرط کے تحریر شدہ شرط کے نیچے یکے بعد دیگرے انگوٹھے و دستخط کر دیئے، اس کے بعد مولوی صاحب نے فیصلہ لکھا کہ اس امام کو نکال دو اور مسجد کا امام پندرہ روز تک اور تجویز کرو تو اہل اسلام میں اتفاق ہو گا ورنہ نہیں، پھر وہ شرط اور فیصلہ دونوں سب باشندگان گاؤں کو سنا دیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے سر ماتھے پر، اور بعض خاموش ہو رہے، اب عملی طور پر بعض آدمی اس امام کو نہیں نکالتے حالانکہ ایک ماہ فیصلہ کو ہو گیا ہے تو کیا اب اس صورت میں ان بعض کی عورتیں مطلقہ ثلثہ ہوں گی یا سب کی عورتوں پر تین تین طلاق پڑ جائے گی یا کہ جو لوگ اس کو وہاں رکھنے پر رضامند ہیں صرف ان کی عورتوں پر طلاق پڑے گی اس شرط میں یہ بھی تحریر تھا کہ ہم میں سے جس کی بیوی نہیں ہے وہ فیصلہ کو نہ ماننے کی صورت میں مدرسہ نعمانیہ لاہور کو دو سو ۲۰۰ روپیہ نقد دے گا تو جو ایسے مسلمان فیصلہ کو تسلیم نہیں کرتے اور ملا کو نہیں نکالتے ان کو دو سو ۲۰۰ روپے مدرسہ نعمانیہ کو دینا ہو گا یا نہیں۔

(الجواب) جو لوگ اس شرط اور فیصلہ کو سن کر کہا "ہمارے سر ماتھے پر، ان کی زوجات پر بصورت خلاف کرنے کے طلاق ہو جاوے گی اور جنہوں نے سکوت کیا ان کی زوجات مطلقہ نہ ہوں گی اور چونکہ پہلے سب کا انگوٹھا لگانا بدون سنے شرط کے تھا اس لئے وہ معتبر نہیں ہے اور جو لوگ مخالفت فیصلہ کرنے والوں میں سے متزوج نہیں ہیں ان کے ذمہ جو جرمانہ دو سو روپیہ کا رکھا گیا ہے وہ باطل اور لغو ہے ان کو دو سو روپیہ مدرسہ نعمانیہ میں داخل کرنا ضروری نہ ہوگا قال فی الدر المختار **لا باخذ المال فی المذهب** (۲) الخ وفی الحدیث **الا لا یحل مال امرء مسلم الا بطیب نفس منه الحدیث.** (۳)

---

(۱) زتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقا (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج . ۲ ص ۶۹۰ ط.س. ج۳ ص۳۵۲) ظفیر. (۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعزیر مطلب فی التعزیر با خذا لمال ج .۳ ص. ط.س. ج۴ ص ۶۱. ظفیر. (۳) مشکوة المصا بیح ص ظفیر.

نکاح ثانی پر طلاق کو معلق کیا ہے تو نکاح ثانی کے بعد طلاق ہو جائے گی

(سوال ٦٦٧) زید بمسماۃ کریمہ نکاح کرد، اولیائے کریمہ از زید یک قطعہ کابین نامہ گفتہ بود و دراں چند شرائط مرقوم بود۔ از شرائط شرطے مرقوم بود کہ اگر بلااذن کریمہ نکاح ثانی کند پس بر ہر دو منکوحہ طلاق ثلاثہ خواہد شد۔ بعد چند سال زید بلااذن کریمہ نکاح ثانی بمسماۃ حلیمہ کرد، پس اندریں صورت حکم شرع چیست۔

(الجواب) اگر زید بعد نکاح بمسماۃ کریمہ کابین نامہ مذکور نوشتہ است یا اقرار آں کردہ است یا شرط مذکور را زبانی تسلیم کردہ است پس مفتی را رواست کہ بصورت تحقق شرط حکم طلاق بخند و کار مفتی ہمیں است کہ بدیں طور جواب دہد کہ اگر شوہر شرط مذکور تسلیم کردہ است تحریراً یا تقریراً و آں شرط محقق شدہ است طلاق واقع است کما هو حكم التعاليق۔(۱)

نکاح کی طرف اضافت کر کے تعلیق کی گئی ہے تو شرط پائے جانے سے عورت کو طلاق لاحق ہو گا

(سوال ٦٦٨) زید نے ہندہ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ اگر بلا رضا ہندہ مدت معلومہ تک زید اسے چھوڑ کر چلا جائے تو ہندہ کو اختیار ہے کہ اگر چاہے تو وہ خود مطلقہ ہو جائے گی یا دوسرا نکاح کرنے پر اس کو یا جدیدہ کو طلاق۔ اب بر تقدیر وقوع شرط اس کی جزا مرتب ہو گی یا کیا، اگر ہو تو اس پر یہ خدشہ پیدا ہوتا ہے کہ قواعد کلیہ اور بعض فقہاء کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح معلق بالشرط الفاسد ہونے سے نکاح صحیح اور شرط بلا ثمرہ رہ جائے اگر ہو تو پھر شرط فاسد ہونے کے کیا معنی؟

(الجواب) یہ صورت تعلیق طلاق کی ہے اگر بعد نکاح کے یہ تعلیق کی گئی ہے یا قبل نکاح بطریق اضافت الی النکاح تعلیق مذکور پائی گئی ہے تو شرط محقق ہونے پر جزا مرتب ہو گی اور طلاق با اختیار عورت کا جو کچھ معلق کیا ہے وہ ثابت ہو گا اور اگر شرط مذکور قبل نکاح و بلا اضافۃ الی النکاح ذکر کی گئی ہے تو خود شرط باطل اور لغو ہے اور نکاح صحیح ہے۔(۲)

کہا کہ اس کے بعد جو عورت نکاح میں ہے یا آئے گی اس پر تین طلاق کیا حکم ہے

(سوال ٦٦٩) ایک شخص گناہ کبیرہ کرنے کے بعد تائب ہوتا ہے اور بوقت توبہ یہ بھی کہہ دیتا ہے کہ اگر اس کے بعد پھر یہ کبیرہ گناہ مجھ سے صادر ہوا اور میں نے اس کا ارتکاب کیا تو اب سے بعد جو عورت میرے نکاح میں ہے یا جو عورت میں نکاح کروں گا وہ تین طلاقوں سے ہر بار مطلقہ ہو گی تو ایسے شخص کو منکوحہ سابقہ یا جو آنے والی ہے ان الفاظ مذکورہ کے کہنے سے کیا حال ہو گا۔

(الجواب) اس صورت میں اگر شرط پائی جاوے گی تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو جاوے گی اور اگر یہ کہا ہے کہ جو عورت میں نکاح میں لاؤں وہ مطلقہ ثلثہ ہے تو جس عورت سے وہ نکاح کرے گا اس پر سہ طلاق واقع ہو جاویں گی

(۱) وتنحل اليمين بعد وجود الشرط مطلقاً (الدر المختار على هامش ردا لمحتار باب التعليق ج ٣ ص ٦٩٠ ط.س. ج٣ ص ٣٥٢) ظفير. (٢) وشرطه الملك حقيقة كقوله منكوحته او معتدته ان ذهبت فانت طالق والا ضافة اليه اى الملك الحقيقى الخ كان نكحتك فانت طالق (الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعليق ج ٢ ص ٦٨٠ ط.س. ج٣ ص ٣٤٤) ظفير.

کما فی الدر المختار وفیها کلها تنحل الیمین اذا وجد الشرط مرة الا فی کلما فانه ینحل بعد الثلث الخ ۔(۱)

لکھا کہ سسرال میں نہ رہوں تو بیوی کو طلاق کا اختیار ہے اس صورت میں کیا حکم ہے

(سوال ۶۷۰) ایک شخص محمد خان نے اپنی زوجہ کے متعلق یہ تحریر لکھی کہ دوماہ کے بعد استعفاء منظور ہونے پر میں آکر سسرال میں رہوں گا، اگر میں آکر سسرال میں نہ رہوں تو دولت خان کی لڑکی کو اختیار ہے کہ خود طلاق پختہ کر سکتی ہے اور دوسرا نکاح کر سکتی ہے تو اس تحریر کے بموجب لڑکی کو اختیار نکاح کا حاصل ہے یا نہیں۔

(الجواب) شوہر کے تحریر میں طلاق کے متعلق یہ الفاظ ہیں، اگر سسرال میں نہ رہوں تو دولت خان کی دختر کو اختیار ہے کہ خود طلاق پختہ کر سکتی ہے، پس یہ تعلیق اختیار ہے سسرال میں نہ رہنے پر سو اگر بعد دوماہ کے استعفاء منظور ہونے کے بعد محمد خان مذکور سسرال میں آکر نہ رہا تو اس کی زوجہ کو اختیار ہے کہ وہ طلاق لے لیوے، اگر اس وقت اس نے طلاق لے لی تو طلاق اس پر واقع ہوگی عدت کے بعد دوسرا نکاح اس کا درست ہے اور اگر اسی عورت نے اس وقت طلاق نہ لی تو طلاق واقع نہ ہوئی۔(۲)

کہا کہ اگر مسجد کا کام کروں تو بیوی پر طلاق اب اگر کام کرے تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۷۱) مسجد کے ملا سے اور زید سے مسجد میں کسی بات پر تکرار ہوا، ملا نے غصہ میں آکر کہا کہ اب اگر مسجد کا کام کرے تو اس کی بیوی پر طلاق ہے، لفظ طلاق یاد نہیں کہ ایک مرتبہ کہا یا دو مرتبہ کہا یا اس سے بھی زیادہ۔ ایسی صورت میں اگر ملا مسجد کا کام کرے تو اس کی بیوی پر طلاق ہو جاوے گی یا نہیں۔

(الجواب) اس قسم کی تعلیقات میں الفاظ اور عرف کا اعتبار ہوتا ہے پس چونکہ اس نے مطلقاً کہا ہے کہ اب اگر مسجد کا کام کرے تو اس کی بیوی پر طلاق ہے، اور مراد اپنی ذات ہے، لہٰذا اس کے بعد اگر وہ مسجد کا کام کرے گا تو اس کی زوجہ مطلقہ ہو جاوے گی، اور جس صورت میں یہ یاد نہ ہو کہ ایک طلاق دی یا دو یا زیادہ تو یہ دیکھے کہ غالب گمان کیا ہے جو کچھ گمان غالب ہو اس پر عمل کرے اور شامی نے خانیہ سے نقل کیا ہے کہ اگر کوئی جانب مرجح نہ ہو تو احتیاط یہ ہے کہ زیادہ کو لیوے ولعله لانه یعمل بالا حتیاط خصوصاً فی باب الفروج الخ شامی جلد ثانی۔(۳)

صورت مذکورہ میں کیا حکم ہے

(سوال ۶۷۲) زید در حالت غضب عمر را مخاطب ساختہ می گفت چرا شخص، یا ہیچ شخص، یا ہر کس کہ بہ برادر من بکر خویش دارد پس زنی طلاق کہ من بانکس ہرگز خویشے ندارم یا ایں الفاظ ترجمہ من است یا کلما وغیرہ وبر تقدیر وقوع طلاق بخویش داشتن یک کس مع برادر مذکور حلف منحل شود یا بثلاث انجامد وایں تعلیق خاص بحالت تعلق است و یا با اہل وعیال حالف، نیز در کدام حالت یعنی در حالت اجتماعی وانفرادی مع برادر خود بخویشے داشتن ہر کس

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۸ ط.س. ج۳ ص ۳۵۲. ظفیر.
(۲) وشرط للحنث فی قوله ان خرجت فانت طالق الخ فعله فورا لان قصده المنع عن ذلك الفعل عرفا و مدار الا يمان عليه وهذه تسمى يمين الفور الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الايمان مطلب فى يمين الفور ط.س. ج ۳ ص ۷۶۱) ظفیر.
(۳) رد المحتار باب الصريح قبيل باب طلاق غير المدخول بها ج ۲ ص ۶۲۴. ظفیر.

طلاق واقع شود پس آں کدام حیلہ است کہ در صورت مذکور در حالت اجتماعی بہر کس بہ مذکور طلاق واقع نہ شود۔
(الجواب) ایں الفاظ ترجمہ کل من یفعل هذا الفعل است، پس حالت ایں کہ ہر کس بہ برادر حالف خویش کردو حالف بانکس خویش کردزن او مطلقہ گردد الی ان ینتهی الی ثلث طلقات وایں تعلیق خاص بذات حالف مخصوص است اگر اہل و عیال او بانکس کہ بہ برادر حالف خویش کرد خویشے کنند بر زوجہ حالف طلاق واقع نہ شود، قال فی الدر المختار وفیها کلها تنحل الیمین ببطلان التعلیق اذا وجد الشرط مرة الا فی کلما فانه ینحل بعد الثلث لا قتضائها عموم الا فعال کاقتضاء کل عموم الا سماء الخ (در مختار)(۱) قال فی الشامی ولو قال المصنف الا فی کل و کلما لکان اولیٰ الخ (۲) وحیلہ کہ بصورت وجود شرط طلاق واقع نہ شود بندہ را معلوم نیست۔

بیوی کی بلا اجازت اگر نکاح کروں تو اس پر طلاق اس کے بعد اگر نکاح کیا تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۷۳) زید نے ہندہ سے نکاح اور کابین نامہ میں یہ شرط کی بانوء موصوفہ کی روح قالب میں رہنے تک اس کی بلا اجازت دوسری شادی یا نکاح نہ کر سکوں گا۔ اگر دوسری شادی کی ضرورت ہو تو بی بی موصوفہ کا کل مہر ادا کر کے دوسرا امکان بنا کر بی بی مسطورہ سے ایک حکم نامہ رجسٹری شدہ دے کر کر دے گا اور ماہواری چھ روپیہ کر کے بابت خورو پوش کے کروں گا ماسوائے اس کے اگر ہنر حکمت سے یا خفیہ دوسری بیوی کو اپنی زوجیت میں لاؤں تو منکوحہ ثانیہ پر تین طلاق، اتفاقاً بحکم خدا زوجہ اولیٰ سخت بیماری میں مبتلا ہو کر مثل مجنوں کے ہو گئی، قابل خدمت کے نہ رہی، اس لئے مجبوراً اس کو تین طلاق دے کر دوسری بی بی کو زوجیت میں لایا، اب منکوحہ ثانیہ مطلقہ ہوئی یا نہ۔
(الجواب) اقول و بالله التوفیق رد المحتار جلد ثالث ص ۱۳۶ باب الیمین فی الضرب والقتل وغیر ذلک میں ہے وعلی هذا قال لا مرأته کل امر ء ة اتزوجها بغیر اذنك فطالق فطلق امرأ ته طلاقًا بائناً او ثلاثا ثم تزوج بغیر اذنها فطلقت لانه لم تتقید یمینه ببقاء النکاح الخ۔(۳) پس اس روایت سے صراحتہ اس جزئیہ خاص کا حکم معلوم ہو گیا اور مطلقہ ہونا زوجہ ثانیہ کا ثابت ہوا۔

کابین نامہ کے خلاف ہوا تو طلاق ہو گی یا نہیں

(سوال ۶۷۴) بنگال میں کابین نامہ نکاح میں چند شرائط لکھنے کے بعد لکھتے ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی شرط فوت ہو جاوے تو منکوحہ پر تین طلاق ہے اگر اس کابین نامہ کو عند النکاح یا بعد النکاح ناکح کو سنا کر یاد کھلا کر دستخط کرا لئے اور زبان سے ناکح نے کچھ نہیں کہا تو اس صورت میں اگر شرائط مذکورہ میں سے کوئی شرط فوت ہو گئی۔ تو منکوحہ پر تین طلاق ہو گی یا نہیں۔
(الجواب) نکاح کے بعد یہ تعلیق صحیح ہو سکتی ہے اور بصورت پائے جانے شرط کے طلاق ہو جاوے گی۔

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۸۸ ط.س. ج۳ص ۳۵۲ ظفیر۔
(۲) رد المحتار باب التعلیق ج۲ ص ۶۸۸ ط.س. ج۳ص ۳۵۲۔ ظفیر۔
(۳) رد المحتار باب الیمین فی الضرب والقتل ج ۳ ص۱۸۸۔ ظفیر۔

ایک ماہ تک نہ آئی تو طلاق اس کہنے کے بعد شوہر انتقال کر گیا تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۷۵) ایک شخص کی بیوی بھاگ گئی، شوہر نے نوٹس دیا کہ اگر تم ایک ماہ تک نہ آئی تو میں تم کو طلاق دے چکا وہ شخص انتقال کر گیا، اب اس کی ملکیت میں حصہ کی دعویدار ہو سکتی یا نہیں۔

(الجواب) اگر وہ عورت ایک ماہ تک نہ آئی تو بموجب شرط کے اس پر طلاق ہو گئی۔(۱) اور وہ وارث شوہر کی نہ ہو گی اور شوہر کے ترکہ سے حصہ نہ پاوے گی، البتہ مہر اپنا ترکہ شوہر ہی سے لے سکتی ہے، اور اگر یہ تعلیق وغیرہ مرض شوہر میں ہوئی اور پھر عدت مطلقہ کے اندر شوہر مر گیا تو عورت وارث شوہر کی ہو گی۔ والتفصیل فی کتب الفقه.

اگر فلان تاریخ کو اتنے روپے ہر ماہ منی آرڈر نہ کروں تو بیوی کو طلاق اب اگر روپیہ کسی اور ذریعہ پہنچائے تو طلاق نہیں ہو گی۔

(سوال ۶۷۶) زید سے یہ تحریر کرا لیا کہ میں اپنی منکوحہ کو مبلغ چار روپیہ بذریعہ منی آڈر بھیجتا رہوں گا اگر کسی ماہ کی ۲۸ تاریخ کو روانہ کروں تو یہ اقرار نامہ مثل طلاق نامہ کے تصور کیا جاوے اگر اور کسی طور پر یہ چار روپیہ پہنچاؤں تو اس کو باطل خیال کیا جاوے، اس صورت میں اگر زید روپیہ منی آرڈر نہ کرے بلکہ اور طریق سے روپیہ پہنچاوے تو طلاق پڑے گی یا نہیں۔

(الجواب) منی آرڈ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اگر دوسرے طریق سے بھی چار روپیہ پہنچاتا رہے تو طلاق واقع نہ ہو گی۔(۲)

اگر میرے گھر سے باہر گئی تو مجھ پر حرام ہے یہ کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۷۷) اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو کہے کہ اگر تو میرے گھر سے باہر کسی جگہ حتی کہ اپنے والدین کے گھر گئی تو مجھ پر حرام ہے، اس صورت میں کیا فتویٰ ہے۔

(الجواب) اس صورت میں اگر عورت اپنے باپ کے گھر جاوے گی تو شوہر پر حرام ہو جاوے گی یعنی طلاق بائنہ اس پر واقع ہو جاوے گی (۳)، پس بعد اس کے کہ عورت کہیں باہر والدین کے گھر چلی جاوے تو اس مرد کو اس سے دوبارہ نکاح کرنا چاہئے مہر جدید کے ساتھ۔

بیوی کے اس کہنے سے کہ فلاں تاریخ تک مہر نہ ادا کرو گے تو زوجیت سے علیحدہ ہو جاؤں گی کچھ نہیں ہوتا

(سوال ۶۷۸) عورت شوہر کو ذریعہ تحریر مقید کرتی ہے کہ اگر فلاں عرصہ تک تم مہر ادا نہ کرو گے تو میں تمہاری زوجیت سے اپنے آپ کو علیٰحدہ سمجھ کر عقد ثانی کر لوں گی تو بعد میعاد مطلقہ ہو گی یا نہ۔

---

(۱) وتنحل اليمين بعد وجود الشرط مطلقا (الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۹۰ ط.س. ج۳ ص ۳۵۲) ظفیر۔

(۲) مقصد روپیہ پہنچانا ہے ذریعہ خواہ کچھ ہو۔ ظفیر۔

(۳) اذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقا مثل ان يقول ان دخلت الدار فانت طالق (عالمگیری کشوری ج ۲ ص ۹۷ ط.س. ج۱ ص ۴۲۰) ظفیر۔

(الجواب) عورت کی ایسے تحریر سے وہ مطلقہ نہیں ہو سکتی۔(۱)

کہا اگر ایسا نہ کروں تو بیوی کو اختیار ہے کہ وہ دوسرا طریقہ اختیار کرے کیا حکم ہے

(سوال ۶۷۹) زید نے ہندہ سے بایں شرط نکاح کیا کہ اگر میں تین سال تک ہندہ کو خرچ نہ دوں اور خبر گیری نہ کروں تو اختیار ہے کہ وہ اپنی گذران اور جوانی کی امنگوں کو پورا کرنے کا دوسرا طریقہ اختیار کرلے۔ اب ہندہ ان شروط کے پائے جانے پر مختار دوسرا طریقہ اختیار کرنے پر ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) اگر زید کی نیت الفاظ مذکورہ سے طلاق کی ہو تو بوقت پائے جانے شرط کے ہندہ کو اختیار طلاق لینے کا اور دوسرا عقد کرنے کا ہے۔(۲)

مذکورہ صورت کا کیا حکم ہے

(سوال ۶۸۰) ایک شخص نے بوقت نکاح منجملہ دیگر شرائط کے ایک شرط یہ بھی تحریر کی تھی کہ اگر چھ ماہ کے اندر زیور مقرر کی ادائیگی سے قاصر رہوں تو جو کچھ میرا اب خرچ ہوا ہے یا آئندہ ہوگا اس سے دست بردار اور لادعویٰ ہوں گا اور یہ نکاح میرا ساقط اور کالعدم متصور ہوگا، اور تا ایفاء وعدہ کوئی حق زن و شوہر مجھ کو حاصل نہ ہوگا۔ اور زیور دینے کے بعد کل حقوق مجھ کو حاصل ہوں گے اس مدت میں چھ ماہ تک برابر پردہ رہا اور کوئی حق زن و شوہر کا حاصل نہ ہوا، لیکن شوہر نے چھ ماہ گذرنے کے بعد آج تک اپنا وعدہ پورا نہیں کیا جس کو عرصہ ۷ سال ۴ ماہ کا ہوتا ہے یہ نکاح قائم رہا یا نہیں، اور مہر مقررہ مبلغ ایک ہزار اس سے وصول کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی اور مہر موجل کا مطالبہ قبل طلاق یا موت کے نہیں ہو سکتا، اور شرط دست برداری لغو ہے۔

کسی کو مجبور کر کے قسم لے لے کہ اگر وہ راز ظاہر کرے گا تو جس سے شادی کرے اس پر طلاق کیا حکم ہے

(سوال ۶۸۱) اگر کوئی شخص کسی کو جبراً یہ قسم دیوے کہ اگر تم میرا فلاں راز کسی سے کہو تو جب تم شادی کرو تمہاری بیوی پر طلاق پڑے، اور شخص مجبوراً یہ قسم کھا بھی لیوے پھر وہ اس راز کو ظاہر بھی کر دیوے تو اس کے لئے بعد نکاح کیا حکم ہے اور نکاح صحیح ہوگا یا نہیں اگر طلاق پڑ جائے تو رجوع کر سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس کی زوجہ پر بعد نکاح کے طلاق واقع ہو جاوے گی اور عدت میں اس کو رجوع کر سکتا ہے کیونکہ معلق طلاق واحد ہے، اور اگر عدت میں رجوع نہ کیا تو اگر بعد عدت کے پھر اس سے نکاح کرے گا تو پھر طلاق واقع ہوگی۔

---

(۱) طلاق کی مالک عورت نہیں شوہر ہوتا ہے۔ ظفیر۔

(۲) ذکر مایوقعه غیره باذنه وانواعه ثلاثة تفويض وتوكيل ورسالة والفاظ التفويض ثلاثة تخيير وامر بيد ومشيئة قال لها اختاري اوامرك بيدك ينوي التفويض الطلاق لانهما كناية فلا يعملان بلانية الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار ج ۲ ص ۶۵۳ ط.س. ج۳ ص ۳۱۵) ظفیر۔

شرط معلق واپس نہیں ہو سکتی

(سوال ۶۸۲) ایک شخص کو کسی دوست نے مجبور کر کے اور یہ کہہ کر کہ یہ نکاح صحیح نہیں ہے طلاق معلق لکھ کر دستخط کرائے۔ اب یہ شرط واپس ہو سکتی ہے یا نہ؟

(الجواب) شرط مذکور واپس نہیں ہو سکتی لقوله علیه السلام ثلث جدهن جدو هزلهن جد الحدیث۔(۱)

دھوکہ دے کر کہلوایا کہ بیوی کو اپنے نفس پر حرام کی تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۸۳) فدوی کا عقد ہوا۔ اس کے بعد میرے مخالفوں نے مجھے بھکا کر اور دھوکہ دے کر مجھ سے یہ الفاظ کہلا دیئے کہ مسماۃ فلاں کو میں نے اپنے نفس پر حرام کی یعنی چھوڑ دی، اس صورت میں نکاح رہا یا فسخ ہو گیا، اب کیا کرنا چاہئے۔

(الجواب) اس صورت میں پہلا نکاح فسخ ہو گیا دوبارہ نکاح ہونا چاہئے۔

آئینہ نہ دیکھو گی تو تم پر طلاق نہیں پھر شوہر نے آئینہ دکھادیا کیا حکم ہے

(سوال ۶۸۴) مرد کی زبان سے بے ساختہ اور بھولے سے نکلا کہ تم کو طلاق ہے اگر آئینہ دیکھو، اگر آئینہ نہ دیکھو گی تو تم پر طلاق نہیں پڑے گی، مرد نے آئینہ اٹھا کر عورت کو دکھادیا تو طلاق پڑی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق نہیں پڑی۔

تحریر کیا کہ اگر چھ ماہ میں جائداد ان کے نام منتقل نہ کر دوں تو نکاح منسوخ وباطل کیا حکم ہے

(سوال ۶۸۵) ایک شخص نے ایک عورت کو نکاح کرنے سے ایک گھنٹہ پہلے یہ معاہدہ اپنے قلم سے تحریر کر دیا کہ میں اس عورت کے نام جس کی ساتھ میں اب اس وقت نکاح کرنے والا ہوں اپنی فلاں جائداد اندر چھ ماہ کے منتقل کر دوں گا۔ اگر چھ ماہ تک اپنی فلاں جائداد اس عورت کے نام منتقل نہ کر دوں تو بجر د گذرنے چھ ماہ کے یہ نکاح منسوخ وباطل ہوگا، اب چھ ماہ گذر گئے اس شخص نے منکوحہ کے نام جائداد منتقل نہیں کی۔ آیا وہ نکاح باطل ہو گیا یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں اگر لفظ مذکور شوہر نے بہ نیت طلاق کہا ہو تو اس کی زوجہ پر بصورت معاہدہ پورا نہ کرنے کے ایک طلاق بائنہ واقع ہو جاوے گی اور نیت کا حال شوہر سے دریافت کر لیا جاوے جیسا کہ شامی میں ہے ومثله قوله لم اتزوجك اولم یكن بیننا نكاح اولا حاجة لی فیك الی ان قال ونفی النكاح فی الحال یكون طلاقاً اذا نوی الخ۔(۲)

کوئی اپنے بھائی کو طلاق کا مالک بنا دے اور وہ اس کی بیوی کو طلاق دے دے تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۸۶) اسمٰعیل نے اپنے بڑے بھائی آدم کو اختیار دیا کہ میری عورت خدیجہ کو طلاق دینا نہ دینا تمہارے اختیار میں ہے۔ چنانچہ آدم نے کہا کہ میں نے اپنے بھائی کی عورت خدیجہ کو طلاق دے دی، آیا یہ طلاق واقع ہوئی یا

(۱) مشکوة کتاب الطلاق الخلع ص ۲۸۴۔ ولیس للزوج ان یرجع فی ذلك (عالمگیری کشوری باب تفویض الطلاق ج ۲ ص ۷۵) ظفیر۔ (۲) رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۶۲۳۔ ط.س. ج۳ص ۲۸۳۔ ظفیر۔
س ج ا ص ۲۸۷

نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں خدیجہ پر طلاق واقع ہو گئی کذا فی کتب الفقہ۔(۱)

اگر میں نے اس سے زنا کیا ہو یا ارادہ کیا ہو تو جس سے شادی کروں اس پر طلاق یہ کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۸۷) زید مسماۃ زینب اہلیہ عمر سے تعلق ناجائز رکھتا تھا جب عمر کو یہ معلوم و مشاہدہ ہوا تو اس نے زید کو مجلس میں بلا کر یہ کہا کہ میری اہلیہ سے تعلق ناجائز کیوں رکھتے ہو زید نے انکار کیا تو عمر نے کہا کہ یہ کہہ دو کہ اگر میں نے تمہاری اہلیہ زینب سے زنا کیا ہو یا ارادہ کیا ہو تو جب میں شادی کروں تو میری زوجہ پر طلاق ہے۔ زید نے بوجہ ناواقفی بعینہ یہی الفاظ کہہ دیئے اس صورت میں اگر زید نکاح کرے تو شرعاً اس کے لئے کیا حکم ہے اور زید کو دیگر ائمہ ثلاثہ امام شافعی و مالک و احمد کے مذہب پر عمل کرنا درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر درحقیقت زید نے زینب اہلیہ عمر سے ارتکاب فعل کیا ہو یا ارادہ کیا ہو تو جب وہ نکاح کرے گا اس کی منکوحہ پر عند الحنفیہ طلاق واقع ہو جاوے گی اور دیگر مذاہب پر اس بارہ میں حنفیہ کو عمل کرنا درست نہیں ہے، البتہ منکوحہ پر طلاق نہ پڑنے کا یہ حیلہ حنفیہ نے لکھا ہے کہ اس کا نکاح فضولی کرے اور وہ فعل کے ساتھ اس کو جائز رکھے مثلاً یہ کہ مہر بھیج دے تو اس منکوحہ پر طلاق واقع نہ ہو گی کما فی الدر المختار حلف لا یتزوج فزوجه فضولی فاجاز بالقول حنث وبالفعل لا الخ درمختار۔(۲) قوله وبالفعل كبعث المهر لو بعضه بشرط ان يصل اليها وقيل الوصول ليس بشرط الخ شامی۔(۳)

اگر تمہارے لئے اس کے ہاتھ کا کھانا حرام ہے تو تین طلاق یہ کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۸۸) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو اپنے والد کے ناراض ہونے پر یہ کہا کہ اگر تمہارے لئے اس کے ہاتھ کا کھانا حرام ہے تو میں نے اس کو تین طلاق دیا تو اس صورت میں طلاق واقع ہو گی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ جس شرط پر اس نے طلاق کو معلق کیا ہے وہ شرط موجود نہیں ہے۔ کیونکہ کھانا اس کے ہاتھ کا حرام نہیں ہے۔

وطی حرام کروں تو مجھ کو طلاق یہ کہا تھا اور گدھے سے وطی تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۸۹) میں نے حلف اٹھایا تھا کہ اگر میں نے زنائے حرام اور وطی حرام اور لواطة حرام کا ارتکاب کیا تو مجھ کو طلاق ہے، لیکن اب بوجہ نسیان حلف طلاق سے، وطی بہیمہ حمار کا مرتکب ہوا ہوں، آیا وطی حمار بھی اس حلف میں داخل ہے یا نہیں، اور یہ بھی یاد نہیں کہ میں نے حلف طلاق مغلظہ کا اٹھایا تھا یا نہ کا، اس بارے میں شرعاً کیا حکم ہو گا۔

(الجواب) وطی حمار بے شک وبلا شبہ وطی حرام میں داخل ہے اور چونکہ الفاظ تعلیق میں وطی حرام بھی مذکور ہے۔

---

(۱) ولو قال امر امرأتی بيد فلان شهرا فهى على الشهر الذى يليه ويبطل بمضيه بلا علم (عالمگیری کشوری ج ۲ ص ۷۹. ط.س. ج ۱ ص ۳۹۲) ولو قال لغير طلق امرأتی فقد جعلت ذلك اليك فهو تفويض (ايضاً ط.س. ج ۱ ص ۲۹۳. ظفیر.

(۲) الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الايمان مطلب حلف لا يتزوج فزوجه فضولی ج ۳ ص ۱۸۸. ظفیر.

(۳) رد المحتار كتاب الايمان مطلب ايضاً ج ۳ ص ۱۸۹. ط.س. ج ۳ ص ۸۴۲. ظفیر.

لہذا مقتضائے وتنحل اليمين بعد وجود الشرط مطلقاً ای سواء وجد الشرط فی الملك اولا لكن ان وجد فی الملك طلقت الخ (۱) در مختار شامی ج ۲ ص ۵۴۴۔ وطی حمار سے طلاق واقع ہوئی ہے۔ پس اگر تعلیق اس لفظ سے کی تھی جو کہ استفتاء کی ابتداء میں مذکور ہے یعنی تا مجھ کو طلاق ہے تو اس صورت میں ایک طلاق واقع ہوئی ہے۔ اور اگر سہ طلاق کے لفظ سے تعلیق کی تھی تو حرمت مغلظہ واقع ہوئی ہے۔ اور بصورت شک ایک ہی طلاق واقع ہوگی کما فی الدر المختار لو شك اطلق واحدة او اكثر علی الا قل الخ۔ (۲)

بکر نے صالحہ سے شادی کی تو تم کو طلاق دے دوں گا شادی کے بعد طلاق نہیں ہوئی

(سوال ۶۹۰) زید نے اپنی زوجہ ہندہ سے کہا کہ بکر جو زید و ہندہ کا لڑکا ہے اگر صالحہ کے ساتھ جو ہندہ کی بھانجی ہے شادی کرے گا تو خدا کی قسم ہندہ کو طلاق دے دوں گا، چنانچہ بکر نے صالحہ سے نکاح کر لیا تو ہندہ پر طلاق ہوئی یا نہیں، اور زید پر کفارہ قسم کا واجب ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ صورت وعدہ طلاق کی ہے طلاق نہیں ہے، اس واسطے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ عالمگیری میں ہے وفی المحيط لو قال بالعربية اطلق لا يكون طلاقاً الا اذا غلب استعماله للحال فيكون طلاقاً (۳) اور چونکہ زید نے قسم کھائی ہے اور شرط مذکور پائی گئی اس واسطے اگر زید نے اپنی حیات میں طلاق نہ دی تو کفارہ قسم کا اس کے ذمہ لازم ہوگا، اور حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی شخص بری بات کی قسم کھاوے تو اس کو چاہئے کہ اس کام کو نہ کرے اور اپنی قسم کے توڑنے کا کفارہ ادا کرے۔

کہا کہ اس دروازہ سے گئی تو طلاق، اب دوسرے دروازے جائے گی تو طلاق نہیں ہوگی

(سوال ۶۹۱) ایک شخص نے اپنی عورت سے ایک دروازہ کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا کہ اگر تو اس دروازہ سے باہر گئی تو تجھ پر تینوں طلاق ہے، چونکہ اس مکان سے باہر جانے کے کئی دروازہ تھے، اس کا منشاء اس وقت محض دھمکانے کا تھا اور یہ سمجھتا تھا کہ دوسرے دروازے سے یہ باہر جا سکتی ہے اور ہمیشہ کے لئے باہر جانے سے روکنا نہ تھا وہ عورت دوسرے دروازے سے باہر جا سکتی ہے یا اگر وہ دروازہ بند کرا دیا جائے تو بھی وہ کسی دوسرے دروازہ سے باہر جا سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ خاص دروازہ مکان کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اگر تو اس دروازہ سے الخ تو دوسرے دروازہ سے باہر جانے کی صورت میں طلاق واقع نہ ہوگی، اور اس دروازہ کو بند کر دینے کی صورت میں بھی طلاق واقع نہ ہوگی لعدم تحقق الشرط۔

کہا کہ گھر میں لاؤں تو طلاق اب عورت خود آ گئی تو طلاق نہیں ہوئی

(سوال ۶۹۲) زید نے تعلیق کی کہ میں اپنی عورت ہندہ کو اسی کے موضع میں نفقہ دیا کروں گا اس کو اپنے موضع اور گھر میں کبھی نہ لاؤں گا، اگر اس کو اپنے گھر لاؤں تو وہ میرے اوپر مطلقہ ثلثہ ہوگی، بعدہ ہندہ خود بلا کہنے کسی کے

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۹۰۔ ط.س. ج۳ ص ۳۵۵. ظفیر. (۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۶۲۳۔ ط.س. ج۳ ص ۲۸۳ ظفیر. (۳) عالمگیری مصری ج ص . ظفیر.

آگئی اور زید نے اس کو اپنے گھر میں رکھ لیا تو طلاق ہوئی یا نہ۔
(الجواب) اس صورت میں موافق تصریح فقہاء کرام طلاق نہیں ہوئی کیونکہ تعلیق طلاق اپنے گھر لانے پر تھی، پس جب کہ شوہر اس کو نہیں لایا تو شرط نہ پائی گئی، پس جزاء بھی واقع نہ ہوگی۔ لا نه اذا فات الشرط فات المشروط در مختار میں ہے وتنحل اليمين بعد وجود الشرط(۱) مطلقاً ونظيره مافي الدر المختار ان لم تجئ بفلان او ان لم تردی ثوبی الساعة فانت طالق فجاء فلان من جانب آخر بنفسه و اخذا لثوب قبل وفقها لا يحنث الخ۔(۲)

کہا کہ اگر عمر اور اس کی اولاد کو زمین دوں تو میری بیوی پر طلاق اس کے داماد کو زمین دی کیا حکم ہے

(سوال ۶۹۳) زید نے حلف اٹھائی کہ اگر میں عمر اور اس کی اولاد کو زمین مزارعت پر دوں تو میری عورت پر تین طلاق ہے۔ اب عمر کے داماد کو زمین مزارعت پر دینے سے حانث ہوگا یا نہیں۔
(الجواب) عمر کے داماد کو زمین مزارعت پر دینے سے حانث نہ ہوگا اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی۔

سادہ کاغذ نکلنے پر طلاق معلق کی تھی مگر لکھا ہوا کاغذ نکلا کیا حکم ہے

(سوال ۶۹۴) زوجین میں باہم رنجش ہوئی زید نے زوجہ کو وطن بھیجا اور یہ کہہ دیا کہ جس وقت میرا بند خط تیرے پاس پہنچے اور اس کے اندر سادہ کاغذ نکلے تو سمجھ لینا کہ میں نے تجھ کو طلاق دے دی پھر اس کا خط آیا اس میں سادہ کاغذ نہیں نکلا بلکہ چند اشعار زوجہ کو لکھے تھے مثلاً ایک کو چھوڑ تین کو یاد کر الخ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں۔
(الجواب) چونکہ شرط نہ پائی گئی، لہذا اس صورت میں اس کی زوجہ پر کسی قسم کی طلاق واقع نہیں ہوئی۔

جس کو تا ہی پر طلاق کو معلق کیا ہے اس کے پائے جانے پر طلاق واقع ہوگی

(سوال ۶۹۵) زید شوہر ہندہ نے عدالت شرع شریف میں نفقہ کی بحث پر ایک تعلیق نامہ لکھا جس میں تین شرط مندرج ہیں (۱) اگر زوجہ ام مدعیہ میری اطاعت کرے گی اور میرے پاس رہے گی تو اس حالت میں میں بحکم عدالت معرفت عدالت دو روپیہ ماہوار نفقہ میں اور تین جوڑے پارچہ بحسب اندازہ نفقہ اور دو جوڑے جوتہ سالانہ ادا کرتا رہوں گا، اگر خدانخواستہ چار ماہ کا نفقہ مسلسل مجھ پر چڑھ جاوے تو مسماۃ زوجہ ام مدعیہ کو طلاق بائن ہے۔ (۲) اگر مسماۃ صغریٰ زوجہ ام مدعیہ بدون اجازت و خلاف مرضی میرے مکان سے باہر قدم رکھے گی یا کسی دوسری جگہ جاوے گی یا رہے گی تو میں اپنی زوجہ کو ہرگز نفقہ نہیں دوں گا۔ (۳) اگر خدانخواستہ میں بحالت بیماری و بحالت مقیدی وغیرہ کسی آفت میں مبتلا ہو جاؤں کہ کما نہ سکوں، یا بوجہ عسرت اپنے خورونوش سے محروم ہو جاؤں تو ایسی حالت مجبورانہ میں بھی یہ لفظ طلاق غیر مستند عدالت ہوگا، بعدہ زید بوجہ بے روزگاری خود و بحالت پریشانی و بوجہ

(۱) الدر المختار علی رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۹۰ ط.س. ج ۳ ص ۳۵۵ ظفير (۲) ايضاً باب

عسرت ریاست غیر میں بتلاش روزگار چلا گیا اور ایک ماہ کا نفقہ ہندہ مدعیہ کو پیشگی ذریعہ عدالت دے گیا، اور دو ماہ بعد رقم نفقہ ہندہ مدعیہ کو بذریعہ منی آرڈ بھیج دیا، ہندہ زوجہ زید بعد چلے جانے زید کے دوسرے ہی روز اس مکان سے جو زید نے برائے سکونت زوجہ خود کو دیا تھا چھوڑ کر دیگر مکان میں چلی گئی، اس خبر کے معلوم ہونے پر زید نے سلسلہ ارسال رقم نفقہ کو حسب شرائط نمبر ۲ روک لیا، اور پانچ ماہ گذرنے کے بعد ہندہ نے ایک درخواست عدالت میں پیش کی کہ مجھ کو پانچ ماہ کا نفقہ میرے شوہر سے وصول نہیں ہوا۔ چنانچہ مفتیان شرع نے شرط اول کے صرف اس فقرہ پر نظر ڈال کر (اگر خدانخواستہ چار ماہ کا نفقہ مسلسل مجھ پر چڑھ جائے تو زوجہ ام کو طلاق بائن ہے) زوجہ زید پر حکم وقوع طلاق بائن کا کیا آیا تعلیق موثر طلاق کے لئے صرف وجود اول شرط کا کافی ہے یا دیگر شروط مذکورہ کو بھی تعلیق میں دخل ہے۔

(الجواب) شرط اول چونکہ مستقل ہے اور بوقت تکلم بشرط اول اور کوئی شرط شوہر نے ظاہر نہیں کی، لہذا بعد میں جو قیود لگائی اور شرطیں کی وہ شرط اول کے ساتھ ملحق نہ ہوں گی بلکہ موافق شرط اول کے جس وقت چار ماہ کا نفقہ زوجہ کو وصول نہ ہوگا۔ اور شوہر ادا نہ کرے گا عورت مطلقہ بائنہ ہو جاوے گی، اور شرط اول کے اخیر کے الفاظ صرف یہ ہیں (اگر خدانخواستہ چار ماہ کا نفقہ مسلسل مجھ پر چڑھ جاوے تو مسماۃ زوجہ ام مدعیہ کو طلاق بائن ہے) پس موافق ان الفاظ کے جب چار ماہ کا نفقہ شوہر کے ذمہ مسلسل لازم ہو جاوے گا طلاق بائنہ واقع ہو جاوے گی، اس شرط و جزاء میں اطاعت کرنے اور پاس رہنے کی بھی قید نہیں ہے اور یہ خود مستقل کلام ہے، ماقبل و مابعد پر موقوف نہیں ہے، لہذا فیصلہ جو عدالت نے وقوع طلاق کا کیا صحیح ہے۔(۱)

فلاں تاریخ کو گھر نہ آئی تو طلاق، اس تاریخ کو نہ آئی تو طلاق واقع ہو گئی

(سوال ۶۹۶) مسماۃ بی بی بتول زوجہ صدیق کے چچازاد ہمشیرہ کی کسی اولاد کی شادی کی تقریب تھی، اس تقریب میں مسماۃ بتول ہمراہ اپنی والدہ و حقیقی بھائی کے اپنے میکہ رائے پور سے موضع سوریا گئی جب یہ خبر اس کے شوہر کو معلوم ہوئی تو اس کے شوہر نے حسب ذیل تحریر لکھ کر بھیجی۔ وہ تحریر یہ ہے۔

"مسماۃ بی بی بتول عرصہ ساڑھے پانچ سال سے میرے عقد میں تھی، اور بلا رضامندی ہمارے جانے بخانہ غیر میں، اس کو ساتھ اس اقرار کے طلاق دیتا ہوں کہ اگر وہ تاریخ ۱۶ / رجب سن ۱۳۳۵ھ کو بوقت بارہ ۱۲ بجے تک اپنے گھر آجاوے تو بہتر، ورنہ تاریخ مذکورہ بوقت مذکورہ بالا کے بعد اپنے کو طلاق سمجھے۔"

اب عرض یہ ہے کہ مسماۃ بی بی بتول موضع سوریا سے بتاریخ ۲۰ / رجب سن ۱۳۳۵ھ کو رائے پور آئی تو موافق شرع کے طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر ہوئی تو کون سی اور اگر شوہر پھر اس کو رکھ سکتا ہے تو کیا صورت ہے۔

(الجواب) اس صورت میں مسماۃ بی بی بتول پر طلاق رجعی واقع ہوئی، عدت کے اندر رجوع کرنا صحیح ہے۔ کما فی عامة کتب الفقه۔(۲)

---

(۱) فاذا اضافه الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا مثل ان یقول لا مرأته ان دخلت الدار فانت طالق (عالمگیری کشوری کتاب الطلاق باب رابع فصل ثالث ج ۲ ص ٤٤٠) ظفیر۔ س۔ ج ۱ ص ۲۰م

(۲) فاذا اضافه الی الشرط وقع عقیب الشرط (ایضا ج ۲ ص ٤٤٠) ظفیر۔ س۔ ج ۱ ص ۲۰م

جب تعلیق کے مطابق میکے نہیں گئی تو طلاق ثلثہ واقع ہوگئی

(سوال ۶۹۷)زید نے بحالت غصہ اپنی بیوی زینب سے جو حاملہ ہے یہ کہا کہ اگر تم کل تک اپنے میکہ نہ جاؤ گی تو تم پر تین طلاق بائن ہیں، اگر زینب اس روز معہودہ کو اپنے میکہ نہ جاوے بلکہ اس قریہ میں ٹھہری رہے تو ایسی صورت میں اس پر کس قسم کی طلاق ہوگی، اور رجعت کی کوئی صورت ہے یا نہ، عدت کا نان نفقہ زید کے ذمہ ہے یا نہیں، وضع حمل ہونے پر جو لڑکا یا لڑکی پیدا ہو، اس کی پرورش کا حق کس کو ہے اور نفقہ کس کے ذمہ ہے۔

(الجواب)وقت مقررہ پر میکہ نہ جانے پر عورت پر تین طلاق واقع ہوگئی، اور وہ مغلظہ بائنہ ہوگئی، رجعت صحیح نہیں ہے(۱)اور بدون حلالہ کے شوہر اول سے نکاح نہیں ہو سکتا،(۲)عدت اس کی وضع حمل ہے،(۳)تا وضع حمل نفقہ اس کا بذمہ شوہر ہے، مدت حضانت میں پرورش لڑکا لڑکی کی ان کی والدہ کا حق ہے اور خرچ بذمہ شوہر ہے۔(۴)

نکاح کے بعد کہا اگر پہلی بیوی نکلے تو اس کو طلاق، لہذا نکلنے پر طلاق ہوگی

(سوال ۶۹۸)زید نے ہندہ سے عقد کرنا چاہا اور قبل نکاح باہم یہ شرط قرار پائی کہ اگر زید کی زوجہ یا اولاد ثابت ہوئی تو یہی فیصلہ بھی طلاق ہے اور بعد نکاح کے زید نے وہی الفاظ شرط جو قبل از نکاح زبان سے کہے تھے کہ اگر میری زوجہ یا اولاد نکلے تو یہی فیصلہ بھی طلاق ہے کہے، بعد قرار داد شرط مذکور بعد از عقد تحقیق سے معلوم ہوا کہ زید کی زوجہ اول اور نیز زوجہ اول سے اولاد ہے، ایسی صورت میں زید کی زوجہ ہندہ پر طلاق پڑ گئی یا نہ۔

(الجواب)جب کہ زید نے نکاح کے بعد الفاظ مذکورہ کہے اور شرط محقق ہوئی تو ہندہ پر طلاق واقع ہوگئی۔(۵)

تعلیق طلاق منظور کرنے کے بعد شرط پائی گئی تو طلاق واقع ہو جائے گی

(سوال ۶۹۹)زید نے اپنی لڑکی کا نکاح بکر سے اس شرط پر کیا کہ اگر بکر تین یا چار مہینہ مکان چھوڑ کر چلا جاوے یا شوہر کے گھر سے لڑکی بوجہ مخاصمت کے چلی جاوے اور تین یا چار مہینہ گذر جاویں تو زوجہ منکوحہ مذکورہ پر تین طلاق پڑ جاویں گی، بکر نے ان شرائط کو قبول کیا، بر تقدیر وقوع شرط منکوحہ مذکورہ پر طلاق پڑ جائے گی یا نہ۔

(الجواب)اگر شوہر نے بعد نکاح اس شرط کو قبول کیا اور تعلیق طلاق کو منظور کیا تو طلاق واقع ہوگی ورنہ نہیں، کیونکہ قبل نکاح اس قسم کی شرط لغو ہوتی ہے۔(۶)

---

(۱)فاذا اضافه ای الطلاق وقع عقيب الشرط (عالمگيری كشوری كتاب الطلاق باب رابع فصل ثالث ج ۲ ص ٤٤٠) ظفير. س - ج ۱ ص-۴۲۰

(۲)وان كان الطلاق ثلثا الخ لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويد خل بها ثم يطلقها او يموت عنها (هدايه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۸) ظفير.

(۳)وان كانت حاملا فعد تها ان تضع حملها لقوله تعالى او لا ت الا حمال اجلهن ان يضعن حملهن (ايضاً باب العدة ج ۲ ص ٤٠١) ظفير.

(٤)واذا وقعت الفرقة بين الزوجين فالام احق بالو لد الخ والنفقة على الا ب الخ (هدايه باب حضانة الو لد ج۲ ص ٤١۳)ظفير.

(٥)واذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط (عالمگيری كشوری ج ۲ ص ٤٤٠)ظفير. س- ج ۱ ص ۴۲۰

(٦)وتنحل اليمين بعد وجود الشرط مطلقا لكن ان وجد في الملك طلقت (الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ٦٩٠) ظفير. س- ج ۳ ص ۳۵۵

شرط پائے جانے کے بغیر عورت کو طلاق کا حق نہیں ہے

(سوال ۷۰۰) کسی شخص نے ایک عورت سے یعنی ہندہ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ اگر عورت مذکورہ مجھ سے تین ماہ کے پہلے پہلے مہر طلب کرے گی تو میں اس کو مہر دے دوں گا ورنہ عورت کو اپنے نفس کا اختیار ہے کہ اپنے کو طلاق دے لے۔ اتنے میں اس شخص کی اپنے خسر سے ناموافقت ہوگئی۔ اور خسر ایک مولوی کو ہمراہ لے کر داماد کے مکان پر گیا، داماد مکان پر موجود نہیں تھا مگر اس کے خسر نے سب پڑوسیوں کو جمع کر کے اپنی لڑکی کا مہر طلب کیا، اس صورت میں عورت مذکورہ طلاق اپنے نفس کو دے سکتی ہے یا نہیں۔ اور اس کے ہمراہ جو مولوی صاحب آئے تھے وہ دعوے سے کہتے ہیں کہ میں بغیر طلب مہر کے تم سے خلاصی اور رہائی کرائے دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کرادیتا ہوں۔ یہ قول کیسا ہے۔

(الجواب) عورت طلاق اس وقت لے سکتی ہے کہ شرط پائی جائے اور شرط یہ تھی کہ تین ماہ سے پہلے اگر عورت مجھ سے مہر طلب کرے اور میں نہ دوں تو اس کو اختیار طلاق لینے کا ہے، بدون اس شرط کے پائے جانے کے عورت کو اختیار طلاق لینے کا نہیں ہے۔ اور جو مولوی صاحب یہ کہتے ہیں کہ بغیر طلب مہر کے اور بدون تحقق شرط کے عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے وہ غلطی پر ہیں، ان کا قول معتبر نہیں کما فی الدر المختار وفیھا کلھا تنحل ای تبطل الیمین ببطلان التعلیق اذا وجد الشرط مرۃً الخ۔(۱)

جب تعلیق میں مطلق جمعہ کہا تو اس سے پہلا جمعہ مخصوص نہ ہوگا، لہذا طلاق نہ ہوگی

(سوال ۷۰۱) مدیون نے دائن سے کہا کہ اگر تمہارا دین جمعہ کو نہ دوں تو میری عورت پر تین طلاق ہے، نہ تو جمعہ کو باول یا ثانی مقید کیا اور نہ دین کو بجزء یا کل مقید کیا، بعدہ کچھ دین اول جمعہ میں دیا اور کچھ دین بقیہ دوسرے جمعہ میں دیا۔ اور شہود میں سے ایک شاہد ثقہ بلفظ اشہد کہتا ہے کہ معلق نے جمعہ کو اس طور پر مقید کیا تھا کہ اگر اس جمعہ کو نہ دوں تو الخ اور تقید پورے دین کی اگرچہ معلق سے نہیں سنی مگر عرف اور قرینہ کی روش میں یہی سمجھا تھا کہ ہمارا دین اس آئندہ جمعہ کو دے گا، دوسرا شاہد ثقہ بلفظ اشہد کہتا ہے کہ تعیین زمان یعنی جمعہ و تعیین دین بکل دونوں میں عرف کی روش سمجھا تھا، کیونکہ اہل بازار و نخاس ایسی مطلق مواعید سے متصل آنے والا جمعہ، ہفتہ، ماہ، سال مراد لیتے ہیں، پس ایسی شہادت اور عرف عام کی رو سے مطلق جمعہ سے اول مراد ہوگا یا نہ، بر تقدیر اول جب کہ اس نے اس جمعہ میں پورا دین ادا نہ کیا تو کیا یہ تادیہ جزو دین مثل تادیہ کل دین کے متصور ہو کر موجب بر ہوگا یا کالعدم ہو کر موجب حنث ہوگا، اور معلق کی زوجہ مطلقہ ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) چونکہ جمعہ کلام حالف میں مطلق ہے اور دین بھی مطلق ہے، لہذا بقاعدہ المطلق یجری علی اطلاقه اور بقاعدہ الایمان مبنیة علی الالفاظ لا علی الاغراض در مختار باب الیمین(۲) فی الدخول والخروج الخ صورت مسئولہ میں حالف حانث نہ ہوگا اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی وتحقیقه فی

---

(۱) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۸۸۔ ط۔س۔ ج۳ ص ۳۵۵ ظفیر۔
(۲) دیکھئے الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب الیمین فی الدخول والخروج ج۳ ص ۹۹۔ ط۔س۔ ج۳ ص ۷۴۴۔ ظفیر۔

الشامی فی تحت قوله الا یمان مبینة علی (۱) الا لفاظ شامی ج ۳ ص ۷۲.

ولی کا کسی شرط پر طلاق کو معلق کرنا موجب وقوع طلاق نہیں

(سوال ۷۰۲) ہندہ کا نکاح بحالت نابالغی بولایت اس کے والد ہمراہ زید نابالغ بولایت ان کے نانا کے ہوا۔ بوقت نکاح شرائط مندرجہ ذیل قرار پائی۔

(۱) مہر معجّل بہ تعداد دو ہزار روپیہ نقد بروقت ادا کر دیا جاوے گا۔ (۲) شہر جے پور میں دو کانات مالیت ڈھائی ہزار روپیہ جن کے کرایہ کو ہندہ علاوہ نان نفقہ کے دیگر ذاتی مصارف میں لے سکتی ہے خرید کر دی جاویں گی زید کو ان کے بیع ور ہن کا اختیار نہ ہوگا۔ (۳) ایک مکان قیمتی دو ہزار روپیہ ہندہ وزید ہر دو کی بود وباش کے واسطے جے پور میں خرید کیا جاوے گا یہ بھی ملک ہندہ سمجھا جاوے گا، (۴) ہم سب لوگ مع اہل وعیال سکونت اجمیر کی ترک کر کے یہاں جے پور میں رہا کریں گے۔ چنانچہ شرط اول کا ایفاء اس طور سے ہوا کہ بجائے دو ہزار روپیہ نقد کے زیور جو بوقت نکاح دو ہزار کا بیان کیا گیا تھا بعد کو پندرہ سو کا نکلا لامتار کھا جا کر یہ اقرار کیا گیا کہ ایک ماہ کے بعد روپیہ دے کر زیور لے لیا جاوے گا جس کا ایفاء بوجہ اس کے کہ زیور تعداد مہر سے کم تھا نہیں کیا گیا۔ باقی ہر سہ شرائط کا ایفاء بمدت ایک سال بدیں شرط کی اگر مدت معینہ میں شرائط مذکورہ بالا کا ایفاء نہ ہو تو مسماۃ کو طلاق ہے، چنانچہ اس کو دو سال گذر گئے آج تک ولی زید کی طرف سے شرائط کا ایفاء نہیں ہوا۔ اور اب ہندہ بالغہ ہے اور اپنے شوہر کے یہاں جانے سے ناراضگی ظاہر کرتی ہے۔ ایسی صورت میں ہندہ کو بوجہ نہ ہونے ایفاء شرائط طلاق ہوئی یا نہیں اور وقت بلوغ ناراضی ظاہر کرنے پر نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں۔

(الجواب) قال فی الدر المختار لا یقع طلاق المولیٰ علی امرأة عبده لحدیث ابن ماجه الطلاق لمن اخذ بالشاق الخ والمجنون الخ والصبی ولو مر اهقا الخ(۲) وفی الشامی قال ای الز ملی وقد افتیت بعدم وقوعه فیما اذا زوجه ابوه امرأةً وعلق علیه متی تزوج او تسریٰ علیه فکذا فکبر فتزوج عالماً بالتعلیق اولاً الخ۔(۳) اس عبارت سے واضح ہوا کہ ولی کا کسی امر پر طلاق کو معلق کرنا موجب وقوع طلاق نہیں ہے اگرچہ شرط پائی جائے، لہذا صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہ ہوگی اور صورت موجودہ میں زوجہ کو بعد بلوغ کے اختیار فسخ نکاح کا نہیں ہے

جس چیز پر تعلیق کی ہے اس کے غیر پر طلاق نہ ہوگی اور شوہر اپنے قول سے رجوع نہیں کر سکتا

(سوال ۷۰۳) زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تم میرا بھات اپنے بھات کے ساتھ پکاؤ گی تو تم پر طلاق ہے۔ اگر زید کی بیوی زید کے لئے اور کوئی کھانا روٹی وغیرہ اپنی روٹی کے ساتھ پکاوے تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں، اور زید اس قول سے رجوع کر سکتا ہے یا نہیں۔

---

(۱) اس کے لئے دیکھئے رد المحتار باب الیمین فی الدخول والخروج .ج ۳ ص ۹۹ .ط.س.ج۳ص ۷۴۴. ظفیر.
(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ .ط.س.ج۳ص ۱۲-۲۴۲ ظفیر.
(۳) رد المحتار کتاب الطلاق تحت قوله والصبی ج۲ ص ۵۸۶ .ط.س.ج۳ص ۱۲۲۴۳ ظفیر.

(الجواب) اس صورت میں طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ طلاق خاص بھات کے ساتھ بھات پکانے پر معلق تھی،(١) اور زید اپنے قول سے رجوع نہیں کر سکتا۔

نابالغہ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ میں تنہا ہوں دوسرا کوئی نکلے تو طلاق، دوسری بیوی ہوگی تو اس کو طلاق ہوگی

(سوال ٧٠٤) زید نے ہندہ نابالغہ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ میں تنہا اکیلا ہوں میرا کوئی نہیں، اگر میرا کوئی نکلے تو نکاح باطل سمجھا جائے۔ عقد ہو جانے کے بعد اگر کسی کا بھی ہونا ثابت ہوگا تو یہی فیصلہ طلاق ہے۔ اس شرط کے بعد ورثاء ہندہ نے زید کے ساتھ ہندہ کا نکاح کر دیا۔ بعد نکاح کے تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ زید کی زوجہ و لڑکی موجود ہے اور ورثاء ہندہ نے ہندہ کو رخصت بھی نہیں کیا تھا، علاوہ ازیں جس وقت ہندہ بالغہ ہوئی فوراً اپنا نکاح فسخ کر دیا۔ کیا یہ نکاح صحیح ہوا زید کے قول کے مطابق ہندہ پر طلاق پڑی یا نہیں اور ہندہ کے فسخ کرنے سے نکاح فسخ ہو لیا نہیں، ہندہ رخصت کئے جانے پر رضامند نہیں کیا بالجبر رخصت کر سکتے ہیں۔

(الجواب) نکاح ہو گیا تھا مگر موافق شرط کے ہندہ پر طلاق واقع ہو گئی(٢)۔ باقی خیار بلوغ کی وجہ سے نکاح فسخ کرنے کی جو شرائط ہیں وہ اس زمانہ میں بوجہ قاضی نہ ہونے کے متحقق نہیں ہو سکتی۔ اور جہاں قاضی شرعی ہو وہاں یہ مسئلہ جاری ہو سکتا ہے مگر اس کی ضرورت نہیں ہے، اور رخصت کرانے کے متعلق یہ جواب ہے کہ غیر مدخولہ پر طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے، پس اس میں رجعت کرنا اور رخصت کرانا درست نہیں۔

نکاح سے پہلے اقرار نامہ طلاق کے لئے معتبر نہیں ہے

(سوال ٧٠٥) اگر کوئی شخص قبل از نکاح اپنی زوجہ کے ولی کو ایک قطعہ اقرار نامہ تحریر کر دے کہ اگر میں بلا مرضی اپنی زوجہ کے اس جگہ سے دیگر جگہ چلا جاؤں اور مجھ کو وہاں پر ایک ماہ کا عرصہ منقضی ہو جاوے یا ایک ماہ کے اندر خرچ نان نفقہ کے لئے نہ پہنچے تو یہی اقرار نامہ بطور طلاق نامہ کے سمجھا جاوے گا اگر یہ شخص نکاح کرنے کے بعد بلا مرضی اپنی منکوحہ مذکورہ کے پردیس چلا جائے اور ایک ماہ سے زیادہ عرصہ منقضی ہو جائے اور میعاد مذکور کے اندر خرچ وغیرہ اس زوجہ کو نہ پہنچے، تو موافق تحریر اقرار نامہ کے طلاق پڑ جاوے گی یا نہیں۔ اگر یہ عورت اس کے گھر میں رہنا نہ چاہے تو پھر طلاق لینے کی ضرورت ہوگی یا نہیں۔ (٢) عورت مہر وصول کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) قبل از نکاح جو اقرار نامہ شوہر نے لکھا وہ معتبر نہیں ہے۔ اور طلاق واقع نہ ہوگی،(٣) پس اگر عورت اس سے علیحدگی چاہے تو شوہر سے طلاق لے یا خلع کرے۔ (٢) اگر شوہر طلاق دے دے اور زوجہ مدخولہ ہو تو کل مہر شوہر سے لے سکتی ہے۔ بدون طلاق اور مفارقت کے مہر موجل وصول نہیں کر سکتی ہے۔(٤)

---

(١) ففي البحرانت طالق بد خول الدار اوبحيضتك لم تطلق حتى تد خل او تحيض رد المحتار باب التعليق ج ٢ ص ٦٨٧.ط.س. ج٣ص٣٥٢) وفى ان حضت لا يقع برؤية الدم لا حتمال الا ستحاضة فان استمر ثلاثا وقع (ايضاً ج ٢ ص ٦٩٥.ط.س. ج٣ص٣٦٠) ظفير.

(٢) فاذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقا (عالمگيرى كشورى فصل ثالث فى تعليق الطلاق ج ٢ ص ٤٤٠) ظفير ط.س. ج١ص٤٢٠

(٣) ولا يصح اضافة الطلاق الا ان يكون الحالف مالكاً او يضيفه الى ملك ، والا ضافة الى سبب الملك كالتزوج كالا ضافة الى الملك فان قال لا جنبية ان دخلت الدار فانت طالق ثم نكحها فد خلت الدار لم تطلق (عالمگيرى كشورى فصل ثالث فى تعليق الطلاق ج٢ ص ٤٤٠) ظفير. (٤) ويتا كد عند وطئو او خلوة صحت من الزوج او موت احد هما الخ (الدر المختار على هامش.ط.س. ج٣ص ١٠٢ رد المحتار باب المهر ج ٢ ص ٤٥٤ .ط.س. ج١ص ٤٢٠) ظفير.

تعلیق میں شرط پائے جانے کے صورت میں طلاق بائن ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۷۰۶) طلاق تعلیق میں شرط پوری ہونے پر طلاق بائن پڑ جاتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر صریح طلاق معلق کی ہے تو بعد تحقق شرط رجعی طلاق واقع ہوگی اور اگر بائنہ کو معلق کیا ہے تو بائنہ واقع ہوگی، غرض جیسی طلاق معلق کی ہے بوقت تحقق ویسی ہی واقع ہوگی۔(۱)

نکاح کے وقت جو شرط کی ہے اس کی خلاف ورزی سے طلاق واقع ہو جائے گی۔

(سوال ۷۰۷) ایک شخص نے نکاح کرتے وقت اپنی بیوی کو یہ لکھ دیا کہ اگر میں تمہارے ساتھ مثل میاں بیوی کے معاشرت نہ کروں یا ایک ماہ تک نفقہ نہ دوں تو تم تین طلاق بائنہ لے کر دوسرا نکاح کر سکو گی۔ اب ناکح نے ایک ماہ سے زاید سے نفقہ نہیں دیا تو شرعا کیا حکم ہے۔

(الجواب) قال فی الدر المختار فی باب التعلیق شرطه الملك الخ اوالا ضافة الیه(۲) وفیه ایضاً وتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقاً لکن ان وجد فی الملك طلقت وعتق والا لا الخ (۳) پس اگر یہ اقرار اور تعلیق شوہر نے بعد نکاح کے کی تھی یا یہ کہا تھا کہ اگر تجھ سے نکاح کے بعد ایسا کروں الخ تو بعد تحقق شرط عورت مطلقہ ثلاثہ ہو جاوے گی۔ اور اگر نکاح سے پہلے یہ اقرار اور تعلیق کی ہے اور اضافت الی النکاح بھی نہیں کی تو یہ تعلیق لغو ہے کما مر عن الدر المختار۔(۴)

کابین نامہ لکھا کہ اگر ایسا ہوگا تو میری طرف سے طلاق ہوگی، کیا حکم ہے

(سوال ۷۰۸) شخصے در کابین نامہ زوجہ خود نوشتہ داد وہم بہ زبان خود اقرار نمود کہ من بغیر توبہ زندگی خود ہیچ نکاحے نخواہم کرد۔ اگر بغایت ضرورت افتد کل مہر تو ادا نمودہ رجسٹری شدہ اجازت نامہ از تو گرفتہ نکاحے خواہم کرد بغیر ازینہا ہر گاہ ہر نکاحے کہ کنم در آں وقت بر ہر یکے ازاں زنان صاف سہ طلاق من خواہد شد۔ تعلیق طلاق بصیغہ استقبال نمود پس از چند سال شخصے مذکور بضرورت از زن خود مہر معاف کنانیدہ و اجازت نامہ از و گرفتہ نکاحے دیگر کرد۔ اما اجازت نامہ رجسٹری شدہ بجا نیاوردہ۔ پس شرعاً بعدم ایفاء شرط بر زن جدیدہ اش سہ طلاق گردیدہ یا نہ۔ بعض گویند از جہت صیغہ استقبال طلاق نخواہد شد و بعض می گویند طلاق خواہد شد۔ کدام فریق برحق اند۔

(الجواب) دریں صورت فریق ثانی بر صواب است چرا کہ صیغہ استقبال در تعالیق محمول بر وعدہ نمی شود بلکہ بعد تحقیق شرط وقوع جزاء مرتب می شود کما یظهر من الطحطاوی فی شرح قوله فی نحو طلبیة واسمیة الخ قوله وبلن نحو وما یفعلوا من خیر فلن یکفروه . قوله وبا لتنفیس نحو ومن یرتد منکم عن دینه فسوف یات الله بقول. ومثال ما ینا سب المقام علی الترتیب ان دخلت الدار فاطلقی او فانت طالق

---

(۱) واذا اضافه الی شرط وقع عقیب الشرط مثل ان یقول لا مرأته ان دخلت الدار فانت طالق (هدایه باب الا یمان فی الطلاق ج ۲ ص ۳٦٤) الطلاق علی ضربین صریح وکنایة فالصریح قوله انت طالق ومطلقة وطلقتك فهذا یقع به الطلاق الرجعی الخ اذا وصف الطلاق بضرب من الزیادة والشدة کان بائناً مثل ان یقول انت طالق بائن (هدایه باب ایقاع الطلاق ج ۲ ص ۳۳۸ وج۲ ص ۳۳۹) ظفیر. (۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ٦۸۰ .ط.س. ج۳ ص۳٥٥. ۱۲ ظفیر. (۳) ایضا ج ۲ ص ٦۹۰. ۱۲ ظفیر.

(٤) فلغا قوله لا جنبیة ان زرت زید افانت طالق فنکحها فزارت الخ (ایضاً ج ۲ ص ٦۸۱ .ط.س. ج۴ ص۳٥٥) ظفیر.

او فعسى ان تطلقي او فما انت لي بزوجة ناوياً الطلاق او فقد طلقتك او فلن تكوني معي على ذمتي ناوياً او فسوف اطلقك والظاهر انه في عسى وسوف لا تطلق ويحرر الخ طحطاوی باب التعليق.
(۱)پس استثناء عسی وسوف دلیل است بآنکہ اگر در جزاء لن استقبالیہ آید جزاء مرتب خواہد شد کما مثل به او فلن تكوني معي على ذمتي نادیاوترجمہ اش ظاہر است کہ ایں است اگر تو داخل دار شدی پس ہر گز با من نخواہی ماند و در ذمہ من نخواہی بود۔ درانحالیکہ نیت طلاق باشد کہ ایں کنایہ است ودر کنایہ نیت شرط است۔ ونیز در طحطاوی در باب تفویض الطلاق فی شرح قولہ او انا اطلق نفسي لم يقع لانه وعد قوله لانه وعد وهو غير لازم الخ وفي البزازيه لوقال انا احج لا يلزمه شئي بخلاف مالو قال ان شفى الله مرضى فانا احج كان نذراً لان المواعيد باكتساب التعاليق يصير لا زمةً طحطاوی باب تفويض الطلاق۔(۲)

اگر کہا فلاں کو قتل نہ کیا تو میری بیوی پر طلاق ہے، شرط جب پائی جائے گی طلاق واقع ہو گی

(سوال ۷۰۹) زید نے اثنائے گفتگو میں کہہ دیا کہ اگر میں نے عمر کو قتل نہ کیا تو میری منکوحہ میرے اوپر تین شرائط پر طلاق ہے۔ اور یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ تین شرط جو اس نے کہی ہیں اس کی نیت کیسی تھی۔ اب وہ عمر کے قتل پر قادر نہ ہوا۔ پس ایسی طلاق صحیح ہو سکتی ہے یا نہیں، اگر صحیح ہوتی ہے تو دوسری صورت مندرجہ ذیل میں کیا حکم ہے کہ منکوحہ زید تو مطلقہ ہوئی، اب اسی کا نکاح دوسرے زوج سے ابھی نہیں ہوا تھا کہ یہ عورت مرتدہ ہو گئی، پس بار دوم ہدایت اسلام سے اس کا نکاح زوج اول سے بلا حلالہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) ایسی یمین مطلقہ میں آخر حیات میں حانث ہوتا ہے، کیونکہ ممکن ہے کہ قبل الموت کو کر لیوے قال في الدر المختار حلف ليا تينه الخ فلو لم ياته حتى مات احدهما حنث في آخر حياته وكذا كل يمين مطلقة قال في الشامي قوله وكذا كل يمين مطلقة الخ اى لا خصوصية للايتان بل كل فعل حلف ان يفعله في المستقبل واطلقه ولم يقيده بوقت لم يحنث حتى يقع الياس عن البر مثل ليضر بن زيداً الخ (۳) اور دوسری صورت کا جواب یہ ہے کہ بلا حلالہ کے اس صورت میں شوہر اول سے نکاح صحیح نہیں ہے کما في الشامي ان الردة واللعان والسبي لم تبطل حكم الظهار واللعان كما لم تبطل حكم الطلاق الخ۔(۴)

نکاح سے پہلے کہا کہ اگر ایسا ہوا تو میری بیوی کو مطلقہ سمجھا جائے کیا حکم ہے

(سوال ۷۱۰) کسی شخص نے قبل النکاح شرط کی کہ اگر میں اپنی زوجہ کو والدین کے گھر جانے سے روکوں یا نان نفقہ نہ دوں تو مطلقہ سمجھی جاوے گی۔ اب لڑکی کے والد نے دعویٰ کیا ہے تاکہ لڑکی کا نکاح دوسری جگہ کر دے، آیا یہ شرط قبل النکاح معتبر شرعاً ہو گی یا نہیں۔

(الجواب) قبل النکاح بدون اضافت الی النکاح ایسی تعلیق صحیح نہیں ہے۔ لہٰذا زوجہ اس کی اس صورت میں بعد تحقق

---

(۱) طحطاوی على الدر المختار باب التعليق ج ۲ ص ۱۵۳ و ج ۲ ص ۱۵٤. ۱۲ ظفير.
(۲) طحطاوی على الدر المختار باب تفويض الطلاق ج ۲ ص ۱٤۱. ۱۲ ظفير.
(۳) رد المحتار كتاب الايمان باب اليمين في الدخول والخروج. ج ۳ ص ۱۱۱ ط.س ج۳ ص ۷۵۷. ۱۲ ظفير.
(٤) رد المحتار ط.س. ج۳ ص ۷۵۷.

شرط مطلقہ نہ ہوگی کما فی الدر المختار باب التعلیق شرطه الملك الخ اوالا ضافة اليه كان نكحت امرأة وان نكحتك فانت طالق الخ فلغا قوله لا جنبية ان زرت زيداً فانت طالق فنكحها فزارت الخ۔(۱)

بیوی سے کہا کہ تیری زندگی میں شادی کروں تو ایسا ایسا شوہر اگر اس کو طلاق دے کر شادی کرے تو کیا حکم ہے

(سوال ۷۱۱) زید نے زوجہ کے ساتھ یہ شرط کی کہ تیری زندگی میں دوسرا نکاح نہ کروں گا۔ اگر کروں تو تجھ کو پانسو روپیہ مہر اور چھ روپیہ ماہوار دے کر بعد کو تیری رضامندی سے کروں گا، ورنہ اس پر ایک طلاق دو طلاق، تین طلاق ہیں۔ اب زید نے بلا ادائے شرط بالا بلحہ زوجہ سابقہ کو طلاق دے کر دوسری عورت سے نکاح کر لیا تو اس پر طلاق واقع ہو گی یا نہیں، اگر ہو گی تو کون سی۔ اور آج کل جو شرائط کابین نامہ میں لکھی جاتی ہیں ان میں سے کیا کیا شرائط معتبر ہیں۔

(الجواب) شامی ص ۱۳۶ جلد ثالث ایمان میں ہے وعلى هذا لو قال لا مرأته كل امرأة تزوجها بغير اذنك فطالق فطلق امرأته طلاقاً بائناً او ثلاثاً ثم تزوج بغير اذنها طلقت لانه لم تتقيد يمينه ببقاء النكاح الخ۔(۲) پس موافق اس جزیہ مصرحہ کے صورت مسئولہ میں زوجہ ثانیہ پر طلاق ہو جاوے گی، کیونکہ شوہر نے بقاء نکاح کی قید نہیں لگائی مطلقاً زندگی زوجہ اولیٰ میں کہا ہے، اور چونکہ تین طلاق کی تعلیق کی ہے اس لئے تین طلاق واقع ہوں گی، اور شرائط کابین نامہ وہ معتبر ہوتی ہیں جو بعد نکاح کے ہوں، اور جو شرائط قبل نکاح و بلا اضافت الی النکاح کی جاویں وہ غیر معتبر ہیں۔

یہ لکھوانا جائز ہے یا نہیں کہ پہلی بیوی کی موجودگی میں شادی کروں تو اس کو تین طلاق

(سوال ۷۱۲) کابین نامہ میں جس قدر شروط لکھواتے ہیں وہ سب معتبر ہیں یا نہیں مثلاً یہ شرط لگانا کہ تیری موجودگی میں دوسرا نکاح کروں تو اس کو تین طلاق ہے، اس صورت میں طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) کابین نامہ جو قبل از عقد لکھا جاتا ہے اور عدم ایفاء بعض شرط پر مثلاً اس کی طلاق کو معلق کیا جاتا ہے وہ معتبر نہیں ہوتی اور جو ایسا لکھا کہ تیری موجودگی اور منکوحہ ہونے اور زوجہ رہنے کی حالت میں جو دوسرا نکاح کروں تو وہ مطلقہ ہے یہ صحیح ہے۔(۳)

معافی مہر کی شرط پر طلاق دی اب طلاق کے بعد عورت مہر معاف نہیں کرتی کیا حکم ہے

(سوال ۷۱۳) ہندہ نے بوساطت اپنے ورثاء کے اپنے خاوند زید سے شرطیہ طلاق چاہی کہ خاوند مجھ کو طلاق دے دے اور میں مہر معاف کر دوں۔ چنانچہ زید کی جانب سے طلاق نامہ اور ہندہ کی طرف سے دست برداری زر مہر۔ ہر دو کاغذات کاتب نے تحریر کئے، ہندہ نے دستاویز دست برداری معافی مہر پر اپنا نشان انگوٹھا ثبت کیا، اسی

---

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۰. ط.س. ج۳ ص ۳۴۴ ظفير.
(۲) رد المحتار باب الايمان ج۳ ص ۱۸۸. ط.س. ج۳ ص ۸۴۵. ۱۲ ظفير. (۳) شرطه الملك الخ اوالا ضافة اليه الخ كان نكحت امرأة اوان نكحتك فانت طالق (الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۰ و ج۲ ص ۶۸۱. ط.س. ج۳ ص ۳۴۴) ظفير.

طرح زید نے طلاق نامہ پر دستخط کیے۔ بعد از تکمیل طلاق نامہ ہندہ کے ورثاء کو اور دست برداری زید کو دے دی۔ بعد حصول تحریر طلاق نامہ ہندہ نے معافی مہر سے انکار کر دیا اور بلا اتمام عدت نکاح ثانی کر لیا، اور اب مہر کا دعویٰ کرتی ہے۔ ایسی صورت میں شرعاً نکاح ثانی حلال ہے یا حرام، جب کہ طلاق مشروط بشرط معافی مہر پر معلق تھی واقع ہوئی یا نہ۔

(الجواب) (از جائے دیگر) جب کہ مہر کی معافی طلاق پر معلق اور طلاق معافی مہر پر معلق ہے تو نہ طلاق بغیر معافی مہر کے ہو سکتی ہے اور نہ معافی مہر بغیر طلاق کے ہو سکتی ہے، اگر عورت مہر معاف نہ کرے گی تو دعویٰ وقوع طلاق غلط ہوگا، اور ایسی صورت میں اول ہی خاوند کی منکوحہ رہے گی۔ ایام عدت میں نکاح حرام ہے اور اگر باوجود علم کوئی اس کو جائز بتائے وہ فاسق ہے اور جو اس کے مرتکب ہیں اگر توبہ نہ کریں تو ان سے تعلقات اسلامی ترک کر دینا زجراً جائز ہے۔

(الجواب) (از حضرت مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ) جب کہ شوہر نے مضمون طلاق نامہ سن کر یا پڑھ کر اس پر دستخط کر دیئے اور عورت نے معافی مہر کے کاغذ پر نشان انگوٹھا لگا دیا یعنی اس کو تسلیم کر لیا تو معاملہ خلع کا پورا ہو گیا۔ اب نہ شوہر طلاق سے رجوع کر سکتا ہے اور نہ عورت معافی مہر سے انکار کر سکتی ہے، لہٰذا صورت مسئولہ میں طلاق بائنہ واقع ہو گئی اور مہر ساقط ہو گیا۔ اور عدت میں جو نکاح ہوا وہ باطل ہوا۔ در مختار میں ہے وشرطه الخ وصفته ماذكره بقوله هو يمين في جانبه لا نه تعليق الطلاق بقبول الحال فلا يصح رجوعه عنه قبل قبولها الخ وفي جانبها معاوضة بمال فصح رجوعها قبل قبوله الخ (۱) اس سے معلوم ہوا کہ بعد قبول شوہر کے عورت لزوم مال سے رجوع و انکار نہیں کر سکتی اور جیسا کہ دستخط شوہر کے بعد سننے اور دیکھنے مضمون طلاق نامہ کے تسلیم مافیہ ہے، اسی طرح عورت کا نشان انگوٹھا لگانا تسلیم مافیہ ہے۔ شامی میں ہے ولو استكتب من آخر كتاباً بطلا قها وقرأه على الزوج فاخذه الزوج وختمه الخ وقع ان اقر الزوج انه كتابه الخ۔ (۲)

کابین نامہ کی خلاف ورزی کی صورت میں کیا حکم ہے

(سوال ۷۱۴) شخصے در کابین نامہ زوجہ خود نوشتہ داد کہ اگر کابین نامہ ہذا اندرون پانزدہ روز رجسٹری کردہ نہ دہد زوجہ مطلقہ بسہ طلاق خواہد شد، و ہمچنیں اگر تابقائے نکاح بلا اجازت زن موصوفہ زن دیگر بنکاح آرد زن اولی مطلقہ بسہ طلاق خواہ شد الی غیر ذلک من الشرائط، اکنوں شخص مذکور اندرون پانزدہ روز کابین نامہ زوجہ اولی رجسٹری کردہ نہ داد و نیز بلا اجازت زن موصوفہ زن دیگر را بحبالہ نکاح خود آورد۔ پس زن اولی مطلقہ بسہ طلاق گردد یا نہ۔ ایں جا در میان علماء اختلاف واقع شدہ۔ بعض می فرمایند کہ در تعلیقات مذکورہ در جزاء لفظ خواہد شد صیغہ مستقبل است و از صیغہ مستقبل طلاق نہ شود۔ بعض می گویند کہ دریں صورت بر زن اولی طلاق واقع گردد، زیرا کہ از لفظ مستقبل اگرچہ در تنجیز طلاق واقع نہ گردد اما در صورت تعلیق از مستقبل نیز طلاق شود، دریں صورت چہ حکم است۔

---

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار با ب الخلع ج ۲ ص ۷۶۸ ط.س.ج۳ص ۴۴۱، ۴۴۲ و ج۲.ص ۷۶۹.ط.س.ج۳ص ۴۴۱، ۴۴۲. ۱۲ ظفير.
(۲) رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ ط.س ج۳ص ۲۴۶. ۱۲ ظفير.

(الجواب)قال فی الطحطاوی ان دخلت الدار فاطلقی او فانت طالق او فعسی ان تطلقی الخ اوفلن تکونی معی علی ذمتی ناویا اوفسوف اطلقك والظاهر انه فی عسی وسوف لا تطلق الخ (۱)ج ۲ ص ۱۵۴ازیں عبارت واضح شد کہ سوائے سوف وعسی در ہمہ صورتہا طلاق واقع شود و ظاہر است کہ فلن تکونی معی الخ برائے استقبال است و دراں در تعلیق طلاق واقع شود اگر بہ نیت طلاق ایں لفظ گفتہ چرا کہ ایں کنایہ است و در کنایہ نیت شرط است الحاصل بصورت مذکورہ بعد تحقق شرط سہ طلاق واقع خواہد شد۔

اس بیوی کی تازندگی دوسری شادی کروں تو اس پر طلاق مغلظہ اب شادی کر سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۱/ ۷۱۵)زید نے لکھا کہ تاحیات ہندہ زوجہ خود۔اگر نکاح کروں تو عورت جدیدۂ ثانیہ کو میری طرف سے طلاق مغلظہ ہے،وقت تحریر شرط ہذا زید کو یہ علم نہ تھا کہ وہ کون ہوگی،بحیات زوجہ خود زید عقد ثانی کر سکتا ہے یا نہیں۔

اس کے لئے تیسری عورت سے نکاح کا کیا حکم ہے

(سوال ۲/۷۱۵)بصورت بالا اگر زید نے نکاح ثانی کیا،اور اس کو طلاق مغلظہ ہوگئی تو پھر زید عورت ثالثہ کے ساتھ نکاح کیوں نہیں کر سکتا،اس وجہ سے کہ زید نے یہ شرط کی تھی کہ تاحیات ہندہ زوجہ خود عقد ثانی نہ کروں گا، نہ یہ کہ عقد ثالث ورابعہ بھی نہ کروں گا۔

(الجواب)(۱،۲)در مختار میں ہے وفیها کلها تنحل ای تبطل الیمین ببطلان التعلیق اذا وجد الشرط مرةً الا فی کلما فانه تنحل بعد الثلث وفی الشامی وای کذلك حتی لو قال ای امرأةٍ تزوجها فهی طالق لا یقع الا علی امرأة واحدة ، (۲)کما فی المحیط وغیرہ اس عبارت سے واضح ہوا کہ اگر زید نے بحیات ہندہ دوسرا نکاح کیا تو اس دوسری زوجہ پر طلاق مغلظہ واقع ہوگی۔اس کے بعد اگر اور کسی عورت سے نکاح کرے گا تو اس پر طلاق نہ ہوگی۔

اگر فلاں کی اجازت کے بغیر زیدہ زوجہ فلاں سے نکاح کروں اس پر تین طلاق زیدہ کو جب پہلا شوہر طلاق دے دے تو نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۷۱۶)اگر زید یہ لکھ دے یا کہہ دے کہ اگر بدون اجازت بکر زیدہ سے نکاح کروں تو زیدہ پر طلاق مغلظہ واقع ہوجاوے،زید کی تحریر کے وقت زیدہ بہ نکاح دیگر تھی بعد علیحدگی از شخص دیگر زیدہ سے زید عقد کر سکتا ہے کہ نہیں،کیونکہ زید نے یہ لفظ لکھے ہیں کہ زیدہ پر تین طلاق مغلظہ ہیں،زید کے طلاق ڈالنے سے شخص دیگر پر یعنی زیدہ پر طلاق نہیں پڑسکتی تو پھر زید زیدہ سے کیوں نہیں نکاح کر سکتا۔

(الجواب)اس صورت میں چونکہ اضافت الی النکاح موجود ہے،اس لئے اگر بلا اجازت بکر زیدہ سے بعد علیحدگی از شوہر اول نکاح کرے گا تو زیدہ پر طلاق مغلظ واقع ہوجاوے گی کما فی الدر المختار شرطه الملك الخ اوالا ضافة الیه الخ کان نکحت امرأة الخ۔(۳)

(۱)طحطاوی علی الدر المختار باب التعلیق ج۲ ص ۱۵۴. ۱۲ ظفیر.(۲)دیکھئے رد المحتار مع هامشه باب التعلیق ج ۲ ص ۶۸۸ ط.س. ج۳ص ۳۵۵. ۱۲ ظفیر.(۳)الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ص ۶۸۰.ط.س. ج۳ص ۳۴۴. ۱۲ ظفیر.

فلاں کی اجازت کے بغیر فلاں سے نکاح کروں تو مجھ پر طلاق، نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۷۱۷) زید نے کہا اور لکھا کہ بدون اجازت عمرو اگر زبیدہ سے نکاح کروں تو مجھ پر طلاق ہے یا محض یہ لفظ کہ بدون اجازت عمرو اگر زبیدہ سے نکاح کروں تو طلاق ہے شکل اول میں زید نے خود پر طلاق ڈالی، اور شکل ثانی میں محض لفظ طلاق کا استعمال کیا اب زبیدہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس لفظ سے کہ مجھ پر طلاق ہے طلاق واقع نہ ہوگی اور دوسرے لفظ سے کہ اگر زبیدہ سے نکاح کروں تو طلاق ہے زبیدہ بعد نکاح کے مطلقہ ہو جاوے گی کما فی الشامی انه لا یلزم الا ضافة صریحة بل تکفی القرینة والعادة وعبارته کذا ویو یده ما فی البحر لو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأة ثلاثا وقال لم اعن امرأتی یصدق اه ویفهم منه انه لو لم یقل ذلك تطلق امرأته لان العادة ان من له امرأة انما یحلف بطلا قها لا بطلاق غیرها الخ۔(۱)

انشاء اللہ متصلاً کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال ۷۱۸) زید نے الفاظات سوال سوئم اور چہارم کی ہمراہ لفظ انشاء اللہ تعالیٰ بھی کہا۔ اس صورت میں زید زبیدہ سے نکاح کر سکتا ہے کہ نہیں۔

(الجواب) انشاء اللہ متصلاً کہہ دینے سے حکم طلاق ساقط ہو جاتا ہے قال لها انت طالق انشاء الله تعالیٰ متصبلا الخ لا یقع۔(۲)

اگر تم خالہ کے گھر جاؤ گی تو طلاق اس کے بعد کسی طرح جا سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۷۱۹) زید نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تم اپنی خالہ کے گھر جاؤ گی تو تم پر طلاق ہے، تو ایسی حالت میں وہ عورت باجازت شوہر اپنی خالہ کے یہاں جا سکتی ہے یا نہیں علاوہ اس کے کوئی صورت ایسی ہے کہ بلا وقوع طلاق وہ زوجہ اپنی خالہ کے گھر جا سکتی ہے یا کسی صورت سے بھی جانا ممکن نہیں ہے۔

(الجواب) اس صورت میں تعلیق مطلق ہے، لہذا اگر وہ عورت اپنی خالہ کے گھر جاوے گی، اگرچہ باجازت جاوے طلاق واقع ہو جاوے گی۔ لیکن ایک دفعہ واقع ہو کر پھر دوبارہ وسہ بارہ وغیرہ جانے سے طلاق واقع نہ ہوگی، اگر شوہر نے طلاق کا لفظ کہا تین طلاق نہ کہا تھا تو ایک طلاق کے بعد عدت میں رجوع کر لیوے۔

کہا کہ فلاں سے ملوں تو میرا نکاح فسخ ہے اگر ملے گا تو طلاق ہوگی یا نہیں

(سوال ۷۲۰) قد علق الرجل فسخ نکاحه علی ملاقات احد فقال ان لقیت بفلان فنکاحی فاسخ. فیا ایها الهداة قد طلقت زوجتها اذا وجد اللقاء المذکورام لا.

(الجواب) ان نوی الطلاق بقوله فنکاحی فاسخ یقع الطلاق البائن بعد وجود الشرط ای اللقاء کما هو حکم التعلیق قال فی الدر المختار .اذهبی الیٰ جهنم یقع ان نوی خلاصه وکذا اذهبی عنی

---

(۱) رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ج۲ ص ۵۹۰ و ج ۲ ص ۵۹۱ .ط.س ج۳ ص۲۴۸-۱۲ ظفیر.
(۲) الدر المختار علی هامش ردا لمحتار باب التعلیق مطلب مسائل الا ستثناء والمشیة ج ۲ ص ۷۰۰ .ط.س. ج۳ ص۳۶۶ . ۱۲ ظفیر

وافلحی وفسخت النکاح وانت علی کالمیة الخ۔(۱) فقط۔

کہا کہ زوجہ کو تکلیف دوں تو اس پر طلاق اور کپڑا نہیں دیا تو کیا حکم ہے

(سوال ۷۲۱) ایک شخص نے نکاح کے بعد یہ اقرار کہا کہ اگر میں اپنی زوجہ کو قصداً تکلیف دوں تو میری زوجہ پر طلاق ہے، بعد ازاں زید نے اپنی منکوحہ کو یہ تکلیف پہنچائی کہ زید کی عدم موجودگی میں زید کی ماں نے زید کی منکوحہ سے کھانے کی اشیاء جبراً لے کر صندوق میں بند کر دی، مسماۃ منکوحہ نے کپڑا بدلنے کے لئے زید سے کپڑا طلب کیا زید نے کپڑا نہیں دیا۔ حالانکہ کپڑے کی سخت ضرورت تھی۔ آیا موافق اقرار نامہ کے طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) زید کی والدہ کا فعل زید کی طرف منسوب نہ ہوگا۔ باقی زید کا کپڑے بدلنے کو نہ دینا اس میں یہ تفصیل ہے، در مختار میں ہے وتفرض لها الكسوة فی كل نصف حول مرة لتجدد الحاجة حراً وبرداً الخ ثم قال وتزاد فی الشتاء جبةً وسروالاً وما يدفع به اذی حر وبرد ولحافاً وفراشاً وحدها الخ قوله الی ان طلبته۔(۲) اور شامی میں ہے قوله فی كل نصف حول مرة الا اذا تزوج وبنی بها ولم يبعث لها كسوة فتطالبه بها قبل نصف الحول والكسوة كالنفقة فی انه لا يشترط مضی المدة بحر عن الخلاصة وحاصله انها تجب لها معجلةً لا بعد تمام المدة واعلم انه لا يجدد لها الكسوة مالم يتخرق ما عندها او يبلغ الوقت الذی يكسوها الخ۔(۳) پس جس تفصیل سے کپڑا پہنانا شوہر کے ذمہ لازم ہے اگر اس میں اس نے کوتاہی کی ہے تو یہ بیشک تکلیف ہے اور طلاق واقع ہو جاوے گی ورنہ نہیں۔

ایک شخص نے کہا اگر بات کروں تو میری بیوی پر طلاق، دو بیوی میں سے کس پر طلاق ہوگی

(سوال ۷۲۲) شخصے گفت اگر من با تو کلام کنم بزوجہ من سہ طلاق، بعد ازاں باو کلام کرد و حالانکہ آں شخص را دو زوجہ است، پس بر ہر زن سہ طلاق باشد یا بر یک زن؟ و کدام زن؟

(الجواب) بر یک زن سہ طلاق واقع خواہد شد و اختیار تعیین مر شوہر راست ولو قال امرأتی طالق وله امرأتان او ثلث تطلق واحدة منهن وله خيار التعيين(۴) وفی الشامی لا فرق فی ذلك بين المعلق والمنجز الخ۔

طلاق معلق کی اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی

(سوال ۷۲۳) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو چند شرائط لکھ دی، منجملہ ان کے جو یہ شرط ہے کہ جب میرے خسر یا اور کوئی عزیز میری زوجہ کو رخصت کرانے آویں تو بوقت رخصت کے میں کوئی مزاحمت نہ کروں گا، اگر کوئی مزاحمت کروں تو یہی تحریر بجائے طلاق بائن سمجھی جاوے، جب زید کا خسر اپنی لڑکی کو رخصت کرانے گیا تو زید نے پس و پیش کر کے دو تین روز کے بعد رخصت کیا تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہ؟

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الكنايات ص ۶۵۲ . ط.س ج۳ص ۳۱۴-۱۲ ظفير.
(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۸۹۳ و ج ۲ ص ۸۹۴ و ج ۲ ص ۸۹۷ . ط. س. ج۳ ص ۵۸۰ . ۱۲ ظفير.
(۳) رد المحتار باب النفقة ص ۸۹۳ و ص ۸۹۴ . ط.س. ج۳ص ۵۸۰. ۱۲ ظفير.
(۴) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب طلاق غير المدخول بها ص ۶۲۹ط.س. ج۳ص ۲۹۰. ۱۲ ظفير.

(الجواب) اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی۔

یہ کہا کہ اگر تو فلاں گھر میں داخل ہوئی تو تجھ پر تین طلاق پھر اس نے درج ذیل حیلہ کیا کیا حکم ہے۔

(سوال ۷۲۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تو فلاں گھر میں داخل ہو گی تو تجھ پر تین طلاق سے طلاق ہے۔ پھر اس شخص نے یہ حیلہ کیا کہ اس عورت کو طلاق بائن دے کر عدت کے اندر نکاح کر لیا اور نکاح سے پہلے اس کو گھر میں داخل کیا پھر اس سے نکاح کر لیا، اس صورت میں وہ عورت مطلقہ ثلثہ تو نہ ہو گی؟

(الجواب) عدت کے اندر گھر میں داخل ہونے سے وہ عورت مطلقہ ثلثہ ہو جاوے گی۔(۱) اور نکاح مطلقہ ثلثہ سے بدون حلالہ کے صحیح نہیں۔

نان نفقہ نہ دوں تو نکاح سے باہر

(سوال ۷۲۵) ایک شخص نے کہا اگر میں اپنی زوجہ کو نان نفقہ نہ دوں تو وہ میرے نکاح سے باہر ہو جاوے گی۔ اب سات ماہ گذر چکے کہ اس نے ایک حبہ بھی نہیں دیا تو اس کی عورت پر طلاق واقع ہوئی یا نہ دوسرا نکاح اس عورت کا جائز ہے یا نہ۔

(الجواب) اس صورت میں ایک طلاق بائنہ اس عورت پر واقع ہو گئی۔(۲)

صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی

(سوال ۷۲۶) ایک شخص نے بقر سائم غیر کو چراگاہ میں کھا لیا، چند آدمی اس وقت موجود تھے، بعدہ وقت مخاصمت و مواخذہ کے بخوف تاوان و معاوضہ کے شخص مذکور نے کہا کہ یہ میرا جانور تھا اور اگر یہ میرا جانور نہیں ہے تو تین شرطوں سے میری موجودہ عورت مطلقہ ہو جاوے تین شرط بجائے تین طلاق کے ہمارے ملک میں مستعمل ہے۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔ اور اگر واقع ہوئی تو کون سی طلاق ہوئی۔

(الجواب) در مختار میں ہے فان غصب وغیر المغصوب فزال اعظم منا فعه الی ان قال ضمنه وملکه بلا حل انتفاع قبل اداء ضمانه ای رضا مالکه باداء کذبح شاة ای شاة غیره الخ .(۳) اس عبارت سے واضح ہوا کہ صورت مسئولہ میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہو گی، کیونکہ ذبح کرنے سے غاصب مالک ہو جاتا ہے، اگرچہ بلا ادائے ضمان نفع اٹھانا حرام ہے۔

لکھا اگر بیوی کو جلد نہیں بھیجا تو یہ میرا طلاق نامہ ہے۔ اس صورت میں ایک ماہ سے کم مدت میں بھیج دیا تو طلاق واقع نہیں ہوئی

(سوال ۷۲۷) ایک شخص نے اپنے سالے کے نام خط لکھا جس میں اپنے خسر کو بہت برا بھلا لکھا ہے اور بعد میں

---

(۱) وتنحل الیمین اذا وجد الشرط مرة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۸۸ ط.س. ج ۳ ص ۳۵۵) ظفیر.

(۲) فاذا اضافه الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا (عالمگیری کشوری ج ۲ ص ۴۴۰) ظفیر. ج ۱ ص ۴۲۰

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الغصب ج ۵ ص ۱۶۷ ط.س. ج ۶ ص ۱۹۳ . ظفیر.

یہ بھی لکھا کہ پس مناسب ہے کہ ہزار ہزار تحریر کی یہ ایک تحریر تصور کر کے جلد بڑی بیگم یعنی میری زوجہ کو میرے مکان پر روانہ کردو، اگر اس پر بھی کسی لالچ سے روانہ نہیں کی جاوے گی تو میرا طلاق نامہ ہے۔ اول تو یہ فرمائیے کہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر ہوئی تو کس قسم کی۔ مضامین خط سے زوجہ قاضی کے یہاں تفریق کا دعویٰ کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) قال فی الدر المختار الشهر و مافوقه ولو الی الموت بعید وما دونه قریب الخ ولفظ السریع کالقریب والاجل کالبعید الخ .(۱) پس شوہر نے صورت مسئولہ میں اپنی زوجہ کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ جلد اس کو بھیج دو اگر نہ بھیجو گے تو یہی میری طرف سے طلاق ہے، پس ایک ماہ کی مدت سے کم میں بڑی بیگم یعنی زوجہ کاتب کو نہیں بھیجا گیا تو موافق تصریح فقہاء اس پر طلاق معلق واقع ہوگئی۔ عدت کے گذرنے پر جو کہ مطلقہ کے لئے تین حیض ہیں وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے جب کہ موافق تحریر بالا عورت پر طلاق واقع ہوگئی تو اگرچہ طلاق رجعی ہو تب بھی بعد عدت کے عورت مطلقہ شوہر کے نکاح سے خارج ہو جاتی ہے، پس عدت گذرنے کے بعد عورت دعویٰ تفریق بے تامل کر سکتی ہے۔ اور وہ دعویٰ کرے یا نہ کرے خود بخود بعد عدت گذرنے کے نکاح شوہر سے خارج ہو جاوے گی۔

مشروط طلاق کا حکم

(سوال ۷۲۸) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو اس شرط پر طلاق دی کہ اگر بکر (زید کے بیٹے) نے اپنی ماں ہندہ کے روبرو زید کی توہین کی اور ہندہ نے بکر کو منع نہیں کیا تو ہندہ پر تین طلاق مگر دریافت سے معلوم ہوا کہ اس وقت ہندہ بکر کے پاس موجود نہ تھی، ہندہ کو کچھ علم بھی نہیں تھا۔ صورت ہذا میں طلاق ہوئی یا نہیں ؟

(الجواب) صورت مسئولہ میں اگر شرط ایقاع طلاق نہیں پائی گئی یعنی یہ کہ بکر نے اپنی والدہ ہندہ کے روبرو زید اپنے باپ کی توہین نہ کی یا کی مگر اس نے روکا اور منع کیا تو طلاق واقع نہ ہوئی، ور جب کہ ہندہ اس وقت موجود ہی نہ تھی تو وقوع طلاق کی کوئی وجہ ہی نہیں ہے، پس صورت مسئولہ میں طلاق ہندہ پر واقع نہ ہوئی۔

نکاح کر کے یہ شرط نامہ لکھ دیا کہ دوسرا نکاح کروں تو تم کو طلاق کا اختیار ہے۔ لہذا دوسرے نکاح کے بعد عورت کو اختیار حاصل ہوگا

(سوال ۷۲۹) ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور کابین نامہ لکھ دی کہ اگر میں دوسرا نکاح کروں یا نان نفقہ نہ دوں تو تم کو تین طلاق لینے کا اختیار ہے، اس کے بعد زید نے دوسرا نکاح کر لیا اور نان نفقہ نہیں دیا گواہ موجود ہیں۔ اب اس عورت نے کابین نامہ اپنے شہر کے قاضی کے پیش کیا اور نکاح فسخ کرا کر بعد عدت کے نکاح ثانی عمر سے کیا۔ اب ولی شوہر اول اور ان کے درمیان تنازع ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ کابین نامہ جھوٹ ہے۔ آیا یہ نکاح درست ہے ؟ یعنی عمر سے اور عمر کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں ؟

(الجواب) جب کہ مرد نے شرائط کابین نامہ کو پورا نہ کیا اور خلاف ان شرائط کے کیا تو عورت کو اختیار طلاق لے لینے کا حاصل ہے، پس جب عورت نے اپنے نفس کو تین طلاق دی طلاق ہوگئی، اور بعد گذرنے عدت کے یعنی

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار الشهر و ما فوقه بعید ج ۳ ص ۱۸۲ . ظفیر.

تین حیض کے نکاح ثانی جو عمر سے کیا وہ صحیح ہے۔ اور عمر پر کچھ گناہ اور مواخذہ نہیں، امامت عمر کی بلا کراہت درست ہے۔

روٹی کپڑا نہ دو گے تو یہی طلاق ہے

(سوال ۷۳۰) برادری نے شوہر سے کہا کہ تم اس کو روٹی کپڑا دو گے، اگر نہ دو گے تو وہ اپنی دوسری شادی کر لے گی۔ شوہر نے اقرار کر لیا کہ میں روٹی کپڑا دوں گا اور کہا کہ میرا وہی اقرار طلاق سمجھا جائے۔ اب وہ شوہر اس کی خبر گیری نہیں کرتا۔ آیا یہ طلاق لے کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے؟

(الجواب) شوہر کا اگر یہ مطلب تھا کہ اگر میں روٹی کپڑا نہ دوں تو اقرار طلاق سمجھا جاوے تو اس صورت میں جب کہ اس نے روٹی کپڑا نہیں دیا موافق اس کے اقرار کے اس کی زوجہ مطلقہ ہو گئی بعد عدت کے دوسرا نکاح کرنا اس کو درست ہے۔

ایک کو طلاق دی تو دوسری عورت پر یا پہلی پر سابق شرط کی وجہ سے طلاق واقع نہیں ہو گی

(سوال ۷۳۱) اگر کسی شخص نے ایک عورت کو طلاق دی اور بعد میں اس سے نکاح کیا تو نکاح کے بعد اس کی سابقہ طلاق پڑ جائے گی یا نہیں؟ اور اگر کسی شرط کے ساتھ طلاق دے اور پھر اسی عورت سے نکاح کر لے اور نکاح کے بعد وہ شرط پائی جائے تو اس صورت میں طلاق واقع ہو گی یا نہیں؟

(الجواب) قبل از نکاح عورت پر طلاق واقع نہیں نہ منجزاً نہ معلقاً جب کہ تعلیق قبل از نکاح ہو اگرچہ تحقق شرط بعد نکاح ہو۔ مثل قوله لا جنبية ان دخلت الدار فانت طالق ثم نكحها فدخلت الدار فلا يقع الطلاق۔(۱)

تم سے وطی کروں تو ماں بہن سے کروں اس کہنے سے طلاق نہیں ہو گی

(سوال ۷۳۲) اگر کسی نے اپنی زوجہ کو یہ کہا کہ اگر میں تجھ سے جماع کروں تو اپنی ماں بہن سے کروں اور پھر اس سے جماع کر لیا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور اگر یہ کہا کہ میں طلاق دے آیا ہوں، حالانکہ طلاق نہیں دی تھی جھوٹ بولا تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(الجواب) اگر کسی نے اپنی زوجہ کو یہ کہا کہ اگر تجھ سے جماع کروں تو اپنی ماں بہن سے کروں۔ اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی مگر یہ کہنا گناہ ہے آئندہ ایسا نہ کہے اور اس سے کہ میں طلاق دے آیا ہوں اگرچہ جھوٹ کہا ہو طلاق واقع ہو جاتی ہے لو اقر بالطلاق كاذباً او هازلاً وقع قضاءً لا ديانةً شامی (۲) ج ۲ ص ۵۷۹۔

مذکورہ صورت میں کیا حکم ہے

(سوال ۷۳۳) دو طالب علموں میں بحث ہوئی ہدایۃ النحو کی عبارت مندرجہ ذیل کے متعلق (الجمعية ولزومها الخ) ایک کہتا ہے کہ الجمعیۃ غلط ہے الجمعیۃ ہونا چاہئے اگر الجمعیۃ غلط نہ ہو تو میری بیوی پر طلاق ہے۔ دوسرا کہتا ہے

---

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ٦٨١ .ط.س. ج۳ ص ۳۴۵. ۱۲ ظفير. (۲) رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ . ط.س. ج۳ ص ۲۳۸ . ظفير.

کہ اگر الجمعیۃ کا مطلب صحیح نہ ہو تو میری بیوی پر طلاق ہے اس صورت میں کس کی بیوی پر طلاق ہوئی۔

(الجواب) صورت مسؤلہ میں دونوں میں سے ایک کی بھی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ ہدایۃ النحو کے تمام نسخوں میں الجمعیۃ کا لفظ موجود ہے جو سیاق کلام اور ترکیب نحو کے لحاظ سے نہایت صحیح اور بر محل ہے اور مجرور بھی ہو سکتا ہے اور مرفوع بھی۔ ان دونوں صورتوں میں حاصل یہ ہوگا (وہ جمع تنہا دو سببوں کے قائم مقام ہے جن میں ایک جمعیۃ اور دوسرا اس کا لزوم ہے الخ) اور اگر للجمعیۃ ہو تو معنی جب بھی صحیح ہو جائیں گے بلکہ مفاد کے لحاظ سے) مناسب تر ہوں گے۔ یعنی جمع دو سببوں کے قائم مقام اس لئے ہے کہ اس میں جمعیت ہے اور لزوم جمعیۃ بھی، پس جب کہ دونوں عبارتوں کا حاصل اپنے اپنے موقع پر صحیح ہے تو وقوع طلاق کی کوئی وجہ نہیں۔ وجود شرط کے بغیر وقوع طلاق متصور نہیں۔(۱)

مکرر متعلقہ استفتاء

(الجواب) پہلے جواب میں یہ بات پیش نظر تھی کہ جب قائل اول یوں کہتا ہے کہ اگر الجمعیۃ کا لفظ غلط نہ ہو تو میری بیوی پر طلاق ہے تو گویا وہ یوں کہہ رہا ہے کہ اگر یہ غلط نہ ہو اور الجمعیۃ غلط ہو تو میری بیوی پر طلاق ہے یعنی جس شرط پر اس نے وقوع طلاق کو معلق کیا ہے اس کے دو جزو ہیں الجمعیۃ کا صحیح ہونا اور للجمعیۃ کا غلط ہونا، پس جب کہ للجمعیۃ غلط نہیں تو شرط بتمامہ نہیں پائی گئی لہذا طلاق بھی واقع نہیں ہوئی، لیکن قائل کی مراد یہ نہیں ہے بلکہ صرف لفظ الجمعیۃ کی صحت پر طلاق کو معلق کیا ہے تو چونکہ یہ شرط متحقق ہے لہذا وقوع طلاق میں شبہ نہیں۔ بہر حال الجمعیۃ اور للجمعیۃ دونوں اپنے اپنے موقع پر صحیح ہیں۔ الجمعیۃ کو غلط کہنا جہل اور قواعد نحو سے انتہائی ناواقفیت ہے پس موجودہ صورت میں بھی اگر طلاق واقع ہوگی تو قائل اول کی بیوی پر ہوگی اور قائل ثانی بہر کیف سبکدوش ہے۔

اقرار کے خلاف ہونے کی صورت میں طلاق ہوگی

(سوال ۷۳۴) میرا عقد اس اقرار پر ہوا کہ ہماری عورت اپنے والدین کے مکان پر رہے اور ہم اس کا کھانا کپڑا برابر دیں گے چند ماہ بعد ہم اپنے مکان پر چلے آئے، اب ہم رخصتی کے طلبگار ہیں تو عورت کا والد کہتا ہے کہ ہماری لڑکی تمہارے اقرار پر بیٹھی ہے تمہارے ہمراہ نہ جاوے گی تم نے اقرار کے خلاف کیا تمہارا نکاح ٹوٹ گیا۔ آیا موافق شریعت کے ہمارا نکاح ٹوٹ گیا یا قائم ہے۔

(الجواب) اگر تم نے نکاح میں یہ شرط کی تھی کہ ہم اپنی زوجہ کو اس کے باپ کے گھر رہ کر کھانا کپڑا دیں گے اور اگر نہ دیں تو اس پر طلاق ہے اور وہ ہمارے نکاح سے خارج ہے، تو بصورت نہ دینے نان و نفقہ کے اس پر طلاق واقع ہو جاوے گی، اور وہ تمہارے نکاح سے خارج ہو جاوے گی۔ اور اگر طلاق کی تعلیق نہ تھی تو پھر اس پر طلاق واقع نہ ہوگی اور نکاح فسخ نہ ہوگا اور تم اپنی زوجہ کو رخصت کرا سکتے ہو۔ (سوال میں تعلیق کا ذکر نہیں ہے لہذا طلاق واقع نہیں ہوئی۔ ظفیر)

---

(۱) وتنحل اليمين بعد وجود الشرط مطلقاً (الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۹۰ ط.س. ج۳ ص ۳۵۵) یہاں شرط نہیں پائی گئی لہذا طلاق واقع نہیں ہوئی۔ ظفیر۔

صورت مذکورہ میں طلاق نہیں ہوگی

(سوال ۷۳۵) ایک شخص نے بعد نکاح اپنے قلم سے تحریر کردیا کہ اگر میں اس منکوحہ پر دوسری شادی کروں یا اس منکوحہ اور اس کی والدہ کی بلا رضامندی کسی جگہ سکونت اختیار کروں تو یہ منکوحہ میری مطلقہ بہ طلاق بائن ہوگی۔ پھر اس نے بغیر رضامندی دونوں کے ایک گاؤں میں امامت کرلی اور وہاں رہنے لگا۔ بعض ایام میں بعد نماز عشاء گھر آجاتا اور نماز فجر سے پہلے چلا جاتا ہے تو اس کی منکوحہ پر طلاق بائن واقع ہوگئی یا نہیں۔

(الجواب) اقول وبالله التوفیق ظاہر یہ ہے کہ اس صورت میں اس کی منکوحہ پر طلاق بائنہ واقع نہ ہوگی کیونکہ غرض حالف کے کسی جگہ سکونت کرنے سے یہ ہے کہ مع اہل وعیال کے اس جگہ سکونت کرے کما لا یخفی پس ملازمت کے لئے کسی جگہ جانا اور بضرورۃ ملازمت وہاں رہنا اس مقام کو دائماً جائے سکونت بنانا نہیں ہے قال فی رد المحتار والمساکنة بالا ستقرار والدوام وذلك باهله ومتاعه الخ۔(۱) ج ۳ ص ۷۸۰ وقال قبیله ومران المساکنة لا تثبت الا باهل کل منهما ومتاعه الخ(۲)

ایسا نہ ہو تو مجھ پر سہ طلاق کہنے سے نہ ہونے کی صورت میں طلاق واقع ہوجائے گی

(سوال ۷۳۶) ایک شخص نے پیشی مقدمہ کے وقت عدالت میں یہ کہا کہ اگر آج اس مقدمہ میں فتح نہ پاؤں تو مجھ کو سہ طلاق شرعی ہے، اور مقدمہ میں کامیابی نہ ہوئی تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) فی الدر المختار وعلی الطلاق وعلی الحرام فیقع بلانیة للعرف وتمام (۳) تحقیقه فی ردالمحتار پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں تحقق شرط کی حالت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔

اس صورت میں جب شرط نہیں پائی گئی طلاق نہیں واقع ہوئی

(سوال ۷۳۷) زید اپنے باپ اور دیگر بھائیوں کے ساتھ دکان کرتا ہے، مکان سکونتی اس کا علیحدہ ہے ایک دوسرا بھائی زید کا ہے اس کے یہاں چوری ہوئی، زید نے حلف کیا کہ میرے چوری نہیں ہوئی اگر میرے ہوئی ہو تو میری عورت پر تین طلاق ہیں۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں، کیونکہ مال سب کا مشترک ہے لیکن زید کی مراد یہ تھی کہ میرے گھر چوری نہیں ہوئی۔

(الجواب) اگر زید نے یہ نیت کر کے تعلیق کی ہے کہ میرے گھر میں چوری نہیں ہوئی اور اگر ہوئی ہو تو الخ پس اس نیت سے حلف کرنے میں اس کی زوجہ مطلقہ نہیں ہوئی، کیونکہ اس کے مکان میں چوری نہیں ہوئی۔

صورت مسئولہ میں طلاق نہیں ہوئی

(سوال ۷۳۸) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یہ کہا اور لکھ دیا کہ اگر میں غیر عورت سے سوائے تمہارے حرام کروں یا اس کی بابت گفتگو کروں تو بی بی خاتون جنت سے ایسا کروں والعیاذ باللہ تعالیٰ اس کے بعد اس کو ایک غیر عورت سے

---

(۱) رد المحتار کتاب الایمان مطلب حلف لا یساکن فلانا ج ۳ ص ۱۰۷ ط.س. ج۳ ص ۷۵۰ . ظفیر۔
(۲) ایضاً ج ۳ ص ۱۰۷ ط.س. ج۳ ص ۷۵۰ .. ظفیر. (۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹٤ ط.س. ج۳ ص ۲۵۲. ۱۲ ظفیر.

گفتگو کرتے دیکھا گیا تو اس کی زوجہ اس پر حرام ہو گئی یا نہیں۔ اور اس لفظ سے کفر عائد ہوا یا نہیں ؟

(الجواب) اس صورت میں اس کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوئی، اور اس پر طلاق واقع نہیں ہوئی اور کفر بھی اس پر عائد نہیں ہوا۔ جو کچھ کہا اور لکھا اس سے توبہ کرے اور آئندہ ایسا نہ کہے۔

وعدہ تھا کہ ساس کے گھر بیوی کو رکھوں گا اب اگر اپنے گھر لے جائے گا تو کیا حکم ہے

(سوال ۷۳۹) کمترین نے ایک عورت سے نکاح کیا اور منکوحہ کی والدہ نے قبل نکاح مجھ سے یہ معاہدہ لکھا لیا کہ میں خلاف مرضی اس کی منکوحہ کو اس کے گھر سے باہر نہیں لے جاؤں گا صرف یہی الفاظ تھے کسی قسم کی تعلیق وغیرہ نہیں تھی، اب منکوحہ کو میں اپنے گھر لے جانا چاہتا ہوں تو میرے نکاح میں کچھ فرق آوے گا یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں چونکہ تعلیق نہیں ہے اس لئے اگر وہ شخص اپنی زوجہ کو بدون اجازت اپنی والدہ کے اس کے مکان سے لے جاوے تو نکاح میں کچھ خلل نہ آوے گا اور طلاق واقع نہ ہو گی، البتہ بسبب معاہدہ کے بلا ضرورت اس شخص کو خلاف معاہدہ نہ کرنا چاہئے اور اپنی زوجہ کو نہ لے جانا چاہئے اور اگر بضرورت لے جاوے تو جائز ہے اور کچھ کفارہ اس پر لازم نہیں ہے۔

قصور ظاہر کردے ورنہ تین طلاق، قصور ظاہر کر دیا تو طلاق نہ ہوئی

(سوال ۷۴۰) زید کی بیوی حمیدہ سے کوئی قصور ہو گیا تھا، زید نے سخت غصہ میں حمیدہ سے کہا کہ اگر تو اپنا قصور ظاہر کر دے تو میں تیرا جرم معاف کر دیتا ہوں ورنہ تجھے تین مرتبہ طلاق ہے۔ زید کے اس کہنے سے پیشتر ہی حمیدہ نے زید کی بہن سے اپنے قصور کو ظاہر کر دیا تھا جو بعد میں زید پر بھی ظاہر ہو گیا، طلاق ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں چونکہ حمیدہ نے اپنا قصور ظاہر کر دیا اور زید پر بھی ظاہر ہو گیا، اس لئے حمیدہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی، موافق اس قاعدہ کے اذا فات الشرط فات المشروط ۔ فقط

بلا رضامندی لے جاؤں تو نکاح فسخ ہو گا کہا تو اب کیا حکم ہے

(سوال ۷۴۱) خلاصہ سوال یہ ہے کہ شوہر نے زوجہ کو یہ لکھ دیا کہ بعد نکاح ہونے کے یہ اقرار کرتا ہوں کہ اگر منکوحہ کے بلا رضامندی دوسری جگہ لے جاؤں تو میرا نکاح فسخ ہو گا، عورت نے یہی الفاظ کہہ کر شوہر سے اقرار نامہ لکھوالیا ہے، اس صورت میں مذاکرہ طلاق ہو گا یا نہیں، اور وقوع طلاق کا کیا حکم ہو گا۔

(الجواب) فسخ نکاح کا لفظ جب کہ صریح طلاق کا لفظ نہیں ہے اور عورت نے یہی لفظ کہا ہے، صراحتاً طلب طلاق نہیں کی تو مذاکرہ طلاق نہ ہوا، لہذا شوہر کی نیت کا اعتبار ہو گا، اور اگر عورت صریح الفاظ میں طلب طلاق معلق کرتی اور اس پر شوہر فسخ نکاح کا لفظ تعلیقاً کہتا تو تحقق شرط کے وقت طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو جاتی، کما فی الدر المختار و تنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقا الخ ۔(۱)

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج۲ ص ۶۹۰ ط.س ج۳ص ۳۵۵ ۔ ظفیر.

اگر نکاح نہ کروں تو میری منکوحہ پر تین طلاق اس کہنے کا کیا حکم ہے

(سوال ۷۴۲) زید شادی شدہ ہے۔ اور وہ حلف اٹھاتا ہے کہ اگر دیگر نکاح نہ کروں تو مجھ پر اپنی منکوحہ بطلاق ثلاثہ طلاق، اگر زید دیگر شادی نہ کرے تو زید کی منکوحہ کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) زید اگر دوسری شادی نہ کرے گا تو خواہ وہ ہندہ سے کرے یا کسی دوسری عورت سے تو اس کی پہلی منکوحہ پر طلاق ثلاثہ واقع ہو جاوے گی، لیکن ابھی اس کی منکوحہ سابقہ پر طلاق واقع نہ ہو گی، کیونکہ اس نے ابھی کوئی وقت اپنے نکاح ثانی کا مقرر نہیں کیا، پس تمام مدت حیات اس کا وقت ہے، پس آخر حیات تک اگر زید نے دوسرا نکاح نہ کیا تو اس وقت اس کی منکوحہ سابقہ مطلقہ ثلثہ ہو گی۔

خلاف شریعت کوئی کام کروں تو تم کو طلاق کا اختیار ہو گا
اب اگر قبر کو سجدہ کرے تو اختیار ہو گا یا نہیں

(سوال ۷۴۳) دولہا کی طرف سے یہ اقرار نامہ تحریر ہوا کہ اگر میں خلاف شریعت کوئی کام کروں تو دولہن کو اختیار ہو گا کہ مجھ سے علیٰحدگی کر کے طلاق حاصل کر لیوے جب دولہن اس کے گھر گئی تو اس نے قبروں کو سجدہ کیا، دولہن باپ کے گھر آکر خاوند کو کہا کہ تم پابند شریعت ہو جاؤ ورنہ میرا مہر ادا کر دو، خاوند نے کچھ نہ کہا، اس بناء پر عورت نے اپنے نفس کو تین طلاق دی، یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں یہ تعلیق و تفویض جو شوہر کی طرف سے اپنی زوجہ کے لئے ہوئی تھی صحیح تھی، اور عدم ایفاء شروط کی صورت میں عورت کو طلاق کا اختیار تھا لیکن یہ اختیار اسی وقت تک تھا جس وقت شوہر سے خلاف شریعت امور صادر ہوئے تھے یعنی بفور صدور اگر عورت اپنے اختیار کو استعمال کر لیتی تو طلاق واقع ہو جاتی لیکن جب کہ ایک مدت یونہی گذر گئی اور اس نے اپنے مفوضہ اختیار سے کام نہیں لیا تو بظاہر اب یہ اختیار اس کو نہیں رہا کیونکہ تفویض میں کوئی لفظ ایسا نہیں جو اختیار کے استمرار اور دوام پر دلالت کرے، لہٰذا یہ اختیار ٹھیک عدم ایفاء شروط کے وقت تک ہی محدود رہے گا، عورت نے اتنی مدت کے بعد اپنے اختیار سے جو طلاق لی ہے وہ واقع نہیں ہوئی، شامی میں ہے **قوله امرك بيدك مثله المعلق كان دخلت الدار فامرك بيدك فان طلقت نفسها كما وضعت القدم فيها طلقت وان بعد ما مشت خطوتين لم تطلق لا نها طلقت بعد ما خرج الا مر بيدها بحر من المحيط**۔(۱)

اس بیوی کی حیات میں دوسری شادی کر دں تو اس دوسری کو
تین طلاق، اب پہلی کو طلاق دے کر دوسری شادی کرے تو کیا حکم ہے

(سوال ۷۴۴) مسمی علی افسر نے مسماۃ بیوی جان سے نکاح کیا اور یہ لکھ دیا کہ اگر بیوی جان کی حیات میں دوسری عورت سے نکاح کروں تو وہ مطلقہ ثلاثہ ہو گی، اور اب علی افسر نے مسماۃ بیوی جان کو طلاق دے کر دوسری عورت

---

(۱) رد المحتار باب الا مر باليد ج ۲ ص ۲۶۲ .ط.س ج ۳ ص ۳۲۷ . ظفير.

سے نکاح کر لیا ہے تو اس عورت پر طلاق ثلثہ واقع ہو گی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں اگر بحیات زوجہ اولیٰ مسماۃ بیوی جان کے علی افسر دوسرا نکاح کر لیا تو دوسری زوجہ مطلقہ بطلقات ثلثہ ہو جاوے گی، لان الایمان مبنیة علی الالفاظ لا علی الاغراض. در مختار وفی رد المحتار وعلی هذا ولوقال امرأته کل امرأة اتزوجها بغیر ذلك فطالق فطلق امرأته طلاقاً بائناً او ثلاثاً ثم تزوج بغیر اذنها طلقت لانه لم تتقید یمینه ببقاء النکاح الخ۔(۱)

طلاق نامہ لکھا مگر کہا کہ جب تک مہر کی معافی نہ لکھ دے یہ تحریر نہ دی جائے کیا حکم ہے

(سوال ۷۴۵) زید نے اپنی زوجہ کو طلاق تحریر کر کے اپنے عزیز کے پاس بھیج دی اور تاکید کی جب تک میری زوجہ دین مہر سے دست برداری نہ لکھ دے اس کو یہ تحریر نہ دینا، زید کی زوجہ نے دست برداری دینے سے انکار کر دیا تو طلاق ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) زید کی یہ تحریر معافی مہر پر معلق تھی جیسا کہ زید کی تصریح مابعد سے معلوم ہوتا ہے، پس اگر اس کی زوجہ نے معافی کو منظور نہیں کیا تو طلاق واقع نہیں ہو گی۔ حکم التعالیق والعبرة للمعانی.

کہا کہ آج دن سے اگر میرا بدن چھولے تو تم پر تین طلاق، رات میں چھوا تو کیا حکم ہے

(سوال ۷۴۶) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو رات کے وقت غصہ میں یہ کہا کہ آج دن سے اگر تو میرا بدن چھوئے تو تجھ پر تین طلاق، بی بی گھبرا گئی اور شوہر کا ہاتھ پکڑ لیا کہ مجھے معافی دو، شوہر کے کلام میں دن کی قید ہے اور شوہر کی نیت طلاق دینے کی نہ تھی، تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گی یا نہیں۔

(الجواب) حکم شرعی یہ ہے کہ صریح لفظ طلاق میں خواہ وہ معلق ہو یا منجز نیت کا اعتبار نہیں ہے بدون نیت کے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے کذا فی الدرالمختار اور ایسے موقع پر دن سے مراد مطلق وقت ہوتا ہے گویا مطلب یہ ہے کہ اس وقت سے اگر تو نے مجھ کو ہاتھ لگایا الخ لہذا اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، بدون حلالہ وہ شخص اپنی زوجہ مطلقہ ثلثہ سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا، کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجاً وغیره (۲) الایه وقال علیه الصلوٰة والسلام ثلث جدهن جد وهزلهن جد (۳) الحدیث قال فی الشامی ای لوقال یوم احکم فلانا فانت طالق فهو علی اللیل والنهار الخ۔(۴)

امامت و ملازمت کے سوا اگر تم کو چھوڑ کر سکونت کروں تو بیوی پر طلاق، اس کے بعد دوسرے گاؤں میں امامت کی ملازمت کر لی کیا حکم ہے

(سوال ۷۴۷) ایک عورت نے ایک مسافر کو خانہ داماد رکھا اور یہ کہا کہ اگر تم گھر میں مثل حقیقی فرزند کے سکونت رکھو تو میں اپنی دختر کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں گی ایسا نہ ہو کہ بعد نکاح تم کسی جگہ بغیر میری رضا کے

---

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۱۸۸ ط.س ج۳ص۸٤٦. ظفیر. (۲) سورة البقره. ۲۹.
(۳) مشکوٰة ج ۲ ص ۲۸٤. (٤) رد المحتار. ظفیر.

سکونت کرلو، مسافر نے کہا کہ اگر میں کسی جگہ بغیر رضا تم دونوں کے تجھ کو چھوڑ کر سکونت کروں تو منکوحہ میری تمہاری دختر مطلقہ بطلاق بائن ہو، اور امامت و ملازمت کی ممانعت اختیار تم کو نہ ہوگا اور ان دونوں سے طلاق واقع نہ ہوگی، بعد اس کے ایک دوسرے گاؤں میں بذریعہ امامت بلا منکوحہ اس نے سکونت کی، تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں جب کہ مسافر مذکور نے امامت و ملازمت کی سکونت کو مستثنیٰ کرلیا تھا تو اگر امامت و ملازمت کی وجہ سے وہ کسی دوسرے موضع میں سکونت رکھے گا تو شرط حنث نہ پائی گئی، اور اس وجہ سے اس کی زوجہ مطلقہ نہ ہوگی کیونکہ انحلال یمین وجود شرط پر ہے پس جب کہ وجود شرط متحقق نہ ہوگا تو حنث بھی نہ ہوگا اور جزاء مذکور اس پر مرتب نہ ہوگی کما فی الدر المختار وتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقا الخ۔(۱) پس جب کہ متحقق نہیں تو حنث یعنی وقوع طلاق بھی نہیں، البتہ اگر نفقہ کے بارے میں یہ تعلیق تھی کہ اگر مسافر مذکور اپنی زوجہ کو نفقہ نہ دے گا تو وہ مطلقہ بائنہ ہے، اور پھر نفقہ معہودہ نہ دیا تو طلاق بائنہ واقع ہو جاوے گی، کیونکہ وجود شرط متحقق ہے، لہذا حنث اس پر مرتب ہوگا۔

نکاح کے چھ سال بعد جو شرط لکھی گئی اس سے بھی طلاق ہوگی

(سوال ۷۴۸) سائل نے ایک عورت سے نکاح کیا اور کسی قسم کا اقرار بوقت نکاح نہیں ہوا، بعد چھ سال کے جب سر میل اور رخصتی کا مطالبہ کیا تو منکوحہ کے والدین نے کہا کہ ہم رسومات شادی اس وقت کریں گے جب ہم کو یہ اقرار تحریر کردو کہ ناکح اپنے منکوحہ کے والدین کے گھر رہے گا، سائل نے مجبور ہو کر اقرار نامہ لکھ دیا کہ اگر جبراً منکوحہ کو اپنے والدین سے جدا کر کے لے جاوے تو نکاح فسخ سمجھا جاوے، اس صورت میں شرط کے پائے جانے پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) سائل کا یہ عذر صحیح نہیں ہے کہ بروقت نکاح کوئی شرط نہیں ہوئی اور چھ سال کے بعد بوقت سر میل جو شرط ہوئی وہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ شرعاً بعد نکاح کے بھی اس قسم کی شرط اور تعلیق ہے، پس اگر بہ نیت طلاق شوہر نے یہ اقرار نامہ لکھا ہے کہ جبراً لے جانے پر نکاح فسخ سمجھا جاوے اور جبراً لے جانا ثابت ہو جاوے دو گواہان عادل سے تو عورت پر طلاق واقع ہو جاوے گی، کما فی الدر المختار شرطه الملك اوالا ضافة اليه الخ (۲) وتنحل اليمين بعد وجود الشرط مطلقاً الخ۔(۳)

تحریر کے خلاف چھپ کر بھی اس کام کے کرنے سے طلاق ہو جائے گی

(سوال ۷۴۹) عبدالرحمٰن نے ایک اقرار نامہ تحریر کیا، جس کی نقل ارسال ہے، اب عبدالرحمٰن اس کی بیوی اور اس کے ورثہ چاہتے ہیں کہ شرائط اقرار نامہ کو فسخ کر دیا جاوے، یہ جائز ہے یا نہیں اگر عبدالرحمٰن چھپ کر تاڑی پیوے اور شہادت شرعی نہ ہو تو اس کی بیوی مطلقہ ہوگی یا نہیں۔

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۹۰ .ط.س ج۳ص ۳۵۵ .ظفیر.
(۲) ایضاً ج ۲ ص ۶۸۰ . ظفیر. (۳) ایضاً ج ۲ ص ۶۹۰ .ط.س. ج۳ص ۳۴۴ . ظفیر.

(الجواب) عبدالرحمٰن اوراس کے ورثہ اس شرط سے پھر نہیں سکتے، اگر عبدالرحمٰن خلاف اقرار نامہ کرے گا یعنی اپنی زوجہ کو نان ونفقہ کی تکلیف دے گا یا تاڑی پیوے گا ظاہر یا پوشیدہ تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو جاویں گی کما قال فی الدر المختار وتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقا الخ۔(۱)

اگر یہ مقام چھوڑ کر کہیں جائیں تو چھ ماہ بعد بیوی پر تین طلاق، اب صورت ذیل میں کیا حکم ہے

(سوال ۷۵۰) زید نے اپنی زوجہ کو یہ اقرار نامہ لکھ دیا کہ ہم گھوسی کے اندر رہیں گے اگر گھوسی چھوڑ کر کہیں چلے جائیں تو چھ مہینہ کے بعد ہماری عورت مسماۃ نظیرن کو تین طلاق بائن پڑ جائیں گی، بعد تحریر اقرار نامہ زید دو ماہ گھوسی کے اندر رہا، اس کے بعد دوسری جگہ چلا گیا، پھر چھ ماہ کے اندر ہی گھوسی آیا اور اپنی بی بی کو رخصت کرا کر لے گیا اور ایک شب اپنے گھر رکھ کر میکہ پہنچا دیا، اور کچھ دن گھوسی رہ کر دوسری جگہ چلا گیا، اب اٹھارہ مہینہ سے گھوسی نہیں آیا تو مسماۃ نظیرن پر موافق اقرار نامہ کے طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں اگر زید یہ کہے کہ میری مراد شرط مذکور سے یہ تھی کہ رخصت کرانے سے پہلے اگر میں گھوسی چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں تو مسماۃ نظیرن پر تین طلاق ہیں تو چونکہ زید رخصت کرانے سے پہلے چھ ماہ کے لئے غائب نہیں ہوا، بلکہ چھ ماہ کے اندر گھوسی آگیا اور اپنی زوجہ کو رخصت کرا کر لے گیا، لہٰذا شرط طلاق نہیں پائی گئی، اور تین طلاق اس کی زوجہ پر نہیں واقع ہوئی، اور جب ایک دفعہ شرط منحل ہو گئی تو دوبارہ اس شرط سے طلاق واقع نہ ہوگی، لیکن اگر زید یہ مراد اپنی بیان نہ کرے اور شرط مطلق رکھی جاوے کہ جس وقت بھی زید گھوسی سے چھ ماہ کے لئے غائب ہو تو اس کی زوجہ مطلقہ بطلقات ثلثہ ہو جاوے تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی کیونکہ شرط پائی گئی۔ قال فی الدر المختار وتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقا الخ۔(۲)

مندرجہ شرط نامہ کی خلاف ورزی کا کیا حکم ہے

(سوال ۷۵۱) زید نے اپنی لڑکی ہندہ کا نکاح بکر سے چند شرائط پر کیا تھا جو اسٹامپ پر بکر نے قبل نکاح خود تحریر کر دی تھیں، منجملہ ان شرائط کے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص اس کے بہنوئی کی بے عزتی کرے گا الخ بصورت وعدہ خلافی ہندہ پر میرا حق زوجیت نہ رہے گا، اب بکر نے وعدہ خلافی کر کے زید اور اس کے بہنوئی کی ناحق بے عزتی کی تو ہندہ کا نکاح بکر سے فسخ ہو گیا یا نہ۔

(الجواب) نکاح سے پہلے جو اقرار نامہ شوہر نے لکھا اور تعلیق طلاق کی وہ شرعاً معتبر نہیں ہے، البتہ بعد نکاح کے اگر کسی شرط پر شوہر اپنی زوجہ کی طلاق کو معلق کرے تو اس شرط کے پائے جانے سے اس کی زوجہ مطلقہ ہو جاوے گی، بشرطیکہ صریح لفظ طلاق مذکور ہو یا کنایہ طلاق کا لفظ بہ نیت طلاق ذکر کیا جاوے اور اس صورت میں چونکہ لفظ کنایہ کا مذکور ہے اور اس میں اگر نیت طلاق کی ہو تو ایک طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے، اس لئے بدون حلالہ کے دوبارہ شوہر اول سے نکاح ہو سکتا ہے۔

---

(۱) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۹۰ .ط.س ج۳ص ۳۵۵. ظفیر.
(۲) الدرا لمختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۹۰ .ط.س ج۳ص ۳۵۵ . ظفیر.

باب ہفتم

طلاق کے متفرق مسائل

عورت کے جیل کاٹنے کے بعد کیا شوہر کو طلاق پر مجبور کیا جائے گا

(سوال ۷۵۲) کیا عورت کے جیل خانہ بھگت لینے پر شوہر شرعاً طلاق دینے پر مجبور کیا جاسکتا ہے۔

(الجواب) مجبور نہیں کیا جاسکتا۔(۱)

کیا جبراً عورت کی رخصتی کرائی جائے گی

(سوال ۷۵۳) کیا عورت بجبران حالات کے ہوتے ہوئے شوہر کے یہاں رخصت نہیں کرائی جاسکتی۔

(الجواب) عورت رخصت کرائی جانے پر شرعاً مجبور کی جاوے گی۔(۲)

قاضی طلاق دے سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۷۵۴) کیا ایسی صورت میں بلا رضامندی شوہر جیل خانہ بھگت لینے پر بھی بعد رہائی عورت حاکم شرعی مثل قاضی طلاق دے سکتا ہے اور تفریق کر سکتا ہے یا سوائے شوہر کے اور کوئی طلاق نہیں دے سکتا۔

(الجواب) صرف شوہر ہی طلاق دے سکتا ہے قاضی وحاکم تفریق نہیں کرا سکتا اور طلاق نہیں دے سکتا۔(۳)

عورت کا دعویٰ اور اس کی حیثیت

(سوال ۷۵۵) اگر عورت رہا ہونے پر فارغخطی کا دعویٰ کرے اور یہ عذر کرے کہ میرا شوہر شیخ صدیقی نہیں ہے، اس لئے میں جانا نہیں چاہتی تو شرعاً ایسے عذرات پر طلاق عائد ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) ایسے عذرات قابل سماعت نہیں ہیں (۴) وهذا كله من الدر المختار ورد المحتار.

لکھا میں نے فلاں دن سے خاوند ہونے کا خیال دل سے نکال دیا، طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۷۵۶) اگر کسی عورت کو اس کا خاوند خط میں یہ لکھ کر بھیج دے کہ میں نے اپنے دل سے خاوند ہونے کا خیال یکم جنوری سن ۱۹۲۳ء سے نکال دیا، تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نکاح قائم ہے۔

(الجواب) اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی، اور نکاح قائم ہے۔ كذا يفهم من كتب الفقه لانه ليس بصريح ولا كناية متعينه.

(۱) لا يجب على الزوج تطليق الفاجرة ولا عليها تسريح الفاجر (الدر المختار على هامش رد المحتار فصل فى المحرمات ج۲ ص ۴۰۲ .ط.س. ج۳ص ۵۰. ظفير.

(۲) وينقلها فيما دون مدته اى السفر من المصر الى القرية وبا لعكس ومن قرية الىٰ قرية (در مختار) وقول الله تعالىٰ اسكنو هن من حيث سكنتم (ديكهئے رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۹۵ و ج ۲ ص ۴۹۶ .ط.س. ج۳ص۱۴۷) ظفير.

(۳) ولا يقع طلاق المولى على امرأة عبده لحديث ابن ماجه الطلاق لمن اخذ بالساق (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ :ط.س. ج۳ص ۲۴۲) ظفير. (۴) لوز وجها برضاها ولم يعلموا بعدم الكفاءة ثم علموا لا خيار لا حد (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الكفاءة ج۲ ص ۴۳۷ .ط.س. ج۳ص۸۵) ظفير.

جبراً طلاق دلانا کیسا ہے اور جبر کرنے والوں کے متعلق کیا حکم ہے

(سوال ۷۵۷) جبراً طلاق دلانا شرعاً کیسا ہے، مکرہین مجبرین علی التطلیق کے شرکاء اور معاونین کا کیا حکم ہے اور مکرہین کا بائیکاٹ کردینے کے بعد معافی مانگنے پر ان کو معافی دیدی گئی، اس کے بعد ان کو دعوت کر کے دستر خواں سے اٹھانا کیسا ہے اور اس کے دستر خواں سے اٹھانے پر امام مسجد کا لڑکا اور بھتیجہ بھی اٹھ کھڑے ہوئے، امام مسجد نے ان کی تحسین کی، آیا امام مسجد کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں، اس کو معزول کر کے دوسرا امام مقرر کرنا کیسا ہے۔

(الجواب) حنفیہ کے نزدیک طلاق مکرہ واقع ہو جاتی ہے بدلیل حدیث **ثلث جدهن جد وهزلهن جد الحدیث**(۱) باقی یہ کہ شوہر پر اکراہ کرنا تاکہ وہ طلاق دے دے، اس میں تفصیل ہے اگر شوہر حقوق زوجہ ادا نہیں کرتا اور اضرار عورت کے درپے ہے تو اگر وہ طلاق نہ دے اور نہ امساک بالمعروف کرے تو اس سے جبراً طلاق دلانا اور اکراہ کرنا درست بلکہ ضروری ہے، اور اگر بے وجہ اور بلا عذر شرعی اکراہ کیا جاوے تو معصیۃ اور ظلم ہے۔(۲) اور جب کہ مجرمین کو معافی دے دی گئی تو پھر ان میں کسی کو دعوت سے اٹھانا نہ چاہئے تھا، اور امام مذکور کے پیچھے نماز صحیح ہے اور بوجہ مذکور معزول کرنا امام سابق مذکور کو درست نہیں ہے، اور تفریق بین المسلمین امر مذموم و قبیح ہے۔

کنکریاں پھینکنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی گو رواج ہو

(سوال ۷۵۸) ایک ملک میں رواج ہے کہ طلاق دینے کے وقت صرف کنکریاں عورت کی طرف پھینکتے ہیں، زبان سے کچھ نہیں کہتے اس سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں

(الجواب) کنکریاں پھینکنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی کذا فی الشامی۔(۳)

اقرار نامہ لکھا کہ اپنا حق طلاق روح نبوت کو تفویض کر دیا، اس کا کچھ اثر ہو گا یا نہیں

(سوال ۷۵۹) ایک شخص نے یہ اقرار نامہ لکھا کہ میری زوجہ فلاں بنت فلاں کے مہر مثل کے عوض میں نے اپنا طلاق کا حق حضرت محمد ﷺ کی روح کو تفویض کر دیا، اس سے طلاق پر کچھ اثر ہو گا یا نہیں۔

(الجواب) مضمون اقرار نامہ شرعاً لغو ہے، اس پر کچھ اثر طلاق وغیرہ کا مرتب نہ ہو گا۔

ثبوت طلاق کے لئے شرعی شہادت ضروری ہے

(سوال ۷۶۰) زید کا انتقال ہو گیا، اس کے بعد اس کے ورثہ یہ کہتے ہیں کہ زید نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی تھی اور بعد طلاق کے پھر اپنے گھر میں رکھی، اس سے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں، اور زوجہ زید کہتی ہے کہ مجھ کو طلاق نہیں دی بلکہ دوسری بیوی کو دی تھی اور وہ چلی گئی پھر اس کے گھر نہیں آئی اور مجھ کو پھر گھر میں رکھا مجھ کو طلاق نہیں دی، یہ لوگ مجھ کو محروم کرنے کی غرض سے ایسا کہتے ہیں، اور ایک گواہ یہ کہتا ہے کہ میں نے زید کو طلاق

---

(۱) مشکوٰۃ المصابیح باب الخلع والطلاق ص ۲۸۲ . ۱۲ ظفیر.

(۲) ویجب (الطلاق) لو فات الا مساك بالمعروف ویحرم لو بدعیا ومن محاسنه التخلص به من المکاره الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۲ .ط.س. ج۳ص۲۲۹ .) ظفیر. (۳) وبه ظهر ان من تشاجر مع زوجته فاعطا ها ثلثة احجار ینوی الطلاق ولم یذکر لفظالاصریحا ولا کنایة لا یقع علیه (ایضاً ج ۲ ص ۵۷٤ .ب.س. ج۳ ص ۲۳۰) ظفیر.

دیتے ہوئے خود سنا، باقی لوگ دوسروں سے سنا ہوا بیان کرتے ہیں، اس صورت میں زید کی زوجہ مطلقہ مانی جائے گی یا نہیں اور ترکہ سے محروم ہوگی یا نہ۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق ثابت نہیں اور اس کی دختران کا نسب زید سے ثابت ہے اور وہ عورت اور اس کی دختر وارث زید کی ہوں گی۔(۱)

فاسقوں کی گواہی سے طلاق ثابت نہیں ہوتی

(سوال ۷۶۱) دو چار اشخاص نے اس بات کی شہادت جھوٹی دی کہ زید نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی، یہ گواہی بلا اقرار زید کے معتبر ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر زید کو اقرار طلاق کا نہ ہو اور کوئی ثبوت شرعی باضابطہ طلاق کا نہ ہو تو محض فاسقوں کی گواہی سے طلاق ثابت نہ ہوگی۔(۲)

قسم کھا کر کہا کہ نہیں بلاؤں گا اور چھ ماہ نہیں بلایا تو اس سے طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۷۶۲) زید و ہندہ باہم زن و شو ہیں، ہندہ اپنے باپ کے گھر کسی حیلہ سے چلی گئی، زید لینے گیا تو نہیں آئی، اور ہندہ کے ماں باپ بھائی وغیرہ نے تکرار کی کہ نوبت بعدالت فوجداری پہنچی، اسی کارروائی میں عرصہ دو سال کا منقضی ہوگیا، بالآخر زید نے بذریعہ عدالت دخل چاہا تو ہندہ کی جانب سے یہ عذر ہوا کہ زید نے قسم کھا کر یہ کہا نہ بلاؤں گا اور چھ ماہ تک نہیں بلایا طلاق بائن ہوگئی آیا یہ صحیح ہے کہ طلاق ہوگئی یا نہیں۔

(الجواب) اگر بالفرض زید نے یہ الفاظ کہے ہوں کہ میں نہ بلاؤں گا اور پھر چھ ماہ تک بلایا بھی نہیں تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ لانه ليس من صريح الطلاق ولا من كناياته هكذا في كتب الفقه.

مندرجہ ذیل صلح نامہ کی بنیاد پر طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۷۶۳) ہندہ زوجہ زید بخوشی تین روز کے لئے اپنے میکہ گئی بعد کو آنے سے انکار کر دیا، اس پر کچھ تکرار ہوئی، عدالت میں اس شرط پر مصالحت ہوگئی کہ ہندہ اپنا دین مہر معاف کر کے (کھیت و مکان سے جو زید نے مہر میں لکھ دیا تھا) دست بردار ہو جائے اور زید اسے طلاق دے دے تحریر صلح نامہ یہ ہے کہ میں مدعا علیہ نمبر ا نے مدعیہ کو طلاق دے دی اور مجھ کو مدعیہ سے کوئی واسطہ نہیں ہے جہاں چاہے رہے یا نکاح ثانی کرے، لیکن زید حلفاً یہ بیان کرتا ہے کہ صلح نامہ میں نے خود نہیں لکھا اور نہ میں نے کسی سے لکھوایا بلکہ ہندہ کے وکیلوں نے اس کو خود لکھ کر جبراً مجھ سے دستخط کرا کے اور اس پر منصف صاحب نے مصالحت منظور کر لی، مگر دستخط کے وقت نہ میں نے طلاق کی نیت کی اور نہ زبان سے طلاق کا لفظ کہا ہندہ پر طلاق ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں موافق اس سوال کے ہندہ مطلقہ نہیں ہوئی۔

---

(۱) دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں نصاب شہادت ہے، وہ یہاں پورا نہیں. وما سوى ذلك من الحقوق يقبل فيها شهادة رجلين اورجل وامراتين مثل النكاح والطلاق (هدايه ج۳ ص ۱۳۹) ظفير. (۲) وشرائط الاداء عشرة عامة (در مختار) فهى الحرية والبصر والنطق والعدالة الخ (رد المحتار كتاب الشهادات ج۳ ص ۵۱۳. ط.س. ج۳ ص ۴۶۴) ظفير.

عورت بدکار نکلے اور شوہر بغیر کافی رقم لئے طلاق نہ دے تو وہ دیوث کہا جائے گا یا نہیں

(سوال ۷٦٤) جب کسی کی عورت دوسرے سے تعلق پیدا کرلے تو وہ مرد یہ چاہتا ہے کہ شوہر سابق اس کو طلاق دے دے، لیکن شوہر سابق بغیر کافی رقم لئے طلاق نہیں دیتا، وہ شوہر دیوث ہے یا نہیں، اور روپیہ لے کر طلاق دینا کیسا ہے۔

(الجواب) وہ شوہر دیوث نہ کہلاوے گا، قصور اور گناہ جو کچھ ہے عورت پر ہے، اور طلاق دینا روپیہ لے کر درست ہے جیسا کہ خلع میں ہوتا ہے۔

کیا یہ صحیح ہے کہ جس عورت کو بیس بچہ ہو جائے وہ نکاح سے باہر ہو جاتی ہے

(سوال ۷٦٥) یہاں اس بات پر جھگڑا ہے کہ جس عورت کے بیس بچے ہو جاویں تو وہ نکاح سے باہر ہو جاتی ہے نکاح ثانی ہونا چاہئے۔

(الجواب) یہ بات غلط ہے وہ عورت بدستور اپنے شوہر کے نکاح میں ہے۔

جو عورت زنا میں مبتلا ہو جائے اس کو طلاق دینا ضروری ہے یا نہیں

(سوال ۷٦٦) ایک شخص ملازم ہو کر لام پر چلا گیا، چار سال کے بعد واپس آیا، اس کے پیچھے اسکی منکوحہ نے اس کے بھائی سے ناجائز تعلق کر لیا، زنا سے لڑکا جنا شرعاً ایسی عورت کو طلاق دے کر علیحدہ کر دینا ضروری ہے یا کیا۔

(الجواب) اگر وہ عورت توبہ کر لیوے تو اس کو طلاق دینا اور چھوڑنا ضروری نہیں ہے اور نکاح قائم ہے، در مختار میں ہے وفی آخر حظر المجتبی لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ الخ۔(۱)

استاذ طلاق دینے کو کہے اور باپ وغیرہ روکے تو کیا کرنا چاہئے

(سوال ۷٦۷) زید کی شادی بکر کی دختر سے ہوئی، لیکن زید کے استاذ ناراض ہیں، کیونکہ زید عالم مشہور ہے اور بکر جاہل، زید چاہتا ہے کہ جس طرح ہو، استاذ کو راضی کروں۔ لیکن استاذ کہتے ہیں کہ جب تک اپنی عورت کو طلاق نہ دو گے میں راضی نہ ہوگا، اس صورت میں زید کو کیا کرنا چاہئے، زید کا باپ چچا طلاق سے مانع ہیں۔

(الجواب) زید کے ذمہ اس صورت میں طلاق دینا اپنی زوجہ کو ضروری نہیں ہے خصوصاً جب کہ اس کے والدین و چچا وغیرہ طلاق سے منع کرتے ہیں تو طلاق دینی نہ چاہئے اور استاذ کی ناراضی اگر بلا کسی وجہ شرعی کے ہے تو اس کی کچھ پرواہ نہ کرے جس قدر اپنا کام ہے وہ کرے یعنی ان سے معافی چاہے اور قصور معاف کراوے اگر وہ معاف نہ کریں تو یہ مواخذہ اور گناہ ان کے ذمہ ہوگا، زید بری ہو جاوے گا۔

کوئی صورت ہے کہ شوہر زبان سے طلاق نہ دے اور طلاق ہو جائے

(سوال ۷٦۸) وہ کون سی صورتیں ہیں کہ شوہر زبان سے طلاق نہ دے خود بخود عورت مطلقہ ہو جائے۔

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ٤٠٢. ط.س. ج۳ ص ٥٠ . ظفیر.

(الجواب) وہ صورت یہ ہے کہ شوہر یا عورت معاذ اللہ مرتد ہو جاوے تو بعد ارتداد احدہما خود بخود تفریق ہو جاتی ہے والتفصیل فی کتب الفقه (یا وہ لکھ کر طلاق دے تو بھی طلاق ہو جائے گی۔ ظفیر۔)

طلاق رجعی اور بائنہ کا فرق کیا ہے اور حلالہ کب ہوتا ہے

(سوال ۷۶۹) حلالہ کی کب ضرورت ہوتی ہے بعد تین طلاق بائنہ کے یا ایک طلاق میں بھی حلالہ کی ضرورت ہوتی ہے، ایک طلاق رجعی اور طلاق بائنہ میں کیا فرق ہے۔

(الجواب) حلالہ کی ضرورت تین طلاق میں ہوتی ہے ایک یا دو طلاق بائنہ میں حلالہ کی ضرورت نہیں ہے البتہ نکاح جدید کی ضرورت ہے اور طلاق بائنہ میں رجعت صحیح نہیں ہے اگرچہ ایک ہو، اور تین طلاق رجعی نہیں ہوتی، دو طلاق تک رجعی رہتی ہے اگر تین طلاق ہو جاویں تو مطلقہ مغلظہ بائنہ ہو جاتی ہے **هكذا فى كتب الفقه** (۱)

مہر معجّل پر نکاح کیا گیا مہر ادا نہ کر سکا تو تفریق ہو گی یا نہیں؟

(سوال ۷۷۰) ہندہ کا نکاح بولایت ولی جائزبہ تقرر مہر مبلغ پچاس ہزار روپیہ معجّل بحالت نابالغی زید سے ہو کر عرصہ آٹھ سال ہوا ہنوز رخصتی نہیں ہوئی، اور زید نے اب تک ہندہ کی رخصتی کے لئے کوئی رغبت ظاہر نہیں کی اگر مہر کی ادائیگی میں زید کوئی عذر کرے تو جبراً تفریق ہو گی یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے **ولا يفرق بينهما بعجزه عنها بانواعها الثلاثة ولا بعدم ايفائه لو غائباً حقها الخ** (۲) اس روایت سے معلوم ہوا کہ اگر شوہر عورت کے حقوق مہر وغیرہ ادا نہ کرے تو طلاق واقع نہیں ہوتی اور تفریق نہیں ہو سکتی، البتہ جب کہ مہر معجّل قرار پایا تھا اور شوہر نے اب تک ادا نہیں کیا تو زوجہ اپنے نفس کو شوہر کے پاس جانے سے روک سکتی ہے اور اگر مہر مؤجل قرار پایا تھا تو عورت یہ بھی نہیں کر سکتی، بہر حال بلا طلاق شوہر کے علیحدگی کی کوئی صورت نہیں ہے **كذا فى الدر المختار والشامى وعالمگیری**۔

طلاق کے بعد دوسرے سے عورت نکاح کر سکتی ہے

(سوال ۷۷۱) خلاصہ سوال یہ ہے کہ زید اپنی زوجہ ہندہ کو چھوڑ کر کہیں چلا گیا، زید کے والدین نے ہندہ کو اس کے میکہ بھیج دیئے، کئی سال کے بعد زید آیا تو زید کی خوش دامن نے اس کو سمجھایا مگر وہ نہیں مانا تو زید کی خوش دامن نے کہا کہ اگر تم اس کا خرچ نہیں اٹھا سکتے ہو تو طلاق ہی دے دو۔ زید نے کہا کہ میری طرف سے طلاق ہے، جس کے گواہ دو عورتیں موجود ہیں، ہندہ اپنا عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں جب کہ ہندہ کو یقین ہے کہ زید اس کو طلاق دے کر چلا گیا تو ہندہ کو نکاح ثانی کرنا دوسرے شخص سے جائز ہے **كذا فى الدر المختار**۔ (۳)

---

(۱) وینكح مبانة بما دون الثلاث فى العدة وبعدها بالا جماع الخ لا ينكح مطلقة من نكاح صحيح نافذبها اى بالثلاث حتى يطا ها غير الخ نكاح نا فذ الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۹، ۷۴۰. ط.س. ج۳ ص ۴۰۹) ظفير.
(۲) الدر المختار على هامش رد المحتار باب النفقه ج۲ ص ۹۰۳ ط.س. ج۳ ص ۵۹۰ . ظفير. (۳) لو قالت امرأته لرجل طلقنى زوجى وانقضت عدتى لا باس ان ينكحها (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۴۷ .ط.س. ج۳ ص ۵۲۹) ظفير.

جس پردہ نشین کے یہاں اجنبی مرد جائے اس سے نکاح ٹوٹتا ہے یا نہیں

(سوال ۷۷۲) جس عورت پردہ نشین کے یہاں اجنبی مرد جاوے وہ نکاح میں رہتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) نکاح اس کا نہیں ٹوٹا ، وہ لڑکی اپنے شوہر کے نکاح میں ہے (مگر اجنبی کے سامنے ہونا گناہ ہے۔(۱) ظفیر)

عورت رہنا نہیں چاہتی اور شوہر طلاق نہیں دیتا، کیا صورت کی جائے

(سوال ۷۷۳) عورت خاوند سے راضی نہیں۔ طلاق طلب کرتی ہے ، خاوند انکار کرتا ہے ،اس مقدمہ کا کس طرح فیصلہ کیا جاوے۔

(الجواب) بدون طلاق دینے شوہر کے یا بدون خلع کرنے کے تفریق نہیں ہوسکتی پنچوں کو اختیار طلاق دینے کا نہیں ہے ، البتہ اگر شوہر اور عورت دونوں پنچوں کے حوالہ فیصلہ کردیویں اور وہ پنچ خلع کرادیں تو طلاق واقع ہوجاوے گی۔

طلاق کے دعویٰ پر مہر دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال ۷۷٤) ایک عورت اپنے باپ کے یہاں خاوند سے فساد کرکے چلی آئی ،باپ نے عدالت میں یہ ظاہر کر کے کہ میری لڑکی کو طلاق دے دی ہے لہذا عورت اپنے مہر کا دعویٰ کرتی ہے ڈگری پاتے خاوند نے مہر دینے کا وعدہ کرلیا، تو مہر کا اقرار کرنے سے طلاق ہوگئی یا نہیں۔

(الجواب) مہر کے دینے کا اقرار کرنے سے طلاق نہیں ہوتی۔

عورت کے کچھ کہنے سے طلاق نہیں ہوتی

(سوال ۷۷۵) کوئی عورت اپنے شوہر سے بحالت غصہ یہ الفاظ کہے کہ تو آج سے میرا حقیقی بھائی ہے نہ تو میرا شوہر ہے نہ میں تیری بیوی ہوں، مجھے تجھے کچھ واسطہ نہیں ہے ،اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) عورت کے اس کہنے سے کچھ نہیں ہوا ،اور نکاح میں کچھ خلل نہیں آیا اور کچھ کفارہ بھی اس میں نہیں ہے ،وہ دونوں بدستور خاوند بی بی ہیں ،البتہ عورت کو آئندہ ایسا لفظ نہ کہنا چاہئے۔

جس عورت پر زنا کا شبہ ہو اس کو طلاق دینا چاہئے یا نہیں

(سوال ۷۷٦) زید کے ہمسایوں نے زید سے کہا کہ تمہاری زوجہ کو تمہاری غیبت میں اپنے دیور عمر سے زنا کراتے دیکھا ہے ، چنانچہ روبرو عمر کے بھی صاف صاف چشم دید تعلق بیان کردیا ، مگر بوقت گذرنے شہادت مذکورہ کے ہر دو نے نہ اقرار کیا نہ انکار ،بعد چلے جانے شاہدوں کے دونوں نے ان شاہدوں کو بانی شر و فساد قرار دے کر انکار زنا کرنے لگے ، مگر زید کو دونوں کے طرز عمل و گفتگو سے ثبوت زنا ہوگیا تھا، اسی وجہ سے چاہتا تھا کہ

---

(۱) لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرة ولا علیها تسریح الفاجر الا ان یخا فا ان لا یقیما حدود الله فلا باس ان یتفرق (الدر المختار علی هامش رد المحتار ج۲ ص ٤۰۲ .ط.س. ج۳ص ۵۰) ظفیر.

عورت کو طلاق دے دے مگر زید موافق مسئلہ شرعی ہر دو میں سے اقرار ظاہری کا منتظر تھا، اب بعد سات سال کے عمر تو بوجہ مبتلا مرض مہلک و مایوس زندگی ہو کر خود بخود اپنے قول کی حلفیہ تردید کرتے لگا اور ثبوت تعلق مذکور کرنے لگا، مگر عورت صاف طور پر اقرار زنا نہیں کرتی شرعاً کس کا قول معتبر ہے اور یہ عورت شرعاً قابل طلاق ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں عورت مذکورہ پر زنا ثابت نہیں ہے، کیونکہ ظاہر ہے کہ جو شہادت چشم دید زنا کے لئے جس کیفیت کے ساتھ ضروری ہے وہ اس صورت میں پائی نہیں گئی اور عورت خود منکر ہے زنا سے اور عمر کا اقرار زنا اس عورت پر حجت نہیں ہو سکتا، علاوہ بریں شوہر پر زانیہ کا طلاق دینا بھی ضروری نہیں ہے، در مختار میں ہے ولا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرہ الخ(۱) باقی اگر زید اس کو طلاق دینا چاہے تو اس کو اختیار ہے طلاق واقع ہو جاوے گی

بیوی طلاق کا دعویٰ کرے اور شوہر انکار، تو کس کا قول مانا جائے گا

(سوال ۷۷۷) ہندہ زوجہ زید کا بیان ہے کہ مجھ کو میرے شوہر نے تین طلاق دی ہیں اور زید طلاق دینے سے انکار کرتا ہے، اس صورت میں کس کا قول معتبر ہے اور علاقہ زوجیت قائم ہے یا نہیں۔

(الجواب) شوہر اگر طلاق دینے سے انکار کرتا ہے اور زوجہ کے پاس دو گواہ طلاق کے معتبر نہیں ہیں تو قول شوہر کا معتبر ہو گا اور طلاق ثابت نہ ہو گی اور علاقہ زوجیت ہندہ کا زید کے ساتھ قائم ہے، ھکذا فی الدر المختار۔(۲)

طلاق کا وکیل بنایا کیا حکم ہے

(سوال ۷۷۸) زید اپنی جماعت کے ساتھ ایک مولوی عمر نامی کے پاس آیا اور مولوی صاحب کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اگر میں نے فلاں کام کیا تو مولوی صاحب میری بیوی کو طلاق دینے کے وکیل ہیں، جب کہ زید نے مولوی صاحب کا نام نہیں لیا محض مولوی صاحب کی طرف آنکھ اٹھا کر متوجہ ہو کہ کہنے سے مولوی صاحب وکیل ہو چکے یا نہیں، جب کہ اس مجلس میں عمر کے سوا دوسرا کوئی مولوی بھی نہیں ہے۔

(الجواب) اس صورت میں وہ مولوی صاحب وکیل ہو گئے۔(۳)

صرف طلاق کا وکیل بنایا تھا مگر وکیل نے تین طلاق دیدی

(سوال ۷۷۹) وکیل نے شرط پوری ہونے پر زید کی بیوی کو تین طلاق دے کر مغلظہ کر دیا، اور زید نے فقط لفظ طلاق کا کہا تھا، ایک سال کے بعد زید نے کہا کہ میں نے مولوی صاحب کو ایک طلاق کا وکیل بنایا تھا، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس صورت میں قول شوہر معتبر ہے ظاہر الفاظ شوہر بھی ایک طلاق رجعی کو مقتضی ہیں۔(۴)

---

(۱) الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۴۰۲. ط.س. ج۳ ص ۵۰. ظفیر.

(۲) ویسال القاضی المدعی علیه عن الدعوی فیقول انه ادعی علیك كذا فما ذا تقول الخ فان اقر فبها او انكر فبر هن المدعی قضی علیه بلا طلب المدعی والا یبر هن حلفه الحاكم بعد طلبه (الدر المختار علی هامش رد المحتار كتاب الدعوی ج ٤ ص ٥٨٥. ط.س. ج۳ ص ۵۷۷) ظفیر. (۳) واذا قال الرجل طلق امرأ تی فله ان یطلقها فی المجلس وبعده وله ان یرجع لانه توكیل وانه استعانة فلا یلزم ولا یقتصر علی المجلس (هدایه باب تفویض الطلاق فصل فی المشیة ج ۲ ص ۳٦۰) ظفیر. (٤) صریحه مالم یستعمل الا فیه كطلقتك الخ یقع بها الخ واحدة رجعیة وان نوی خلا فها (الدر المختار علی هامش رد المحتار (باب الصریح ج ۲ ص ٥۹۲. ط.س. ج۳ ص ۲۴۷) ظفیر.

شوہر کہتا ہے کہ صرف ایک طلاق کا وکیل بنایا تھا، تین دینے پر وکیل معزول ہو لیا نہیں

(سوال ۷۸۰) زید کہتا ہے کہ میں نے مولوی صاحب کو ایک طلاق کا وکیل بنایا تھا، جب مولوی صاحب نے تین طلاق دی تو میری مخالفت کی اور موکل کی مخالفت سے وکیل معزول ہو جاتا ہے یہ صحیح ہے یا نہیں، اور طلاق کا کیا حکم ہے آیا لغو ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ صحیح ہے کہ جب شوہر کی نیت تین طلاق کی نہ تھی تو وکیل کو اختیار تین طلاق دینے کا نہ تھا، اس میں وہ معزول ہے، لہذا تین طلاق واقع نہ ہوں گی۔(۱)

شوہر کا حکم بنانا

(سوال ۷۸۱) زید کا مولوی صاحب کے پاس آنا حکم بنانے کا حکم رکھتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) مولوی صاحب کو اس نے وکیل بنایا ہے، حکم بنانے کی صورت یہ نہیں ہے۔

ایک عبارت کا مطلب

(سوال ۷۸۲) درمختار کی اس عبارت **الا صل فی الو کالة الخصوص** کا کیا مطلب ہے۔

(الجواب) مطلب اس کا یہ ہے کہ اگر مئوکل توکیل میں دعویٰ خصوصیت کرے کہ میں نے فلاں خاص امر میں وکیل بنایا تھا اور وکیل دعویٰ عموم کرے تو قول مئوکل معتبر ہے کیونکہ توکیل میں یہی اصل ہے جیسا کہ درمختار میں یہ تفریع بیان کی ہے **فان باع الو کیل نسیئةً فقال امرتك بنقدو قال اطلقت صدق الآمر**۔(۲)

عدالت کے ذریعہ طلاق دلوانا کیسا ہے

(سوال ۷۸۳) خلاصہ سوال یہ ہے کہ ہندہ اور اس کے شوہر میں باہم ناموافقت ہے، اگر بذریعہ عدالت جبراً ہندہ کو اس کے شوہر سے طلاق دلا دی جاوے تو جائز ہے یا نہیں

(الجواب) درمختار میں ہے کہ عند الحنفیہ زبردستی اور جبراً اگر شوہر سے طلاق دلوائی جاوے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے، پس اگر شوہر کو ڈرا دھمکا کر اور مجبور کر کے طلاق دلوائی جاوے یا حاکم اس کو حکم کرے کہ تو طلاق دے دے اور شوہر طلاق دے دے تو طلاق واقع ہو جاوے گی،(۳) اور جب کہ زوجین میں باہم ناموافقت ہے اور خاوند اپنی عورت کو تکلیف پہنچاتا ہے تو طلاق دلوانے میں کچھ گناہ نہ ہوگا، کیونکہ شوہر کا خود یہ فرض ہے کہ وہ اپنی زوجہ کو اچھی طرح سلوک اور بھلائی کے ساتھ نہ رکھے تو اس کو لازم ہے کہ طلاق دے دے۔ **کما قال الله تعالیٰ فامساك بمعروف او تسریح باحسان**۔(۴)

---

(۱) لو وکله بشراء شئی بعینه غیر الموکل لا یشتریه لنفسه عند غیبة حیث لم یکن مخالفا فلو أشتراه بغیر النقود او بخلاف ما سمی الموکل الخ ینعزل فی ضمن المخالفة عینی (ایضاً باب الو کالة بالبیع والشراء ج ٤ ص ٥٦٠. ط.س. ج۵ص۵۱۷) ظفیر. (۲) (۳) ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل الخ ولو عبدااومکرهافان طلاقه صحیح لا اقراره بالطلاق (در مختار) فان طلاقه صحیح ای طلاقا لمکره (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹. ط.س. ج۳ص۲۳۵) ظفیر.
(٤) سورة البقره . ۲۸ . ظفیر۔

طلاق بائن کے بعد دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے

(سوال ۷۸۴) ایک شخص نے جس کا نام سلطان ہے عرصہ ایک سال کا ہوا ایک تحریر زوجہ کے نام لکھ کر بھیجی جس میں طلاق بائن الفاظ تحریر کی ہے میں تم کو اپنے یہاں رکھنا نہیں چاہتا، اس لئے تم کو طلاق دیتا ہوں تم کو اختیار ہے جو چاہو سو کرو تمہارا مہر میں دے دوں گا، اب سلطان مذکور اس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے کر سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) موافق تحریر کے مسمی سلطان کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوئی ہے لہذا نکاح جدید مسمی سلطان اس سے کر سکتا ہے۔(۱)

جو بیوی سے زنا کرائے اس کا کیا حکم ہے

(سوال ۷۸۵) ایک شخص کی بیوی زانیہ ہے اور وہ شخص اس کو زنا سے نہیں روکتا حتی کہ اب یہ حالت ہے کہ وہ عورت خاوند کے سامنے ہی اپنے آشناؤں کو گھر میں لاتی ہے اور خاوند منع نہیں کرتا اور نہ طلاق دیتا ہے ایسے مرد وزن کا حکم کیا ہے۔

(الجواب) ایسی حالت میں اس شخص سے پھر طلاق دینے کو کہا جائے اگر اب بھی نہ مانے تو پھر مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے بے حیا مرد وعورت سے تمام علائق منقطع کردیں، یہاں تسلط کفار کے سبب اس کے سوا اور کیا سزا ہو سکتی ہے کہ تمام باغیرت مسلمان عملاً ان سے بیزاری کا اظہار کریں، اور بحق وقار شریعت وغیرت اسلام کسی طرح کا کوئی علاقہ نہ رکھیں، جو لوگ باوجود اس علم کے ان سے میل ملاپ رکھتے ہیں وہ بھی گنہگار ہیں۔

شراب کے کاروبار سے اس کی بیوی مطلقہ نہیں ہوئی

(سوال ۷۸۶) ایک شخص نے شراب کا ٹھیکہ لیا۔ اس نے چند ماہ کام کر کے چھوڑ دیا اور تائب ہوا، بعض علماء فرماتے ہیں اس کی زوجہ مطلقہ ہوگئی دوبارہ نکاح کرے، یہ شرعاً صحیح ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی اور دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور جب کہ اس شخص نے معصیت مذکورہ سے توبہ کر لی تو بحکم حدیث شریف التائب من الذنب کمن لا ذنب له (۲) گناہ اس کا معاف ہو گیا آئندہ۔

حاملہ عورت کہتی ہے کہ مجھے طلاق پڑ چکی ہے تو کیا حمل بعد اس کا دوسرا نکاح جائز ہے

(سوال ۷۸۷) امرأة بالغة يتحلف بتطليق زوجها ولكن ليس معها شاهدو هی حاملة فنكا حها الثانی بعد الوضع جائز ام لا ۔

(الجواب) قال فی الدرالمختار و كذا لو قالت امرأة لرجل طلقنی زوجی وانقضت عدتی لاباس ان ينكحها الخ وفی الشامی قوله لا باس ان ينكحها فی الخانية قالت ار تد زوجی بعد النكاح

---

(۱) وينكح مبانة بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالا جماع (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۸ ط.س. ج۳ ص ۴۰۹) ظفیر . (۲) مشكوٰة.

وسعه ان یعتمد علی خبر ها ویتزوجها الخ ص ٦١٦ جلد ثانی شامی۔(۱)فوضح من هذه العبارة ان نکاحها الثانی بعد الوضع معتمد اعلی قولها جائز فی الشرع.

دوبیوی والاایک کوبلاقصور طلاق دے کر اپنے بھائی سے نکاح کرناچاہتاہے کیاحکم ہے

(سوال ۷۸۸)ایک شخص کے دوبیوی ہیں وہ یہ چاہتاہے کہ ایک کو طلاق دے کر اپنے بھائی سے نکاح کردے، اب یہ بتائیے کہ مہر دینا بھی اس کو واجب ہے کہ نہیں، دوسرے کیابے قصور طلاق دینا ثابت ہوگا اور یہ نکاح درست ہوگایانہیں۔

(الجواب)قال فی الدر المختار وایقاعه مباح عند العامةالخ۔(۲) "اورواقع کرناطلاق کامباح ہے، اکثر کے نزدیک الخ"اور طلاق دینے پر عدت گذرنے کےبعد شوہر کے بھائی کواس سے نکاح کرنادرست ہے، اوروہ عورت اگر مدخولہ ہے پورامہر شوہر کوادا کرنا ہوگا۔(۳)

جبراًطلاق دلوانااور طلاق سے پہلے عورت کواپنے گھر میں لے جانا کیساہے

(سوال ۷۸۹)ایک شخص پرجبر کرکے اس کی بیوی کو طلاق دلوانااوراس مطلقہ کو طلاق سے پہلے اپنے گھر میں بند کرکے رکھنے والے کےواسطے کیاحکم ہے۔

(الجواب)یہ حرام ہے، اور خلوۃبالاجنبیہ حرام ہے، مرتکب اس کافاسق ہے۔(۴)

بیوی کہتی ہے کہ طلاق دےدی ہے اور شوہر انکار کرتاہے گواہ موجود ہیں

(سوال ۷۹۰) مسمی زید کا نکاح مسماۃ خالدہ سے ہواتھا، مگراب مسماۃ خالدہ مذکورہ اوراس کے والدین یہ بیان کرتے ہیں کہ زید نے مسماۃ خالدہ مذکورہ کو طلاق دی، اور گواہ جو طلاق نامہ میں لکھے ہوئے ہیں پیش کئے جن کی شہادت مع نقائص درج ہیں، اور مسمی زیداوراس کی والدہ جواس طلاق نامہ میں گواہ ہے یہ بیان کرتی ہے کہ نہ ہم نے طلاق دی اور نہ طلاق نامہ لکھا مگراس بات کی مقر ہیں کہ نشانی انگوٹھاان کے ہیں جوان سے دھوکہ دے کر بنوالئے گئے، منجملہ پانچ گواہان حاشیہ طلاق نامہ کے تین گواہ بروقت حاضر تھے، حافظ محمد شفیع صاحب پیش امام مسجد اور محمد علی خیاط ومسماۃ کلثوم مادر زید، اس مسماۃ کلثوم کاذکر اوپر آچکا، ہر دوگواہان کابیان ہے کہ زید نے ہم لوگوں کے سامنےباوجود بہت سمجھانے کے مسماۃ خالدہ کو طلاق دےدی، یعنی بائن طلاق دےدی اور یہ طلاق نامہ لکھواکر ہم سے دستخط کراکے حوالہ کردیا، ان دونوں گواہاں کو اکثر یہاں کے علماء غیر معتبر تصور کرتے ہیں، کیونکہ حافظ محمد شفیع عرصہ بیس سال کاہواقید ہوگئے تھے تواب ان کی حالت اچھی ہے اور محمد علی بازار میں بیٹھ کر پیشہ خیاطت کرتا ہے اگرچہ متشرع آدمی ہےاورایک گواہ زبانی بھی گواہی دیتاتھالیکن بوقت شہادت اس کی داڑھی شرعی پیمانہ سے

---

(۱)رد المحتار باب العدة ج۲ ص ۸٤۷.ط.س.ج۳ص۵۲۹ ظفیر.(۲)الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۱ط.س.ج۳ص۲٤۷.۱۲.ظفیر

(۳)ومن سمی مهراً عشرة فما زاد فعلیه المسمی ان دخل بها او ما ت عنها لانه بالدخول یتحقق تسلیم المبدل وبه یتا کد البدل (هدایه باب المهر ج ۲ ص ۳۰٤) ظفیر.(٤)قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایا کم والدخول علی النساء فقال رجل ارأیت الحمو قال الحمو الموت متفق علیه وقال علیه السلام لا یخلون رجل بامرأة الا کان ثالثهما الشیطان رواه الترمذی (مشکوة کتاب النکاح) ظفیر.

بہت تھوڑی تھی، (۱) یہ کہ یہ طلاق ہوئی کہ نہیں (۲) یہ گواہان شرعاً معتبر ہیں کہ نہیں۔ (۳) کیا زید خالدہ پر قبضہ کر سکتا ہے یا نہیں (۴) زید کو واسطے تجدید نکاح کی ضرورت ہے کہ نہیں۔

(الجواب) طلاق بائنہ اس صورت میں شرعاً ثابت ہے، دو مرد عادل نمازی کی گواہ اس بارہ میں کافی ہے، (۱) تیسرے گواہ کی داڑھی اگر غیر مشروع ہے تو اس کی گواہی معتبر نہیں ہے، مگر کسی گواہ کا سزا یافتہ ہونا اور بعد توبہ کے نیک ہو جانا، اسی طرح بازار میں دکان خیاطت کرنا مانع عن الشہادت نہیں ہے کذافی کتب الفقه(۲) پس جب کہ ثابت ہوا کہ طلاق بائنہ اس صورت میں خالدہ پر واقع ہوگئی تو زید کا دعویٰ دخل زوجیت کا باطل ہے اگر عورت راضی ہو تو تجدید نکاح ہو سکتی ہے۔

شوہر اگر طلاق کا اقرار کرلے تو طلاق ہو جاتی ہے

(سوال ۷۹۱) ایک عورت نے بیان کیا کہ میرے خاوند نے مجھ کو بارہا طلاق زبانی دے دی ہے اور دو تین مسلمان کہتے ہیں کہ اس شخص نے ہمارے سامنے اپنی عورت کو طلاق دینے کا اقرار کیا ہے، اور عورت نے جب خاوند سے دریافت کیا تو اس نے طلاق سے انکار کیا، اس صورت میں اگر عورت کسی امام مسجد سے بعد عدت کے نکاح کر لیوے تو امام کے پیچھے نماز جائز ہے یا کیا۔

(الجواب) اقرار طلاق کا کرنے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اگر دو مسلمان نمازی پرہیز گار گواہی اقرار طلاق کی دیتے ہیں تو عورت شرعاً مطلقہ ہو گئی، بعد عدت کے دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے، اور انکار شوہر کا معتبر نہیں ولو قيل له طلقت امرأتك فقال نعم اوبلى بالهجاء طلقت الخ (در مختار)(۳) وفيه ايضاً ولو نكحها قبل امس وقع الآن لان الا نشاء فى الما ضى انشاء فى الحال الخ پس جب کہ طلاق ہو گئی تو بعد عدت کے وہ عورت جس کسی سے نکاح کرے درست ہے اور امام مذکور پر کچھ الزام نہیں اور نماز اس کے پیچھے صحیح ہے۔

صورت مسئولہ میں طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۷۹۲) زید نے اپنی لڑکی سلمہ کا جو چھ سات ماہ کی تھی بکر کے ساتھ نکاح کر دیا، بعدہ زید اور اس کی منکوحہ کے درمیان منازعت و مخالفت ہو گئی، جس پر منکوحہ زید اپنی دختر نابالغہ سلمہ کو لے کر ماں باپ کے گھر چلی گئی، سولہ سترہ برس وہاں رہی، جب سلمہ بالغہ ہوئی تو بکر نے سلمہ کے نانا سے زفاف کی خواستگاری کی تو انہوں نے نکاح کا انکار کیا تو بکر بذریعہ عدالت چارہ جو ہوا، اور نکاح کے ثبوت کی شہادتیں دلائیں اور زید نے بھی نکاح کر دینا تسلیم کیا، جس پر مجسٹریٹ نے فیصلہ بحق بکر کر دیا، بعد سلمہ نے اپیل کیا جس پر بکر نے یہ کہا کہ اگر سلمہ کے نانا حلفیہ جو کچھ لکھ دیوے تو میں اسی پر کاربند رہوں گا، سلمہ کے نانا نے قرآن شریف اٹھا کر بیان کیا کہ بکر کے اور سلمہ کے

---

(۱) ونصا بها لغيرها من الحقوق سواء كان الحق مالاً او غيره كنكاح وطلاق ووكالة الخ رجلان الخ او رجل و امراتان الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الشهادات ج ٤ ص ٥١٥ ط.س.ج٥ص ٤٧٠) ظفير.

(۲) والفاسق اذا تاب لا تقبل شهادته مالم يمض عليه زمان يظهر عليه اثر التوبة (رد المحتار باب القبول وعدمه ج ٤ ص ٥٢٢ ط.س.ج٥ص٤٧٣) ان صاحب الصناعة الدنية كالزبال والحائك مقبول الشهادة اذا كان عد لا فى الصحيح (ايضاً ج ٤ ص ٥٢٤ ط.س.ج٥ص٤٧٥) ظفير.

(۳) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الصريح ج ٢ ص ٥٩٢ .ط.س.ج٣ص٢٤٩ .١٢ ظفير.

درمیان کوئی نکاح نہیں ہے، اس پر عدالت نے فیصلہ کر دیا، اب کیا بکر کے کاربند ہونے کا لفظ طلاق کنائی ہو گیا نہیں، سلمہ اب نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) نکاح سلمہ نابالغہ کا جو اس کے باپ نے کیا تھا صحیح ہے اور بکر کے اس لفظ کاربند ہونے کا کہنے سے طلاق نہیں ہوئی لانه ليس من الفاظ صريح الطلاق ولا من كناياته قال في الشامي واراد بما اللفظ او ما يقوم مقامه من الكناية المستبينه والا شارة المفهومة (الیٰ ان قال) لان ركن الطلاق اللفظ او ما يقوم مقامه الخ۔(۱)

طلاق کے معنی نہ جانتا ہو مگر وہ لفظ کہنے کی گواہی دے تو اس سے طلاق ثابت ہو گی

(سوال ۷۹۳) کیا اگر کوئی گواہ تعریف طلاق نہ بیان کر سکے اور کہے کہ میں یہ نہیں جانتا کہ طلاق کس کو کہتے ہیں. مگر وہ گواہ زید کے اس قول کی شہادت دے کہ میرے سامنے زید نے ہندہ کو تین مرتبہ یہ کہا کہ میں نے تجھ کو طلاق دی، تو فرمایا جائے کہ وقوع طلاق کے لئے ایسی شہادت کافی ہو گی یا نہیں، بیانات گواہان مسمیان قیدار خاں و تولا خاں ہمرشتہ استفتاء ہذا ہیں۔

(الجواب) ایسی شہادت ثبوت طلاق کے لئے کافی ہے اور طلاق واقع ہو جاوے گی۔

میل ملاپ سے مایوسی کے وقت طلاق نہ دینا کیسا ہے

(سوال ۷۹۴) زوجہ و شوہر میں دلی رنجش ہے۔ میل ہونے کی امید ختم ہو چکی ہے، عورت طلاق چاہتی ہے شوہر طلاق نہ دے تو اس کو گناہ ہوتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) ایسی صورت میں شوہر طلاق نہ دینے سے گناہگار ہوتا ہے۔(۲)

تنہائی کی طلاق واقع ہوتی ہے

(سوال ۷۹۵) زید نے اپنی زوجہ کو تنہائی میں کوٹھے کے اندر طلاق دی اور کہا مجھ سے اب کوئی تعلق نہیں رہا، پھر بعد لوگوں کے سامنے اس کا تذکرہ کیا، پس طلاق کس وقت واقع ہوئی اور عدت کب سے شمار ہو گی۔

(الجواب) طلاق اسی وقت واقع ہو گئی جس وقت زید نے تنہائی میں طلاق دی اور عدت بھی اسی وقت سے شمار ہو گی۔

نابالغ شوہر کی عورت دوسری شادی نہیں کر سکتی

(سوال ۷۹۶) زید کی شادی اس کے تایا چچا نے صغر سنی میں کر دی تھی، منکوحہ زید ایک سال سے بالغ ہے، زید کے بالغ ہونے کی ابھی دو تین سال تک امید نہیں ہے، زید کے تایا چچا آزاد نہیں کرتے، منکوحہ بالغہ بغیر شوہر واس کے تایا چچا کی آزادگی وطلاق کے نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) زید کے تایا چچا اگر زید کی طرف سے طلاق دیں بھی تو وہ معتبر نہیں طلاق واقع نہیں ہو گی، اور نہ زید نابالغ کی طلاق واقع ہو سکتی ہے، پس اس صورت میں منکوحہ بالغہ نکاح ثانی نہیں کر سکتی۔ كما ورد في الحديث

---

(۱) رد المحتار باب الصريح ج ۲ ص ۵۹۰ ط.س. ج۳ص۲۴۷. ظفیر.

(۲) ويجب لوفات الامساك بالمعروف (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۲ط.س. ج۳ص۲۲۹) ظفیر.

الطلاق لمن اخذ الساق. (۱)

نکاح ہوا مگر شوہر نے نہ نان نفقہ دیا نہ حقوق شوہری ادا کئے کیا حکم ہے

(سوال ۷۹۷) ایک لڑکی کا نکاح اس شخص کے ساتھ کر دیا، لیکن اب لڑکی والدین کے گھر ہے، شوہر نہ اس کو نان نفقہ دیتا ہے نہ صحبت اور خلوت ہوئی، صحبت اور خلوت نہ ہونے سے نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں، اور دوسرا نکاح اس لڑکی کا درست ہے یا نہ۔

(الجواب) پہلا نکاح اس لڑکی کا صحیح ہو گیا، اور خلوت یا صحبت نہ ہونے سے نکاح نہیں ٹوٹتا جب تک شوہر اول سے طلاق نہ لی جاوے اور عدت نہ گذر جاوے دوسرا نکاح اس کا صحیح نہیں ہے۔

قسم کھانا کہ دوسرا نکاح کروں تو وہ حرام

(سوال ۷۹۸) زید نے قسم کھائی کہ اگر میں ہندہ کے سوا دوسرا نکاح کروں تو وہ بی بی مجھ پر حرام ہے، اگر اب زید دوسرا نکاح کرے تو کیا حکم ہے۔

(الجواب) دوسری منکوحہ پر طلاق واقع ہو جاوے گی۔ (۲)

یہ کہنا کہ دنیا کی ساری عورتیں میری ماں ہیں

(سوال ۷۹۹) زید نے کہا دنیا کی کل عورتیں میری ماں ہیں، اب زید کسی عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا کیا؟

(الجواب) یہ قول لغو ہے جس عورت سے چاہے نکاح کر سکتا ہے۔

مطلقہ سے جماع

(سوال ۸۰۰) زید طلاق والی بیوی سے جماع کرتا ہے اور زید مسجد کا امام ہے تو اس کے پیچھے نماز درست ہو گی یا نہ۔

(الجواب) ایسے شخص کو امام بنانا حرام ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ (۳)

حلالہ میں جماع کا شرط ہونا

(سوال ۸۰۱) بغیر جماع شوہر ثانی مطلقہ شوہر اول کے لئے حلال ہو جاتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) بغیر جماع شوہر ثانی شوہر اول کے لئے مطلقہ ثلثہ حلال نہیں ہو سکتی۔ (۴)

یہ کہنا کہ فلاں کام کروں تو میری زوجہ پر طلاق

(سوال ۸۰۲) زید نے قسم کھائی کہ اگر فلاں کام کروں تو میری زوجہ پر تین طلاق ہیں، اب زید نے وہ فعل کیا تو

---

(۱) ابن ماجه كتاب الطلاق . ظفير.

(۲) وتنحل اليمين بعد وجود الشرط مطلقا الخ الدر المحتار على هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۹۰ .ط.س. ج۳ص ۳۵۵) ظفير. (۳) ويكره امامة عبدوا عرابى وفاسق مختصر ا(در مختار باب الا مامة ج۱ص ۵۵۹) ظفير. (۴) وان كان الطلاق ثلثا فى الحرة او ثنتين فى الا مة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا و يد خل بها ثم يطلقها الخ (هدايه ج ۲ ص ۳۷۸) ظفير.

زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی۔(۱)

شوہر سے یہ کابین نامہ لکھوانا کہ بلا اجازت دوسری شادی نہ کروں گا

(سوال ۸۰۳) ملک بنگال میں دستور ہے کہ دولہا سے علاوہ مہر کے ایک کاغذ بنام کابین نامہ رجسٹری شدہ لیتے ہیں اور اس میں چار شرائط ہوتے ہیں، منجملہ ان شرطوں کے ایک شرط یہ بھی ہے کہ بلا اجازت کے دوسری شادی نہ کروں گا اگر کروں گا تو طلاق ہے، اور یہ شرط **فانکحوا ماطاب لکم من النساء مثنیٰ وثلث وربع** کے مخالف ہے یا نہیں، اور بعض دفعہ یہ کابین نامہ قبل عقد بھی رجسٹری ہوتا ہے کیا حکم ہے۔

(الجواب) جواب مسئلہ مستفسرہ یہ ہے کہ **فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلث وربع** (۲) میں امر وجوب کا نہیں ہے بالاتفاق امر اباحت ہے کہ اگر کرو تو جائز ہے، پس اگر لڑکی کے اولیاء اس وجہ سے کہ دوسرا نکاح کرنے کی صورت میں شوہر عدل نہ کرے گا اور ہماری لڑکی کو تکلیف پہنچے گی، ایسی شرط کر لیویں تو کچھ حرج معلوم نہیں ہوتا، البتہ عموماً یہ قاعدہ مقرر کر لینا اچھا نہیں ہے۔ یعنی واقع ہو جائے گی و قبل از عقد جب تک تحقق شرط وقوع جزاء ضروری ہے یعنی طلاق واقع ہو جاوے گی، قبل از عقد جب تک اضافت الی العقد نہ پائی جاوے تو اقرار ہر جگہ معتبر نہیں ہوتا، لیکن جو صورت سوال میں درج ہے کہ دوسری زوجہ کی طلاق زوجہ اولیٰ کے نکاح کے بعد پر معلق کیا ہے تو اس میں قبل عقد اور بعد عقد برابر ہے، اگر بعد نکاح زوجہ اولیٰ وہ شخص دوسری زوجہ سے نکاح کرے گا دوسری زوجہ پر طلاق واقع ہو جاوے گی۔(۳)

گونگا کی طلاق واقع کس طرح ہوتی ہے

(سوال ۸۰۴) زید گونگا بہرا نابینا ہے، اس کے والد نے بوقت بلوغ اس کا عقد ایک عورت سے کرا دیا تھا، ایجاب وقبول زید کی جانب سے زید کے والد نے کیا تھا، ایک زمانہ تک اشارہ وغیرہ سمجھتا رہا، اب ۵۔۶ سال سے اشارہ بالکل نہیں سمجھتا، اس کے زوجہ علیٰحدگی چاہتی ہے، علیٰحدگی کی کیا صورت ہے۔

(الجواب) گونگے کی طلاق اشارہ سے واقع ہو جاتی ہے یعنی جو اشارہ طلاق کا اور علیٰحدہ کرنے کا معہود و معلوم ہو، اگر وہ اس طریق سے اشارہ کر دے تو طلاق واقع ہو جاوے گی اور اگر گونگا لکھنا جانتا ہو تو لکھنے سے طلاق واقع ہو گی، اس صورت میں کسی اور اشارہ سے طلاق واقع نہ ہو گی **کذا فی الدر المختار والشامی** (۴) اور اگر نہ کوئی اشارہ طلاق کا وہ کر سکتا ہو اور نہ لکھ سکتا ہو تو پھر طلاق واقع ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے اور نکاح ثانی کرنا اس کی زوجہ کو بدون طلاق کے درست نہیں ہے۔

---

(۱) وتنحل اليمين اذا وجد الشرط مرة (الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۸ .ط. س. ج ۳ ص ۳۵۲) ظفير. (۲) سورة النساء ركوع . ۱ . ظفير.

(۳) وتنحل اليمين اذا وجد الشرط مرة (الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۸ .ط. س. ج ۳ ص ۳۵۲) ظفير. (۴) ويقع طلاق كل زوج بالغ عاقل الخ اواخر س باشارته المعهود فانها تكون كعبارة النا طق ا ستحسانا (د رمختار) وفى التتار خانيه من الينا بيع ويقع طلاق الا خرس بالا شارة يريد به الخ فان كان الا خرس لا يكتب و كان له اشارة تعرف فى طلاقه ونكاحه وشرائه وبيعه فهو جائز الخ (رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۴ .ط.س. ج ۳ ص ۲۳۵) ظفير.

عورت طلاق کا دعویٰ کرے اور شوہر انکار تو کیا کیا جائے

(سوال ۸۰۵) اگر عورت مدعیہ تین طلاق کی ہو اور شوہر طلاق سے انکار کرتا ہو تو طلاق کے ثبوت کی کیا صورت ہو سکتی ہے، آیا گواہوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہو جاوے گی یا کیا، اور کیسے گواہوں کی گواہی سے طلاق کا ثبوت ہوگا، اور طلاق کے ثبوت کے لئے تحریری طلاق ہونا ضروری تو نہیں، اگر زبانی طلاق دے دیوے تو کیا حکم شریعت مطہرہ دیتی ہے، اور عورت نان نفقہ کا دعویٰ کرتی ہے، یہ دعویٰ طلاق کے دعویٰ کے منافی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

(الجواب) جس صورت میں عورت دعویٰ طلاق کا کرے اور شوہر منکر ہو طلاق سے تو دو گواہ عادل مسلمان یعنی نمازی پرہیز گار فسق و فجور سے بچنے والوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ ہر دو گواہ باہم متفق اللفظ والمعنی گواہی دیویں، گواہوں کا اختلاف یہاں بھی موجب رد شہادت ہے، درمختار میں ہے ولزم فی الکل الخ لفظ اشھد بقولھا والعدالۃ لو جوبہ الخ وایضاً فی الدر المختار وکذا تجب مطابقۃ الشھادتین لفظاً ومعنی الخ(۱) پس صورت مسئولہ میں اور واقعہ مذکورہ میں اگر دو گواہ مسلمان عادل بلا اختلاف بیان، طلاق کی گواہی دیں تو شرعاً طلاق ثابت ہے، اور بصورت ثابت ہونے تین طلاق کے "علاقہ نکاح" مابین الزوجین منقطع ہے اور واضح ہو کہ طلاق واقع ہونے کے لئے شرعاً لکھنے کی ضرورت نہیں ہے شوہر اگر زبانی طلاق دیوے اور تحریر میں نہ لاوے تب بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور نان نفقہ کا دعویٰ کرنا عورت کا دعویٰ طلاق کو مضر نہیں ہے۔

شوہر کے پابند شریعت نہ ہونے کی وجہ سے نکاح فسخ نہیں ہو سکتا

(سوال ۸۰۶) ایک لڑکی کا نکاح ایک شخص کے ساتھ کر دیا تھا مگر شوہر اور اس کی گھر والے بد دین ہیں یعنی نماز، روزہ کے پابند نہیں اور پاخانہ کے لئے عورتیں جنگل میں جاتی ہیں تو ایسی حالت میں اس لڑکی کا نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہ؟ اور لڑکی مہر پانے کی مستحق ہے یا نہ اگر مہر کے عوض میں طلاق لی جاوے تو جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) نکاح ہو گیا اب بدون طلاق دینے شوہر کے نکاح فسخ نہیں ہو سکتا اگر لڑکی بوجہ شوہر کے اور اس کے گھر والوں کی بد دینی کی وجہ سے وہاں جانا نہیں چاہتی تو جس طرح ہو شوہر سے طلاق لی جاوے اگر مہر کے عوض وہ طلاق دے تو ایسا ہی کیا جاوے، اگر عورت سے صحبت ہو گئی ہے تو مہر پورا واجب ہے۔(۲)

طلاق معلق سے بچنے کی تدبیر

(سوال ۸۰۷) زید نے بحالت غصہ اپنے باپ سے جو ضعیف العمر بیمار ہیں یہ کہہ دیا کہ اگر میں تمہاری خدمت اپنے ہاتھ سے کروں تو میری زوجہ کو تین طلاق، لیکن زید اپنے اس قول سے نہایت پشیمان ہے اور باپ کی خدمت کرنا چاہتا ہے سوائے زید کے اور کوئی خدمت کرنے والا اس کے باپ کا نہیں ہے۔ مگر خدمت کرنے میں تین طلاق واقع ہونے کا اندیشہ ہے، اگر خدمت کرنے سے اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع نہ ہوں تو زید خدمت کرنے

---

(۱) الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادات ج ٤ ص ٥٣٨. ٥١٦. ط.س. ج٥ ص ٤٦٢. ظفیر.
(۲) ومن سمی مہراً عشرۃ فما زاد فعلیہ المسمی ان دخل بھا او مات عنھا (ہدایہ ج ۲ ص ۳٠٤) ظفیر.

کو تیار ہے۔

(الجواب) باپ کی خدمت کرنا ضروری اور واجب ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ خدمت کرنے سے اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو جاویں گی، پس تدبیر تین طلاق سے بچنے کی یہ ہو سکتی ہے کہ اس عورت کو ایک طلاق رجعی دے دی جاوے اور عدت یعنی تین حیض پورے ہونے دیں یہاں تک کہ عدت ختم ہونے پر وہ عورت شوہر کے نکاح سے خارج و علیٰحدہ ہو جاوے گی، اس وقت باپ کی خدمت کرے قسم پوری ہو جاوے گی اور تین طلاق واقع نہ ہوں گی، کیونکہ وہ عورت اس وقت محل طلاق نہیں ہے، پھر نکاح اس عورت سے دو گواہوں کے روبرو تھوڑے سے مہر کے ساتھ مثلاً دس درہم یعنی اڑھائی تین روپیہ کے ساتھ کرلیوے، اس تدبیر سے حلالہ کی ضرورت نہ ہوگی اور پھر ہمیشہ باپ کی خدمت کرتا رہے طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ وہ تعلیق اور قسم ایک دفعہ میں ختم ہو جاوے گی، ھکذا فی الدر المختار وغیرہ۔(۱)

بلا عذر گواہی میں تاخیر

(سوال ۸۰۸) زید ہندہ کو طلاق دے کر اس کے ساتھ شب باشی کرتا رہا، دو لڑکے بھی پیدا ہوئے، اب دو شخص گواہی دیتے ہیں کہ زید نے ہندہ کو طلاق مغلظہ دی ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(الجواب) طلاق کے گواہ اگر بلا عذر گواہی دینے میں تاخیر کریں فاسق ہو جاتے ہیں، ان کی گواہی سے طلاق ثابت نہیں ہوتی۔(۲)

---

(۱) وتنحل الیمین اذا وجد الشرط مرة (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار با لتعلیق ج ۲ ص ۶۸۸. ط.س. ج۳ ص ۳۵۲) ظفیر۔

(۲) ومتی اخر شاھد الحسبة شھادته بلا عذر فسق فترد الخ (الدر المختار علی ھامس رد المحتار ج ٤ ص ٥١٤. ط.س. ج۵ ص ٤٦۳) ظفیر۔

باب ہشتم

طلاق رجعی سے متعلق احکام و مسائل

دو طلاق کے بعد عدت میں ہم بستری سے رجعت ہو جاتی ہے

(سوال ۸۰۹) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو دوبار طلاق دے دی، اور پھر وہ دونوں زوج اور زوجہ ایک مکان میں رہتے رہے، باز چند دن باز نہ آئے وطی کر بیٹھے۔ اب یہ فرمائیے کہ وہ وطی کرنا ہی رجعت ہو گیا یا تجدید نکاح کی ضرورت ہے۔

(الجواب) دو طلاق بھی رجعی ہیں یعنی بعد دو طلاق رجعی کے عدت میں رجعت صحیح ہے، پس اس صورت میں رجعت صحیح ہو گئی اور ہم بستری کرنا شوہر کا عدت میں یہی رجعت ہے، اب دوبارہ رجعت کرنے کی اور نکاح کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ وہ عورت بدستور نکاح میں ہے اور اس کی زوجہ ہے۔(۱)

دو صریح طلاق کے بعد بیوی

(سوال ۸۱۰) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو دو طلاق صریح دی، اب وہ اس کو لوٹا سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) دو طلاق صریح کے بعد عدت کے اندر بدون نکاح کے اس کو لوٹا سکتا ہے اور عدت کے بعد نکاح جدید کی ضرورت ہے، (۲) اور عدت طلاق کی تین حیض ہیں (۳) **هكذا فى كتب الفقه . قال الله تعالىٰ الطلاق مرتان اى التطليق الذى يراجع بعده مرتان اى اثنان فامساك اى فعليكم امساكهن بعده بان تراجعوهن الخ جلالين۔**(۴)

غصہ میں دو مرتبہ کہا طلاق دی طلاق دی، کیا حکم ہے

(سوال ۸۱۱) بکر نے غصہ میں آکر دو مرتبہ اپنی زوجہ ہندہ کو کہا کہ میں نے طلاق دی طلاق دی، آیا ہندہ کو طلاق ہوئی یا نہیں، اگر طلاق ہوئی تو کون سی، تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا کیا۔

(الجواب) اس صورت میں زوجہ بکر مسماۃ ہندہ پر دو طلاق رجعی واقع ہو گئی عدت کے اندر رجعت درست ہے اور بعد عدت کے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔(۵) **هكذا فى كتب الفقه.**

---

(۱) اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها فى عدتها رضيت بذلك او لم ترض الخ والرجعة ان يقول راجعتك الخ اويطاها او يقبلها او يلمسها بشهوة الخ (هدايه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳) ظفير.

(۲) واذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها فى عدتها رضيت بذلك اولم ترض كذا فى الهدايه (عالمگيرى مصرى باب الرجعة ج ۱ ص ۴۲۸) واذا كان الطلاق بائناً دون الثلاث فله ان يتزوجها فى العدة وبعد انقضائها (ايضاً ج ۱ ص ۴۳۱) ظفير.

(۳) وهى فى حق حرة الخ تحيض لطلاق الخ بعد الدخول حقيقة او حكماً الخ ثلاث حيض كوامل (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵. ط.س. ج۳ص ۵۰۴) ظفير.

(۴) تفسير جلالين سورة البقره ص ۱۲. ظفير.

(۵) اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها فى عدتها (هدايه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳) ظفير.

نکاح میں رہو یا طلاق لے لو، اس کے جواب میں بیوی نے کہا طلاق لیتی ہوں کیا حکم ہے

(سوال ۸۱۲) عمر نے اپنی منکوحہ کو کہا کہ چاہو تم میرے نکاح میں رہو چاہو طلاق لے لو تم کو اختیار ہے، منکوحہ نے کہا میں طلاق لیتی ہوں، اس صورت میں بھی طلاق بائن ہو گئی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں بھی طلاق رجعی واقع ہو گی کما فی الدر المختار امرک بیدک فی تطلیقة او اختاری تطلیقةً فاختارت نفسها طلقت رجعیة الخ۔(۱)

پرچہ لکھ کر طلاق دینے سے کون سی طلاق ہوتی ہے

(سوال ۸۱۳) ایک شخص نے اپنی عورت کو ایک پرچہ لکھ کر دیا جس میں یہ مضمون ہے کہ میں نے اپنی عورت کو طلاق دی، اس صورت میں کس قسم کی طلاق واقع ہوئی اور کیا حکم ہے۔

(الجواب) لکھنے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، پس رقعہ میں جو مضمون شوہر نے لکھا ہے اس سے ایک طلاق رجعی اس کی زوجہ پر واقع ہوئی، عدت کے اندر رجعت اس میں صحیح ہے، یعنی بدون نکاح کے شوہر اس کو لوٹا سکتا ہے اور رکھ سکتا ہے، قال فی الدر المختار یقع بها ای بهذه الا لفاظ وما بمعنا ها من الصریح الخ واحدة رجعیة الخ۔(۲)

ہم اس کو طلاق دیتے ہیں کہنے سے طلاق رجعی واقع ہوئی

(سوال ۸۱۴) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کے متعلق ایک خط پنچ کے نام لکھا، جس میں حسب ذیل فقرے لکھے ہیں، کل پنچان کو معلوم ہو کہ ہم نے اس لڑکی سے بھر پایا، آپ ہمارا زیور وغیرہ جو کچھ اس کے پاس ہے اس سے لے کر ہمارے ماں باپ کے پاس بھجوا دیجئے ہم اس کو نہیں رکھیں گے اس کے ماں باپ کہتے تھے کہ ہماری لڑکی کو جواب دو، سو اب ہم خود طلاق دیتے ہیں پس اس صورت میں کس قسم کی طلاق واقع ہوئی۔

(الجواب) اس صورت میں ایک طلاق رجعی اس کی عورت پر واقع ہوئی ہے کیونکہ طلاق صرف اس لفظ سے واقع ہوئی ہے۔ "اب ہم خود طلاق دیتے ہیں۔" اور کوئی لفظ طلاق کا اس مضمون میں نہیں ہے، لہٰذا اس لفظ سے ایک طلاق رجعی واقع ہوئی۔(۳)

آج سے اس کو طلاق ہی سمجھو کہا تو کون سی طلاق ہوئی

(سوال ۸۱۵) زید نے اپنی بیوی سے ناخوش ہو کر ایک محلّہ کی عورت کو مخاطب کر کے اپنی بیوی کی نسبت کہا کہ آج سے ان کو طلاق ہی سمجھو، دوسرے یہ کہ آج سے اگر ہم ان سے بیوی کا برتاوا رکھیں تو اپنی لڑکی سے زنا کریں، اس صورت میں کون سی طلاق ہوئی، دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔

---

(۱) الد المختار علی هامش رد المحتار باب تفویض الطلاق ج ۲ ص ٦٦١. ط.س. ج۳ص ۳۲۳. ۱۲ ظفیر.
(۲) الدر المختار علی هامش ردا لمحتار باب الصریح ج۲ ص ۵۹۰. ط.س. ج۳ص۲٤۸. ۱۲ ظفیر.
(۳) صریحه مالم یستعمل الا فیه الخ کطلقتك وانت طالق الخ یقع بها ای بهذه الالفاظ وما بمعنا ها من الصریح الخ واحدة رجعیة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ و ج ۲ ص ۵۹۲. ط.س. ج۳ص۲٤۷) ظفیر.

(الجواب) اس صورت میں زید کی زوجہ پر ایک طلاق رجعی واقع ہو گئی۔ اور دوسرا جملہ کہ "آج سے اگر ہم ان سے بیوی کا برتاوا رکھیں الخ" یہ لغو ہے، پس عدت میں رجعت درست ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید ہو سکتا ہے اور کچھ کفارہ اس میں نہیں ہے۔(۱)

ایک طلاق دے کر متعدد لوگوں سے کہتا رہا کہ طلاق دے دی تو کتنی طلاق واقع ہو گی

(سوال ۸۱۶) زید نے اپنی سسرال میں پچیا ساس کے سامنے کہا کہ بیوی کو کہہ دو کہ ہم نے طلاق دیا۔ پھر اپنی سالیوں کے سامنے کہا کہ ہم نے تمہاری بہن کو طلاق دے دیا، پھر باہر مردوں میں بھی کہا کہ ہم نے طلاق دیدیا اور چوتھے شخص سے بھی ایسا ہی کہا، مگر یہ تین بار جو اول دفعہ کے بعد طلاق کا تکرار کیا گیا یہ محض بغرض اطلاع و اخبار کے کہا ہے، اس سے تجدد و تعدد طلاق مراد نہیں تھا، اب جو کچھ حکم ہو مطلع فرمایئے۔

(الجواب) اگر نیت زید کی دوبارہ اور سہ بارہ وغیرہ سے خبر دینا اسی طلاق اول کی ہے تو اس کی زوجہ پر صرف ایک طلاق رجعی واقع ہوئی، (۲) اور حکم اس کا یہ ہے کہ عدت کے اندر رجعت بلا نکاح کے درست ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا حلالہ کے ہو سکتا ہے۔

شراب پی کر دو طلاق دی کیا حکم ہے

(سوال ۸۱۷) ایک شخص نے شراب پی اور حالت مدہوشی و غصہ میں اپنی زوجہ کو دو طلاق دی، آیا طلاق بائن پڑی یا نہیں۔

(الجواب) ایک یا دو طلاق صریح سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے بائنہ نہیں ہوتی۔(۳) (اور شراب کے نشہ کی طلاق واقع ہوتی ہے وفی التتار خانیه طلاق السکران و اقع اذا سکر من الخمر او النبیذ. رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۴ ظفیر).

دو طلاق دی اور رجوع کر لیا۔ اب چار سال بعد پھر طلاق دی تو کیا حکم ہے

(سوال ۸۱۸) ایک عورت کا یہ خیال ہے کہ عرصہ تین چار سال کا ہوا، اس کو اس کے شوہر نے دو طلاق دی تھی اور درمیان عدت کے رجوع کر لیا تھا۔ اب تین چار سال کے بعد ایک طلاق اور دے دی، آیا یہ بعد کو دی ہوئی طلاق اور طلاقوں سے ملحق ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) مطلقہ کی عدت کے بعد اگر پھر اس کو طلاق دی جاوے تو وہ پہلی طلاق کے ساتھ ملحق نہیں ہوتی، کیونکہ طلاق کے لاحق ہونے کی شرطوں میں سے یہ ہے کہ عدت کے اندر مکرر طلاق دی جاوے، در مختار میں ہے الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدة قوله بشرط العدة هذا الشرط لا بدمنه فی جمیع صور اللحاق الخ شامی۔(۴)

---

(۱) اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها فی عدتها رضيت بذلك او لم ترض الخ واذا كان الطلاق بائنا دون الثلث فله ان يتزوجها فی العدة وبعد انقضائها (هدايه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳ وج ۲ ص ۳۷۸) ظفير. (۲) واذا قال انت طالق ثم قيل له ما قلت فقال قد طلقتها او قلت هی طالق فهی طالق واحدة لا نه جواب (رد المحتار باب الصريح ج ۲ ص ۶۳۲ .ط.س. ج۳ص ۲۹۳) ظفير. (۳) صريحه مالم يستعمل الا فيه الخ كطلقتك وانت طالق الخ ويقع بها الخ واحدة رجعية وان نوى خلافها من البائن الخ او لم ينو شيئاً (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الصريح ج ۲ ص ۵۹۰ .ط.س. ج۳ص ۲۴۷) ظفير.
(۴) ايضاً باب الكنايات ج ۲ ص ۶۴۵ .۱۲ ظفير.

جعلی داماد بن کر جس نے طلاق دی ہے اس کی خود بیوی پر طلاق ہو جائے گی۔

(سوال ۸۱۹) عمر زید کا داماد ہے، زید نے عمر سے کسی دشمنی کی وجہ سے بکر کو اپنا جعلی داماد بنا کر یعنی بغیر اس کے کہ واقع میں زید نے اپنی لڑکی کا نکاح بکر کے ساتھ کیا ہو، عدالت میں حاکم کے روبرو یہ بات ظاہر کی کہ یہ بکر میرا داماد ہے، حالانکہ واقعہ اس کے خلاف ہے جعلی داماد نے حاکم کے سامنے کہا کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہوں، اور جعلی داماد کے واقع میں ایک بیوی ہے، تو یہ طلاق اور طلاق نامہ جو حاکم کے روبرو لکھا گیا اس کی نفس الامر بیوی کے حق میں معتبر ہوگا یا نہیں۔ اور بکر کی واقعی بیوی مطلقہ ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں بکر کی واقعی بیوی پر طلاق واقع ہو جاوے گی۔ قال فی الدر المختار باب الصریح صریحه مالم یستعمل الا فیه فطلقتك الخ ویقع بها واحدة رجعیة وان نوی خلافها(۱) الخ وقال علیه الصلوٰة والسلام ثلث جدهن جدو هز لهن جدو عد صلی الله علیه وسلم منهن الطلاق۔(۲)

ہم اس کو برابر طلاق دیتے ہیں لکھا تو کیا حکم ہے

(سوال ۸۲۰) ایک شخص نے اپنے خسر کو یہ لکھا کہ تمہاری لڑکی ہمارے ماں باپ سے برابر تکرار کرتی ہے، ہم اس کو برابر طلاق دیتے ہیں اس صورت میں اس کی بیوی پر طلاق ہوئی یا نہیں، اور کوئی صورت اس کی زوجیت میں رہنے کی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پر الفاظ مذکورہ فی السوال سے کہ (ہم اس کو برابر طلاق دیتے ہیں) ایک طلاق واقع ہوگئی اور یہ طلاق رجعی ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر شوہر اس کو بدون نکاح کے رجعت کر سکتا ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید بدون حلالہ کے درست ہے قال اللّٰہ تعالیٰ الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسریح باحسان الایه (۳) یعنی طلاق رجعی دو طلاق ہیں پھر شوہر کو اختیار ہے کہ اس کو رکھ لے بھلائی کے ساتھ یا چھوڑ دے بھلائی کے ساتھ یعنی اضرار مقصود نہ ہو۔

ایک طلاق کے بعد دوبارہ نکاح کس طرح ہوگا

(سوال ۸۲۱) ایک شخص اپنی بیوی کو ایک دفعہ طلاق دے دے اگر طلاق واقع ہوگئی تو دوبارہ کس طرح نکاح ہو سکتا ہے۔

(الجواب) اس کی عورت پر ایک طلاق رجعی واقع ہوگئی اگر عدت پوری نہ ہوئی ہو تو شوہر اس کو بدوں نکاح کے پھر رجوع کر سکتا ہے اور اگر عدت پوری ہوگئی ہو تو دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔(۴)

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ ط.س. ج۳ ص ۲۴۷-۱۲ ظفیر.
(۲) مشکوٰة باب الطلاق . ظفیر.
(۳) سورة البقرہ رکوع ۲۹ . ظفیر.
(٤) اذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة الخ فله ان یرا جعها فی عد تها الخ واذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان یتزوجها فی العدة وبعد انقضائها (عالمگیری مصری باب الرجعة ص ٤٣١ ط.س. ج۱ ص ٤٧٢) ظفیر.

طلاق رجعی میں بوسہ سے رجعت ہو جاتی ہے

(سوال ۸۲۲)اگر صورت مسئولہ میں بجائے قول مذکور کے زید نے یہ کہا ہو کہ جب عرصہ دراز سے ہمارے تمہارے درمیان خاص تعلق نہیں ہے تو طلاق تو مدت ہوئی ہو چکی پھر طلاق کیا مانگتی ہو تو اس صورت میں کیا حکم ہے آیا طلاق ہوئی یا کیا؟ اگر طلاق رجعی ہو تو اگر زید ہندہ کا شہوت سے بوسہ لے لے تو رجعت صحیح ہو گی یا نہیں۔

(الجواب)جب کہ معلوم ہوا کہ اس صورت یعنی دوسری صورت میں طلاق رجعی واقع ہوئی تو تقبیل بالشہوۃ سے عدت میں رجعت صحیح ہو گئی، در مختار میں ہے **وبکل مایوجب حرمة المصاهرة الخ وفی الشامی قال فی البحر ودخل الوطی وتقبیل بشهوة الخ**۔(۱)

میں نے طلاق دی کہنے سے طلاق رجعی واقع ہوئی، عدت میں رجعت ہو جاتی ہے

(سوال ۸۲۳)زید نے اپنی زوجہ کو ایک بار یہ کہا کہ میں نے تم کو طلاق دیا، اس صورت میں کیسی طلاق ہوئی اور اس کی رجعت کی کیا صورت ہے۔

(الجواب)اگر منکوحہ اس کی مدخولہ ہے تو یہ طلاق رجعی ہوئی، عدت میں رجعت بلا نکاح صحیح ہے۔(۲)

عدت میں رجعت درست ہے

(سوال ۸۲۴)ایک شخص نے ایک مرتبہ اپنی بیوی کو طلاق دی، اب عدت میں دس بارہ روز کا وقفہ ہے تو رجعت درست ہے یا نہیں، لفظ یہ ہیں (طلاق قطعی دی)۔

(الجواب)اس صورت میں اگر شوہر نے صرف ایک طلاق دی ہے تو عدت میں رجعت کرنا درست ہے یعنی بلا نکاح لوٹا سکتا ہے، شوہر یہ کہے کہ میں نے اپنی بیوی سے رجوع کر لیا۔(۳)اور قطعی کا لفظ یقینی کے معنی میں ہے اس سے طلاق بائنہ نہیں ہوتی۔

طلاق بائن میں رجعت نہیں

(سوال ۸۲۵)طلاق بائن میں رجوع کرنا درست یا نہیں؟

(الجواب) طلاق بائن میں رجوع کرنا بدون نکاح کے درست نہیں ہے البتہ اگر طلاق بائن ایک یا دو ہوں تین نہ ہوں تو عدت کے اندر اور بعد عدت کے نکاح جدید بدون حلالہ کے درست ہے، اور اگر تین طلاق بائنہ دی ہیں تو بدون حلالہ کے نکاح درست نہیں ہے۔( )

---

(۱)رد المحتار باب الرجعة ج۲ ص ۷۲۹ ط.س. ج۳ص ۳۹۹. ۱۲ظفیر.

(۲)اذا طلق الرجل امرأ ته تطليقه رجعية او تطليقتين فله ان يرا جعهافى عدتها رضيت بذلك او لم ترض (الى قوله) والرجعة ان راجعتك اوراجعت امرأتى الخ (هدايه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳) ظفير. (۳)ايضاً ج ۲ ص ۳۷۳. ۱۲ ظفير.

(۴)واذا كان الطلاق بائناً دون الثلث فله ان يتزوجها فى العدة وبعد انقضائها (الى قوله) وان كان الطلاق ثلثا الخ لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويد خل بها ثم يطلقها او يموت عنها (هدايه ج ۲ ص ۳۷۸) ظفير.

میں نے طلاق دے دی ہے کہنے سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے

(سوال ۸۲۶) زید نے اپنے خسر بکر کو ایک خط لکھا زبیدہ اپنی دوسری بیوہ بیٹی کو اطلاع دو کہ ہندہ کو میں نے یعنی زید نے طلاق دے دی ہے، زبیدہ زید سے نکاح کر لے، زبیدہ نے انکار کیا حالانکہ زید نے ہندہ کے پاس کوئی اطلاع نہیں بھیجی، لیکن ہندہ کو سنتے سناتے اس بات کا علم ہو گیا، اور تین ماہ کے اندر زبیدہ زید کے پاس چلی آئی اور اب زید کے ساتھ ہی رہتی ہے، زید نے ہندہ کے ساتھ دوبارہ نکاح نہیں کیا۔ کیا اس صورت میں ہندہ کو طلاق ہو گئی، اور اگر طلاق ہو گئی تو رجعت کی کیا صورت ہے۔

(الجواب) اس صورت میں ہندہ پر ایک طلاق رجعی واقع ہو گئی، عدت کے اندر اندر بلا نکاح زید ہندہ کو رجوع کر سکتا ہے، رجعت یہ ہے کہ عدت کے اندر کہہ لیوے کہ میں نے اپنی زوجہ کو رجوع کر لیا(۱) اور عدت مطلقہ کی تین حیض ہیں۔

ایک دو صریح طلاق کے بعد رجعت درست ہے نکاح جدید کی ضرورت نہیں

(سوال ۸۲۷) زید نے ہندہ سے نکاح کیا ایک سال ہندہ زید کے گھر آباد رہی، زید بیمار ہوا کہ امید زندگی ہرگز نہ تھی، برادران زید نے حالت بیماری میں زید سے جبراً طلاق دلائی قبل از گذرنے معیاد عدت زید نے ہندہ سے پھر رجوع کیا، آیا رجوع صحیح ہے یا تجدید نکاح کی ضرورت ہے۔

(الجواب) اگر طلاق ایک دو صریح زید سے دلائی تب تو عدت کے اندر جو زید نے رجوع کیا وہ صحیح ہو گیا، اور ہندہ بدستور اس کی زوجہ رہی نکاح جدید کی ضرورت نہیں ہے۔(۲) اور اگر زید سے تین طلاق دلائی گئی تو پھر رجوع کرنا صحیح نہیں ہے، اور بدون حلالہ کے ہندہ کے ساتھ زید کا نکاح اب نہیں ہو سکتا۔

اگر خاموش نہیں ہو گی تو طلاق کہنے سے کون سی طلاق واقع ہوئی

(سوال ۸۲۸) باہم سوتن میں جھگڑا ہو رہا تھا، مرد ایک عورت کی طرف مخاطب ہو کر بولا کہ اگر تو خاموش نہیں ہو گی تو تجھ کو طلاق ہے اول مرتبہ میں وہ عورت خاموش نہیں ہوئی، پھر دوسری مرتبہ مرد نے کہا کہ اگر خاموش نہیں ہو گی تو تجھ کو طلاق ہے، اس دفعہ بھی خاموش نہیں ہوئی، پھر تیسری مرتبہ مرد نے کہا کہ اگر خاموش نہیں ہو گی تو تجھ کو طلاق ہے، اس مرتبہ ثالث میں عورت بالکل خاموش ہو گئی، اس صورت میں کے طلاق واقع ہوئی اور شوہر کے طلاق کا مالک رہا، اور شوہر کو اختیار لوٹا لینے کا ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق رجعی ہوئی، کیونکہ دو طلاق صریح تک رجعی رہتی ہے کما قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان (۳) ای الطلاق الرجعی اثنان پس عدت کے اندر شوہر اس مطلقہ کو لوٹا سکتا ہے اور بعد عدت کے لوٹانا بلا نکاح جدید کے درست نہیں ہے البتہ نکاح جدید کے ساتھ لوٹا سکتا ہے ھکذا فی الدر المختار (۴) اور

---

(۱) اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقة فله ا ن يرا جعها فى عدتها رضيت بذلك او لم ترض الخ والرجعة ان يقول راجعتك اوراجعت امرأتى الخ اويطأ ها او يقبلها اويلمسها بشهوة (هدايه باب الراجعة ج ۲ ص ۳۷۳) ظفير.
(۲) ایضاً ۱۲ ظفير. (۳) سورة البقره . ۱۲ ظفير.
(۴) حوالہ باربار گذر چکا . ظفير.

شوہر اس صورت میں ایک طلاق کا اور مالک رہا اگر قبل انقضاء عدت ایک طلاق اور دے دے گا تو تین طلاق واقع ہو جاویں گی پھر بدون حلالہ کے اس سے نکاح درست نہ ہوگا کما بین فی کتب الفقہ.

ایک طلاق دو طلاق میں دو طلاق واقع ہوگی

(سوال ۸۲۹) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کہا کہ تجھ کو ایک طلاق دو طلاق تو اس گھر میں جا، ایک شخص نے طالق سے کہا کہ ایک طلاق کیوں باقی رکھا، اس نے جواب دیا کہ وہ ایک طلاق تازیست نہ دوں گا، بعض عالم کہتے ہیں کہ عورت پر تین طلاق واقع ہوئی کیونکہ ایک طلاق دو طلاق جملہ تین طلاق ہوئی بعض کہتے ہیں کہ دو طلاق رجعی واقع ہوئی کیونکہ عطف مفقود اور سکوت معدوم دونوں کے درمیان انفصال نہیں ہے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) جب کہ نیت شوہر کی ایک اور دو کو جمع کرنے کی نہیں ہے تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر دو طلاق رجعی واقع ہوگی جیسا کہ شوہر کے جواب سے بھی معلوم ہوتا ہے۔(۱)

طلاق دی دی دی کہنے سے ایک طلاق واقع ہوئی

(سوال ۸۳۰) خالد کی زبان سے غصہ کی حالت میں اپنی خوش دامن کے دروازہ میں یہ الفاظ نکلے، زید کی بیٹی جمال النساء کو طلاق دی دی دی، لیکن زوجہ کا نام جمال جہاں ہے مگر ولدیت صحیح ہے، آیا غلطی نام زوجہ سے طلاق ہوگئی یا نہیں، دی، دی، دی کا تکرار برائے لفظ طلاق اول ہوگیا برائے طلاق ثلاثہ۔

(الجواب) ایسی غلطی سے طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو جاتی ہے، دی دی دی کا تکرار تاکید طلاق سابق ہے، لہذا اس صورت میں ایک طلاق رجعی ہی رہے گی۔(۲)

ایک طلاق دے کر جب رکھ لیا تو رجعت ہوگئی دوسرے سے اس کا نکاح درست نہیں

(سوال ۸۳۱) عمر نے دھوکہ سے زید کو شراب پلوائی اور کئی آدمیوں کے مدد سے زبردستی زید سے طلاق کے الفاظ کہلوائے، لیکن زید کہتا ہے کہ میں نے ہندہ کو صرف ایک ہی دفعہ طلاق دی ہے، حالت درست ہونے کے بعد کچھ عرصہ دونوں میں تعلق زوجیت قائم رہا، زید کسب معاش کے لئے باہر گیا، عمر نے جبراً اس کی زوجہ سے نکاح کر کے اس کو اپنے پاس رکھا۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) وہ عورت زید کی منکوحہ ہے کیونکہ زید نے ہندہ کو ایک طلاق دی تھی پھر جب اس کو مثل منکوحہ کے رکھا تو رجعت صحیح ہوگئی، اور نکاح قائم رہا، پھر عمر کا نکاح اس سے صحیح نہیں ہوا۔

---

(۱) وبواحدة فی ثنتین واحدة الخ وان نوی واحدة وثنتین فثلاث وفی غیر الموطؤة واحدة کواحدة وثنتین وان نوی مع الثنتین فثلاث مطلقا (در مختار) فان الو او للجمع الخ فصح ان یراد به معنی الواو (رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۶۰۳. ط.س. ج۳ص ۲۶۱) ظفیر.

(۲) اذا طلق الرجل امرأ ته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یرا جعها فی عدتها الخ والرجعة ان یقول راجعتك الخ او یطا ها او یقبلها اویلمسها بشهوة (هدایه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳) ظفیر.

طلاق نامہ لکھا سات دن بعد بچہ پیدا ہوا تواب رجعت نہیں ہو سکتی

(سوال ۸۳۲) زید نے اپنی زوجہ حاملہ کو اس کے کہنے پر طلاق نامہ لکھ دیا مگر تین طلاق نہیں لکھی اور نہ اس نے تین دفعہ زبان سے طلاق دی، طلاق دینے کے پندرہ یوم بعد زید اور اس کی بیوی کا دوبارہ میل ہو گیا، زید نے اس کو نان ونفقہ دینا شروع کر دیا، بعد طلاق نامہ کے آٹھ سات روز میں لڑکی پیدا ہو گئی، آیا زید مسماۃ مذکور کو کسی طرح اپنے گھر رکھ سکتا ہے یا نہ۔

(الجواب) اگر تین دفعہ طلاق تحریر نہیں کی اور نہ زبانی تین طلاق دی تو اس صورت میں عدت کے اندر رجعت بلا نکاح کے درست تھی مگر جب کہ بوقت طلاق وہ عورت حاملہ تھی تو عدت اس کی وضع حمل تھی جب بچہ پیدا ہو گیا تو عدت اس کی ختم ہو گئی،(۱) پس اگر شوہر نے بچہ پیدا ہونے سے پہلے اس کو رجوع نہ کیا تھا تو اب بلا نکاح کے رجوع نہیں کر سکتا البتہ نکاح جدید بلا حلالہ کے کر سکتا ہے **کذا فی کتب الفقہ**۔(۲)

عدت کے اندر رجوع نہ کرنے سے بائنہ ہو گئی نکاح جدید کرنا ہو گا

(سوال ۸۳۳) زید نے اپنی زوجہ کو طلاق رجعی دی پھر رجوع کرنا چاہا لیکن عورت راضی نہیں ہوئی یہاں تک کہ چار پانچ ماہ گذر گئے اور عدت پوری ہو گئی، اب زید زوجہ کو رجوع کر سکتا ہے یا کیا۔

(الجواب) طلاق رجعی میں شوہر کو عدت کے اندر اپنی زوجہ کو رجوع کرنا درست ہے اور اس میں عورت کی رضا مندی کی ضرورت نہیں ہے، بدون رضا واجازت عورت کے بھی شوہر اس کو عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے لیکن اگر شوہر نے عدت کے اندر اپنی زوجہ کو رجوع نہیں کیا خواہ یہ سمجھ کر رجوع نہ کیا کہ بلا رضامندی عورت کے رجوع کرنا درست نہیں ہے تو بعد عدت کے وہ عورت بائنہ ہو گئی، اب بدون نکاح جدید کے اس کو لو ٹانا درست نہیں اور نکاح جدید عورت کی رضامندی سے ہو سکتا ہے۔(۳)

طلاق رجعی میں عدت کے اندر جماع سے رجوع ہو جاتا ہے

(سوال ۸۳۴) زید نے بسلسلہ تکرار اپنی زوجہ ہندہ سے دوبار کہا کہ ہم نے تم کو طلاق دی، اس کے بعد قریب زمانہ میں تعداد ایام یاد نہیں جھگڑا رفع ہونے پر زید نے زوجہ سے ہم بستری کی، کیا ایسی حالت میں الفاظ طلاق باطل ہو کر زوجہ بدستور منکوحہ متصور ہو گی اور فعل ہم بستری حلال ہو گا یا حرام۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق رجعی ہوئی، لہذا اگر عدت میں زید نے اس سے وطی کر لی تو یہ رجعت صحیح ہو گئی اور وہ بدستور زید کی زوجہ ہو گئی، لیکن شرط یہ ہے کہ زید نے عدت کے اندر یعنی طلاق کے بعد تین حیض پورے

---

(۱) وفی حق الحامل الخ وضع جمیع حملها (در مختار) ای بلا تقدیر بمدة سواء ولدت بعد الطلاق اوالموت بیوم اواقل الخ (رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱ ط.س. ج۳ص ۵۱۱) ظفیر. (۲) اذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یرا جعها فی عدتها الخ رضیت بذلك او لم ترض الخ (هدایه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳) واذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان یتزوجها فی العدة وبعد انقضائها (عالمگیری مصری باب الرجعة ج ۱ ص ۴۳۱) ظفیر. (۳) اذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یرا جعها فی عدتها الخ رضیت بذلك او لم ترض الخ (هدایه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳) واذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان یتزوجها فی العدة وبعد انقضائها (عالمگیری مصری باب الرجعة ج ۱ ص ۴۳۱) ظفیر. ج۱ص۴۷۲

ہونے سے پہلے صحبت کی ہو۔(۱)

ایک طلاق دی پھر خبر دینے کے طور پر اس کو کئی مرتبہ دہرایا تو کتنی طلاق ہوگی

(سوال ۸۳۵)ایک شخص نے غصہ میں کہا کہ میں اپنی عورت کو طلاق دے دیتا ہوں، اس کے بعد وہ اپنے مکان کی طرف چلا، لوگوں نے روکا اس نے کہا مجھے کیوں روکتے ہو میں تو طلاق دے چکا ہوں بعدہ گھر میں جاکر اپنی عورت سے کہا کہ تو چلی جا، کسی عورت اجنبیہ کے پوچھنے پر کہ کیوں چلی جاوے، اس نے کہا کہ میں بہت آدمیوں کے سامنے طلاق دے چکا ہوں، وہ شخص کہتا ہے کہ بعد کے الفاظ میں نے خبر دینے اور بتلانے کے واسطے کہے ہیں دوبارہ طلاق دینے کے لئے نہیں کہے، تو ان جملوں سے طلاق رجعی ہوئی یا طلاق مغلظہ۔

(الجواب)اس صورت میں جب کہ شخص مذکور نے دوسری اور تیسری مرتبہ لفظ طلاق کا پہلی طلاق کے خبر دینے کی غرض سے کہا ہے اور جدید طلاق دینے کی نیت سے نہیں کہا تو اس عورت پر ایک طلاق رجعی واقع ہوئی، اس میں عدت کے اندر رجعت بلا نکاح جدید کے صحیح ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید کے ساتھ رجوع کر سکتا ہے کذا فی الدر المختار(۲)

دو طلاق کے بعد رجعت کر لی پھر جب تیسری طلاق دی تو اب وہ مغلظہ ہوگئی

(سوال ۸۳۶)زید نے ہندہ کو ایک طلاق رجعی دے کر رجعت کر لی اندر عدت کے، پھر چند ماہ بعد ایک اور طلاق رجعی دے کر اس سے بھی رجعت کر لی، پھر چند مہینہ کے بعد ایک اور طلاق رجعی دے دی، اس صورت میں تین طلاق زید کی زوجہ ہندہ پر واقع ہوئی یا رجعی۔

(الجواب)اس صورت میں اس کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہوگئی، یعنی تین طلاق کے ساتھ بائنہ مغلظہ ہوگئی، اب بدون حلالہ کے شوہر اول اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔(۳)

اگر آج رات نہ آئی تو طلاق پھر نہ آئی تو رجعی طلاق پڑے گی

(سوال ۸۳۷)اگر کوئی عورت بغیر اپنے شوہر کی رضامندی واجازت کے اپنی ماں کے گھر چلی جاوے اور اس کا شوہر ایک مرتبہ یہ کہے کہ اگر آج رات میں نہ آئی تو اس کو طلاق ہے اور باوجود بلانے کے عورت نہ آئی تو اس پر کس قسم کی طلاق واقع ہوئی۔

(۲)اگر طلاق رجعی پڑی تو رجوع کرنے میں عورت اور اس کے والدین کے اختیارات کیا ہیں۔

(۳)اگر مرد رجوع کرنا چاہے اور عورت یا اس کے والدین رضامند نہ ہوں تو کیا حکم ہے، رجوع کرنے میں عورت کی موجودگی ضروری ہے یا نہیں، بعد رجوع کے دونوں کا ملنا ضروری ہے یا نہیں۔

---

(۱)والرجعة ان يقول راجعتك الخ اويطأها او يقبلها او يلمسها بشهوة (هدايه باب الرجعة ج ۲ ص ۲۷۳)ظفير.
(۲)حوالہ گذر چکا ۱۲ ظفیر. (۳)الطلاق مر تان فامساك بمعروف او تسريح باحسان الخ فان طلقها فلا تحل له حتى تنكح زوجا غيره (سورة البقره. ۲۸) لا ينكح مطلقة من نكاح صحيح نافذ بها اى بالثلاث الخ حتى يطاها غيره الخ بنكاح نافذ الخ وتمضى عدة الثانى (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۹ .ط.س. ج۳ص ۴۰۹) ظفير.

(۴) جب کہ عورت کی شرط طلاق پوری نہ کرنے کی وجہ سے طلاق پڑی تو طلاق کی ذمہ داری عورت پر رہی یا مرد پر اور مہر کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) (۱ تا ۳) اس صورت میں صرف ایک طلاق رجعی اس کی زوجہ پر واقع ہوئی، اس کا حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر شوہر اس کو بدون عورت کی رضامندی اور اجازت کے اور بدون اس کے والدین کی رضا و اجازت کے رجوع کر سکتا ہے یعنی زبان سے یہ کہہ دے کہ میں نے اس کو رجوع کر لیا اور بدستور اپنی زوجہ اس کو قائم رکھا عورت کے پاس ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ صحبت وغیرہ کرنے کی ضرورت ہے، صرف زبان سے کہہ لینے سے کہ میں نے اپنی زوجہ کو رجوع کر لیا رجعت صحیح ہو جاتی ہے اور نکاح قائم رہتا ہے، درمختار میں ہے وتصح بنحو . راجعتك الخ وان ابت الخ۔(۱)

(۴) اس صورت میں عورت نے وہ کام کیا جو کہ سبب ہوا طلاق کے واقع ہونے کا۔

نشہ کی حالت میں طلاق دی ہوش کے بعد رجوع کر لیا کیا حکم ہے

(سوال ۸۳۸) ایک شخص نے بحالت نشہ دو ایک آدمیوں کے بھکانے سے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی، ہوش میں آنے کے بعد انہوں نے دوسرے دن رجوع کر لیا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور رجوع کرنا صحیح ہو گیا یا نہ۔

(الجواب) نشہ کی حالت میں شرعاً طلاق واقع ہو جاتی ہے درمختار لیکن اگر اس نے ایک یا دو طلاق صریح دی تھی تین طلاق نہ دی تھی تو بعد ہوشیار ہونے کے اور نشہ زائل ہونے کے رجوع کر لینا اس کا درست ہے اور بعد رجوع کر لینے کے وہ عورت بدستور اس کی زوجہ رہے گی اور نکاح قائم رہے گا قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان ای الطلاق الرجعی اثنان وقال فی الدر المختار وتصح بنحو راجعتك الخ ان لم یطلق بائناً الخ وفی الشامی قلت ھی ای شروط الرجعة ان لا یکون الطلاق ثلاثاً الخ ۔(۲)

ایک طلاق دو طلاق دی کہنے سے کتنی طلاق ہوتی ہے جب کہ نیت رجعت کی ہو

(سوال ۸۳۹) ایک شخص نے بحالت غضب اپنی بیوی کو کہا کہ ایک طلاق دو طلاق دیا نیت رجعت کی تھی اور یہ کہ عورت کو زجر ہو جاوے تو اس سے تین طلاق ہوئی یا دو، اور رجعت ہو سکتی ہے یا نہ اور اگر مثلاً عورت کو لفظ خطاب سے کہے کہ تجھ کو طلاق دیا یا صیغہ غائب سے کہے تو خطاب اور عدم خطاب سے کچھ فرق ہوتا ہے یا نہ۔

(الجواب) دراصل اس لفظ سے کہ ایک طلاق دو طلاق دیا تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوتی ہے، کما یفھم من قول صاحب الدر المختار وان نویٰ واحدة وثنتین فثلث لو مدخولاً بھا وفی غیر الموطوئة واحدة کقوله لھا واحدة وثنتین لانه لم یبق للثنتین محل الخ (۳) یعنی غیر مدخولہ میں ایک طلاق کہنے سے بائنہ ہو جاتی ہے اور دو کے لئے عورت محل نہ رہے گی اس سے مضموم ہوتا ہے کہ اگر مدخولہ ہے تو تین طلاق واقع ہوں گی لیکن اگر شوہر کی نیت اضراب اور اعراض کی ہے یعنی یہ کہ ایک نہیں بلکہ دو طلاق دیا یعنی ایک پہلی اور ایک

---

(۱) الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۲۸ و ج ۲ ص ۷۳۰ ط.س. ج۳ص۳۹۸، ۴۰۰ . ظفیر.
(۲) رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۰ ط.س. ج۳ص۲۹۸، ۴۰۰ . ظفیر. (۳) الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۶۰۳ ط.س. ج۳ص ۲۶۱ . ظفیر.

اور طلاق دی تو دیانۃً یہ نیت اس کی معتبر ہو جاوے گی اور دو طلاق واقع ہوں گی، اور رجعت عدت میں صحیح ہو گی اور دونوں صورتوں کا حکم ایک ہے۔

طلاق کے بعد رجعت جائز ہے اور بعد عدت نکاح

(سوال ۸۴۰) مسمی عظیم اللہ کی عورت مسماۃ وحیدن ایک روز بلا اجازت شوہر کے ایک ملاقاتی عورت کے نکاح پر جو اس کی بچپن کی سہیلی تھی اور اس کی ہم قوم تھی چلی گئی اور ایک رات اس کے یہاں رہ گئی، اور پھر صبح کو جب اپنے مکان پر آئی تو برادری کے لوگ جو اس عورت کے اور اس کے شوہر کے مخالف اور اس کے برخلاف تھے، انہوں نے مسماۃ وحیدن کو اس کی سہیلی مسماۃ رسولن کے شوہر سے متہم کیا جس کے نو ماہ بعد وحیدن کے لڑکا پیدا ہوا، لیکن اس تہمت کے بعد مسماۃ وحیدن کو اپنے مکان پر آکر حیض آیا جیسا کہ گھر اور محلہ کی عورتوں اور خود عظیم اللہ سے معلوم ہوا، نیز عظیم اللہ نے ان تہمتوں کا کوئی اثر قبول نہیں کیا اور بیوی سے تعلقات بدستور رکھے، اس کے بعد عظیم اللہ کلکتہ چلا گیا جب برادری کے لوگوں نے اس کے باپ اور گھر والوں کو زیادہ تنگ کیا تو انہوں نے عظیم اللہ کو خط لکھا، جس کے جواب میں اس نے کلکتہ سے یہ الفاظ لکھ کر بھیجے کہ ہم نے مسماۃ وحیدن اپنی بیوی کو طلاق دیا، لیکن اس کے باوجود مسماۃ وحیدن اس کی زوجیت میں ہے اور فریقین کا دل صاف ہے، اس کے بعد اس کے ایک لڑکی اور بھی پیدا ہوئی، مگر برادری کے لوگ اب تک اس کے باپ وغیرہ کو برادری سے خارج کئے ہوئے ہیں کہ طلاقی عورت کو عظیم اللہ کیوں اپنے گھر میں رکھے ہوئے ہے۔

(الجواب) عظیم اللہ نے اگر اپنی بیوی مسماۃ وحیدن کو صرف ایک طلاق دی ہے جیسا کہ اپنے خط میں لکھا ہے تو اس صورت میں عدت کے اندر رجوع کر لینا بدون نکاح کے درست ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا حلالہ ہو سکتا ہے، پس اگر عظیم اللہ نے عدت کے اندر اپنی زوجہ کو رجوع کر لیا تو ان کا نکاح قائم ہے،(۱) اور برادری کے لوگوں کی یہ زیادتی اور ظلم ہے کہ بے وجہ عظیم اللہ اور اس کے باپ کو تنگ کرتے ہیں اور برادری سے خارج کرتے ہیں، اہل برادری کو ایسا معاملہ ہرگز شرعاً جائز نہیں اور پہلے بھی تہمت لگانا مسماۃ وحیدن پر شرعاً معصیت اور گناہ تھا، اس سے توبہ کرنی چاہئے۔

استفتاء کا پہلا جواب آیا کہ طلاق نہیں ہوئی ساتھ رہنے لگا کئی ماہ بعد جواب ملا طلاق ہو گئی درمیانی مدت کا کیا حکم

(سوال ۸۴۱) زید نے ایک استفتاء دربارہ طلاق دو علماء دین کی خدمت میں روانہ کیا، پہلے جواب میں یہ تھا کہ طلاق عائد نہیں ہوئی، چنانچہ زید نے فوراً اپنی زوجہ سے رجوع کر لیا، اس کے بعد دوسرا جواب موصول ہوا جو زید کو نہیں دکھلایا گیا، اس اثناء میں زید کی بیوی حاملہ ہوئی اور لڑکا پیدا ہوا تو اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(الجواب) پہلے فتویٰ کے بعد جو رجوع کیا گیا اور وطی ہوئی اور حمل قرار پایا اور لڑکا پیدا ہوا، یہ سب مستفتی کے حق میں جائز ہوا، اور لڑکا ثابت النسب ہوا کیونکہ سائل کے حق میں فتویٰ مفتی کا حجت ہوتا ہے، اس کے بعد جب

---

(۱) والرجعة ان یقول راجعتك الخ اویطأها او یقبلها او یلمسها بشهوة (هدایه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳) ظفیر۔

یہ تحقیق ہوا کہ فتویٰ سابق غلط تھا اور دوسرا صحیح فتویٰ اس کے خلاف معلوم ہوا تو جو فعل سابق ہو چکا وہ حلال رہا اور لڑکا بھی ثابت النسب رہا جیسا کہ موطوءۃ بالشبہہ کا حکم ہے۔(۱) مگر آئندہ کو اس سے علیٰحدگی کی جاوے، اور جو حکم طلاق ثلاثہ کا ہے وہ جاری کیا جاوے یعنی بدون حلالہ کے وہ شخص عورت مطلقہ ثلثہ سے نکاح نہ کرے اور اس کو حلال نہ سمجھے۔

طلاق کے بعد عورت کو رکھ سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۸۴۲) ایک شخص اپنی عورت کو طلاق دیتا ہے اور بعد عدت کے اس مطلقہ کو پھر لے جانا چاہتا ہے، کیا وہ شخص اس مطلقہ سے نکاح کر سکتا ہے؟

(الجواب) اگر ایک یا دو طلاق دی تھی تو اس سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔

عدت کے بعد بلا نکاح رکھنا کیسا ہے

(سوال ۸۴۳) اگر وہ اسی طرح عورت کو اپنے گھر لے جاوے تو اس کے شکم سے پیدا شدہ اولاد ولد الحرام کہلائے گی اور اس جائداد کی وارث ہو گی یا نہیں۔

(الجواب) اگر بلا نکاح اس سے اولاد ہو گی تو وہ ولد الزنا ہو گی اور وارث اس کے ترکہ کی نہ ہو گی۔

دو طلاق رجعی کے بعد رجعت کر لی اب تیسری طلاق کے بعد رجعت نہیں کر سکتا ہے

(سوال ۸۴۴) زید زوجہ خود را طلاق رجعی دادہ رجوع نمود باز ثانی بار طلاق رجعی دادہ رجوع کرد، بعدہ ثالث بار طلاق رجعی دادہ، پس بعد از ثالث مذکور رجوع جائز است یا محتاج بحلالہ گردد، و آں طلاقہاء سابقہ بسبب رجوع حکم عدم دارند یا حکم وجود کہ بباعث آں تغلیظ ثلثہ ثبوت گرفتہ بحلالہ محتاج شود بر تقدیر آنکہ طلاقہائے سابقہ بہ سبب رجوع ساقط شوند، پس ایں عبارت متون چہ معنی دارد کہ یھدم الزوج الثانی مادون الثلث۔

(الجواب) مسئلہ ہمیں است کہ زوج ثانی طلقات سابقہ را منہدم می سازد و بدون زوج ثانی طلاقہائے سابقہ منہدم نمی شوند، پس بصورت (۲) مسئولہ بعد طلقات ثلثہ بدون حلالہ زوجہ اش بر وحلال نخواہد شد کما قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان (الی) فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ الایہ(۳)

شوہر نے کہا طلاق دی وہ میری ماں ہے کون سی طلاق ہوئی

(سوال ۸۴۵) بکر نے اپنی زوجہ کو یہ کہا کہ میں نے طلاق دیا آج سے وہ ہماری ماں ہے، اس صورت میں ہندہ پر کون سی طلاق واقع ہوئی۔

(الجواب) اس صورت میں بکر کی زوجہ پر ایک طلاق واقع ہوئی جو کہ رجعی ہو گی عدت میں رجعت بدون نکاح کے صحیح ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید ہو سکتا ہے، حلالہ کی ضرورت نہیں ہے، کما قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان

---

(۱) وعدۃ المنکوحۃ نکاحا فاسدا فلا عدۃ فی باطل وکذا موقوف قبل الا جازۃ لکن الصواب ثبوت العدۃ والنسب والموطؤۃ بشبھۃ الخ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدۃ ج ۲ ص ۸۳۵. ط.س. ج۳ص۵۱۶) ظفیر.
(۲) والزوج الثانی یھدم بالدخول فلولم ید خل لم یھدم اتفاقا مادون الثلاث ایضاً ای کما یھدم اجماعا لا نہ اذا ھدم الثلاث فمادونھا اولی (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرجعۃ ج ۲ ص ۷۴۶. ط.س. ج۳ص۴۱۸) ظفیر. (۳) سورۃ البقرۃ. ۲۹. ظفیر.

فامساك بمعروف اوتسريح باحسان الايه (۱) اور ماں کہنے سے بلا حرف تشبیہ طلاق وظہار کچھ نہیں ہوتا وان لا ينوا و حذف الكاف لغا۔ (۲) در مختار۔

بیوی کو لکھا کہ تجھ کو طلاق شرعی دی رجعت درست ہے یا نہیں

(سوال ۸۴۶) ایک مرد نے اپنی عورت کو طلاق نامہ لکھا کہ میں نے تجھ کو طلاق شرعی دے دی ہے، اس صورت میں رجعت درست ہے یا نہ۔

(الجواب) اس صورت میں ایک طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوئی عدت کے اندر رجعت اس سے کر سکتا ہے۔ (۳)

طلاق کے بعد میاں بیوی ساتھ رہ سکتے ہیں یا نہیں

(سوال ۸۴۷) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق دے دی، بعد کو دونوں چاہتے ہیں کہ پھر میل کر لیں، اس صورت میں زید کا نکاح پھر ہندہ سے ہو سکتا ہے یا نہیں اور اگر نکاح نہ ہو سکے تو کیا یہ بھی شرعاً ناجائز ہے کہ دونوں کا قیام ایک ہی گھر میں رہے اور اپنی گذر اوقات اپنے لڑکے بالغ کے ساتھ کر سکتے ہیں یا نہیں جو معاملات میاں بیوی کے درمیان ہوتے ہیں ان سے کچھ سروکار نہیں۔

(الجواب) اگر زید نے ایک یا دو طلاق صریح دی ہیں تو اس کا حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر بلا نکاح کے رجعت درست ہے اور بعد عدت کے نکاح ہو سکتا ہے، اور اگر تین طلاق دی ہیں تو بلا حلالہ کے زید اس سے نکاح نہیں کر سکتا (۴)، اور بحالت عدم نکاح دونوں کا ایک جگہ رہنا اگر پردہ کے ساتھ ہو اور اولاد موجود ہو تو بضرورت کچھ حرج نہیں ہے كذا في الدر المختار عن شيخ الا سلام رحمة الله وغیرہ۔ (۵)

بیوی سے کہا ایک طلاق دو طلاق دیا تو کتنی طلاق واقع ہوگی

(سوال ۸۴۸) ایک شخص نے بخار کی حالت میں چند مردوں اور عورتوں کے سامنے اپنی بیوی کو کہا کہ سالی کو ایک طلاق دو طلاق دیا میں، چنانچہ وہ لوگ یہی گواہی دیتے ہیں اور دوسرا ایک گواہ کہتا ہے کہ دو طلاق کے بعد بائن کا لفظ بھی کہا اس صورت میں کیا حکم ہے، اس پر ایک مفتی صاحب نے دو طلاق رجعی کا فتویٰ دیا ہے جس کی نقل ہمر شتہ ہذہ ہے، ایک صاحب نے جواب مذکور کی تغلیط کر کے طلاق بائنہ قرار دی ہے، اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

(الجواب) جب کہ اس شخص نے اپنی زوجہ کو سالی کہہ کر یعنی گالی دے کر طلاق دی ہے تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی اور موافق بیان گواہان کے دو طلاق رجعی اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی عدت کے اندر اس میں رجعت درست ہے اور ایک گواہ کا طلاق بائن کہنا معتبر نہیں ہے، پس جواب مجیب کا صحیح ہے اور تغلیط کرنے

---

(۱) سورة البقرة . ۲۹. ظفير. (۲) الدر المختار على هامش رد المحتار ج ۲ ص ۷۹۴ باب الظهار. ط.س. ج۳ص ۴۷۰ . ظفير. (۳) ومحله المنكوحة الخ طلقة رجعية فقط في طهر لا وطئى فيه وتركها حتى تمضى عدتها الخ فعلم ان الا ول سنى (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ۱ ج ۲ ص ۵۷۴. ط.س. ج۳ص ۲۳۰، ۲۳۱) ظفير. (۴) اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يرا جعها في عدتها رضيت بذلك او لم ترض لقوله تعالى فامسكو هن بمعروف من غير فصل الخ واذا كان الطلاق بائنا دون الثلث فله ان يتزوجها في العدة وبعدا نقضاء ها الخ وان كان الطلاق ثلثا في الحرة او ثنتين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويد خل بها ثم يطلقها او يموت عنها (هدايه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳ و ج ۲ ص ۳۷۸) ظفير. (۵) وسئل شيخ الا سلام عن زوجين افترقا ولكل منهما ستون سنة وبينهما اولاد تتعذر عليهما مفارقتهم فيسكنان في بيتهم ولا يجتمعان في فراش ولا يلتقيان التقاء الا زواج هل لهما ذلك قال نعم واقره المصنف (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۵۵. ط.س. ج۳ص۵۳۸) ظفير.

والے کی تغلیط غلط ہے۔

صورت ذیل میں کیا حکم ہے

(سوال ۸۴۹) زید اپنی کج رائے کی وجہ سے اپنی زوجہ ہندہ پر ناراض ہوتا ہے، ہندہ کا باپ زید سے کہتا ہے کہ یا تو میری دختر کے ساتھ حسن سلوک سے رہا کرو یا اسے طلاق دے دو، زید اور ہندہ کے باپ کے درمیان جھگڑا ہو جاتا ہے، ہندہ باپ کے گھر چلی آتی ہے، زید طلاق نامہ لینے کے لئے دوڑنے لگتا ہے اور کہتا ہے طلاق نامہ لو میں دیتا ہوں، لوگ اسے پکڑ لیتے ہیں، دوسرے دن زید زیورات کا مطالبہ کرتا ہے، ہندہ تین چار ماہ سے میکہ ہے، کیا اس صورت میں ہندہ پر طلاق رجعی واقعی ہو گئی اور عدت ہو چکی ہے تو کیا کیا جاوے، اس صورت میں اگر ہندہ خلع کرانا چاہے تو کیا واجب آتا ہے
(ب) جنہیں جو تین ماہ کا حمل کے صورت میں اسقاط یا اجواتی خون ضربہ وغیرہ سے کرنک کی شکل میں رحم میں موجود ہو مسائل عدت میں کیا حکم رکھتا ہے۔
(ج) غصہ کی حالت میں خالد قسم اٹھاتا ہے کہ یہ نرگاؤ اگر بارہ روپے سے فروخت کروں تو میری عورت کو طلاق ہے، دوسرے دن اس بیل کو اٹھارہ روپیہ میں فروخت کر دیتا ہے، خالد کی منکوحہ غیر مدخولہ نابالغہ اس صورت میں کیا حکم رکھتی ہے۔

(الجواب) اس صورت میں ایک طلاق رجعی واقع ہو گی، عدت کے بعد رجعت درست نہیں ہے، البتہ نکاح جدید بدون حلالہ کے کر سکتا ہے۔(۱) اور خلع طلاق رجعی میں عدت کے اندر ہو سکتا ہے بعد عدت کے خلع نہیں ہو سکتا۔
(ب) اور حمل میں جب تک بعض اعضاء ظاہر نہ ہوں اس وقت تک اس کی سقوط سے عدت پوری نہیں ہوتی اور احکام ولد کے اس کو نہیں دیئے جاتے (۲) درمختار میں کہا کہ ظہور خلقت اعضاء بعد ایک سو بیس یوم کے ہوتی ہے جس کے چار ماہ ہوتے ہیں۔ اور تحقیق اس کی کتب فقہ میں ہے۔(۳)
(ج) اس صورت میں خالد کی زوجہ مطلقہ نہیں ہوئی لعدم وجود الشرط۔

جب تیسری طلاق یاد نہ ہو تو رجعت درست ہے

(سوال ۸۵۰) زید کی دو بیویاں ہیں بوجہ تکرار کے حالت غصہ میں زید نے ایک جلسہ میں دونوں کو طلاق دی، اور زید کو دو مرتبہ طلاق دینا اچھی طرح یاد ہے لیکن تیسری مرتبہ طلاق دینا یاد نہیں، لیکن دونوں بیویاں کہتی ہیں کہ زید نے باہر جا کر تیسری مرتبہ طلاق دی اور ہم نے سنی، اس صورت میں رجوع درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں اگر زید کو دو طلاق کا اقرار ہے تو طلاق بلاشبہ واقع ہو گئی اور تیسری کا اگر زید اقرار کرتا

---

(۱) وان کانت الطلاق بائناً دون الثلاث فله ان یتزوجها فی العدة وبعد انقضائها (هدایه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳) ظفیر۔
(۲) وفی حق الحامل الخ وضع جمیع حملها لان الحمل اسم لجمیع ما فی البطن وفی البحر خر وج اکثر الولد کا لکل الخ (درمختار) قوله لان الحمل علة لتقدیر لفظ الجمیع فلو ولدت وفی بطنها آخر تنقضی العدة بالآخر واذا اسقطت سقطا ان استبان بعض خلقه انقضت به العدة لا نه ولد و الافلا (رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱. ط.س. ج۳ ص ۵۱۱) ظفیر۔
(۳) وقالوا یباح اسقاط الو لد قبل اربعة آشهر (در مختار) هل یباح الا سقاط بعد الحمل نعم یباح مالم تتعلق منه شئی ولن یکون ذلك الا بعد مائة وعشرین یوما (رد المحتار باب نکاح الرقیق مطلب فی حکم اسقاط الحمل ج ۲ ص ۵۲۲. ط.س. ج۳ ص ۱۷۶) ظفیر۔

ہے تو تیسری طلاق بھی واقع ہوگئی، اور اس حالت میں رجوع کرنا جائز نہیں ہے، اور بدون حلالہ کے زید ان سے نکاح بھی نہیں کر سکتا، اور اگر زید کو تیسری طلاق کا اقرار نہیں ہے تو محض ہر دو زوجہ کے کہنے سے تیسری طلاق ثابت نہ ہوگی۔ اور شبہ سے بھی طلاق ثابت نہیں ہوئی اس حالت میں رجوع کرنا عدت کے اندر بدون نکاح جدید کے درست ہے لقوله تعالیٰ الطلاق مرتان (۱) یعنی طلاق رجعی دو طلاق ہیں۔

جب تیسری طلاق دینا شوہر کو یاد نہ ہو

(سوال ۸۵۱) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دے کر چھوڑ دیا، عرصہ تین یا چار سال کے بعد پھر اس سے نکاح کر کے گھر لے آیا، بعض اہل علم نے اعتراض کئے کہ اگر تین طلاق دیا ہے تو یہ نکاح درست نہیں ہوا ہے، جس کے جواب میں وہ شخص کہتا ہے کہ چونکہ زیادہ مدت گذری ہے، اس لئے مجھ کو یاد نہیں آیا ہے کہ دو طلاق دیا یا تین اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

(الجواب) اقول وباللہ التوفیق اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق رجعی واقع ہوئی، عدت کے اندر بدون حلالہ کے نکاح جدید شوہر اول کے ساتھ درست ہے، اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا حلالہ کے درست ہے اور عدۃ طلاق کی تین حیض ہے اور صورت مسئولہ میں چونکہ عدت گذر چکی ہے لہذا شوہر اول اس سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ در مختار میں ہے ولو شك اطلق واحدة او اكثر بنى على الا قل الخ۔ (۲)

لیکن شامی کی رائے کا رجحان اس طرف ہے کہ صورت مسئولہ میں احتیاطاً تین طلاق کا حکم کیا جاوے، (۳) اور بدون حلالہ کے نکاح شوہر اول کے ساتھ درست نہ ہونا چاہئے۔

---

(۱) سورة البقره . ۲۹ . ظفير.
(۲) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الصريح ج ۲ ص ۶۲۳ . ط.س. ج۳ص۲۸۳ . ظفير.
(۳) وعن الا مام الثانی اذا كان لا يدرى اثلاث ام اقل يتحرى وان استويا عمل باشد ذلك عليه الخ ولعله لا نه يعمل باحتياط خصوصاً فى باب الفروج (رد المحتار ج ۲ ص ۶۲۴ . ط.س. ج۳ص۲۸۳) ظفير.

باب نہم

خلع سے متعلق احکام و مسائل

فار غخطی خلع کے ہم معنی ہے اور اس سے طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے

(سوال ۸۵۲) اگر کسی نے اپنی زوجہ سے یہ کہا کہ میں نے تجھ کو فار غخطی دی تو اس سے شرعاً طلاق رجعی ہوگی یا بائنہ۔

(الجواب) لفظ فار غخطی مباراۃ کا ترجمہ یا اس کے ہم معنی ہے، اور یہ الفاظ خلع سے ہے جو کہ قبول عورت پر موقوف ہے اور اس میں طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے جیسا کہ در مختار باب الخلع میں ہے **هو ازالة ملك النكاح المتوفقة على قبولها بلفظ الخلع او مافى معناه ليدخل لفظ المبارأة فانه مسقط** (۱) **الخ وحكمه ان الواقع به الخ طلاق بائن قوله ان الواقع به اى بالخلع ولو بلفظ البيع و المبارأ ة بحر شامى۔** (۲) اور اگر لفظ فار غخطی کا استعمال محض طلاق میں ہو تو پھر بھی اس لفظ سے طلاق بائنہ واقع ہوگی، کیونکہ یہ لفظ بینونت اور قطع تعلق پر دال ہے جو کہ طلاق بائنہ میں ہوتا ہے۔

شوہر سے نہ بننے کی صورت میں خلع کرنا بہتر ہے

(سوال ۸۵۳) ایک عورت کا خاوند نہ نان نفقہ دیتا ہے اور نہ مہر دیتا ہے اور مہر کی ڈگری بھی عدالت نے کر دی تھی مگر بوجہ مفلسی وصول نہ ہو سکی، اب وہ عورت مجبور ہو کر یہ چاہتی ہے کہ عدالت سے چارہ جوئی اس بات کی کرے کہ مہر معجّل کے عوض میں خلع کرلوں اور خاوند سے کچھ واسطہ نہ رہے

(الجواب) بصورت ناموافقت زوجین یہ بہتر ہے کہ خلع ہو جاوے لیکن خلع میں رضا مندی زوجین کی ضرورت ہے، عورت تو خود چاہتی ہے اور خلع پر راضی ہے مرد کو بھی راضی کر لینا چاہئے اگر وہ بعوض مہر خلع کر لے گا خلع ہو جاوے گا اور عورت اس کی قید نکاح سے باہر ہو جاوے گی، پس شوہر کو سمجھانا چاہئے یا بذریعہ حکام اس کو مجبور کیا جاوے کہ وہ خلع کرلے۔ (۳)

بذریعہ خلع طلاق حاصل کرنا جائز ہے

(سوال ۸۵۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو بہت مجبور کر رکھا ہے اور بد معاش آدمی ہے اور نہ نان و نفقہ دیتا ہے نہ خبر گیری کرتا ہے ایسی عورت کو طلاق بطور خلع کے دلوانی چاہیے کہ نہیں، اگر اس پر بھی طلاق نہ دے تو حاکم وقت سے کہہ کر جبراً طلاق دلائی جاسکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) حنفیہ کے مذہب کے موافق اس صورت میں بدون طلاق دینے شوہر کے تفریق نہیں ہو سکتی، البتہ خلع ہو سکتا ہے، خلع کی صورت یہ ہے کہ عورت مثلاً مہر معاف کر دے اور شوہر طلاق دے دے، اور حاکم وقت اگر جبراً شوہر سے طلاق دلوادے تو یہ صورت بھی ہو سکتی ہے طلاق واقع ہو جاوے گی، کیونکہ حنفیہ کے نزدیک اکراہ

---

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷٦٦ و ج ۲ ص ۷٦۷ ط.س. ج۳ص ٤۳۹، ٤٤۱. ظفير.
(۲) دیکھئے رد المحتار باب الخلع ج۲ص ۷۷۰ ظفير
(۳) واذا تشاق الزوجان وخافا ان لا يقيما حدود الله فلا باس بان تفتدى نفسها منه بمال يخلعها به الخ فاذا فعل ذلك وقع بالخلع تطليقة بائنة ولزمها المال الخ (هدايه باب الخلع ج ۲ ص ۳۸۳) ويجب الطلاق لو فات الا مساك بالمعروف (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۲ ط.س. ج۳ ص ۲۲۹ ظفير.

سے بھی طلاق ہو جاوے گی کما صرح به الفقهاء كذا فى الدر المختار۔(۱)

طلاق بائن کے بعد خلع درست نہیں

(سوال ۸۵۵) طلاق بائن کے بعد اگر خلع کیا تو صحیح ہوگا یا نہیں، اور یہ خلع تیسری طلاق ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) کتب فقہ میں تصریح ہے لا يلحق البائن البائن،(۲) لہذا طلاق بائنہ کے بعد خلع صحیح نہ ہوگا اور اس سے طلاق واقع نہ ہوگی فى الدر المختار خرج به الخلع فى النكاح الفاسد و بعد البينونة والردة فانه لغو كذا فى الشامى۔(۳)

خلع کے بعد گذشتہ نان ونفقہ باقی نہیں رہتا ہے

(سوال ۸۵٦) ایک عورت منکوحہ نے اپنے شوہر سے بعوض مہر شرعی کے بالمقطع ایک راس بھینس کم مالیت کی لے کر اپنی رضامندی سے خلع کر لیا اور بھینس لے کر اپنے بہنوئی کے ہمراہ چلی گئی، اب عورت مذکور باغواء مخالفین شوہر پر عدالت میں نان نفقہ کی دعویدار ہے، اور شوہر کو بوجہ خلع ہو جانے کے نان نفقہ دینے سے قطعی انکار ہے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) در مختار میں ہے ويسقط الخلع الخ و المباراة كل حق ثابت وقتها لكل منهما على الآخر مما يتعلق بذلك النكاح الخ الانفقه العدة وسكنا ها فلا يسقطان الا اذانص عليها الخ۔(۴) اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ عورت کا دعویٰ گذشتہ زمانہ کے نفقہ کا صحیح نہیں کیونکہ خلع سے گذشتہ نفقہ سب ساقط ہو جاتا ہے، اور صورت مسئولہ میں خلع صحیح ہے لہذا نفقہ بھی ساقط ہے، البتہ عدت کا نفقہ بدون تصریح کرنے کے ساقط نہیں ہوتا، پس صورت مسئولہ میں عورت عدت کے نفقہ کا دعویٰ کر سکتی ہے، اور گذشتہ زمانہ حالت نکاح کے نفقہ کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔

شوہر کی مرضی کے خلاف خلع نہیں

(سوال ۸۵۷) ایک شخص اپنی زوجہ کو طرح طرح کی ایذائیں دیتا ہے اور ایسی خواہش ناجائز رکھتا ہے جس سے غریب عورت کو بہر حال انکار کرنا پڑتا ہے حتی کہ حالت حیض میں مقاربت چاہتا ہے جس سے وہ انکار کرتی ہے، اس پر سخت زدوکوب کی جاتی ہے، ان وجوہ سے عورت خاوند کے گھر جانا نہیں چاہتی اور خاوند طلاق بھی نہیں دیتا، اب اس کا انکار خاوند کے گھر جانے سے جا ہے یا بے جا اگر شوہر طلاق نہ دے تو حاکم وقت سے خلع کرا سکتی ہے یا نہیں، اگر خلع کرا سکتی ہے تو دین مہر کا دعویٰ کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) عورت کا اپنے شوہر کے گھر نہ جانا بوجہ بیجا ایذاء دہی و ناجائز حرکتوں کے جائز و با موقع ہے، لیکن خلع

---

(۱) ويقع طلاق كل زوج بالغ عاقل الخ ولو عبد اومكرها فان طلاقه صحيح (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ .ط.س. ج۳ص۲۳۵) واذا تشاق الزوجان وخافا ان لا يقيما حدود الله فلا باس ان تفتدى نفسها منه بمال يخلعها به (هدايه باب الخلع ج ۲ ص ۳۸۳) ظفير .(۲) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦٤٦ .ط.س. ج۳ص۳۰۸ .۱۲ ظفير .(۳) ايضا باب الخلع ج ۲ ص ۷٦٦ .۱۲ ظفير .(٤) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۷ و ج ۲ ص ۷۷۸ .ط.س. ج۳ص ٤٥٢ .۱۲ ظفير.

بدون رضا مندی شوہر کے نہیں ہو سکتا۔ خلع کے بعد مہر وغیرہ ساقط ہو جاتا ہے۔(۱)

جبراً خلع سے بھی طلاق بائنہ ہو جاتی ہے

(سوال ۸۵۸) ہندہ نابالغہ دختر عمر کا نکاح زید سے ہوا تھوڑے دنوں کے بعد عمر نے اپنی لڑکی نابالغہ کا زید سے خلع کرانا چاہا، زید نے انکار کیا مگر عمر اور چند لوگوں نے زید سے جبراً خلع کرالیا اور یہ لکھوالیا کہ میں نے ہندہ نابالغہ منکوحہ بنت عمر کو خلع کیا اور مجھ کو دین مہر معاف کیا، اس صورت میں خلع ہوا یا نہیں۔

(الجواب) قال فی الدر المختار خلع الاب صغیرته بما لها او مهرها طلقت فی الا صح الخ ولم یلزم المال الخ ای لا علیها و لا علی الاب الخ (۲) شامی ج ۲ ص ۵۶۸۔ حاصل اس کا یہ ہے کہ باپ نے اگر صغیرہ کی طرف سے بعوض اس کے مال کے یا اس کے مہر کے خلع کیا اس پر طلاق بائنہ واقع ہو جاوے گی اور مال کسی پر لازم نہ آوے گا اور مہر ساقط نہ ہوگا، پس یہی جواب اس مسئلہ کا ہے۔

عورت سے زبردستی ایک ہزار کے اقرار پر مرد نے خلع کیا کیا حکم ہے

(سوال ۸۵۹) زید نے اپنی منکوحہ ہندہ سے مبلغ ایک ہزار روپیہ پر خلع کیا، ہر چند ہندہ نے علانیہ طور پر اعطاء روپیہ سے انکار کیا مگر زید نے ہندہ کو تحذیر و تخویف سے اقرار روپیہ کا کرالیا کیا بموجب شریعت نکاح باطل ہے، و بر تقدیر انفکاک نکاح روپیہ ہندہ پر واجب الاداء ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں خلع صحیح ہے اور عورت پر ایک طلاق بائن واقع ہو گئی، اور زوجہ کے ذمہ ہزار روپیہ لازم نہیں، در مختار میں ہے اکرهها الزوج علیه تطلق بلا مال لان الرضا شرط للزوم المال وسقوطه (۳) اور رد المحتار میں ہے قوله علیه ای علی الخلع منحٌ ای علی ان تقول له خالعنی وفی البحر علی القبول ای اذا کان هو المبتدی بقوله خالعتك فافهم قوله تطلق ای بائناً ان کان بلفظ الخلع ور جعیاً ان کان بلفظ الطلاق علی مال کما مر و یاتی قوله شرط للزوم المال ای علیها وهو البدل المذکور فی الخلع قوله وسقوطه ای عن الزوج وهو المهر الذی علیه. (۴) اور مہر عورت کا جو بذمہ شوہر ہے ساقط ہو جائے گا، در مختار میں ہے ویسقط الخلع الخ والمباراة الخ کل حق الخ لکل منهما علی الآخر مما یتعلق بذلك النکاح۔(۵)

فار غخطی کن اسباب کی بنیاد پر حاصل کرنا درست ہے

(سوال ۸۶۰) زوجہ اپنے خاوند سے کن کن وجوہ سے شرعاً فار غخطی حاصل کر سکتی ہے۔

(الجواب) جب موافقت نہ ہو، اور ایک دوسرے کے حقوق ادا نہ کر سکے تو جائز ہے کہ شوہر سے طلاق لیوے اگر

---

(۱) واذا تشاق الزوجان وخافا ان لا یقیما حدو د الله فلا بأس بان تفتدی نفسها بما ل یخعلها به الخ فاذا فعل ذلك وقع بالخلع تطلیقة بائنة الخ والمبا راة کالخلع کلاهما یسقطان کل حق لکل واحد من الزوجین علی الآخر مما یتعلق بالنکاح عند ابی حنیفة (هدایه باب الخلع ج ۲ ص ۳۸۳ و ج۲ ص ۳۸۷) ظفیر. (۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۸۲. ط.س. ج۳ص۴۵۷. ۱۲ ظفیر. (۳) ایضاً باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۲. ط.س. ج۳ص۴۴۶. ۱۲ ظفیر. (۴) رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۲. ط.س. ج۳ص۴۴۶. ۱۲ ظفیر. (۵) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۸. س. ج۳ص۴۵۲. ۱۲ ظفیر.

وہ بلا کچھ معاوضہ لئے طلاق نہ دیوے تو کچھ معاوضہ دے کر طلاق لیوے یا خلع کراوے اور اس سے اپنا پیچھا چھڑا لیوے بدون خلع یا طلاق کے عورت اس کے نکاح سے خارج نہیں ہوسکتی، اور قصور اگر مرد کا ہو تو مرد کو کچھ معاوضہ لینا مکروہ ہے۔(۱)

خلع کا کاغذ فریقین کی مرضی سے لکھ گیا تو خلع ہو گیا، اس کے پھاڑنے سے خلع ختم نہیں ہوگا

(سوال ۸۶۱) زوجین کی باہم ناچاقی پر دونوں میں یہ گفتگو ہوئی کہ اب ہم میں کوئی صورت گذارہ کی اور اتفاق باہمی کی نہیں ہے، شوہر نے کہا کہ طلاق نامہ لکھتا ہوں اور عورت نے کہا کہ میں مہر کی معافی کا کاغذ لکھتی ہوں، چنانچہ دونوں نے ان کاغذات کو لکھا، ان کے لکھنے کے بعد شوہر کا بڑا بھائی آگیا، اس سے دونوں نے واقعہ بیان کیا کہ ہم دونوں میں اتفاق اور گذران کی کوئی صورت نہ تھی، اس لئے ہم نے باہم خلاصی کرلی ہے، شوہر کے بڑے بھائی نے ان دونوں کو بُرا بھلا کہا، اور دونوں سے کاغذ چاک کرادیا تو آیا اس صورت میں خلع ہوا یا نہیں اور طلاق ہوئی یا نہیں

(الجواب) زوجین میں باہم خلع ہو گیا اور خلع طلاق بائن ہوتا ہے۔ اور جب کہ تحریر خلع کی طرفین سے ہوگئی شوہر نے طلاق کا کاغذ لکھ لیا اور عورت نے مہر کی معافی کا کاغذ لکھ لیا اور سامنے برادر کلاں شوہر کے یہ تقریر کی کہ ہم میاں بیوی میں گذارہ کی کوئی صورت نہ تھی لہذا ہم نے خلاصی کرلی تو خلع پورا ہو گیا اور طلاق بائنہ عورت پر واقع ہوگئی اور مہر ساقط ہو گیا۔(۲) پھر برادر کلاں شوہر کے برا بھلا کہنے سے اگر وہ دونوں کاغذ چاک کردیئے گئے تو اس کا کچھ اثر خلع کے جائز ہونے پر نہیں پڑتا اور خلع باطل نہیں ہوتا، الحاصل عورت مذکور اپنے شوہر کے نکاح سے خارج ہوگئی اور مطلقہ ہوگئی ہے عدت گذرنے پر وہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔ **ھکذا فی کتب الفقه.**

خلع شوہر کی بغیر مرضی نہیں ہوسکتا ہے

(سوال ۸۶۲) زید کی زوجہ منکوحہ اگر زید سے بوجہ تکلیف نان نفقہ یا زدوکوب بلا ضرورت یا طبعاً ناراض اور متنفر ہو، اور کسی طرح زید کے نکاح میں رہنا پسند نہ کرکے اپنے مہر معاف کرکے طلاق چاہتی ہو اور شوہر اس کا جو کسی طرح ضد اًطلاق نہ دیتا ہو، اور ایذاء رسانی عمل میں لاتا ہو، ایسی صورت میں شرعاً زن منکوحہ کو قید نکاح سے آزادی دلوائی جاسکتی ہے یا نہیں، اور عورت کی اولاد جو صلب زید سے بعمر ڈیڑھ سالہ ہو وہ زید کو دلوائی جاسکتی ہے یا عورت کو۔

(الجواب) یہ صورت خلع کی ہے کہ عورت اپنا مہر معاف کردے اور شوہر طلاق دے دے، ایسی حالت میں کہ باہم زوجین کے تنفر ہے یہ ضروری ہے کہ خلع ہو جاوے، مگر خلع ہو یا طلاق بدون شوہر کی رضامندی کے کچھ نہیں ہوسکتا اور شرعاً ایسی کوئی صورت نہیں ہے کہ بدون طلاق دینے شوہر کے یا بدون خلع کرنے کے عورت اس

---

(۱) ولا باس به عند الحاجة للشقاق بعدم الوفاق بما يصلح للمهر الخ وكره تحريما اخذشئى الخ ان نشزوان نشرزت لا (در مختار) قوله للشقاق اى لو جود الشقاق وهو الا ختلاف والتخاصم وفى القهستانى عن شرح الطحاوى السنة اذا وقع بين الزوجين اختلاف ان يجتمع اهلهما ليصلحوا بينهما فان لم يصلحا جاز الطلاق والخلع اه (رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۶۷ ط.س. ج۳ ص ۴۴۱)ظفير. (۲) كتب الطلاق ان مستبينا على نحولوح وقع ان نوى وقيل مطلقا (در مختار، المرادبه فى الموضعين نوى او لم ينو الخ ولو قال للكاتب اكتب طلاق امرأ تى كان اقرار ابالطلاق وان لم يكتب (رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ ط.س. ج۳ ص ۲۴۶) وحكمه ان الواقع به الخ وبا لطلاق الصريح على مال طلاق بائن (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۰ ط.س. ج۳ ص ۴۴۶)ظفير.

کے نکاح سے خارج ہو جاوے، پس جس طرح ہو شوہر کو مجبور کیا جاوے کہ خلع کر لے یا طلاق دے دے، اگر ویسے نہ مانے تو بذریعہ حاکم کے ایسا کرایا جاوے یعنی حاکم شوہر کو مجبور کرے کہ یا وہ نان و نفقہ دیوے اور زوجہ کی خبر گیری کرے ورنہ خلع کر لے یا طلاق دے دے **هكذا فى كتب الفقه**۔(۱)

شوہر کے قبول کرنے کے بعد خلع ہوتا ہے

(**سوال ۸۶۳**) زوجہ اپنے شوہر سے بسبب تشدد زوج تقریباً گیارہ سال سے علیحدہ ہے، شوہر کو اس کے نان نفقہ سے کوئی واسطہ نہیں ہے زوجہ اپنے ماں باپ کے گھر رہتی ہے، اس نے اپنے شوہر کو بلا کر بمواجہ دو شاہدوں کے یہ الفاظ کہے کہ میں بالعوض مبلغ آٹھ سو روپیہ اپنے دین مہر کے جو تمہارے ذمہ واجب الاداء ہیں تم سے خلع کرتی ہوں، تاریخ امروزہ سے مجھے تم سے کوئی واسطہ نہیں، ایام عدت گذارنے کے بعد مجھے اختیار ہوگا کہ اپنا نکاح دوسرے کے ساتھ کر لوں۔

شوہر نے یہ الفاظ پورے طور پر سنے اور بغور اس کی طرف دیکھ کر مکرر اس سے پوچھا کہ اب تم کو کوئی دعویٰ تو مجھ سے نہ ہوگا، عورت نے جواب دیا کہ اب نہ مجھ کو تم سے کوئی واسطہ ہے اور نہ کوئی دعویٰ ہوگا، یہ سن کر شوہر اپنے مکان جو تقریباً بارہ کوس ہے چلا گیا۔ آیا یہ خلع ہو گیا یا نہیں اور بعد ایام عدت عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(**الجواب**) شوہر کا قبول کرنا اس خلع کو سوال میں مذکور نہیں ہے اور محض یہ کہنا شوہر کا کہ اب تم کو کوئی دعویٰ تو مجھ سے نہ ہوگا تمہید تھی قبول کرنے کی، اگر اس کے بعد شوہر اسی مجلس میں یہ کہہ دیتا کہ میں نے قبول کیا یا مجھے منظور ہے تو خلع پورا ہو جاتا، پس محض اس قدر بیان سے جو سوال میں مذکور ہے خلع نہیں ہوا، اور عورت کو نکاح ثانی کرنا درست نہیں ہے **كما فى رد المحتار قوله فصح رجوعها قبل قبوله اى اذا كان الا بتداء منها بان قالت اختلعت نفسى منك بكذا فلها ان ترجع عنه قبل قبول الزوج ويبطل بقيا مها عن المجلس وبقيامه ايضاً ولا يتوقف على ماوراء المجلس بان كان الزوج غائباً حتى لوبلغه وقبل لم يصح الخ**۔(۲)

بغیر طلاق یا خلع دوسرا نکاح جائز نہیں

(**سوال ۸۶۴**) زید اپنی زوجہ ہندہ کو بارہ سال سے روٹی کپڑا نہیں دیتا، نہ خلع پر رضامندی ظاہر کرتا ہے نہ طلاق دیتا ہے ہندہ نے مال نفقہ کا دعویٰ عدالت میں کیا وہ خارج ہو گیا، ہندہ چاہتی ہے کہ خلع ہو جاوے ورنہ طلاق مل جائے تاکہ دوسرا نکاح کر سکے۔

(**الجواب**) زید سے یا طلاق لی جائے یا خلع کیا جائے، بدون اس کے ہندہ اس کے نکاح سے خارج نہ ہوگی، اور دوسرا نکاح ہندہ کا صحیح نہ ہوگا۔(۳)

---

(۱) ويجب اى الطلاق لوفات الا مساك بالمعروف (الد ر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۲. ط.س. ج۳ ص۲۲۹) ظفير. (۲) رد المحتار باب الخلع ج۲ ص ۷۶۹. ط.س. ج۳ص۴۴۲. ۱۲ ظفير.

(۳) واما نكاح منكوحة الغير ومعتدته (الى قوله) لم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلا (ايضاً باب العدة ج ۲ ص ۸۳۵. ط.س. ج۳ص۵۱۶) ظفير.

خلع بغیر شوہر کی رضامندی نہیں ہو سکتا ہے

(سوال ۸۶۵) خالد ہندہ کا شوہر ہندہ کے زوج کے قابل نہ رہنے کی وجہ سے ہندہ کے ساتھ بے رحمی سے پیش آتا ہے، اور شرم دنیا کی وجہ سے طلاق بھی نہیں دیتا، ایسی حالت میں کیا ہندہ دعویٰ خلع کر کے دوسری شخص سے نکاح کر سکتی ہے؟ اور مہر پانے کی مستحق ہے یا نہیں۔

(الجواب) طلاق اور خلع بدون رضائے شوہر ہو نہیں سکتا،(۱) پس اگر شوہر طلاق دے دیوے یا خلع کرے، ہر دو صورت میں بعد انقضائے عدت ہندہ دوسرا عقد کر سکتی ہے، اور اگر شوہر وطی کر چکا ہے تو مہر پورا لازم ہوگا۔(۲) لیکن خلع میں مہر ساقط ہو جاتا ہے۔(۳)

نابالغہ خلع بذریعہ ولی کرا سکتی ہے

(سوال ۸۶۶) ہندہ نابالغہ بولایت اپنے پدر عمر کے اپنے شوہر سے جو بالغ ہے بمعافی مہر خلع کرانا چاہتی ہے یہ صورت خلع جائز ہے یا نہیں اور شوہر کے ذمہ سے مہر ساقط ہوگا یا نہ۔

(الجواب) خلع مذکور شرعاً جائز ہے اور شوہر کے ذمہ سے مہر ساقط ہو جاوے گا **ویسقط الخلع والمباراة الخ کل حق لکل منهما علی الآخر مما یتعلق بذلك النكاح الخ در مختار ملخصاً**(۴)

نابالغ شوہر سے خلع کی کوئی صورت نہیں

(سوال ۸۶۷) ہندہ نابالغہ کا عقد بکر نابالغ کے ساتھ ہوا، ہندہ بالغہ ہو گئی بکر ہنوز نابالغ ہے لہذا ہندہ اس سے خلع کر سکتی ہے یا نہیں اور بکر طلاق دے سکتا ہے یا نہ؟ اگر نہیں تو اس کا ولی طلاق دے سکتا ہے یا خلع کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) نابالغ کی طلاق اور خلع دونوں باطل ہیں نہ وہ طلاق دے سکتا ہے نہ خلع کر سکتا ہے اور نہ اس کا ولی اس کی طرف سے طلاق دے سکتا ہے نہ خلع کر سکتا ہے، پس بعد بلوغ بکر اگر وہ چاہے خلع کرے یا طلاق دے دے قبل بلوغ بکر کچھ نہیں ہو سکتا(۵)

....

(۱) الحديث ابن ماجه الطلاق لمن اخذ بالساق (درمختار) كناية عن ملك المتعة (رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵) ظفير.

(۲) ويتا كدالمهر عندو طئى او خلوة صحت من الزوج (الدر المختار على هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۵۴. ط.س. ج۳ص۱۱۸) ظفير.

(۳) ويسقط الخلع الخ كل حق لكل منهما على الآخر مما يتعلق بذلك النكاح (در مختار) قوله كل حق شمل المهر والنفقة المفروضة الخ (رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۷. ط.س. ج۳ص ۵۴۲) ظفير.

(۴) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۷. خلع الا ب صغيرته بما لها او مهر ها طلقت فى الا صح كما لو قبلت هى وهى مميزة ولم يلزم المال لانه تبر ع (در مختار) قوله لم يلزم المال اى لا عليها (لا على الاب على قول ابن سلمه وعنه يلزمه وان لم يضمن جامع الفصو لين اما اذاضمنه فلا كلام فى لزومه عليه (ايضاً باب الخلع ج ۲ ص ۷۸۲. ط.س. ج۳ص۴۵۷) ظفير.

(۵) لا يقع طلاق المولىٰ على امرأة عبده الخ والصبى ولو مراهقا اواجازه بعد البلوغ (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۶. ط.س. ج۳ص ۲۴۲) وشرطه اى الخلع كالطلاق (در مختار وهو اهلية الزوج (ايضاً باب الخلع ج ۲ ص ۷۶۸. ط.س. ج۳ص۴۴۱) ظفير.

ولی کی اجازت کے بغیر خلع

(سوال ۸۶۸)في رد المحتار باب الخلع قوله وكذا الكبيرة الخ اى اذا خلعها ابو ها بلا اذنها فانه لا يلزمها المال بالا ولىٰ لا نه كالا جنبى فى حقها وفى الفصولين اذا ضمنه الا ب اوالا جنبى وقع الخلع ثم اجازت نفذ عليها وبرى الزوج من المهرو الا ترجع به على الزوج والزوج على المخالع . وان لم يضمن توقف الخلع على اجازتها فان اجازت جاز وبرى الزوج عن المهر والا لم يجز . قال فى الذخيرة ولا تطلق وقال غيره ينبغى ان تطلق لا نه معلق بالقبول وقدو جد الخ اى يقول المخالع . وفى البزازية وان لم يضمن توقف على قبولها فى حق المال قال هذا دليل على ان الطلاق واقع وقيل لا يقع الا باجاز تها الخ(۱) انتهى یعنی اگر بلا اذن واجازت اب الکبیرہ بعوض صداق کبیرہ بازوج خلع کند طلاق واقع شود یانہ۔ درذخیرہ ودیگر کتب فقہ عدم۔ قوع راگر فتہ ودربزازیہ وقوع طلاق را اکنوں فتویٰ بر کدام قول دادہ شود، ای طلاق واقع شودیانہ۔

(الجواب)وقوع طلاق دریں صورت راجح است كما قال فى موضع آخر وحاصله انه فى الصغيرة لا يلزم المال مع وقوع الطلاق(۲) شامی قوله طلقت فى الا صح وقيل لا تطلق لا نه معلق بلزوم المال وقد عدم و وجه الا صح انه معلق بقبول الاب وقد وجد بزازيه(۳) . رد المحتار ج ۲ ص ۵٦۸.

باپ نے خلع کرایا شوہر نے طلاق دی مگر عورت نے قبول نہیں کیا، کیا حکم ہے

(سوال ۸٦۹)اگر اب الزوجہ داماد خودرا بگوید کہ من ترازیور ایکہ تو دادہ بودی بتوواپس دہم بلکہ صدو پنجاہ روپیہ دیگر بتودہم تودختر مراطلاق دہ، پس اب الزوجہ زیورات مذکورہ وصدو پنجاہ روپیہ حوالہ داماد کرد۔ داماد گفت کہ من فلانہ بنت فلاں راسہ طلاق دادم دریں صورت طلاق بلاقبول زن واقع خواہد شدیانہ۔

(الجواب)دریں صورت طلاق واقع شود،واین طلاق بالمال است وبائنہ است وقبول زن شرط وقوع طلاق نیست كما مر فى المسئلة الا ولىٰ فان خالعها الاب على مال ضامناله اى ملتزماً لا كفيلا لعدم وجوب المال عليها صح و المال عليه كالخلع من الا جنبى فالاب اولىٰ (در مختار) قوله كالخلع من الا جنبى اى الفضولى وحاصل الا مرفيه انه اذا خاطب الزوج فان اضاف البدل الى نفسه على وجه يفيد ضمانه له او ملكه اياه كان خلعها بالف على او على انى ضامن او على الفى هذه او على عبدى هذا ففعل صح والبدل عليه الخ شامی۔(۴)

(۱)دیکھئے رد المحتار باب الخلع مطلب فى خلع الصغيرة ج ۲ ص ۷۸۲ .ط.س.ج۳ص ۴۵۷ . ظفير.
(۲)رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۸۳ . ط.س.ج ۳ ص ۴۵۷ . ظفير.
(۳)رد المحتار باب الخلع مطلب فى خلع الصغيرة ج ۲ ص ۷۸۲ .ط.س.ج۳ص ۴۵۷ . ظفير.
(۴)ايضاً مطلب فى خلع الفضولى ج ۲ ص ۷۸۲ .ط.س.ج۳ص ۴۵۸ . ظفير.

مہر کے عوض خلع ہوا ہے کیا شوہر کا دیا ہوا مہر واپس لے سکتا ہے؟

(سوال ۸۷۰)اگر زوجہ قبول خلع در بدل مہر کند دراں بقیہ مہر او دین شود یا نہ۔ و شوہر مالیکہ پیش از خلع بہ زوجہ در بعض مہر دادہ باشد رجوع خواہد کرد یا نہ از عبارت ذیل چہ مراد است قال الشامی ناقلا عن البحر قال وقد ظهر لی ان محل البرأة ما اذا خا لعها بعد دفع المعجل فانها براء عن المعجل ويبرء هو عن المئوجل ولذا قال فی المحيط الصحيح انه يسقط المهر وما قبضت المرء ة فهو لها وما بقی فی ذمته يسقط۔(۱)الخ قال فی الفتاوی الخيرية لا يرجع به ای بالمقبوض علی الصحيح۔

(الجواب)آنچہ شامی از بحر نقل کردہ ہمیں صحیح است کہ آنچہ از مہر قبل خلع بزوجہ دادہ شد اگر بعض مہر ست رد آں نہ کردہ شود و آنچہ بذمہ شوہر باقی ماندہ است ساقط شود۔ پس معلوم شد کہ بعد از خلع چیزے بذمہ شوہر باقی نہ ماندہ است، اگر خواہد داد ہبہ شمردہ شود، اگر موانع از رجوع یافتہ نہ شود رجوع می تواں کرد۔(۲)

خلع میں جو طلاق دی اس سے کون سی طلاق ہوئی

(سوال ۸۷۱)عطاء محمد نے اپنی زوجہ مسماۃ جمی سے بعوض مبلغ پچاس روپیہ زر مہر کے خلع کر لیا اور مسماۃ کو طلاق دے دی، اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی۔

(الجواب)اس صورت میں طلاق بائنہ مسماۃ جمی زوجہ عطا محمد پر واقع ہو گئی ہے۔(۳)

چھوڑ تا ہوں جہاں دل چاہے چلی جائے کہنے سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے

(سوال ۸۷۲)ایک شخص نے اپنی زوجہ کو مال لے کر فارغخطی لکھ دی، جس میں یہ الفاظ درج ہیں میں مسماۃ فلاں کو چھوڑ تا ہوں جس جگہ اس کا دل چاہے چلی جاوے طلاق ہوئی یا نہیں۔

(الجواب)اگر بہ نیت طلاق شوہر نے یہ الفاظ لکھے تھے تو طلاق بائنہ واقع ہو گئی، اور چونکہ شوہر نے اس فارغخطی پر مال لیا ہے اس لئے وقوع طلاق اغلب ہے، پس اگر شوہر اس کو رکھے تو دوبارہ نکاح کرے۔(۴)

بیوی علیحدگی چاہے تو کیا کیا جائے

(سوال ۸۷۳)ایک شخص اپنی بیوی پر ظلم و تعدی کرتا ہے، زوجہ نے چودھری کے پاس آکر فریاد کی، کہ ہمارے درمیان انفصال و قطع تعلق کرا دیں، اس صورت میں کیا حکم ہے، اس قسم کا کوئی فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ہوا ہے یا نہیں۔

---

(۱)رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۸۴ .ط.س. ج۳ص ۴۵۹ . ظفیر .(۲)قال الزوج خالعتك فقبلت المراة و لم يذكر امالاطلقت لو جود الا يجاب والقبول وبرى عن المهر المنوجل لوكان عليه والا لم يكن شيئاً ردت عليه ما ساق اليها من المهر المعجل لما مرانه معاوضة (در مختار) قال فی البحر و ظاهر اول العبارة ان المهر اذاكان مقبوضاً فلا رجوع له وصريح آخر ها الرجوع وبه صرح فی الخانيه فحينئذ لم يبرأ كل منهما عن صاحبه وقد ظهر لی ان محل البراء ة ما اذا خالعها بعد دفع المعجل فانها تبرأ عن المعجل ويبرأهو عن المئوجل ولذا قال فی المحيط الصحيح انه يسقط المهر ما قبضت المرأة فهو لها وما بقی فی ذمته يسقط ا ه (ردالمحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۸۴ .ط.س. ج۳ص ۴۵۹ .)ظفير .(۳)وقع طلاق بائن فی الخلع رجعی فی غيره (درمختار) قوله بائن فی الخلع لا نه من الكنايات الدالة علی قطع الوصلة فكان الوقع به بائنا (رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۲ .ط.س. ج۳ص ۴۴۲) ظفير.
(۴)فاذا فعل ذلك وقع بالخلع تطليقة بائنة ولزمها المال لقوله عليه السلام الخلع تطليقة بائنة ولا نه يحتمل الطلاق حتی صار من الكنايات والواقع بالكنايات بائن (هدايه باب الخلع ج ۲ ص) ظفير.

(الجواب) اس صورت میں برضامندی زوجین خلع ہو سکتا ہے۔ اور خلع آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی ہوا ہے خلع کے سواء اور کوئی صورت عمد گی فیصلہ کی نہیں ہے۔(۱)

جس سے روپیہ لے کر شوہر سے خلع حاصل کیا اس سے نکاح جائز ہے

(سوال ۸۷۴) ہندہ کو زید نے اس لئے روپیہ دیا کہ وہ اپنے شوہر سے خلع کر لے، اس بنا پر ہندہ نے زید سے روپیہ لے کر خلع کر لیا اور عدت گذار کر زید ہی سے نکاح کر لیا، نکاح ہو ایا نہیں۔

(الجواب) نکاح ہو گیا شرائط صحت نکاح پائی گئی، فان خالعها الاب علی مال ضامناله ای ملتزما مالا فیلا لعدم وجوب المال علیها صح والمال علیه کالخلع مع الا جنبی فلا ب اولیٰ الخ (در مختار) قوله کا لخلع مع الا جنبی ای الفضولی وحاصل الا مر فیه انه اذا خاطب الزوج فان اضاف البدل الی نفسه علی وجه یفید ضمانه له او ملکه ایاه کان خلعها بالف علی الخ ففعل صح۔(۲)

پس جب کہ اجنبی شخص اپنے پاس سے مال دے کر شوہر سے خلع کرا سکتا ہے بلا امر وقبول زوجہ تو جبکہ زوجہ خود ایسا کرے کہ دوسرے شخص سے مال لے کر اپنے شوہر سے خلع کرے بدرجہ اولیٰ درست ہے، اور جبکہ خلع درست ہوا، اور خلع طلاق ہے پس بعد انقضائے عدت نکاح صحیح ہوا۔

شوہر کو بعوض خلع کتنی رقم لینی جائز ہے

(سوال ۸۷۵) زوجہ زید خواہاں خلع سے خاوند کو کس قدر رقم لینا جائز ہے؟

(الجواب) فقہاء نے اس بارے میں یہ تفصیل کی ہے کہ اگر قصور شوہر کا ہے اور نافرمانی اس کی طرف سے ہے تو خلع میں اس کو عورت سے کچھ مال لینا حرام ہے، اور اگر نافرمانی زوجہ کی طرف سے ہے تو درست ہے، پھر یہ اختلاف ہے کہ دیئے ہوئے سے زیادہ لینا درست ہے یا نہیں؟ صحیح یہ ہے کہ جائز ہے مگر خلاف اولیٰ ہے وکرہ تحریماً اخذ شئی ان نشزوان نشزت لا ولو منه نشوز ایضاً ولو باکثر مما اعطاها علی الا وجه فتح. وصحح الشمنی کراهة الزیادة تعبیر الملتقی لاباس به یفید انها تنزیهیة وبه یحصل التوفیق۔(۳)

شوہر کی منظوری کے بغیر قاضی خلع نہیں کر سکتا ہے

(سوال ۸۷۶) عمر کو کسی جرم میں ۱۳ ماہ کی قید ہوئی، قاضی نے اس کی بی بی کو بلوا کر خلع کا حکم کر دیا، بغیر علم واذن شوہر خلع ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) نہیں ہو سکتا۔(۴)

---

(۱) عن ابن عباس ان امرأة ثابت بن قیس اتت النبی صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله ثابت بن قیس ما اعتب علیه فی خلق ولا دین ولکن اکره الکفر فی الا سلام فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتردین علیه حدیقته قالت نعم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقبل الحدیقة فطلقها تطلیقة رواه البخاری وعن نافع عن مولاة لصفیة بنت ابی عبید انها اختلعت من زوجها بکل شئی لها رواه مالك (مشکوٰة باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴) ظفیر. (۲) دیکھئے رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۸۳ ط.س. ج۳ص۴۵۸) ظفیر (۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۱. ط.س. ج۳ص۴۴۵. ظفیر. (٤) هو ازالة ملك النکاح الخ المتوقفة علی قبولها الخ وشرط کالطلاق (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۶۶. ط.س. ج۳ص۴۳۹، ۴۴۰) ظفیر.

طلاق کا کاغذ جب شوہر کی مرضی سے لکھ گیا تو طلاق واقع ہو گی اب اس کی واپسی کا کوئی فائدہ نہیں

(سوال ۸۷۷) ہندہ کے باپ نے ہندہ کی شادی زید سے کر دی، دو تین برس بعد ہندہ و زید میں نااتفاقی ہو گئی، اور ہندہ اپنے باپ کے پاس چلی آئی جس کو عرصہ ۴ابرس کا ہوا، اس عرصہ میں زید نے ہندہ کے نان و نفقہ کی کچھ خبر نہیں لی، اب عرصہ ۴ماہ کا ہوا کہ ہندہ نے کوشش کی کہ یا مجھ کو طلاق دے دے یا رکھ لے، زید نے رکھنے سے انکار کیا اور کہا کہ اگر ہندہ مہر معاف کر دے تو میں طلاق دے دوں، چنانچہ ہندہ نے ۸ / کے کاغذ پر لکھ دیا کہ شوہر میرا اگر طلاق دے دے تو میں مہر معاف کرتی ہوں اور مہر سے دست بردار ہوتی ہوں، اور زید نے بھی طلاق لکھ دی اور ہندہ کا کاغذ لے لیا، اب جو لوگ درمیانی تھے ان میں آپس میں جھگڑا ہو گیا، انہوں نے زید کا کاغذ زید کو واپس کر دیا اور ہندہ کا کاغذ زید سے لے کر ہندہ کو واپس کر دیا، اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی اور وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔

(الجواب) اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہو گئی اور مہر معاف ہو گیا، کیونکہ یہ خلع کی صورت ہے کاغذ واپس کر دینے سے طلاق واپس نہیں ہو سکتی، قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ثلث جدھن جدوھز لھن جد الحدیث۔(۱)

عورت کی مرضی کے بغیر خلع نہیں ہوتا ہے

(سوال ۸۷۸) زبیدہ کو اس کے شوہر نے گھر سے نکال دیا جس کو چار سال ہوئے، اس درمیان میں زبیدہ کو شوہر کے گھر بھیجنے کی گفتگو ہوتی رہی، مگر زبیدہ کے علاتی بھائی نے زبیدہ کی بلا اجازت اس کے شوہر زید سے تین طلاق دلوا کر مہر سے باز دعویٰ لکھ دیا، آیا طلاق واقع ہو کر مہر ساقط ہو جائے گا یا نہ۔

(الجواب) بدون رضامندی زوجہ کے خلع نہیں ہو سکتا، یعنی نہ مہر ساقط ہوتا ہے نہ طلاق واقع ہوتی ہے، پس مسماۃ کے بھائی نے جو بلا اجازت مسماۃ کی اس کے مہر سے باز دعویٰ دے دیا وہ صحیح نہیں ہوا، شوہر کی طرف سے تین طلاق جو کہ معافی مہر پر موقوف تھی وہ بھی واقع نہیں ہوئی۔(۲)

خلع کی صورت اور اس سے مہر کی معافی

(سوال ۸۷۹) شوہر اگر زوجہ کو طلاق دیدے یا خلع کر کے تو مہر ساقط ہو گا یا دینا پڑے گا، خلع کی کیا صورت ہے۔

(الجواب) اگر خلع کیا جاوے گا تو مہر ساقط ہو جاوے گا اور اگر خلع نہ کیا ویسے ہی طلاق دے دی تو مہر ساقط نہ ہو گا، اور خلع کی صورت یہ ہے کہ زوجہ مہر معاف کر دے اور شوہر طلاق دے دیوے یا مرد یہ کہے کہ میں تجھے خلع کیا بعوض مہر کے یا صرف یہ کہہ دے کہ میں نے تجھے خلع کیا اور عورت قبول کرے۔(۳) در مختار میں ہے ویسقط

---

(۱) مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص ۲۸٤ . ظفیر.

(۲) الخلع ھواز الة ملك النكاح المتوقفة على قبولها (در مختار) قوله على قبولها اى المرأة قال في البحر ولا بدمن القبول منها حيث كا ن على مال او كان بلفظ خالعتك او اختلعى ا ه (رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷٦٦ .ط.س. ج۳ص ۴۳۹، ٤٤٠) ظفير.

(۳) والخلع يكون بلفظ البيع والشراء والطلاق والمبارأة كبعت نفسك او طلاقك او طلقتك على كذا او بارأتك اى فارقتك وقبلت المرأة (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۰ .ط.س. ج۳ص ٤٤٣) ظفير.

الخلع والمناراۃ کل حق لکل منھما علی الآخر الخ۔(۱)

صرف ارادہ ظاہر کرنے سے نہ خلع ہوتا ہے اور نہ طلاق واقع ہوتی ہے

(سوال ۸۸۰)ایک شخص بالا نے کسی بات پر اپنی زوجہ کو مارا، زوجہ خوف کی وجہ سے روپوش ہوگئی تو شوہر نے لوگوں کو جمع کر کے نمبردار کے ساتھ خلع بعوض مبلغ دوسو روپیہ کے ٹھہرالیا اور ایک روپیہ کا اسٹامپ خرید امگر اگلے روز بوجہ زیادہ لالچ کے کاغذ تحریر نہیں کرایا تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یانہ۔ اور بالا نے اپنی زوجہ کو زنا کی تہمت بھی لگائی تو کیا حکم ہے۔

(الجواب)اس صورت میں مسمی بالا کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ خلع کا ارادہ رہا اس کی تکمیل نہیں ہوئی اور پہلے جو کہا تھا وہ صریح طلاق کا لفظ نہیں ہے۔(۲)اور نیت کا نہ ہونا ارادہ خلع سے ظاہر ہے اور تہمت لگانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔

روپیہ لے کر کہا میرا فلاں سے کوئی تعلق نہیں تو خلع ہو گیا

(سوال ۸۸۱)ایک شخص نے منکوحہ غیر سے نکاح کیا ناکح نے دعویٰ کیا اور پیش حاکم اس طور پر صلح ہوئی کہ مدعی نے دوسو پچاس روپیہ لے کر کہا کہ اب میرا مسماۃ غلام فاطمہ سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ صورت خلع کی ہے طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب)یہ صورت خلع کی ہے طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔ قال فی الدر المختار باب الخلع ھو ازالۃ ملك النکاح بلفظ الخلع او مافی معناہ الخ لیدخل لفظ المباراۃ فانہ مسقط وسیجئ الخ ملخلصاً۔(۳)

خلع لکھ دینے سے خلع ہو جاتا ہے

(سوال ۸۸۲)درمیان زن و شوہر ابتداء مخالفت تھی، بغرض تصفیہ چند اشخاص جمع ہوئے اور یہ فیصلہ قرار پایا اس کے شوہر نے کہا کہ جو مکان مسماۃ کے نام ہے اس سے دست برداری دے اس کے عوض مبلغ دوسو روپیہ لے لے اور میری دوسری زوجہ کے نام وہ مکان لکھ دے تو میں اس کو طلاق نامہ باضابطہ لکھ دوں، درمیان زن و شوہر یہ معاملہ طے ہو گیا، ہر دو نے اسٹامپ لکھ دئے، عورت نے مکان سے دست برداری لکھ دی اور شوہر نے طلاق نامہ لکھ دیا صرف رجسٹری باقی رہ گئی تھی۔ شوہر نے دھوکہ دیا اور رجسٹری نہیں کرائی، اس صورت میں عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب)جب کہ شوہر نے طلاق نامہ لکھ دیا اور عورت نے مکان سے دست برداری لکھ دی، تو یہ خلع شرعاً مکمل ہو گیا اگرچہ بوجہ دھوکہ بازی شوہر کے رجسٹری نہ ہو سکا، رجسٹری ہونا شرعاً ضروری نہیں ہے، پس اس صورت میں وہ عورت مطلقہ ہوگئی، عدت کے بعد اس کو دوسرا نکاح کر لینا شرعاً درست

---

(۱)الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۷..ط.س. ج۳ص۴۵۲ ظفیر.

(۲)الخلع ھو ازالۃ ملك النکاح المتوقفۃ علی قبولھا بلفظ الخلع او ما فی معناہ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۶۷.ط.س. ج۳ص۴۳۹، ۴۴۱) ظفیر.(۳)الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الخلع ج۲ ص ۷۶۷.ط.س. ج۳ص۴۳۹، ۴۴۱ ظفیر.

ہے(۱)

روپے لے کر طلاق دی تو بائن طلاق ہوئی

(سوال ۸۸۳)ایک شادی شدہ عورت کو ایک شخص بھگا کر لے گیا، شوہر نے اس پر دعویٰ کیا، لوگوں نے شوہر کو اس لے جانے والے سے چار سو روپیہ دلا کر راضی نامہ کرادیا، یہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب)اس شخص نے جس کی وہ زوجہ تھی اگر چار سو روپیہ لے کر طلاق دے دی تو یہ طلاق علی المال ہے یہ شرعاً جائز ہے گویا شوہر نے روپیہ لے کر طلاق دی جیسا کہ خلع میں ہوتا ہے، پس وہ شخص جس نے روپیہ شوہر اول کو دے کر طلاق دلوائی اس کو چاہئے کہ عدت کے بعد نکاح کرے۔(۲)

بلا رضامندی شوہر جبراً خلع جائز نہیں

(سوال ۸۸۴)جب کہ خاوند زوجہ کی خبر گیری حسب حیثیت کرتا ہو اور خلع کرنے پر راضی نہ ہو تو عورت بذریعہ عدالت جبراً خلع کراسکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب)خلع میں زوجین کی رضا و اجازت کی ضرورت ہے بلا رضا شوہر خلع نہیں ہوسکتا، اور عورت کو یہ جائز نہیں ہے کہ شوہر کے نان و نفقہ دینے کی صورت میں وہ جبراً خلع کراوے۔(۳)

فیصلہ سے پہلے صلح بہتر ہے

(سوال ۸۸۵)دعویٰ خلع ہونے پر قبل از فیصلہ زوجین میں مصالحت کرانا کیسا ہے

(الجواب)یہ اچھا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والصلح خیر (۴) یعنی صلح کرلینا بہتر ہے۔

حیلہ کر کے بیوی کو لے جانا کیسا ہے

(سوال ۸۸۶)اگر خاوند زوجہ کو یہ کہہ کر لے جاوے کہ میری ماں فوت ہوگئی، اور دراصل ماں فوت نہیں ہوئی جائز ہے یا نہیں اور خلع کرانے کو یہ عذر زوجہ کا کافی ہوسکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب)شوہر کو اپنی زوجہ کو لے جانے کا حق ہے لیکن جھوٹ بول کر لے جانے کی ضرورت نہیں ہے، اس جھوٹ کا گناہ شوہر پر ہوگا اس سے توبہ و استغفار کرے، اور یہ عذر زوجہ کے لئے خلع کرانے کا نہیں ہوسکتا۔

شوہر کی مرضی کے بغیر خلع کی ڈگری سے خلع نہیں ہوتا

(سوال ۸۸۷)جب کہ زوجہ کی جانب سے درخواست طلاق گذرنے پر شوہر نان و نفقہ دینا اور حقوق زوجیت ادا کرنا

---

(۱)الخلع هو ازالة ملك النكاح المتوقفة على قبولها بلفظ الخلع اومافى معناه الخ وقوله لها انت طالق بالف او على الف وقبلت فى مجلسها لزم ان لم تكن مكرهة (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷٦۷ و ج ۲ ص ۷۷۵ ط.س. ج۳ص ٤۳۹، ٤٤۱) وقع طلاق بائن فى الخلع (ايضاً ج ۲ ص ۷۷۲ ط.س. ج۳ص ٤٤٤) ظفير.
(۲)وحكمه ان الواقع به ولو بلا مال و بالطلاق على مال طلاق بائن (ايضاً ج ۲ ص ۷۷۰ ط.س. ج۳ص ٤٤٤) ظفير.
(۳)واذا تشاق الزوجان الخ فلا باس بان تفتدى نفسها منه بمال يخلعها به فاذا فعل ذلك وقع بالخلع تطليقة بائنة ولزمها المال (هدايه باب الخلع ج ۲ ص ۳۸۰) خلع اور طلاق کا حق صرف شوہر کو دیا گیا ہے۔ ظفير (٤)سورة النساء . ۱۹ . ظفير.

قبول کرتا ہے تو ایسی صورت میں بھی زوجہ خلع کرانے کی مستحق ہو سکتی ہے اور عدالت ڈگری خلع کی ہو سکتی ہے یا نہیں۔
(الجواب) اس صورت میں عورت خلع نہیں کرا سکتی اور عدالت سے ڈگری خلع کی بدون رضا مندی شوہر کے نہیں ہو سکتی اگر ہو گی تو وہ شرعاً صحیح نہ ہو گی۔(۱)

خلع پر مجبور نہیں کیا جا سکتا ہے

(سوال ۸۸۸) ہندہ اپنے شوہر کے گھر جانا پسند نہیں کرتی، یعنی اس سے راضی نہیں تو زید کو خلع و طلاق پر مجبور کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔
(الجواب) مجبور نہیں کیا جا سکتا اگر وہ چاہے طلاق و خلع کر سکتا ہے کیونکہ طلاق کا اختیار شریعت میں شوہر کو دیا گیا ہے قال علیه الصلوٰة والسلام الطلاق لمن اخذ الساق۔(۲)

دوران مقدمہ میں خلع ہو سکتا ہے

(سوال ۸۸۹) ایک عورت اپنے شوہر کے مظالم کرنے اور نان و نفقہ نہ دینے سے تنگ آکر باجازت شوہر خود اپنے باپ کے یہاں چلی گئی، زوج نے بمقابلہ زوجہ عدالت دیوانی میں طلبی زوجہ کی نالش کی، زوجہ نے یہ جواب دہی کی کہ شوہر ظالم ہے، نان و نفقہ نہیں دیتا اس لئے خلع کرا دیا جاوے، مدعی نے یہ عذر کیا کہ طلبی زوجہ کی نالش میں خلع نہیں ہو سکتا، یا زوجہ کو خلع کی علیحدہ نالش کرنی چاہئے۔
(الجواب) خلع شریعت میں اس کو کہتے ہیں کہ عورت اپنا حق مہر وغیرہ معاف کر دے اور شوہر طلاق دے دے یا یہ کہہ دے کہ میں نے بعوض مہر کے خلع کیا سو یہ ہر وقت اور ہر حالت میں صحیح ہے، دوران مقدمہ طلبی زوجہ میں بھی ہو سکتا ہے یہ قول شوہر کا غلط ہے کہ طلبی زوجہ کی نالش میں خلع نہ ہو سکے اور خلع سے طلاق بائنہ عورت پر واقع ہو جاتی ہے کذا فی الدر المختار۔(۳)

تین دفعہ فارغخطی سے بھی ایک ہی طلاق بائن واقع ہو گی

(سوال ۸۹۰) اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو بعوض معافی مہر فارغخطی دی اور تین دفعہ کہا کہ میں نے فارغخطی دی، تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور اگر واقع ہوئی تو کتنی طلاقیں واقع ہوئیں؟
(الجواب) زوجہ کی جانب سے معافی مہر کے عوض زوج کا فارغخطی دینا بمنزلہ مباراۃ و خلع کے ہے مگر اتنا فرق ہے کہ خلع بسبب عرف کے طلاق میں صریح ہو گیا اور فارغخطی کا لفظ ایسا نہیں ہے، اس لئے لفظ خلع میں صرف خلع کا لفظ استعمال کرنے سے طلاق بائنہ واقع ہو گی خواہ طلاق کی نیت کرے یا نہ کرے اور خلع کے لفظ کے علاوہ میں اگر نیت طلاق کی کرے گا تو طلاق بائنہ واقع ہو گی ورنہ نہیں ۔ مگر جہاں لفظ فارغخطی کا طلاق میں عرف ہو تو یہ بھی

---

(۱) اس لئے کہ یہ حق شوہر کا ہے دوسرا اسے استعمال نہیں کر سکتا ہے۔ ظفیر۔
(۲) دیکھئے الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ ط.س. ج۳ ص ۴۴۲ . ظفیر.
(۳) الخلع ازالة ملك النكاح المتوقفة علی قبولها بلفظ الخلع او ما فی معناه فانه مسقط ولا باس به عند الحاجة بما يصلح للمهر الخ (ایضاً باب الخلع ج ۲ ص ۷۶۶ و ج ۲ ص ۷۶۷ ط.س. ج۳ ص ۴۳۹، ۴۴۱) ظفیر.

بمنزلہ خلع کے صریح ہو جائے گا۔

بہر حال بصورت عدم عرف لفظ فارغخطی اگر بہ نیت طلاق کہا ہے تو اس صورت میں ایک طلاق بائنہ واقع ہو گی اور فارغخطی تین دفعہ کہنے سے تین طلاقیں واقع نہیں ہوئیں، کیونکہ ایک ہی دفعہ کہنے سے وہ بائنہ ہو گئی اور طلاق بائنہ کے بعد دوسری طلاق بائنہ واقع نہیں ہوتی قال فی الدر المختار (باب الخلع) الا ان المشائخ قالو الا تشترط النية ههنا الخ در مختار (۱) قال الشامی قوله ههنا ای فی لفظ الخلع وفی البحر عن البزازية فلو كانت المبارأة ايضاً كذلك ای غلب استعما لها فی الطلاق لم تحتج الی النية وان كانت من الكنايات والا تبقی النية مشروطة فيها وفی سائر الكنايات علی الا صل ۔(۲)

خلع کے بعد بھی عدت ضروری ہے

(سوال ۸۹۱) اگر خلع والی عورت بلاعدت دوسرے مرد سے نکاح کرلے تو یہ نکاح عندالشرع جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اثنائے عدت میں نکاح نہیں ہوتا، عدت طلاق کے اندر نکاح باطل ہے اور اس کا قول کہ اس میں عدة نہیں ہے غلط ہے۔(۳)

خلع اور عدت سے متعلق احادیث

(سوال ۸۹۲) نسائی وغیرہ میں جو باب الخلع وعدة المختلعه میں حدیث واحدہ وارد ہے یا مثل ترمذی شریف وابوداؤد شریف کے بحیثیت وارد ہے، ان احادیث میں بظاہر امام صاحب کا مسئلہ خلاف معلوم ہوتا ہے لہذا وہ حدیث جو صراحة حیض ثلثہ کی وارد ہے مع تطبیق رواۃ تحریر فرمائی جائے، ایک غیر مقلد سے فدوی کی اس بارے میں گفتگو ہوئی تھی، اس وجہ سے دریافت کرنا ہے۔

(الجواب) ثابت بن قیس کی زوجہ نے جو اپنے شوہر سے خلع کرنا چاہا، اور اس ارادہ سے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے ثابت بن قیس کو فرمایا اقبل الحديقة وطلقها تطليقة رو البخاری۔(۴) اس پر علامہ قاری تحریر فرماتے ہیں وفيه دليل علی ان الخلع طلاق لا فسخ الخ(۵) پس جب کہ اس حدیث بخاری سے خلع کا طلاق ہونا ثابت ہوا تو عدة کا فیصلہ نص قطعی سے خود ہو چکا ہے قال الله تعالیٰ و المطلقات يتربصن بانفسهن ثلثة قروء الآيه (۶)

مہر معاف کر کے خلع کرانا درست ہے

(سوال ۸۹۳) زید اپنی زوجہ ہندہ کو خرچ خوراک نہیں دیتا اور طلاق بھی نہیں دیتا، لہذا اگر زید کو رقم کثیر کا لالچ دے کر خلع کر لیا جاوے اور اس کی اس رقم کو دین مہر میں مجراء کر لیا جاوے تو جائز ہے یا نہیں۔

---

(۱) الدر المختار علی هاهش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۱ .ط.س. ج۳ص۴۴۵ . ظفير .(۲) رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۱ .ط.س. ج۳ص۴۴۵ . ظفير.
(۳) العدة هی تربص يلزم المرأة عندزوال النكاح وركنها حرمات ثابتة بها كحرمة تزوج و خروج وهی فی حق حرة تحيض لطلاق ولو رجعيا او فسخ بجميع اسبابه بعد الدخول حقيقة او حكما ثلاث حيض كوامل (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۳ .ط.س. ج۳ص۵۰۳) ظفير .(۴) مشكوة باب الخلع والطلاق ص ۳۸۲ . ظفير.
(۵) عمدة القاری شرح البخاری ص . ظفير .(۶) سورة البقره . ۲۸ . ظفير.

(الجواب) خلع کے متعلق جو صورت سوال میں مذکور ہے جائز ہے، ایک رقم معین پر خلع کر لینے کے بعد دین مہر میں اس کا مجراء ہو سکتا ہے، پھر دوسری صورت تفریق کی یہ ہے کہ عورت قاضی کے یہاں عدم ادائیگی نفقہ کی درخواست کرے، یہ قاضی کسی شافعی المذہب قاضی سے جن کے مذہب میں عدم ادائیگی کی وجہ سے تفریق ہو سکتی ہے تفریق کراوے، یہ قضاء حنفی کے حق میں نافذ ہے، یہ صورت کسی اسلامی ریاست میں جاکر بسہولت ہو سکتی ہے۔ ولا یفرق بینهما بعجزه عنها الخ وجوزه الشافعی الخ ولو قضیٰ به حنفی لم ینفذ نعم لو امر شافعاً فقضیٰ به نفذ الخ در مختار باب النفقه۔(۱)

روپیہ لے کر طلاق دی تو طلاق بائنہ سے عورت علیحدہ ہوگئی

(سوال ۸۹۴) زید اپنی زوجہ ہندہ سے کبھی ہم بستر نہیں ہوا، چند معززین مسلمین کے سامنے زید نے کہہ دیا کہ میں اس عورت کو نہیں رکھتا، یہ مجھ پر طلاق ہے اور حرام ہے، عمر نے زید کو کہا کہ ایک سو پچاس روپیہ میں تم کو دیتا ہوں بطور خلع، زید نے کہا میں قبول کرتا ہوں، یہ عورت مجھ پر طلاق ہے اور حرام ہے، اس صورت میں ہندہ مطلقہ ثلثہ ہوئی یا نہیں۔ اور بکر کو خلع دینا لازمی ہے۔

(الجواب) اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی اور بکر کو روپیہ مذکورہ دینا لازمی ہے، در مختار میں ہے فان قالها الا ب علی مال ضا منا له الخ صح والمال علیه کالخلع من الا جنبی الخ وفی الشامی قوله کا لخلع من الا جنبی ای الفضو لی وحاصل الا مرفیه انه اذا خاطب الزوج فان اضاف البدل الی نفسه علی وجه یفیدضما نه له او ملکه ایاه کان خلعها بالف علی او علی انی ضامن او علی الفی هذه او عبدی هذا ففعل صح والبدل (۲)علیه الخ شامی۔

پنچائت کے ذریعہ خلع درست ہے

(سوال ۸۹۵) خلاصہ سوال یہ ہے کہ امیر حسن اپنی زوجہ کی خبر گیری نہیں کرتا تھا، بالآخر پنچائت نے امیر حسن اور اس کی زوجہ سے اقرار نامہ اس امر کا لکھالیا کہ جو کچھ پنچائت فیصلہ کردے گی وہ فریقین کو منظور ہوگا، اس کے بعد پنچائت نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم مسماۃ مریم کا مہر مبلغ دو سو روپیہ اور بروئے اقرار نامہ دس روپیہ ماہوار کی تمام رقم امیر حسن کو معاف کرتے ہیں اور امیر حسن کی زوجہ مریم کو آزاد کیا گیا، شرعاً مسماۃ مریم آزاد ہوئی یا نہیں اور یہ آزادی بطریق خلع ہوئی یا بطریق طلاق۔

(الجواب) اس صورت میں مسماۃ مریم آزاد ہوگئی اور طلاق بائنہ اس پر واقع ہوگئی اور یہ آزادی بطریق خلع وبطریق طلاق علی المال ہوئی، خلع بھی عند الحنفیہ طلاق ہے جیسا کہ در مختار باب الخلع میں ہے وحکمه ان الواقع به ولو بلا مال وبا لطلاق الصریح علیٰ مال طلاق بائن الخ ۔(۳)

---

(۱) الدر المختار علیٰ هامش رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۹۰۳ .ط.س.ج۳ص ۵۹۰ ظفیر.
(۲) رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۸۲ .ط.س.ج۳ص۴۵۸ . ظفیر.
(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۰ .ط.س.ج۳ص ۴۴۴ ظفیر.

باب دہم

باب الایلاء

قسم کھانا کہ چار ماہ تک بیوی کے پاس نہیں جاؤں گا

قسم کھا کر کہا چار ماہ تک تیرے پاس نہیں جاؤں گا کیا حکم ہے

(سوال ۸۹۶) اگر شوہر نے یہ قسم کھائی کہ میں تیرے قریب نہ جاؤں گا چار ماہ تو اس قسم سے کون سی طلاق واقع ہو جاوے گی۔

(الجواب) یہ مسئلہ ایلاء کا ہے جو کہ ہدایہ وغیرہ میں درج ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ شوہر یہ قسم کھالیوے کہ چار ماہ تک تیرے قریب نہ جاؤں گا، عربی کے الفاظ یہ ہیں، واللہ لا اقربك اربعة اشهر فهو مول لقوله تعالى للذين يولون من نسائهم تربص اربعة اشهر فان فاؤافان الله غفور رحيم وان عز موا الطلاق فان الله سميع عليم۔(۱)

پس اگر شوہر نے یہ قسم کھائی ہے کہ واللہ میں تیرے قریب چار ماہ تک نہ جاؤں گا اور پھر چار ماہ تک نہ گیا تو بے شک اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے۔(۲) پس یہ خود غور کر لیا جاوے کہ آیا شوہر نے واقعی اس طرح قسم کھا کر زبان سے کہا تھا یا نہیں۔

(۱) هدايه باب الا يلاء ج ۲ ص ۳۷٦ . ظفير.

(۲) فان وطيها فى الا ربعة الا شهر حنث فى يمينه ولزمته الكفارة ويسقط الا يلاء وان لم يقربها حتى مضت اربعة اشهر بانت منه بتطليقة (هدايه باب الا يلاء ج ۲ ص ۳۷۷. ظفير.

باب یازدہم

لعان سے متعلق احکام و مسائل

بغیر شرائط کے پائے گئے لعان نہیں ہوتا ہے

(سوال ۸۹۷) مسماۃ نور زوجہ کمال نجار نے یہ ظاہر کیا کہ مجھ کو میرا شوہر تہمت زنا کی لگاتا ہے کہ تو فلاں شخص کے ساتھ زنا کراتی ہے مجھ کو اس وقت حمل اپنے خاوند کا ہے اور خاوند کہتا ہے کہ یہ حمل میرا نہیں ہے اور ناحق جھوٹی تہمت مجھ کو زنا کی لگاتا ہے، یہاں تک اپنے بھائی مسمی فتاح نجار کے ساتھ تہمت لگاتا ہے، لیکن کمال نجار نے ظاہر کیا کہ میں نے نہ اپنی منکوحہ مسماۃ نوری کو کبھی تہمت زنا لگائی اور نہ میں نے حمل سے انکار کیا، یہ اپنے والد کے کہنے پر چلتی ہے، ہاں جس جس کا شک ہے تو میں منکوحہ خود کو کہتا ہوں کہ ان کے ساتھ نشست و برخاست نہ کر مگر وہ نہیں مانتی، یہ شک ہے، اس صورت میں لعان ثابت ہے یا نہ۔

یک مولوی حکم لعان فرمودہ، فتویٰ او صحیح و نافذ شد یا نہ۔

(الجواب) حکم لعان دریں صورت بحالت موجودہ بلا تحقیق شرائط لعان کردن درست نیست و حکم تفریق نافذ نیست، واگر کسے فتویٰ دادہ است آں صحیح نیست بر وعمل نباید کرد کما بین فی کتب الفقه۔(۱)

بیوی کو شوہر نے تہمت لگائی اب بیوی تفریق چاہتی ہے کیا حکم ہے

(سوال ۸۹۸) زید نے اپنی بیوی ہندہ کو زنا کی تہمت لگائی، ہندہ تفریق چاہتی ہے، اس صورت میں حاکم مسلمان لعان کرا سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہاں لعان کا حکم نہیں ہے اور نہ تفریق ہو سکتی ہے، جیسا کہ در مختار میں ہے فمن قذف بصریح الزنا فی دار الا سلام الخ۔(۲)

نکاح خواں نے جو لعان کر کے تفریق کی وہ صحیح نہیں ہے

(سوال ۸۹۹) زید نے اپنی زوجہ کو عمرو کے ساتھ زنا کی تہمت لگائی، اور دونوں نے قسمیں کھا کر لعان کیا اور قاضی نکاح خواں نے دونوں میں تفریق کرا دی، اس صورت میں لعان صحیح ہوا یا نہیں اور تفریق ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے فمن قذف بصریح الزنا فی دار الا سلام زوجته الخ قال فی الشامی قوله فی دار الا سلام اخرج دار الحرب لا نقطاع الو لایة ۔(۳) اس روایت سے معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں لعان صحیح نہیں ہوا، اور تفریق نہیں ہوئی۔

---

(۱) وسببه قذف الرجل زوجته قذ فایو جب الحد فی الا جنبیة الخ فمن قذف بصریح الزنا فی دارا لا سلام زوجته الحیة بنکاح صحیح (در مختار) قوله فی دار الا سلام اخرج دار الحرب لا نقطاع الولایة (رد المحتار باب اللعان ج ۲ ص ۸۰۵ و ج ۲ ص ۸۰۶ ط.س. ج۳ص ۴۸۳) ظفیر.

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب اللعان ج۲ ص ۸۰۶ قوله فی دار الا سلام اخرج الحرب لانقطاع الو لایة (رد المحتار باب اللعان ج۲ ص ۸۰۶ ط.س. ج۳ص ۴۸۴) ظفیر.

(۳) رد المحتار باب اللعان ص ۸۰۶ ط.س. ج۳ص ۴۸۴. ۲ ۱ ظفیر.

شوہر کے قسم کھا کر تہمت لگانے اور بیوی کے لعنت کرنے سے طلاق ولعان نہیں ہوا

(سوال ۹۰۰) زید نے اپنی بیوی ہندہ پر تہمت زنا لگائی، چار مرتبہ سے زائد چار یا اس سے زائد اشخاص کے روبرو اس کا اعادہ کیا اور قسم کھا کر کہا اور اس کو ایک سال سے زیادہ گذر گیا اور اس سے قبل بھی ہندہ اور اس کے بچوں کا جو کہ زید کی صلبی اولاد ہے بہت ہی کم عرصہ تک خورد نوش کا زید کفیل رہا، حالانکہ شادی کو سولہ سال کا عرصہ گذر گیا، ہندہ اور اس کے بچوں کے کفیل ہندہ کے والدین رہے، ایسی حالت میں طلاق ولعان واقع ہوئی یا نہیں، زید نے ہندہ پر اور ہندہ نے زید پر روبرو چند اشخاص کے لعنت کی۔

(الجواب) اس صورت میں لعان اور طلاق کچھ ثابت نہ ہوگا، کیونکہ لعان کی شرائط اس وقت مفقود ہیں اور جب کہ لعان اس زمانہ میں اس ملک میں ثابت نہیں بوجہ مفقود ہونے اس کی شرائط کے، تو اگر خود زوجین نے لعان کر لیا تو اس سے تفریق نہ ہوگی اور طلاق واقع نہ ہوگی، اور شوہر پر اس تہمت لگانے کا مواخذہ رہے گا اور دنیا میں اس پر کوئی حکم اس وقت مرتب نہ ہوگا، شامی باب اللعان میں ہے **ویشترط ایضاً کون القذف بصریح الزنا کونه فی دار الا سلام الخ وفیه**(۱) **ایضاً قوله فی دارا لا سلام اخرج دارالحرب الخ وفیه ایضا وهو انه لا تقع الفر قة بنفس اللعان قبل تفریق الحاکم الخ**۔(۲) پس ہندہ اس صورت میں بدستور زید کی زوجہ ہے اس سے کہا جاوے کہ یا طلاق دے یا حقوق زوجیت نان نفقہ ادا کرے۔ **قال الله تعالیٰ فامساك بمعروف او تسریح باحسان**۔(۳)

ہندوستان میں لعان اور اس کی وجہ سے تفریق کی کوئی صورت نہیں

(سوال ۹۰۱) زید نے اپنی زوجہ کو زنا کی تہمت لگائی، اگر مرد اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگاوے اور عورت انکار کرے اور مرد گواہ نہ پیش کرے جس کی تحقیق کے لئے ثالثی کی گئی، ثالثی میں تہمت زنا ثابت ہوئے، اس میں لعان کا حکم ہے یا نہیں، اور چونکہ قاضی نہیں ہے تو تفریق کی کیا صورت ہوگی۔

(الجواب) لعان کے لئے چونکہ دار الاسلام کا ہونا بھی شرط ہے **کما صرح به فی کتب الفقه** لہذا اس ملک میں لعان کی کوئی صورت نہیں ہے، اور جب کہ لعان نہیں ہے تو تفریق بھی نہ ہوگی۔(۴)

صرف ایک مرد اور ایک عورت کے دیکھنے سے زنا ثابت نہیں ہوتا اور یہاں لعان نہیں

(سوال ۹۰۲) زید کے دو بیوی ہیں۔ ہندہ و خالدہ، زید اور خالدہ دونوں نے ہندہ کو حالت زنا میں زیر وزبر بچشم خود دیکھا تو زنا ثابت ہے یا نہیں اور بعد طلاق کے دین مہر دینا لازم ہوگا یا نہیں اور زید اس کو لعان کرا کر طلاق دیوے یا بلا لعان کے۔

(الجواب) زید اور اس کی زوجہ خالدہ کے بیان سے ہندہ پر زنا کا ثبوت نہ ہوگا اور بوجہ دار الاسلام نہ ہونے کے لعان بھی نہ آوے گا، اور مہر بعد طلاق کے واجب الاداء ہوگا۔

---

(۱) رد المحتار باب اللعان ج ۲ ص ۸۰۶ . ط.س.ج۳ص ٤٨٤ .ظفیر .(۲) ایضاً ج ۲ ص ۸۱۰ .ط.س.ج۳ص ٤٨٤ ظفیر .(۳) سورة البقره . ۲۹ . ظفیر .
(٤) قوله فی دار الا سلام اخرج دار الحرب (رد المحتار باب اللعان ج ۲ ص ۸۰٦ .ط.س.ج۳ص ٤٨٤) ظفیر .

دو گواہوں کی شہادت سے شوہر کا تہمت لگانا ثابت ہو جاتا ہے

(سوال ۹۰۳) ہندہ نے اپنے شوہر زید پر دعویٰ لعان کیا، باوجود یہ کہ وہ پاک باعصمت ہے، زید نے انکار کیا۔ ہندہ نے دو گواہ پیش کئے جو پابند صوم و صلوٰۃ ہیں، یہ گواہ عادل مانے جائیں گے یا نہیں؟

(الجواب) لعان کے لئے شرط ہے دارالاسلام کا ہونا، شامی میں ہے ویشترط ایضاً کون القذف بصریح الزنا وکونه فی دارالا سلام الخ (۱) الخ لہٰذا اس ملک میں تو لعان نہیں ہے، البتہ اگر دارالاسلام میں اگر شوہر اپنی زوجہ کو تہمت صریح زنا وغیرہ کی لگادے تو لعان واجب ہوتا ہے۔ **فمن قذف بصریح الزنا فی دارالا سلام زوجته الخ لا عن الخ۔** (۲) اور جب کہ دو گواہان عادل سے شوہر کا تہمت لگانا ثابت ہو جاوے تو انکار شوہر کا معتبر نہیں ہوگا، اور اس صورت میں ہر دو گواہان مذکورہ زوجہ کے عادل مانے جائیں گے۔

تہمت لگانے کی سزا

(سوال ۹۰۴) اگر کوئی شخص جھوٹی قسم کھا کر اپنی منکوحہ بیوی پر جو نہایت درجہ نیک اور باعصمت ہے، شرارتاً بےعصمتی کا اتہام لگائے تو اس کا نکاح رہا یا منفسخ ہو گیا۔

(الجواب) اپنی زوجہ کو زنا کی تہمت لگانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا، لیکن شوہر کو حد قذف یعنی اسی ۸۰ کوڑے لگائے جائیں گے، اگر حکومت اسلام ہو، اور شہادت اس کی مردود ہوگی، در مختار میں ہے ویحد الحر اوالعبد الخ **قاذف المسلم الحر البالغ العاقل العفیف من فعل الزنا الخ بصریح الزنا (در مختار) ولا القاذف فی دارالحرب (شامی)۔** (۳)

ہندوستان میں لعان کے ذریعہ فسخ نکاح نہیں ہے۔

(سوال ۹۰۵) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو تہمت لگائی کہ میری بیوی ہندہ کا ناجائز تعلق عمر سے ہے اور عمر کئی مرتبہ ہندہ کے بطن سے حمل ساقط کرا چکا ہے، ہندہ نے اس کو سن کر جج صاحب کے یہاں دعویٰ کیا کہ لعان کرا کے میرا نکاح فسخ کر دیا جائے، زید روپوش ہے تو اس صورت میں لعان ہو لیا نہ۔

(الجواب) شرعاً حالت موجودہ میں لعان کا حکم نہیں ہے اور نکاح فسخ نہیں ہوا۔ ہندہ دوسرا نکاح نہیں کر سکتی۔ (۴)

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب اللعان ج ۲ ص ۸۰۵ ط.س. ج۳ص ٤٨٤. ظفیر.
(۲) ایضاً ج۲ ص ۸۰۶. ط.س. ج۳ص ٤٨٤. ظفیر.
(۳) دیکھئے رد المحتار باب حد القذف ج ۳ ص ۲۳۱. ط.س. ج٤ص ٤٥. ظفیر.
(٤) فمن قذف بصریح الزنا فی دارالا سلام زوجته بنکاح صحیح العفیفة عن الزنا الخ لا عن (در مختار) قوله فی دار الا سلام اخرج دار الحرب لانقطاع الولایة (رد المحتار باب اللعان ج ۲ ص ۸۰٦. ط.س. ج۳ص ٤٨٤) ظفیر.

باب دوازدہم
ظہار سے متعلق احکام و مسائل

بہ نیت طلاق یہ کہنا کہ تو میری بہن کے مثل ہے اس سے طلاق بائن واقع ہوئی ہے

(سوال ۹۰۶) زید نے اپنی بیوی کو غصہ کی حالت میں بہ نیت طلاق کہا کہ تو مثل میری لڑکی اور مثل میری بہن کے ہے، اس صورت میں کون سی طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوئی، اگر بائن واقع ہوئی تو قبل وضع حمل شوہر اول سے نکاح درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر ان الفاظ میں زید کی نیت طلاق کی تھی جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوئی، نکاح عدت میں یعنی قبل وضع حمل زید شوہر اول کا اس سے درست ہے (۱) **وان نوی بِاَنْتِ علیٰ مثل امی او کامی الخ براً او ظهاراً او طلاقا صحت نيته و وقع مانواه لا نه کنا یة**۔ (۲) در مختار۔

ماتحت کہنا چاہتا تھا مگر زبان سے نکلا تو میری ماں ہے کیا حکم ہے

(سوال ۹۰۷) ایک شخص اپنی زوجہ کو یہ کہنا چاہتا کہ تو میری ماتحت ہے، بوجہ غلطی کے اس کی زبان سے نکلا کہ تو میری ماں ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق و ظہار کچھ نہیں ہے نکاح باقی ہے، مگر ایسا کہنا مکروہ ہے آئندہ ایسا لفظ نہ کہا جاوے، در مختار میں ہے **والا ینو شیئاً او حذف الکاف لغا (در مختار) قوله او حذف الكاف بان قال انت امی** شامی۔ (۳) ج ۲ ص ۵۷۷ **ويكره قوله انت الی یا بنتی یا اختی ونحوه** در مختار (۴) (صفحہ مذکور شامی ج ۲۔)

غصہ میں بہ نیت طلاق کہنا کہ تو مثل میری بیٹی کے ہے اس سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے

(سوال ۹۰۸) زید اپنی بیوی کو بہ نیت طلاق بحالت غصہ کہتا ہے کہ مثل میری بیٹی کے اور تو مثل میری ہمشیرہ کے ہے، اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی اور زید کی بیوی حاملہ بھی ہے بغیر وضع حمل زید کا نکاح اسی عورت سے صحیح ہے یا نہ۔ زید نے طلاق سے تین چار روز بعد نکاح کر لیا صحیح ہو گیا یا نہ؟

(الجواب) اگر بہ نیت طلاق زید نے اپنی بیوی کو یہ الفاظ کہے ہیں کہ تو مثل میری بیٹی کے ہے اور تو مثل میری، ہمشیرہ کے ہے تو ایک طلاق بائنہ اس پر واقع ہو گئی زوجہ پر عدت واجب ہے، عدت اس کی وضع حمل ہے، اور زید کا نکاح اس سے عدت کے اندر یعنی وضع حمل سے پہلے بھی صحیح ہے، پس نکاح جو زید طلاق سے تین چار دن بعد کیا صحیح ہو گیا، (۵) در مختار میں ہے **وان نوی بانت علی مثل امی او کامی و کذا لوحذف علی براً او**

---

(۱) وينكح مبانة بما دون الثلاث فی العدة وبعدها با لا جماع (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۸. ط.س. ج۳ ص ۴۰۹) ظفیر. (۲) الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الظهار ج۲ ص ۷۹۴. ط.س. ج۳ ص ۴۷۰. ظفیر. (۳) دیکھئے رد المحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹۴. ط.س. ج۳ ص ۴۷۰. ظفیر. (۴) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹۴. ط.س. ج۳ ص ۴۷۱ ظفیر. (۵) وينكح مبانة بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالا جماع (الدر المختار على هامش ردا لمحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۸. ط.س. ج۳ ص ۵۰۹) ظفیر.

ظهاراً او طلاقاً صحت نيته ووقع ما نواه لا نه كنا ية الخ ۔(۱)

اگر تیرے ساتھ ہم بستر ہوں توماں کے ساتھ ہوں اس کہنے سے طلاق نہیں ہوئی

(سوال ۹۰۹)زید نے غصہ میں آ کر اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر آج سے میں تمہارے ساتھ ہم بستر ہوں تو اپنی ماں کے ساتھ فلاں کیا، مگر اس کی نیت نہ چھوڑنے کی تھی اور نہ طلاق دینے کی۔ تو نکاح قائم رہا یا نہیں اس شخص کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب)اس صورت میں نکاح قائم رہا، اور طلاق و ظہار و ایلاء کچھ نہیں ہوا، وان نوى بانت على مثل امى او كامى وكذا لو حذف على برا ً او ظهار ا او طلاقا صحت نيته ووقع ما نواه لا نه كنا ية والا ينو شيئا او حذف الكاف لغا الخ (۲)وفى كتاب الا يمان منه وان فعله فعليه غضبه الخ او هوزان او سارق الخ لا يكون قسما الخ در مختار۔(۳)

اگر تجھ سے بولوں تو اپنی بہن سے بولوں اس کہنے سے طلاق نہیں پڑتی

(سوال ۹۱۰)زید نے اپنی زوجہ ہندہ سے کہا کہ تو مجھے مہر معاف کردے، ہندہ نے انکار کیا، زید نے غصہ سے کہا کہ آج سے میں تجھ سے بولوں تو اپنی بہن سے بولوں، یہ فقرہ زید نے اپنی زبان سے ادا کیا، نکاح کے قائم رہنے نہ رہنے میں کیا اثر رکھتا ہے، اور زید کو ہندہ سے قربت درست ہے یا نہیں۔

(الجواب)اس لفظ سے طلاق نہیں پڑتی اور نکاح میں کچھ فرق نہیں آتا۔ قربت و جماع درست ہے۔(۴)

تجھ سے جماع کروں توماں سے کروں اس جملہ کے کہنے کا کیا حکم ہے

(سوال ۹۱۱)زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں تجھ سے مجامعت کروں تو اپنی ماں سے کروں، اس صورت میں کیا کفارہ ہے۔

(الجواب)یہ لفظ جو شوہر نے کہا ظہار کا لفظ نہیں ہے، اس میں کچھ کفارہ نہیں ہے جیسا کہ عالمگیری میں ہے ان وطئتك وطئت امى لا شئى عليه الخ كذا فى غاية السراجى عالمگيرى ۔(۵)

بیوی سے کہا تجھ سے صحبت کروں توماں سے کروں طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۹۱۲)زید نے اپنی منکوحہ کو غصہ کے وقت یہ کہا کہ اگر تجھ سے صحبت کروں تو اپنی ماں سے کروں، پھر بعد میں کہا کہ تیرے پاس لیٹنا اور بات کرنا بھی حرام ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(الجواب)یہ الفاظ منکوحہ کو کہنے سے کہ اگر تجھ سے صحبت کروں تو اپنی ماں سے کروں اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی، لیکن لفظ حرام جو شوہر نے بعد میں کہا اگر اس میں نیت طلاق کی ہے تو ایک طلاق بائنہ اس سے واقع ہوئی،(۶)

---

(۱)الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹٤ .ط. .س.ج۳ص ٤٧٠ .ظفير.(۲)الدر المختار على هامش رد المحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹٤ .ط.س.ج۳ص ٤٧٠ . ظفير.(۳)الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الا يمان ج ۳ ص ۷۸ .ط.س.ج۳ص ۷۲۱ . ظفير.

(٤)وان لم ينو شيئا او حذف الكاف لغا (ايضاً باب الظهار ج ۲ ص ۷۳۸ . ظفير.(٥)عالمگيرى كشورى ج ۲ ص ٥٢٦ باب الظهار.ط.س.ج۳ص ٥٠٧ . ظفير.(٦)وان كان الحرام فى الا صل كناية يقع بها البائن الخ ولا شئى من الكنا ية يقع به الطلاق بلا نية او دلالة الحال كما صرح به البدائع (ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦٣٨ .ط.س.ج۳ص ۲۹۹) ظفير.

نکاح جدید عدت میں اور بعد عدت کے کر سکتا ہے۔

بیوی کو بہن کہا کیا حکم ہے

(سوال ۹۱۳) زید نے اپنی زوجہ کو کہا کہ تو میری بہن ہے عورت منکوحہ نے کہا کہ میں تو تمہاری بی بی منکوحہ ہوں تم مجھ کو بہن کیوں کہتے ہو، زید نے جواب دیا کہ تم کو بہن بن کر رہنا پڑے گا، اب دونوں کو اندیشہ طلاق کی وجہ سے علیحدہ رکھا ہے، ہم بستر نہیں ہونے دیا، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) درمختار میں ہے کہ ایسا کہنا اپنی زوجہ کو مکروہ ہے، لیکن اس سے طلاق نہیں پڑتی اور نکاح میں فرق نہیں آتا، شوہر کو چاہئے کہ اس کو منکوحہ ہی سمجھے اور آئندہ ایسے الفاظ نہ کہے، عبارت درمختار کی یہ ہے والا ینو شیئا او حذف الکاف (بان قال انت امی) لغاو تعین الاد نی ای البر یعنی الکرامة ویکرہ قولہ انت امی ویا ابنتی ویا اختی در مختار۔(۱)

تجھ سے تعلق رکھوں تو ماں بہن سے رکھوں اس کہنے کا کیا حکم ہے

(سوال ۹۱۴) ایک شخص نے غصہ میں اپنی عورت کو یہ کلمات کہے، میں اگر تجھ سے کچھ تعلق رکھوں اپنی ماں بہن سے رکھوں یا یہ کہنا تو میری ماں بہن کے برابر ہے، اس کے بعد کہا تجھ کو طلاق ہے تجھ کو طلاق ہے، یہ سب الفاظ ایک جلسہ میں کہے، کیا کوئی صورت ان کے میل کی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) لفظ مثل کے لانے اور نہ لانے میں فقہاء نے فرق کیا ہے، بناءً علیہ جملہ اول یعنی یہ کہ اگر تجھ سے تعلق رکھوں اپنی ماں بہن سے رکوں لغو ہے، اور جملہ ثانیہ کہ تو میری ماں بہن کے برابر ہے اس میں نیت کا اعتبار ہے، اگر ظہار کی نیت ہو ظہار ہے اور اگر طلاق کی نیت ہو طلاق ہے، اور اگر احترام وبزرگی میں تشبیہ مراد ہے تو نہ ظہار ہے نہ طلاق، لیکن چونکہ یہ لفظ کنایہ ہے اور کنایات میں دلالت حال میں بلا نیت بھی وقوع طلاق کا حکم ہوتا ہے، اس لئے یہ موقعہ چونکہ ذکر طلاق کا ہے اس لئے ایک طلاق بائنہ ان الفاظ سے واقع ہو گئی، پھر دوبارہ لفظ طلاق سے دو طلاق واقع ہوئی، پس اس کی زوجہ پر اس صورت میں تین طلاق واقع ہو گئی، اور بدون حلالہ کے اس سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے، قال فی الدر المختار وان نوی بانت علی مثل امی اوامی وکذا لو حذف علی خانیة براً اوظهارا: او طلاقا صحت نیته ووقع مانواه لا نه کنایة والا ینو شیئاً او حذف الکاف لغا وتعین الا دنی ای البر یعنی الکرامة الخ وفی الشامی قوله لانه کنایة ای من کنایات الظهار والطلاق ای ان قال الخ وینبغی ان لا یصدق قضاءً فی ارادة البر اذا کان فی حال المشاجرة وذکر الطلاق الخ۔(۲)

اس کہنے سے کہ تمہارے پاس جائیں تو ماں کے پاس جائیں طلاق نہیں ہوتی

(سوال ۹۱۵) ایک شخص نے غصہ کی حالت میں اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر ہم تمہارے پاس جائیں تو اپنی ماں کے

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹۴. ط.س. ج۳ص ۴۷۰. ظفیر.
(۲) دیکھئے رد المحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹۴. ط.س. ج۳ص ۴۷۰ ظفیر.

پاس جائیں، اس قسم کھانے کے کئی گھنٹہ بعد میاں بیوی اکٹھے ہوئے تو اس قسم کا کیا حکم ہے، نیز اس کی بیوی حیض سے تھی، لیکن جس رات کا یہ واقعہ ہے اس سے پہلے یعنی ایک تمام دن خون نہیں آیا تھا اور مدت حیض ختم ہو چکی تھی لیکن عورت نے غسل نہیں کیا تھا، قبل غسل کے دونوں ہم بستر ہوئے۔

(الجواب) عالمگیریہ میں ہے **ولو قال ان وطئتك وطئت امی فلا شئی علیه الخ** (۱) یعنی اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو یہ کہے کہ اگر میں تجھ سے صحبت کروں تو اپنی ماں سے صحبت کروں تو اس سے کچھ نہیں ہوتا یعنی ظہار اور طلاق کچھ نہیں ہوتی، پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں اس کی عورت پر طلاق واقع نہیں ہوئی، اور مدت حیض کے ختم ہونے کے بعد وطی کے جواز وعدم جواز میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اکثر مدت حیض کے دس دن میں پوری ہو گئی تھی تو قبل غسل وطی درست ہے، اور اگر عادت سابقہ کے موافق مثلاً چھ سات دن میں حیض منقطع ہوا تو اس میں جواز وطی کے لئے یہ شرط ہے کہ بعد انقطاع حیض اتنا زمانہ گذر جاوے کہ اس میں غسل اور لبس ثیاب و تحریمہ نماز ہو سکے، پس جب کہ ایک دن انقطاع حیض کے بعد گذر گیا تو وطی درست ہے۔(۲)

ظہار کا کفارہ ادا کئے بغیر بیوی سے ہم بستر ہونا

(سوال ۹۱۶) ظہار کے بعد بلا کفارہ ادا کئے صحبت کرے تو اس کی نسبت کیا حکم ہے۔

(الجواب) در مختار میں ہے **فان وطی قبله تاب واستغفر وکفر للظهار فقط الخ** ۔(۳) یعنی اگر مظاہر نے پہلے کفارہ دینے سے وطی کی تو وہ توبہ واستغفار کرے اور صرف کفارہ ظہار ادا کرے۔

بیوی سے ظہار کیا پھر تین طلاق دی، حلالہ کیا اس کے بعد بھی کفارہ لازم ہے

(سوال ۹۱۷) ایک شخص نے اپنی عورت کو کہا کہ تو میری ماں بہن کے برابر ہے، دس منٹ بعد تین طلاق عورت مذکورہ کو دے دی، اب دوبارہ نکاح یہ شخص اس عورت سے کس طرح کر سکتا ہے، کیا یہ صورت صحت نکاح کے لئے ہو سکتی ہے کہ شوہر کے چھوٹے بھائی سے عورت کا نکاح کیا جاوے اور وہ بعد دخول طلاق دے بعد عدت گذرنے کے شوہر اول اس سے نکاح کرے، اگر یہ صورت صحیح ہے تو دوبارہ نکاح کرنے کے بعد حکم ظہار باقی رہے گا یا نہ۔

(الجواب) اگر یہ لفظ شوہر نے بہ نیت ظہار کہا تھا کہ تو میری ماں بہن کے برابر ہے تو بعد طلقات ثلثہ حلالہ کے بعد جب شوہر اول اس عورت سے نکاح کرے گا حکم ظہار کا باقی رہے گا، یعنی بلا ادائے کفارہ ظہار اس سے صحبت نہیں کر سکتا، در مختار میں ہے **فیحرم وطؤها علیه ودواعیه الخ حتی یکفر وان عادت الیه بملك یمین او بعد زوج آخر الخ** شامی میں ہے **قوله وان عادت الیه (الخ) قال فی النهر افاد بالغایة ای بقوله حتی یکفر انه**

---

(۱) عالمگیری کشوری ج ۲ ص ۵۲۰٦ باب الظهار . ظفیر. س. ج ۱ ص ۵۰۷

(۲) واذا انقطع دم الحیض لا قل من عشرة ایام لم تحل وطیها حتی تغتسل الخ ولو لم تغتسل ومضی علیها ادنی وقت الصلوٰة بقدر ان تقدر علی الا غتسال والتحریمة حل وطیها لان الصلوٰة صارت دینا فی ذمتها فطهرت حکما (هدایه باب الحیض ج ۱ ص ۳۹) ظفیر.

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹۳ . ط.س. ج ۳ ص ٤٦۹ . ظفیر.

لو طلقها ثلاثاثم عادت اليه تعود بالظهار الخ(۱) **ص ۵۷۶ جلد ثانی شامی وفی الدر المختار ایضاً وان نوی بانت علی مثل امی الخ براً او ظهاراً او طلاقا صحت نیته الخ**(۲) اور مطلقہ ثلثہ سے دوبارہ نکاح کرنے کے جواز کی جو صورت سوال میں لکھی ہے وہ صحیح ہے مگر یہ ضرور ہے کہ شوہر اول کے بھائی سے نکاح بعد گذرنے عدت کے کیا جاوے۔

بیوی کوماں، بہن، بیٹی کہنے سے طلاق نہیں ہوتی

(سوال ۹۱۸) شوہر زوجہ کو رات بھر ماں بہن بیٹی کہتا رہا اور بیوی شوہر کو باپ، بھائی، چچا کہتی رہی، اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی **کما فی الدر المختار او حذف الکاف لغا**(۳) مگر ایسا کہنا مکروہ ہے آئندہ ایسا نہ کہا جاوے۔

میں نے تجھ کوماں کے برابر حرام سمجھا کہنے سے طلاق ہوگی یا ظہار

(سوال ۹۱۹) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یہ کہا کہ میں نے تجھ کوماں کے برابر حرام سمجھا، اس صورت میں طلاق ہوئی یا ظہار۔

(الجواب) شوہر کے یہ لفظ کہ میں نے تجھ کوماں کے برابر حرام سمجھا۔ ان الفاظ میں سے ہے جن میں ظہار و طلاق دونوں کی نیت صحیح ہے، اور اگر کچھ بھی نیت نہ ہو تو کم سے کم ظہار ضرور ثابت ہوتا ہے، عام طور سے لوگ ظہار سے ناواقف ہوتے ہیں، وہ جب ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں بالیقین طلاق اور دائمی مفارقت و متارکت کی نیت ہوتی ہے، پس صورت مسئولہ میں جب کہ شوہر کی نیت کا حال معلوم نہیں تو ظاہری عرف کے لحاظ سے یہی حکم کیا جائے گا کہ اس کی عورت مطلقہ بائنہ ہوگئی عدت گذرنے کے بعد وہ نکاح ثانی کرسکتی ہی، درمختار میں ہے **وبانت علی حرام کامی صح ما نواہ من ظهار او طلاق الخ وان لم ینو ثبت الا دنی وهو الظهار الخ فقط واللہ تعالیٰ اعلم**.(۴)

بیوی کو بہن کے برابر کہنے کا کیا اثر ہوتا ہے

(سوال ۹۲۰) ایک شخص نے اپنی بیوی کو بہن کے برابر کہا اور کہنے سے کچھ مدعا نہیں تھا، شرعی حکم کیا ہے۔

(الجواب) جب کہ کہنے والے کی کچھ نیت نہ تھی تو کلام اس کا لغو ہے طلاق وغیرہ کچھ واقع نہ ہوگی **کما فی الدر المختار والا ینو شیئاً او حذف الکاف لغا الخ**۔(۵)

---

(۱) دیکھئے رد المحتار باب الظهار ج ۲ ص ۸۹۲ و ج ۲ ص ۸۹۳. ط.س. ج۳ص۴۷ ظفیر.
(۲) الد المختار علی هامش رد المحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹٤. ط.س. ج۳ص۷٦۸. ظفیر.
(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹٤. ط.س. ج۳ص۴۷۰ ظفیر.
(٤) ایضاً. ط.س. ج۳ص ٤۷۰. ظفیر.
(۵) الد المختار علی هامش ردالمحتارر باب الظهار ج ۲ ص ۷۹٤. ط.س. ج۳ص۴۷. ظفیر.

شادی سے پہلے بیوی کو بہن کے برابر کہنے سے کچھ حرج نہیں

(سوال ۹۲۱) ایک شخص نے جس کی بیوی نہیں ہے اپنی بیوی کو بہن کے برابر کہا، تواب اس کو نکاح کرنے میں یا نکاح کے بعد کچھ حرج تو نہیں ہے۔

(الجواب) یہ کلام اس کا لغو ہے بعد نکاح طلاق وغیرہ کچھ نہ ہوگی۔

بیوی سے کہے دادی باز آجا، کیا اس سے طلاق ہو جائے گی

(سوال ۹۲۲) ہندہ کسی سے لڑرہی تھی، اس کے شوہر زید نے غصہ میں کہا کہ دادی باز آجا چپ رہ، کیا ہندہ پر اس لفظ کے کہنے سے طلاق ہوگئی۔

(الجواب) درمختار اور شامی میں ہے کہ ایسا لفظ بلا حرف تشبیہ کہنے سے طلاق وغیرہ کچھ نہیں ہے وہ لفظ لغو ہو جاتا ہے، عبارت درمختار یہ ہے **والا ینو شیئاً او حذف الکاف لغا الخ**۔(۱)

بیوی سے کہا اگر تجھ سے شادی کروں تو اپنی دختر سے کروں کیا حکم ہے

(سوال ۹۲۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو بوجہ بد چلنی کے غصہ میں آکر کہا کہ اگر میں تیرے ساتھ شادی کروں تو میں اپنی دختر کے ساتھ یا والدہ کے ساتھ شادی کروں، کیا اس صورت میں اس کا نکاح باقی ہے یا نہیں۔

(الجواب) ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوتی، نکاح باقی ہے **کذافی العالمگیریہ**۔(۲)

تجھ کو ہمشیرہ کے برابر سمجھوں گا کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۹۲۴) بکر نے اپنی زوجہ سے کہا کہ میں نے سنا ہے کیا تمہارا ناجائز تعلق عمر سے ہے تاوقت یہ کہ میں اس کی تحقیق نہ کرلوں گا تجھ کو ہمشیرہ کے برابر سمجھوں گا، اس صورت میں بکر کی زوجہ مطلقہ ہوئی یا نہ۔

(الجواب) اس صورت میں بکر کی زوجہ بکر پر حرام نہیں ہوئی اور اس پر طلاق واقع نہیں ہوئی، **کذا یظھر من الکتب**(۳)

شوہر سے کہا تو میرے بھائی جیسا ہے طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۹۲۵) زید کی زوجہ نے اپنے شوہر زید کو اپنے برادر حقیقی سے تمثیل دی یعنی یہ کہا کہ تو میرے حقیقی بھائی جیسا ہے، اس صورت میں عورت نکاح سے خارج ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں نکاح قائم ہے عورت کے اس کہنے سے کچھ نہیں ہوا، البتہ شامی میں لکھا ہے کہ اگر شوہر عورت کو ماں بہن بلا حرف تشبیہ کے کہہ دیوے تو یہ مکروہ ہے، لیکن طلاق یا ظہار اس صورت میں بھی نہیں ہوتا۔(۴)، بناءً علیہ عورت کا الفاظ مذکورہ کہنا بھی پسندیدہ نہیں ہے۔

---

(۱) ایضاً ظفیر۔ (۲) وان قال لم اتزوجك ونوی الطلاق لا یقع الطلاق بالا جماع کذا فی البدائع (عالمگیری کشوری کتا یات ج ۲ ص ۳۹۳) وان قال ان وطئتك وطئت امی فلا شئی علیه (عالمگیری کشوری الظهار ج ۲ ص ۵۲۶) ظفیر بن ج ا مں ۷۔
(۳) ویکره قوله انت امی و یا ابنتی ویا اختی ونحو (الدر المختار علی هامش رد المحتار ج ۲ ص ۷۹۴ باب الظهار. ط.س. ج۳ص ۴۷۰ ظفیر۔
(۴) ایضاً ۔ ط.س. ج۳ص ۴۷۰ ظفیر۔

غصہ میں بیوی سے کہا تو میری ماں ہے پوچھنے پر بتایا نیت کچھ نہیں تھی

(سوال ۹۲۶) زید نے اپنی زوجہ کو بحالت غیظ و غضب یہ کہا کہ تو میری ماں ہے، زید سے دریافت کیا کہ تیری اس لفظ سے کیا نیت تھی تو یہ جواب دیا کہ غصہ میں کہہ دیا تھا اور کچھ بھی نیت نہ تھی اس صورت میں طلاق یا ظہار کچھ ہوا یا نہیں۔
(الجواب) اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی اور نہ ظہار ہوا مگر آئندہ ایسا کہنا نہ چاہئے کہ مکروہ ہے در مختار میں ہے والا ینو شیئاً او حذف الکاف لغا در مختار ویکرہ قولہ انت امی الخ . (۱)

بیوی سے کہا اگر تجھ سے جماع کروں تو ماں بہن سے کروں، اس صورت میں کیا حکم ہے

(سوال ۹۲۷) زید نے اپنی منکوحہ کو لڑائی اور غصہ کی حالت میں کہہ دیا کہ اگر میں تجھ سے جماع کروں تو گویا اپنی ماں یا بہن سے کروں، ایسی صورت میں طلاق واقع ہوگی یا ظہار۔
(الجواب) عالمگیریہ میں ہے ولو قال ان وطئتك وطئت امی فلا شئی علیه (۲) اس عبارت سے معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں طلاق و ظہار کچھ نہیں ہوا۔

بغیر نیت طلاق بیوی کو بہن کہہ دے تو کیا حکم ہے

(سوال ۹۲۸) اگر کسے زوجہ خود را خواہر بگوید طلاق شود یا نہ و اگر نیت طلاق نشود طلاق واقع شود یا نہ۔
(الجواب) اگر کسے زوجہ خود را خواہر یا مادر بگوید بر زوجہ اش طلاق واقع نمی شود و نیز ظہار نمی شود، البتہ چناں گفتن یعنی زوجہ خود را خواہر گفتن مکروہ است قال فی الدر المختار والا ینو شیئاً او حذف الکاف لغا الخ ویکرہ قوله انت امی ویا ابنتی ویا اختی ونحوہ وقال فی الشامی فقد صرحوا بان قوله لزوجته یا اخية مکروہ وفیه حدیث رواہ ابو داؤد ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم سمع رجلاً یقول لا مرأ ته یا اخية فکرہ ذلك ونهی عنه۔ (۳) ازیں روایت وحدیث ظاہر است کہ در صورت مذکورہ فی السوال نہ طلاق می شود ونہ ظہار، البتہ ایں قول مکروہ است کمامر۔

تیرے گھر میں گھسوں تو اپنی ماں سے بدفعلی کروں یہ کہنا لغو ہے

(سوال ۹۲۹) اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ کو کہا کہ یہ میری بہن ہے تو اس سے ظہار ہو گیا یا نہیں؟ یا یہ کہے کہ اگر میں تیرے گھر میں گھسوں تو اپنی ماں سے بدفعلی کروں تو اس کا کیا حکم ہے؟
(الجواب) اگر کسی نے اپنی زوجہ کو کہا کہ یہ میری بہن ہے بلا حرف تشبیہ تو یہ لغو ہے نہ ظہار ہے نہ طلاق کذا فی الدر المختار اور اگر یہ کہا زوجہ کو کہ اگر میں تیرے گھر میں گھسوں تو اپنی ماں سے بدفعلی کروں تو یہ بھی لغو ہے نہ ظہار ہے نہ طلاق کما ھو ظاهر من تعریف الظهار والا ینو شیئاً او حذف الکاف لغا قال الشامی فی تحت قوله او حذف الکاف بان قال انت امی الخ وقال الشامی والذی فی الفتح وفی انت امی لا یکون مظاهراً (الی ان قال) فعلم انه لا بد فی کونه ظهاراً من التصریح باداة التشبیه شرعاً الخ شامی وقال فی الدر المختار فی تعریفه . وشرعاً تشبیه المسلم زوجته الی قوله بمحرم علیه تابیداً الخ۔ (۴)

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار ج ۲ ص ۷۹۴ باب الظهار. ط.س. ج۳ ص ۴۷۰ . ظفیر. (۲) عالمگیری کشوری الباب التاسع فی الظهار ج ۲ ص ۵۲۶. ظفیر. (۳) دیکھئے رد المحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹۴. ط.س. ج۳ ص ۴۷۰.
(۴) ایضاً. ظفیر. ج ۳ ص ۴۷۰

باب سیزدہم

نامرد، مجنون، متعنت اور دوسرے عیوب کی وجہ سے تفریق اور فسخ نکاح کے احکام و مسائل

نامرد سے بھی نکاح ہو جاتا ہے بغیر طلاق دوسرا نکاح جائز نہیں

(سوال ۹۳۰) ایک شخص کا نکاح بحالت بلوغت ہمراہ لڑکی کے پڑھا گیا، بعدہ ثابت ہوا کہ لڑکا مرد نہیں ہے حق زوجیت ادا نہیں کر سکتا، اب شادی کو ڈیڑھ سال ہو گیا ہے آج تک کوئی مردانگی کی علامت ظاہر نہیں ہوئی، سوال یہ ہے کہ یہ نکاح جائز ہے یا نہیں اور لڑکا طلاق بھی نہیں دیتا ہے، اب شریعت کیا حکم دیتی ہے۔

(الجواب) شوہر اگر عنین ہے نکاح منعقد ہو گیا ہے، اور چونکہ اس زمانہ میں شرائط فسخ متحقق نہیں ہیں، لہذا جب تک شوہر طلاق نہ دے گا علیحدگی نہ ہوگی اور عورت کو دوسرا نکاح کرنا جائز نہ ہوگا۔(۱) فقط (اب علماء کے اتفاق سے فسخ کی صورت نکل آئی ہے شرعی پنچائت میں مقدمہ دائر کیا جائے یا دار القضاء میں۔ ظفیر۔)

نامرد کی بیوی کا نکاح ثانی بلا طلاق نہیں ہو سکتا ہے

(سوال ۹۳۱) لڑکی نابالغہ کا عقد اس کے والدین نے کر دیا، بعد البلوغ لڑکی نے اپنے شوہر کو مادر زاد نامرد پایا، ہر چند علاج معالجہ کیا ڈاکٹروں نے جواب دے دیا کہ تندرست نہیں ہو سکتا، تین چار سال تک علاج کیا کچھ نفع نہیں ہوا، صورت موجودہ میں عورت کا نکاح ثانی بلا طلاق ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) قال فی الدر المختار والا بانت بالتفریق من القاضی ان ابی طلاقها بطلبها الخ (۲) وفیه ایضاً ولا عبرة بتاجیل غیر قاضی البلدة الخ (۳) اس سے واضح ہوا کہ صورت مسئولہ میں چونکہ تاجیل و تفریق قاضی شرعی کے ذریعہ سے نہیں ہوئی لہذا نکاح فسخ نہیں ہوا، اور بلا طلاق شوہر اول وبدون انقضائے عدت اس عورت کو دوسرا نکاح کرنا درست نہیں ہے۔

نامرد کی بیوی دوسرا نکاح کیسے کرے

(سوال ۹۳۲) امرأة وجدت زوجها عنینا فصبرت معه مدة کثیرة وهو یعالج مرضه فلم یبرء من مرضه وهی لا تستطیع الصبر و تطلب منه الفرقة فما ذا یفعل فی هذا الملك لعدم القاضی وان قال الزوج المذکور لا مرأته والله لا اقربها یعنی الزوجة حتی اشفی من مرض العنة فهل یکون هذا ایلاء ام لا۔

(الجواب) قال فی الدر المختار فان وطی مرة فبها والا بانت بالتفریق من القاضی بطلبها (۴) وقال قبیله

---

(۱) اذا وجدت المرأة زوجها مجبوباً الخ فرق الحاکم بطلبها الخ بینهما (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العنین وغیره. ج۳ ص ۸۱۶. ط.س. ج۳ ص ۴۹۴) اس زمانہ میں تفریق کا کیا طریقہ ہوگا، اس کے لئے دیکھئے "الحیلة الناجزه" للتهانوی۔ اور "کتاب الفسخ والتفریق" للرحمانی۔ ظفیر. (۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العنین وغیره ج ۳ ص ۸۱۹. ط.س. ج۳. ۴۹۸. ۱۲ ظفیر. (۳) ایضاً ج ۳ ص ۸۱۸. ط.س. ج۳ ص ۴۹۸. ۱۲ ظفیر. (۴) دیکھئے حواله سابق ج ۳ ص ۸۱۹. ط.س. ج۳ ص ۴۹۸. ظفیر.

ولا عبرة بتا جيل غيرالقاضی الخ(۱) فعلم انه لا يتصور التفريق فی صورة عدم القاصی وانما يحصل التفريق بالطلاق من الزوج او الخلع. وبقوله لا اقربها حتی اشفی من العنة لايكون مولياً لانه يمكن ان يشفی قبل مدة الا يلاء ويطأ ها كما قال فی الدر المختار اوقال وهو بالبصرة والله لا ادخل مكة وهی بها لا يكون مولياً لانه يمكنه ان يخر جها منها فيطا ها (در مختار) ای فی المدة من غير شئی يلزمه شامی (۲) جلد ثانی ص ۵۵۰.

نابالغی میں ایک نامرد سے نکاح ہو گیا اب کیا کرے

(سوال ۹۳۳) زید نامرد کا نکاح ایک دختر نابالغہ سے ہوا، اس وقت دختر رضامند تھی اور اس کو یہ علم نہ تھا کہ زید نامرد ہے، زید کے ماں باپ نے بہت کچھ علاج کرایا مگر کچھ نفع نہیں ہوا، نکاح کو دو سال ہو گئے ہیں، اب دختر نہایت ملول ہے اور آزادی چاہتی ہے، زید سے۔ آزادی لینے کی ضرورت ہے یا نہیں، اگر زید آزادی نہ دیوے تو کیا کیا جاوے۔

(الجواب) زید سے نکاح ہو گیا تھا بشرطیکہ لڑکی نابالغہ کے ولی نے اس کا نکاح کیا تھا، اب اگر زید طلاق دے وے تو مطلقہ کا دوسرا نکاح صحیح ہو جائے گا بدون طلاق دینے کے دوسرا نکاح درست نہیں ہے، زید سے طلاق لی جاوے۔ اگر وہ طلاق دے دیوے گا طلاق واقع ہو جاوے گی۔(۳)

نامرد سے نکاح جائز ہے علیحدگی کے لئے قاضی سے درخواست کرنی چاہئے

(سوال ۹۳٤) اگر کسی لڑکی کا نکاح نامرد لڑکے کے ساتھ ہو جائے اور لڑکا پیدائشی نامرد ہو یا بعد وطی کے نامرد ہوا ہو تو دونوں صورتوں میں نکاح صحیح ہوا یا نہیں، اگر صحیح ہوا تو اب جب کہ بالکل نامرد اور لا علاج ثابت ہوا تو اس کی زوجہ کے لئے شرعاً کیا حکم ہے، جب کہ شوہر خوشی سے طلاق نہ دیتا ہو۔

(الجواب) شوہر اگر اول سے ہی نامرد ہو یا بعد نکاح کے نامرد ہو گیا تو دونوں صورتوں میں نکاح صحیح ہو گیا، لیکن دوسری صورت میں جب کہ شوہر بعد نکاح کے نامرد ہو گیا ہے اور وطی کر چکا ہے تو زوجہ کو کچھ اختیار فسخ نکاح کا نہیں، اور پہلی صورت میں جب کہ شوہر اول سے ہی نامرد ہے اور وطی بالکل نہیں کی تو عورت کو یہ دعویٰ پہنچ سکتا ہے کہ شوہر کی نالش کرے اور دعویٰ کرے، قاضی اس کے دعویٰ پر شوہر کو ایک برس کی مہلت بغرض علاج دیوے اگر تندرست ہو جاوے اور وطی پر قادر ہو جائے فبہا ورنہ عورت اگر تفریق چاہے تو قاضی تفریق کر دیوے، بدون تاجیل و تفریق قاضی کے تاجیل و تفریق نہ ہو گی **كذا فی الدر المختار** (۴) مگر اس زمانہ میں چونکہ قاضی نہیں ہے پس شوہر سے طلاق کو کہا جاوے اگر وہ طلاق دے دے گا تو علیحدگی ہو جائے گی اور عورت کو دوسرا نکاح کرنا درست ہو جاوے گا۔ اور اگر شوہر نے طلاق نہ دی تو کوئی صورت علیحدگی کی نہیں۔(۵)

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتاررار باب العنين وغيره ج ۳ ص ۸۱۸ .ط.س.ج۳ص ٤۹۷ . ظفير.
(۲) دیکھئے رد المحتار للشامی باب الا يلاء ج ۲ ص ۷۵۷ .ط.س.ج۳ص ٤۲۹ . ظفير.
(۳) ويقع طلاق كل زوج اذا كان عاقلا بالغا (هدايه كتاب الطلاق ج ۲ ص ۳۳۷ .ط.س.ج۳ص ۲۳۵) ظفير.
(٤) ولو وجدته عنيناً هو من لا يصل الی النساء لمرض الخ اجل سنة لا شتمالها علی الفصول الا ربعة الخ قمرية بالا هلة الخ فان وطی مرة فبها والا بانت بالتفريق من القاضی ان ابی طلاقها بطلبها الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العنين وغيره ج۳ ص ۸۱۸ .ط.س.ج۳ص ٤۹٦، ٤۹۸) ظفير.
(۵) بعد کے علماء نے مسلم پنچائت کو قاضی کے قائم مقام تسلیم کیا ہے، وہ پنچائت قاضی کے فرائض انجام دے گی، تفصیل کے لئے دیکھئے "الحیلة الناجزہ" للتھانوی اور بہار واڑیسہ میں امارت شرعیہ کے تحت قاضی مقرر ہیں۔ ظفیر

عنین کی بیوی اگر خود فسخ کرے تو وہ ایک سال کی مدت مہلت کی دے گی یا نہیں

(سوال ۹۳۵)(۱) ایک نابالغ کا نکاح بولایت اس کے چچا کے ایک لڑکی سے ہوا تھا، بعد بلوغ کے وہ لڑکا فاتر العقل اور عنین ٹھہرا، خود وہ اپنے عنین ہونے کا مقر ہے اور حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اس کو لاعلاج ٹھہرایا ہے، ہر چند کئی سال سے انہوں نے دوا کی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا، لڑکی چونکہ عاقلہ بالغہ ہے ڈیڑھ سال سے اپنے میکہ میں بیٹھی ہے وہ تفریق چاہتی ہے اس لئے کہ شوہر قطع نظر عنین ہونے کے بوجہ اختلال دماغ زوجہ کے نان نفقہ کا بھی متحمل نہیں ہو سکتا، مگر باوجود مطالبہ تفریق کے زوج محض ضد و سرکشی سے طلاق دینے سے انکار کرتا ہے حالانکہ اس کے چچا بھی تفریق پر راضی ہیں، زوج نے اس کو نہایت ضیق و مخمصہ میں ڈال رکھا ہے، بدیں وجہ اگر صاحبینؒ کے قول پر (جو ظاہر الروایۃ و مفتی بہ ہے) عمل کر کے خود نکاح فسخ کر دے تو شرعاً جائز ہے یا نہیں، قال فی مجمع الا نهر جلد اول ص ٤٦٢ وعنهما انها كما اختارت نفسها تقع الفرقة باختيار ها و ظاهر الرواية كما فى المضمرات . وفى رد المحتار جلد ثانى ص ٦٤٧ وقيل يكفى اختيار ها نفسها ولا يحتاج الى القضاء كخيار العتق قيل وهو الا صح كذافى غاية البيان وجعل فى المجمع الاول قول الامام والثانى قولهما نهر . وفى البدائع عن شرح مختصر الطحاوى ان الثانى ظاهر الرواية ثم قال وذكر فى بعض المواضع ان ماذكر فى ظاهر الرواية قولهما الخ اگر صاحبین رحمہما اللہ کے قول پر عمل کر کے زوجہ کو فسخ نکاح کرنا درست ہو تو آیا اس صورت تاجیل معیاد یک سالہ کی ضرورت ہوگی یا نہیں، چونکہ کئی سال تک زوج دوا کر چکا ہے اور اس کا عنین ہونا معلوم ہو چکا ہے اور خود مقر بھی ہے، آیا فسخ نکاح کے لئے وہی امتداد زمانہ و معالجہ و تیقن مرض کافی ہوگا یا تاجیل جدید کی ضرورت ہوگی، اگر ضرورت ہے تو حسب روایات فقہیہ بدون قاضی کے تاجیل ہو نہیں سکتی، قال فى الوقاية اجله الحاكم وفى مجمع الا نهر ولا عبرة لتا جيل غير الحاكم كائناً من كان آه وفى در ر المنتقى ولا عبرة بتاجيل غيره آه وفى الدر المختار ولا عبرة بتاجيل غير قاضى البلدة آه وكذافى رد المحتار وغیرہ اور قاضی شرعی یہاں مفقود ہے، پس صاحبینؒ کے قول پر عمل کر کے فسخ کرنے کی کون صورت ہو سکتی ہے۔

(۲) فتاویٰ خیریہ جلد ثانی ص ۱۶ میں ہے سئل فى العنين اذا جعل بينه و بين زوجته محكمين فاجلوه سنةً مضت هل لهم ان يفرقوا بينهما اذ طلبت ام لا . اجاب نعم . يصح التحكيم فى مسئلة العنين لا نه ليس بحدولا قودولا دية على العاقلة ولهم ان يفر قوا بطلب الزوجة . والله اعلم۔ اس فتوے سے معلوم ہوتا ہے کہ حکم کے ذریعہ سے تاجیل و تفریق ممکن ہے اگر زوج کا عنین ہونا متحقق ہو جائے اور زید خود مقر ہو اور حکیم و ڈاکٹر بھی کہتے ہوں اور دوا بھی سالہا سال کر چکا ہو، پس اگر حکم بغیر تاجیل جدید کے نکاح فسخ کر دیں تو یہ فسخ کافی ہو گا یا نہیں، کیا بدون تاجیل جدید کے فسخ جائز نہیں ہے۔

(۳) اگر زوج عنین سے اس مضمون کا وکالت نامہ لکھوا لیا جاوے کہ میری زوجہ مسماۃ فلاں بنت فلاں جو میرے نکاح میں ہے چونکہ میرے مرض کے سبب سے تفریق چاہتی ہے، اس لئے اس معاملہ میں اس نزاع کے طے اور

فیصل کرنے میں فلاں شخص کو وکیل مقرر کرتا ہوں اور آج سے ایک سال کے لئے فلاں شخص کو اختیار کل دیتا ہوں کہ میری زوجہ مذکورہ کے معاملہ میں جس طرح فیصلہ کر دیں گے مجھے منظور ہے، سال کے اندر مجھے وکیل کے معزول کرنے کا اختیار نہیں ہے بلکہ جب میں معزول کروں تو میرا وکیل ہے، بعد اس تحریر کے اگر وکیل عنین کی زوجہ کو اسی مجلس میں یا بعد مجلس قبل عزل طلاق بائن ایک یا دو یا تین دے دے تو طلاق واقع ہو جاوے گی یا نہیں، فتاویٰ قاضی خان جلد ثانی ص ۵۲۳ میں ہے ولو قال وكلتك في جميع امور التي يجوز بها التوكيل كانت الوكالة عامة في البياعات والا جارات والا نكحة وكل شئي وعن محمدؒ لو قال هو وكيلي في كل شئي جائز صنعته كان وكيلاً في البياعات والهبات والا جارات وعن ابي حنيفةؒ انه يكون وكيلاً في المعاوضات دون الصدقة والعتاق وقال مولاناؒ وهكذا كله اذا لم يكن في حال مذاكرة الطلاق فان كان في حال مذاكرة الطلاق يكون وكيلاً بالطلاق آه وفي الدر المختار جلد ثاني ص ۵۲۸ واذا قال لرجل ذلك اى قال له طلق امرأتي او قال لها طلقي ضرتك لم يتقيد بالمجلس لانه توكيل فله الرجوع الا اذا زاد كلما عزلتك فانت وكيل الخ.

(الجواب)(۱، ۲)عام قواعد اور تصریحات کتب فقہ سے تفریق قاضی کا ہونا اس میں ضروری معلوم ہوتا ہے، در مختار میں ہے وشرط للكل القضاء الا ثمانية(۱) پھر تفریق بوجہ عنین ہونے کے ان میں شمار کی جن میں قضاء قاضی شرط ہے، اور نیز در مختار باب العنین میں ہے والا بانت بالتفريق من القاضي لا نها فرقة قبل الدخول الخ (۲) قوله من القاضي ان ابى طلاقها اى ان ابى الزوج لانه وجب عليه التسريح بالا حسان حين عجز عن الا مساك بالمعروف فاذا امتنع كان ظالما فناب عنه واضيف فعله اليه الخ۔(۳) اس کے بعد قیل کے ساتھ عدم احتیاج قضاء کو بیان کیا، اور اگر اس تفریق کی قضاء کو شرط نہ کیا جائے تاہم تاجیل کے لئے قضا ضروری ہے اور یہ تاجیل جدید ہو گی، پہلا معالجہ دوا کرنا اس تاجیل میں شمار نہ ہوگا،(۴) اور اگر حکم کو قائم مقام قاضی کے اس موقعہ پر کیا جاوے جیسا کہ بعض کتب سے ظاہر ہے، اور بعض فقہاء نے اس کا انکار کیا ہے، تو حکم کو فی الحال تفریق درست نہیں ہے بعد تاجیل جدید وہ تفریق کر سکتا ہے۔

(۳) بظاہر غرض اس تحریر سے اس وکیل کو حکم بنانا منظور ہے کہ وہ تاجیل و تفریق میں جو کچھ حکم کرے گا مجھے منظور ہے، پس جن لوگوں کے نزدیک تاجیل حکم معتبر ہے ان کے قول کے موافق حکم یہ کر سکتا ہے کہ شوہر کو اگر ایک برس کی مہلت دے دے اور وہ اچھا نہ ہو تو بطلب عورت تفریق کر دے لیکن حکم جب ہوگا کہ عورت بھی اس کو اسی طرح اختیار دے دے،(۵) اور بظاہر یہ توکیل بالطلاق نہیں ہے جیسا کہ سیاق عبارت سے معلوم ہوتا ہے۔

---

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار باب.
(۲) الدر المختار على هامش رد المحتار باب العنين ج ۲ ص ۸۱۹ و ج ۲ ص ۸۲۰-۱۲۰ ظفير.
(۳) رد المحتار باب العنين وغيره ج ۲ ص ۸۲۰-۱۲ ظفير. (٤) ولو وجدته عنيناً الخ اجل سنة الخ فان وطى مرة فبها والا بانت بالتفريق (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العنين ج ۲ ص ۸۱۸) ظفير.
(۵) ولا عبرة بتاجيل غير قاضي البلدة (در مختار) فلا يعتبر تاجيل المرأة ولا تاجيل غيرها ولا يعتبر تاجيل غير الحاكم كائنا من كان وظاهره ولو محكما تامل (رد المحتار باب العنين وغيره ج ۲ ص ۸۱۸) ظفير.

جب نامرد شوہر بیوی کو طلاق نہ دے تو عورت کیا کرے

(سوال ۹۳۶) ایک سولہ سالہ لڑکی کا نکاح زید ۲۵ سالہ سے ہوا، بعد خلوت کے معلوم ہوا کہ شوہر نامرد ہے اور طلاق دینے پر رضامند نہیں ہوتا، اس صورت میں زوجہ کو علیحٰدگی نامرد شوہر سے کیسے ہو سکتی ہے۔

(الجواب) جب کہ قاضی شرعی موجود نہ ہو جیسا کہ اس زمانہ میں ہے تو سوائے طلاق دینے شوہر کے اور کوئی طرق علیحٰدگی کا اس وقت میں نہیں ہے، کیونکہ تاجیل و تفریق قاضی جو شرط ہے وہ مفقود ہے (اب علماء کے اتفاق سے جماعت مسلمین اور دار القضاء قائم ہو چکے ہیں، ان کے ذریعہ کارروائی کر کے تفریق حاصل ہو سکتی ہے۔(۱) ظفیر۔)

بیوی سے زنا کرانے والے نامرد کی بیوی کیا کرے

(سوال ۹۳۷) زید عنین ہے، اس کی عورت طلاق چاہتی ہے طلاق نہیں دیتا اور عورت کو زنا پر مجبور کرتا ہے اور دوسروں کے سپرد کر دیتا ہے وہی اس کو کھانا بھی دیتے ہیں، ایسی حالت میں اس کی زوجہ بلا طلاق کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اور وہ مسلمان ہے یا نہیں۔

(الجواب) وہ شخص جو ایسی بے حیائی کا کام کرتا ہے فاسق اور دیوث ہے مگر منکوحہ اس کی بدون طلاق کے اس کے نکاح سے خارج نہ ہوگی اور دوسرا نکاح اس کا درست نہ ہوگا اور وہ کافر نہیں ہوا (بذریعہ دار القضاء اور شرعی پنچائت نکاح فسخ کرا کے ایسے شوہر سے نجات حاصل کی جائے، ہندوستان میں جگہ جگہ دار القضاء اور شرعی پنچائت قائم ہو چکی ہیں۔(۲) ظفیر۔)

نامرد جب علاج کے بعد قادر ہو جائے تو کیا حکم ہے

(سوال ۹۳۸) میری عورت بعد شادی کے کچھ عرصہ تک میرے پاس رہی، اس عرصہ میں روزانہ مجامعت کی کوشش کرتا رہا لیکن بوجہ کمزوری قوت باہ میں عورت پر قادر نہ ہو سکا، عورت کے استغاثہ پر مجھ کو ایک مولوی صاحب نے ایک سال کی مہلت اس شرط پر دی کہ اگر سال بھی میں بعد علاج کے تندرست ہو جاؤں تو عورت میری زوجیت میں رہے گی ورنہ طلاق ہو جاوے گی، لیکن ایک سال کے بعد مولوی صاحب نے مجھے نوٹس دیا کہ عورت تمہاری زوجیت سے باہر ہو چکی ہے، میں اس وقت تندرست ہوں اور مجامعت پر قادر ہوں لیکن عورت میرے پاس نہیں بھیجی جاتی، یہ کہتے ہیں کہ اس پر طلاق ہو چکی۔

(الجواب) حکم شرعی یہ ہے کہ شوہر کو بعد مہلت دینے ایک سال کے دیکھا جاوے کہ وہ مجامعت پر قادر ہوا یا نہیں، اگر قادر ہو تو تفریق نہ کی جاوے اور اگر پھر بھی قدرت نہ ہو اور عورت تفریق چاہے تو پھر قاضی یا حکم تفریق کر سکتا ہے، پس جو فیصلہ ان مولوی صاحب کا ہے وہ غلط ہے، حکم شرعی یہ نہیں ہے اور ان کے کہنے سے تفریق نہیں ہوتی، عورت مذکورہ بدستور اپنے شوہر کے نکاح میں ہے ولو وجدتہ عنینا او خصیاً الخ اجل سنة الخ

(۱) تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب الفسخ والتفریق اور الحیلة الناجزہ۔ ظفیر۔
(۲) تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب الفسخ والتفریق اور الحیلة الناجزہ۔ ظفیر۔

فان و طی مرۃً فبها والا بانت بالتفریق من القاضی الخ بطلبها الخ (۱)فقط۔

جذامی کے ساتھ اس کی بیوی نہیں رہتی ہے، تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۳۹) زید جذامی ہو گیا ہے، اس کی زوجہ ہندہ بھاگ کر عمر کے یہاں چلی گئی ہے، زید کے یہاں جانا نہیں چاہتی اور زید طلاق دینے سے منکر ہے، کیا امام شافعیؒ کے مسلک پر عمل کرتے ہوئے دونوں میں تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں لکھا ہے کہ علماء حنفیہ میں سے امام محمدؒ کا بھی یہ مذہب ہے کہ اس صورت میں حاکم تفریق کرا سکتا ہے وخالف الا ئمة الثلاثة فی الخمسه مطلقا ومحمدؒ فی الثلاثة الاول لو بالزوج ولو قضی بالرد صح۔(۲)

نان نفقہ نہ دینے کی وجہ سے تفریق نہیں ہو سکتی ہے

(سوال ۹۴۰) ایک شخص اپنی عورت کو سات آٹھ سال سے اپنے مکان نہیں لے جاتا نہ طلاق دیتا ہے نہ نفقہ کا انتظام کرتا ہے لڑکی دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے شرعاً کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے ولا یفرق بینهما بعجزه عنها بانوا عها الثلاثه الخ اور شامی میں ہے قوله بانواعها الخ وهی ما کول وملبوس و مسکن اس روایت سے معلوم ہوا کہ اگر شوہر زوجہ کا نان و نفقہ دے اور حقوق زوجیت ادا نہ کرے تو اس سے زوجین میں تفریق نہیں ہو سکتی، البتہ شوہر کو مجبور کیا جاوے کہ یا وہ طلاق دے دے اور یا حقوق زوجیت ادا کرے، بدون طلاق دینے شوہر کے اس لڑکی کا دوسرا نکاح جائز اور صحیح نہیں ہے، البتہ بعض ائمہ کا مذہب اس صورت میں بضرورت تفریق کر دینے کا ہے، پس اگر قاضی حنفی اپنا نائب ایسے شخص کو بنادیوے جس کا مذہب تفریق کا ہو، اور وہ تفریق کر دے تو قاضی حنفی اس کو نافذ کر سکتا ہے قال فی غرر الا ذکار ثم اعلم ان مشائخنا استحسنوا ان ینصب القاضی الحنفی نائباً ممن مذهبه التفریق بینهما اذا کان الزوج حاضراً وابی عن الطلاق لان رفع الحاجة الدائمة لا یتیسر بالا ستدانة اذا لظاهر انها لا تجد من یقرضها وغنی الزوج مالاً امر متوهم فالتفریق ضروری اذا طلبته الخ۔(۳)(اب علماء احناف نے بھی دارالقضاء اور جماعت مسلمین کے ذریعہ تفریق کی اجازت دی ہے، دیکھئے الحیلة الناجزه للتها نوی. ظفیر۔)

متعنت شوہر سے امام شافعیؒ کے مسلک پر تفریق ہو سکتی ہے

(سوال ۹۴۱) ہندہ کا نکاح زید سے ہوا تھا، سولہ سال ہوئے ہندہ اب تک اپنے والدین کے گھر ہے، اب تک نہ زید نے اس کو اپنے گھر بلایا اور نہ نان نفقہ دیا اور نہ طلاق دیتا ہے، ہندہ بیمار ہے اطباء کی رائے یہ ہے کہ بغیر نکاح کے

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العنین وغیره ج ۲ ص ۸۱۸ .ط.س. ج۳ س ۴۹۶ . ظفیر.
(۲) رد المحتار باب العنین وغیره ج ۲ ص ۸۲۲ . ط.س. ج۳ ص ۵۰۱ . ظفیر.
(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقه مطلب فی فسخ النکاح بالعجز عن النفقه ج۲ ص ۹۰۳ .ط.س. ج ۵۹۰ ظفیر.

ازالہ مرض ممکن نہیں ہے اگر ازدواج نہ ہوا تو ہلاکت کا اندیشہ ہے، تو نکاح ثانی ہندہ کا جائز ہے یا نہ۔

(الجواب) اصل مذہب حنفیہ کا اس بارے میں یہ ہے کہ بدون طلاق شوہر کے تفریق نہیں ہو سکتی جیسا کہ در مختار میں ہے ولا یفرق بینهما بعجزه عنها بانوا عها الثلاثة ولا بعدم ایفائه لو غائباً حقها الخ وجوزه الشافعی باعسار الزوج وبتضرر ها بغبته ولو قضی به حنفی لم ینفذ نعم لوامر شافعیاً فقضی به نفذ اذا لم یرتش الآمر والمامور۔(۱) اور ہدایہ میں ہے ومن اعسر بنفقة امرأته لم یفرق بینهما ویقال لها استدینی علیه وقال الشافعیؒ یفرق لانه عجز عن الامساك بالمعروف فینوب القاضی منابه فی التفریق الخ (۲) اس سے معلوم ہوا کہ حنفیہ کا مذہب اس صورت میں تفریق کا نہیں ہے لیکن بضرورت اگر امام شافعیؒ کے مذہب کے موافق فتویٰ دیا جاوے اور قاضی شافعی سے تفریق کرادی جاوے تو درست ہے کذا فی الشامی.

زوجہ مجنون کیا کرے

(سوال ۹۴۲) زید بدخترے صغیرہ بولایت پدرش نکاح کردو منکوحہ درخانہ پدرماند، قبل ازانکہ منکوحہ ببلوغت رسد زید مجنون گشت، اکنوں چونکہ منکوحہ ببلوغت رسیدہ است زید باوہرگز متوجہ نیست واز کار زن وشو معطل است، پس تفریق فیمابین زید وزوجہ ونکاح ثانی جائز است یانہ۔

(الجواب) قال فی الدر المختار ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشاً کجنون وجذام وبرص الخ(۳) وقال فی الشامی قوله ولا یتخیر الخ ای لیس لواحد من الزوجین خیار فسخ النکاح بعیب فی الآخر عند ابی حنیفة وابی یوسف الخ۔(۴) پس معلوم شد کہ مذہب امام ابو حنیفہؒ عدم تفریق است بصورت مذکورہ وعدم جواز نکاح ثانی۔

دیوانہ کی بیوی کے لئے تفریق ہے یا نہیں دوسرے مذہب پر عمل اس سلسلہ میں کیسا ہے

(سوال ۹۴۳) زنے راکہ شوہرش دیوانہ شدہ می رسد کہ بلا تفرقہ قاضی شرعی وبشرط نبودن قاضی شرعی بلا حکم حاکم وقت فسخ نکاح کند یانہ، دریں بلاد کہ قاضی شرعی عدیم الوجود است حکم حاکم انگریز نائب مناب قاضی شرعی تواند شد یانہ، وحنفی را عمل بمذہب دیگر روا باشد یانہ۔

(الجواب) قال فی الدر المختار ولا یتخیر احدالزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشاً کجنون وجذام وبرص الخ ۔(۵) پس تفریق میاں مجنون وزوجہ اش عند الحنفیہ علی المذہب الصحیح الراجح درست نیست واگر قاضی حنفی است او را ہم نمی رسد کہ تفریق درمیان او شاں کند، پس بصورت نبودن قاضی بہیچ وجہ تفریق درست نیست وحکام وقت بحکم قاضی شرعی نباشند، البتہ حکم مسلم فریقین بحکم قاضی می باشد ولیکن از جانب مجنون ایں ہم متصور

(۱) ایضاً ظفیر. (۲) هدایه باب النفقة ج ۲ ص ٤١٦. ظفیر.
(۳) الدر المختار باب العنین وغیره ج ۱ ص ۲٥٤. ۱۲ ظفیر.
(٤) رد المحتار باب العنین وغیره ج ۲ ص ۸۲۲..ط.س.ج۳ص ۵۰۱. ۱۲ ظفیر.
(۵) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العنین وغیره ج ۲ ص ۸۲۲.ط.س.ج۳ص ۵۰۱. ۱۲ ظفیر.

نیست، البتہ اگر قاضی شافعی المذہب باشد مثلاً واو حکم فسخ کند صحیح است و حنفیاں را دریں صورت بمذہب غیر عمل کردن درست نیست۔(۱) (حالات سے مجبور ہو کر علماء احناف نے تفریق کی صورت نکالی ہے اور اس کی اجازت دی ہے، اس کے لئے دیکھئے کتاب الفسخ والتفریق لمولٰنا الرحمانیؒ یا الحیلة الناجزہ للتھانویؒ ظفیر۔)

شوہر جب خبر نہ لے تو عورت تفریق کے لئے کیا کرے

(سوال ۹۴۴) ایک عورت کا نکاح عبدالحیٰ سے ہوا، بعد نکاح معلوم ہوا کہ اس کا شوہر سخت آوارہ اور عیاش ہے، چنانچہ کچھ دنوں بعد وہ اپنی منکوحہ کو ستانے لگا حتیٰ کہ نان نفقہ بند کر دیا، اور گھر سے نکال دیا، چار برس سے والدین کے گھر پڑی ہے گذارہ کی کوئی صورت نہیں ہے، اس صورت میں زوجین کے درمیان تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) ایسی صورت میں کہ شوہر حقوق زوجیت ادا نہیں کرتا۔ اور نفقہ نہیں دیتا اس کو لازم ہے کہ زوجہ کو طلاق دے دے، پس اس کو مجبور کیا جائے اور کرایا جائے کہ جس طرح وہ طلاق دے دے،(۲) بدون طلاق کے عند الحنفیہ نفقہ وغیرہ نہ دینے کی وجہ سے زوجین میں تفریق نہیں ہو سکتی کذا فی الدر المختار۔(۳) بعد کے علماء نے تفریق کی صورت نکالی ہے، جو قاضی شریعت یا شرعی پنچائت کے ذریعہ ہو سکتی ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے "الحیلة الناجزہ" للتھانویؒ بحث زوجہ متعنت، ظفیر۔)

شوہر بد اطوار ہو اور بیوی کے حقوق ادا نہ کرے تو بیوی علیٰحدہ ہو سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۴۵) زید رنڈی بازی کرتا ہے شراب پیتا ہے، حقوق زوجیت ادا نہیں کرتا اور نان نفقہ نہیں دیتا، دوسری عورت غیر منکوحہ رکھتا ہے، ایسی حالت میں زید کی زوجہ زید سے علیٰحدہ ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) قال فی الدر المختار . ولا یفرق بینھما بعجزہ عنھا بانواعھا الثلاثة ولا بعدم ایفائه لو غائباً حقھا الخ (۴) اس روایت سے معلوم ہوا کہ نان نفقہ نہ دینے سے زوجین میں تفریق نہیں ہو سکتی، اسی طرح دیگر امور میں بھی تفریق کا حکم عند الحنفیہ نہیں ہے، البتہ ایسی حالت میں ناموافقت و خوف و خطر میں ضروری ہے کہ جس طرح ہو سکے شوہر سے طلاق لی جاوے، بعد طلاق کے عدت گذرنے پر دوسرا نکاح عورت کا صحیح ہو گا، بلا طلاق شوہر اول کے دوسرا نکاح درست نہیں ہے (۵) (اب علماء نے متعنت سے علیٰحدگی کی شکل نکالی ہے، اس کے لئے حیلہ ناجزہ دیکھئے۔ ظفیر)

---

(۱) اب علماء نے کچھ نئی راہیں نکالی ہیں اس کے لئے دیکھئے "الحیلة الناجزہ" للتھانویؒ ۱۲ ظفیر۔

(۲) ویجب ای الطلاق لو فات الا مساک بمعروف (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۲ ط.س. ج۳ ص ۲۲۹) ظفیر. (۳) ولا یفرق بینھما بعجزہ عنھا بانواعھا الثلاثة ولا بعدم ایفائه لو غائبا حقھا ولو موسرا وجوزہ الشافعی باعسار الزوج بتضرر ھا بغیبته ولو قضی به حنفی لم ینفذ نعم لو امر شافعیا فقضی به نفذ (در مختار) قوله بانواعھا الثلاثة وھی ماکول وملبوس ومسکن (رد المحتار باب النفقة مطلب فی فسخ النکاح بالعجز عن النفقة او بالغیبة ج ۲ ص ۹۰۳ ط.س. ج۳ ص ۵۹۰) لیکن اگر اسکے گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے یا نفقہ کی کوئی صورت نہیں ہے، تو اس صورت میں زوجہ متعنت کے تحت فسخ نکاح کی صورت نکل سکتی ہے، بعد کے علماء نے یہ صورت تجویز کی ہے دیکھئے "الحیلة الناجزہ" للتھانویؒ ۱۲ ظفیر۔

(۴) الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب النفقة مطلب فی فسخ النکاح بالعجز عن النفقة او بالغیبة ج ۲ ص ۹۰۳ ط.س. ج۳ ص ۵۹۰ . ظفیر. (۵) اما نکاح منکوحة الغیر الخ فلم یقل احد بجوازہ ولم ینعقد اصلا (رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۵ ط.س. ج۳ ص ۵۱۶) ظفیر.

نان نفقہ نہ دینے والے شوہر سے نکاح فسخ ہو گیا نہیں

(سوال ۹۴۶)ایک شخص اپنی زوجہ کو نان نفقہ نہیں دیتا اور نہ اس کا مہر ادا کرتا ہے جو معجّل تھا۔ایسی صورت میں حاکم نکاح کو فسخ کر سکتا ہے یا نہیں،شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ صورت مرقومہ میں بحکم حاکم نکاح فسخ ہو سکتا ہے۔

(الجواب)شامی جو کہ معتبر کتاب فقہ کی ہے اس میں لکھا ہے وقوله ولو قضى بالردصح اى لو قضى به حاكم يراه الخ صح(۱)اور در مختار میں ہے و لو قضىٰ به حنفى لم ينفذ الخ(۲)ان مجموعہ روایات سے معلوم ہوا کہ حاکم سے مراد وہ حاکم ہے جس کا مذہب فسخ نکاح کا بحالت مذکورہ ہو حنفی حاکم مراد نہیں ہے،حاصل یہ ہے کہ حنفیہ کے نزدیک اس صورت میں نکاح فسخ نہیں ہو سکتا فی الدر المختار ولا يفرق بينهما لعجزه عنها ولا بعدم ايفائه لو غائباً حقها الخ۔(۳)

تنبیہ آج کل بضرورت شدیدہ اس مسئلہ میں مالکیہ کے مذہب پر فتویٰ دیا گیا ہے جس کی تفصیل حیلہ ناجزہ میں مذکور ہے،اس کو دیکھ لیا جاوے۔(مرتب)

جو شوہر وطی کے بجائے لواطت کرے تو عورت نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۴۷)ایک شخص اپنی زوجہ سے بجائے وطی کے لواطت کرتا ہے اور اس سے باز نہیں آتا،ایسی صورت میں لڑکی نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب)اس صورت میں شوہر سخت گناہگار اور فاسق ہوا،حدیث شریف میں ایسا فعل کرنے والے پر لعنت وارد ہوئے ہے،لیکن اس وجہ سے حاکم ان میں تفریق نہیں کرا سکتا،البتہ شوہر کو تنبیہ کی جاوے کہ وہ اس سے توبہ کرے ورنہ اس کو مجبور کیا جاوے کہ وہ طلاق دے دے یا خلع کرے اور عورت کو بحالت مذکورہ شوہر کے پاس جانا نہ چاہئے،بلکہ یا شوہر توبہ کرے اور اس فعل سے باز آوے یا طلاق دے دے یا خلع کرے۔(فقہاء نے ایسے شوہر کو جو وطی پر قادر نہ ہو،اور لواطت کا عادی ہو،عنین کے حکم میں قرار دیا ہے،اور جو صورت عنین سے گلو خلاصی کی ہے،اس سے بھی کی جا سکتی ہے،اس کے لئے دیکھئے کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعہ۔ظفیر۔)

شوہر بیس سال کے لئے قید ہو جائے تو عورت نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۴۸)زید کو ایک مقدمہ میں بیس سال کی قید ہوئی،اس کی زوجہ بلا طلاق کے عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب)شوہر کے بیس برس یا کم وبیش قید ہو جانے سے نکاح فسخ نہیں ہوا،لہذا اس صورت میں جب تک شوہر طلاق نہ دے اور اس کی عدت نہ گذر جاوے اس وقت تک اس عورت کو دوسرے شخص سے نکاح کرنا جائز نہیں

(۱)رد المحتار باب العنين وغيره ج ۲ ص ۸۲۲.ط.س.ج۳ص ۵۰۱. ۱۲ ظفير.
(۲)الدر المختار على هامش رد المحتار باب النفقه مطلب فى فسخ النكاح بالعجز عن النفقه ج ۲ ص ۹۰۳.ط.س.ج۳ص ۵۹۰. ۱۲ ظفير.
(۳)ايضاً ظفير.

شوہر تیس سال کے لئے قید ہو گیا اور عورت صبر نہیں کر سکتی تو نکاح فسخ ہو سکتا ہے

(سوال ۹۴۹) زید کو کسی جرم میں تیس سال کی قید ہو گئی، تین سال گذر چکے ستائیس سال باقی ہیں، اس کی زوجہ کہتی ہے کہ میں اس قدر مدت مدید بلا خاوند صبر نہیں کر سکتی نکاح فسخ کرا دیا جاوے، چنانچہ مقدمہ عدالت میں دائر ہے، زید کہتا ہے میرے دو بچہ ہیں ایک لڑکا پانچ سالہ ایک لڑکی سہ سالہ موجود ہیں، ان کو کون پرورش کرے گا، نان ونفقہ زوجہ اور بچوں کو کون دے گا لہذا میں طلاق دینا اور علیحدہ کرنا نہیں چاہتا، والد زوجہ زید کہتا ہے کہ زید کا کوئی بھائی حقیقی نہیں، دور کے رشتہ کا ہے، نہ زید کے پاس کوئی مکان مملوکہ ہے جس میں علیحدہ رہے، جس رشتہ دار کے مکان میں رکھنا چاہتا ہے اس پر اطمینان نہیں آبروریزی کا ظن غالب ہے، بحالت موجودہ حکم شرعی کیا ہے جبراً نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) اصل مذہب حنفیہ کا اس صورت میں یہ ہے کہ نکاح فسخ نہیں ہو سکتا اور بدون طلاق دیئے شوہر کے نکاح ثانی کرنا عورت کو درست نہیں ہے کما فی الدر المختار ولا یفرق بینهما بعجزه عنها ولا بعدم ایفائه لو غائباً حقها الخ(۱) درمختار لیکن بعض دیگر ائمہ ایسی صورت میں فسخ نکاح کو جائز فرماتے ہیں، اور حنفی کو بضرورت اس پر عمل کرنا درست ہے، اور احوط یہ ہے کہ جس کا مذہب تفریق اور فسخ نکاح کا ہے اس سے فسخ کرا لیوے۔ قال فی الدر المختار وجوزه الشافعی باعسار الزوج وبتضررها بغیبته ولو قضی به حنفی لم ینفذ حکمه نعم لو امر شافعیا فقضی به نفذ اذا لم یرتش الآمر والمامور بحر در مختار۔(۲) اور شامی میں ہے والحاصل ان عند الشافعی اذا اعسر الزوج بالنفقة فلها الفسخ وكذا اذا غاب وتعذر تحصیلها منه علی ما اختاره كثیرون منهم لكن الا صح المعتمد عند هم ان لا فسخ ما دام مو سرا الخ شامی(۳) ج ۲ ص ٦٥٦ وفیه بعد اسطر قال فی غرر الا فكار ثم اعلم ان مشائخنا استحسنوا ان ینصب القاضی الحنفی نائباً لمن مذهبه التفریق بینهما اذا كان الزوج حاضراً او ابی عن الطلاق لا ن رفع الحاجة الدائمة لا یتیسر بالا ستدانة اذ الظاهر انها لا تجد من یقر ضها وغنی الزوج مالآ امر متوهم فالتفریق ضرو ری اذا طلبته وان كان غائباً یفرق لان عجزه غیر معلوم حال غیبته الخ ونقل فی البحر اختلاف المشائخ وان الصحیح كما فی الذخیرة عدم النفاذ لظهور مجازفة الشهور الخ والحاصل ان التفریق بالعجز عن النفقة جائز عند الشافعی حال حضرة الزوج وكذا حال غیبته مطلقاً او مالم تشهد بینته باعساره الآن كما علمت مما نقلنا عن التحفة والحالةالا ولیٰ جعلها مشائخنا حكماً مجتهدا فیه فینفذ فیه القضاء دون الثانیة الخ الیٰ ان قال نعم یصح الثانی لمذهب احمد كما ذكره فی كتب مذهبه وعلیه یحمل ما فی فتاویٰ قاری الهدایه حیث سئل عمن غاب زوجها ولم یترك لها نفقة فاجاب اذا قامت بینة علیٰ ذلك وطلبت فسخ النكاح من قاض یراه ففسخ نفذو قضاء علی الغائب وفی نفاذ

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۹۰۳ ط.س. ج۳ ص ۵۹۰. ظفیر.
(۲) ایضا ج۲ ص ۹۰۳ و ج ۲ ص ۹۰۴. ط.س. ج۳ ص ۵۹۰. ظفیر.
(۳) رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۹۰۳. ط.س. ج۳ ص ۵۹۰. ۱۲ ظفیر.

القضاء علی الغائب روایتان عند نافعلی القول بنفاذہ یسوغ للحنفی ان یزوجھا من الغیر بعد العدة(۱) الخ شامی ج ۲ ص ٦٥٦. پس ظاہر ہے کہ روایات اس بارے میں نہایت مختلف اور مضطرب ہیں لیکن موقع ضرورت میں حنفی کو گنجائش ہے کہ تفریق کرادے اور عدت کے بعد جواز نکاح ثانی کا فتویٰ دے دے۔

دائم المریض شوہر کی بیوی نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۵۰) ایک عورت بعد نکاح کے کچھ مدت خاوند کے ساتھ رہی، بعد کو خاوند کے بدن میں ناسور ہو گیا، دو تین سال سے وہ زخم اچھا ہوتا ہے اور ایک ماہ کے عرصہ میں پھر تازہ ہو کر خون اور پیپ جاری ہو جاتا ہے، خاوند نامرد نہیں لیکن کم طاقتی کے باعث ہمبستر نہیں ہو سکتا، اگر ہوتا ہے تو زیادہ تکلیف ہوتی ہے، خاوند خوراک، پوشاک، مکان وغیرہ سب کچھ دینے کو راضی ہے، مگر عورت اپنی خوشی سے نکاح فسخ کرنا چاہتی ہے، مہر کا عوض بھی اسی کے قبضہ میں ہے وہ دینے کا انکار کرتی ہے، عورت کی خوشی سے نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے ویسقط حقھا بمرة ویجب دیانة احیانا الخ(۲) پس ایک دفعہ کی وطی کے بعد عورت کا حق ساقط ہو جاتا ہے بایں معنی کہ وہ فسخ نکاح کا دعویٰ شوہر کے عنین ہونے کی بناء پر نہیں کر سکتی ہے، پس صورت مسئولہ میں جب کہ شوہر عنین نہیں ہے اور وطی ہو چکی ہے ولو مرةً تو عورت کو حق نہیں ہے کہ نکاح فسخ کرادے، لیکن اگر شوہر چاہے طلاق دے دے یا عورت سے کچھ مال لے کر بالعوض مہر خلع کر لیوے۔ (علماء نے عورت کی خشیت زنا کے پیش نظر گنجائش پیدا کی ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلة الناجزہ اور کتاب الفسخ والتفریق۔ ظفیر)

متعنت کی بیوی انگریزی عدالت کے ذریعہ نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۵۱) مسماۃ ساحرہ بالغہ کا شوہر اس کو نان و نفقہ نہیں دیتا نہ طلاق دیتا ہے نہ گھر رکھتا ہے، ایسی حالت میں عورت مذکورہ حاکم انگریزی مجاز سے خلع یا فسخ نکاح کرا سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) بدون طلاق دینے شوہر کے کوئی صورت فسخ نکاح اول اور دوسرا نکاح جائز ہونے کی نہیں ہے، البتہ اگر حاکم یا کوئی دوسرا شخص زبردستی بھی شوہر سے طلاق دلوادے گا یا خلع کر دے گا تو طلاق واقع ہو جاویگی۔

بد چلن شوہر کی بیوی کیا کرے

(سوال ۹۵۲) ایک لڑکی کا شوہر بد چلن ہے لڑکی کو اپنے گھر نہیں بلاتا نہ طلاق دیتا ہے لڑکی کا نکاح دوسری جگہ ہو سکتا یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں جب تک اس لڑکی کا شوہر طلاق نہ دیوے اور عدت نہ گذر جائے اس وقت تک اس لڑکی کا دوسری جگہ نکاح کرنا شرعاً درست نہیں ہے (دار القضاء اور شرعی پنچائت کے ذریعہ اس طرح کے مصائب سے عورت کو نکالا جا سکتا ہے۔(۳) ظفیر۔)

---

(۱) رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۹۰۳ و ج ۲ ص ۹۰٤ .ط.س. ج۳ص ۵۹۰ .۱۲ ظفیر. (۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب القسم ج ۲ ص .ط.س. ج۳ص ۲۰۲ .۱۲ ظفیر. (۳) دیکھئے الحیلة الناجزه للتهانوی اور کتاب الفسخ والتفریق للرحمانی . ظفیر.

مجذوم کی بیوی فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۵۳) زید کو جذام ہو گیا ہے اس کی زوجہ ہندہ اس سے سخت نفرت کرتی ہے اور زید کے گھر جانا نہیں چاہتی انکار کرتی ہے، شرعاً زید وہندہ میں جدائی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) کتب فقہ میں لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کے مذہب میں اگر شوہر کو جذام وغیرہ لاحق ہو جاوے تو اس کی زوجہ اس کے نکاح سے علیٰحدہ نہیں ہو سکتی۔ اور عورت کو اختیار فسخ کرنے نکاح کا نہیں ہے، لہذا ایسی حالت میں کہ عورت وہاں جانا نہیں چاہتی، اس کے شوہر سے کہا جاوے کہ وہ طلاق دے دیوے، بعد طلاق کے اور بعد عدت گذرنے کے اس عورت کا دوسرا نکاح صحیح ہے، بدون طلاق کے علیٰحدگی کی کوئی صورت نہیں ہے قال فی الدرالمختار ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشاً کجنون و جذام الخ۔(۱) (لیکن امام محمدؒ نے اجازت دی ہے۔(۲) اور اس پر فتویٰ دیا گیا ہے۔(۳) ظفیر۔)

عوت کے کابل ہجرت کرنے سے نکاح فسخ نہیں ہوگا

(سوال ۹۵٤) زن منکوحہ ارادہ ہجرت بسوئے کابل دارد مگر شوہر اواجازت ندہد، ہجرت او جائز است یا نہ ودر حالت ہجرت نکاح او فسخ شود یا نہ۔

(الجواب) ہجرت آن زن روا و نکاح فسخ نمی شود۔

عدم واقفیت سے جذامی سے نکاح ہو گیا تو فسخ کے لئے کیا کرے

(سوال ۹۵۵) ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح جذامی شخص کے ساتھ عدم واقفیت سے دھوکہ میں آکر اس کے والدین نے کر دیا، اور رخصت تاہنوز نہیں ہوئی، بعد نکاح ہونے کے اس شخص کے مرض سے آگاہی ہوئی، ایسی صورت میں نکاح جائز ہے یا نہیں، اگر جائز ہے تو باقاعدہ علیٰحدگی کی کیا صورت ہے۔

(الجواب) درمختار میں ہے ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر لوفاحشاً کجنون وجذام وبرص الخ وفی الشامی قوله ولا یتخیر الخ ای لیس لواحد من الزوجین خیار فسخ النکاح بعیب فی الآخر عند ابی حنیفةؒ و ابی یوسفؒ الخ(۴) پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں نکاح صحیح ہو گیا اور موافق قول شیخین کے جو کہ صحیح ہے زوجہ کو اختیار فسخ نکاح کا نہیں ہے، البتہ اگر شوہر طلاق دے دیوے تو علیٰحدہ ہو سکتی ہے، پس اگر جدا ہونا ہے تو شوہر سے طلاق لینا چاہئے۔ (امام محمدؒ کے قول پر فسخ کی صورت ہے، اس کے لئے دیکھئے کتاب الفسخ والتفریق للرحمانی. ظفیر)

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العنین وغیره ج۲ ص ۸۲۲. ط.س. ج۳ص ۵۰۱. ۱۲ ظفیر.

(۲) وخالف الائمة الثلاثة فی الخمسة مطلقا ومحمد فی الثلاثة الاول لو بالزوج کما یفهم من البحر وغیره (رد المحتار باب العنین وغیره ص ۸۲۲. ط.س. ج۳ص ۵۰۱) ظفیر.

(۳) تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلة الناجزه للتهانویؒ اور کتاب الفسخ والتفریق للرحمانی ۱۲ ظفیر.

(٤) رد المحتار باب العنین وغیره ج ۲ ص ۸۲۲. ط.س. ج۳ص ۵۰۱. ۱۲ ظفیر.

نان نفقہ جب شوہر نہ دے تو عورت کیا کرے

(سوال ۹۵۶) ایک شخص اپنی عورت کو نان ونفقہ نہیں دیتا تو عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔
(الجواب) جب تک شوہر طلاق نہ دیوے گا عورت اس کے نکاح سے خارج نہ ہوگی اور دوسرا نکاح درست نہ ہوگا، پس جس طرح ہو شوہر سے طلاق لی جاوے۔ (یا دار القضاء میں مقدمہ دائر کر کے نکاح فسخ کرایا جائے۔ ظفیر۔)

جس کے شوہر کو قید کی سزا ہوگئی وہ کیا کرے

(سوال ۹۵۷) زید کو قمار بازی میں پانچ سال کی قید ہوگئی اس کی زوجہ کے لئے نفقہ کی کوئی صورت نہیں ہے، وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔
(الجواب) اس صورت میں جس طرح بھی ہو زید سے طلاق دلائی جاوے ورنہ پھر کسی اسلامی ریاست میں جاکر عورت قاضی کے یہاں علیحدگی کی درخواست گذار دے وہ قاضی کسی شافعی یا مالکی المذہب قاضی کے ذریعہ تفریق کرا سکتا ہے، کیونکہ اگرچہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک عدم ادائے نفقہ کی صورت میں تفریق نہیں، لیکن کتب فقہ میں یہ تصریح ہے کہ اگر حنفی قاضی شافعی قاضی کو حکم کردے تو اس کی قضاء عورت کے حق میں نافذ ہو جائے گی، نعم لو امر شافعیاً نفذ قضائہ الخ در مختار۔(۱)

شوہر جب سوزاک وآتشک میں مبتلا اور آوارہ ہو تو بیوی نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۵۸) زید اور ہندہ دونوں کی شادی دونوں کی نابالغی کی حالت میں ہوئی تھی، پھر بعد بلوغ کے ہندہ پارسا پابند صوم وصلوٰۃ نکلی اور زید شرابی وزناکار سخت آوارہ نکلا بوجہ آوارگی ایک پیسہ نہیں کماتا، آتشکی وسوزاک کے مرض میں مبتلا ہے، زید طلاق دیتا ہے اور نہ خلع کرتا ہے، پس یہ بات تو اہل علم پر ظاہر ہے کہ علی مافی عامۃ کتب الفقہ ہمارے امام محمدؒ نے شوہر کے مجنون اور مبروص ومجذوم ہونے کی حالت میں عورت کو فسخ نکاح کا اختیار دیا ہے، اور فتاویٰ عالمگیری میں حاوی قدسی سے منقول ہے کہ امام محمدؒ نے جنون مطبق کو مثل جب کے فرمایا ہے وبہ ناخذ پس عیوب ثلاثہ میں سے ایک عیب میں عورت کے لئے اختیار ہونے پر فتویٰ بھی ہوا ہے، اور در مختار میں ہے ولو قضی بالردصح یعنی اگر عیوب خمسہ میں سے کسی کے سبب سے مالکی یا شافعی یا حنبلی قاضی نکاح فسخ کردے تو اس کا حکم صحیح ہوگا۔ پس اگر ہندہ اس سخت ناچاری اور مجبوری کی حالت میں زوجہ مفقود کے مسئلہ کی طرح عالم مالکی سے اور جہاں علمائے احناف کے سوائے اور کسی مذہب کا عالم نہ ہو وہاں عالم حنفی ہی سے اپنے نکاح کو فسخ کرالے تو جائز ہے یا نہیں۔
(الجواب) اقول وباللہ التوفیق علامہ شامی نے اول تو فتح القدیر سے یہ نقل کیا ہے وقد تکفل فی الفتح برد ما استدل بہ الائمۃ الثلاثۃ ومحمد رحمہ اللہ بما لا مزید علیہ جس سے ضعف قول امام محمد رحمہ اللہ محقق ہوا۔ اور عبارت در مختار ولو قضی بالردصح پر یہ لکھا ہے ای لو قضی بہ حاکم یراہ پس معلوم ہوا کہ مراد حاکم شافعی یا مالکی یا حنبلی ہے، حاکم وقاضی حنفی کو حکم فسخ کرنا صحیح نہیں ہے چہ جائیکہ عالم حنفی کو کہ وہ قاضی بھی

(۱) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب النفقہ ج ۲ ص ۳۰۹ .ط.س. ج۳ص ۵۹۰. ۱۲ ظفیر.

نہیں ہے (موجودہ حالات میں علماء نے جماعت مسلمین، شرعی پنچائت اور دار القضاء کے ذریعہ فسخ کی صورت پر فتویٰ دیا ہے، اس سلسلہ میں حضرت تھانویؒ کی کتاب الحیلۃ الناجزہ اور مولانا عبد الصمد رحمانی کی کتاب الفسخ والتفریق دیکھی جائے۔ ظفیر۔)

دس سال تک جس کے شوہر نے خبر نہیں لی، اس کا کیا کیا جائے

(سوال ۹۵۹) ایک شخص نے دس سال سے اپنی زوجہ منکوحہ کی خبر نہیں لی اور کسی مقام دور دراز پر چلا گیا اور نفقہ نہیں دیا، اس صورت میں بحالت نہ ملنے طلاق کے کوئی صورت نکاح ثانی کی عورت کے لئے ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں عورت کی رہائی کی صورت یہی ہے کہ اس کے شوہر سے طلاق لی جاوے بعد طلاق کے عدت گذار کر عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے، بدون اس کے کوئی صورت علیٰحدگی کی نہیں ہو سکتی۔ (یہ شوہر متعنت ہے، رہائی کی صورت یہ ہے کہ شرعی پنچائت میں یا جہاں قاضی شریعت ہے وہاں قاضی کے یہاں درخواست دے کر چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للتھانویؒ یا کتاب الفسخ والتفریق از مولانا رحمانیؒ۔ ظفیر۔)

نان نفقہ شوہر نہ دے تو عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۶۰) ایک شخص اپنی زوجہ کی قطعاً خبر گیری نان پارچہ وغیرہ کی نہیں کرتا اور نہ حقوق زوجیت ادا کرتا ہے حتیٰ کہ خطوط کا جواب بھی نہیں دیتا، عورت نے واسطے تقاضہ خرچ کے خود بھی بہت سے خطوط روانہ کئے اور دوسروں سے بھی روانہ کرائی لیکن اس کو مطلق التفات نہیں ہے ایسی حالت میں عورت کو دوسرا نکاح کرنا حلال ہے یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے ولا یفرق بینھما بعجزہ عنھا الخ ولا بعدم ایفائہ حقھا الخ الیٰ ان قال ولو قضیٰ بہ حنفی لم ینفذ الخ نعم لو امر شافعیاً فقضیٰ بہ نفذ الخ و فی رد المحتار قال فی غرر الافکار ثم اعلم ان مشائخنا استحسنوا ان ینصب القاضی الحنفی نائبا ممن مذھبہ التفریق بینھما اذا کان الزوج حاضراً او ابیٰ عن الطلاق الخ(۱) ج ۲ ص ۶۵۹ شامی۔ پس ان روایات سے واضح ہوا کہ حنفیہ کا مذہب اس صورت میں تفریق کا نہیں ہے، البتہ جس امام کے نزدیک اس صورت میں تفریق صحیح ہے اس مذہب کا حاکم و قاضی تفریق کرا سکتا ہے اگر شوہر طلاق دینے سے انکار کرے، اور حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ جس طرح ہو شوہر سے کہہ کر اس کی زوجہ کو طلاق دلائی جاوے یا اس کو کہا جاوے کہ نان و نفقہ زوجہ کی خبر گیری کرے ورنہ قاضی حنفی کسی دوسرے مذہب والے کو جس کا مذہب تفریق کا ہے اپنا نائب بنادے کہ وہ تفریق کر دیوے۔(۲)

---

(۱) رد المحتار باب النفقہ مطلب فی فسخ النکاح بالعجز عن النفقۃ او بالغیبۃ ج ۲ ص ۹۰۳ ط.س. ج۳ ص ۵۹۰. ۱۲ ظفیر.
(۲) اس سلسلہ میں دیکھئے الحیلۃ الناجزہ للتھانویؒ بحث زوجہ متعنت ۱۲ ظفیر.

شوہر کی زیادتی کی صورت میں بیوی فسخ نکاح کے لئے کیا کرے

(سوال ۹۶۱) ہندہ کے ساتھ اس کا شوہر زید اور دیگر رشتہ داران شوہری بد سلوکی سے پیش آویں اور زد و کوب وقتاً فوقتاً کرتے رہیں، اور زید اور اس کے رشتہ داران یعنی پدر و ماں ہندہ کو اپنے مکان سے جبراً بے عزتی کے ساتھ بے پردہ کر کے نکال دیں تو آیا اس کو بذریعہ عدالت نکاح فسخ کرانے کا اختیار ہے اور بصورت دعویٰ اعادہ حقوق زن و شوہر ہندہ بربناء عذر مذکور مدعی کے پاس جانے سے انکار کر سکتی ہے۔

(الجواب) فسخ نکاح کرنے کا اختیار نہیں ہے، لیکن بذریعہ عدالت وغیرہ شوہر کو اس پر مجبور کرا سکتی ہے کہ یا وہ اس کو اچھی طرح رکھے اور حقوق ادا کرے اور یا طلاق دے دے، غرض یہ ہے کہ بدون طلاق دینے شوہر کے اس صورت میں تفریق نہیں ہو سکتی، اور اگر شوہر کی طرف سے یہ دعویٰ ہو کہ ہندہ شوہر کے گھر آباد ہو تو تاوقت یہ کہ شوہر کی طرف سے اس کا اطمینان نہ ہو کہ وہ آئندہ ایذا دہی اور بے حرمتی نہ کرے گا ہندہ اس کے گھر جانے سے انکار کر سکتی ہے اور نفقہ ہندہ کا اس صورت میں شوہر کے ذمہ واجب ہے والدین کے گھر رہ کر نفقہ لے سکتی ہے، کیونکہ اس صورت میں ہندہ خود شوہر کے گھر سے ناشزہ ہو کر نہیں نکلی بلکہ وہ بے عزتی کے ساتھ جبراً نکالی گئی ہے، درمختار میں جن عورتوں کا نفقہ ساقط ہو جاتا ہے ان کے بیان میں ذکر کیا ہے **وخارجة من بيته بغير حق وهي النا شزة حتى تعودو لو بعد سفره خلافا للشافعي والقول لها في عدم النشوزبينهما الخ**(۱) پس ظاہر ہے کہ صورت مذکورہ میں ہندہ خود شوہر کے گھر سے نافرمان ہو کر نہیں نکلی بلکہ نکالی گئی ہے، پس کوئی وجہ سقوط نفقہ کی نہیں ہے۔

عورت کہتی ہے کہ میرا شوہر خنثیٰ ہے اس کا دوسرے سے نکاح کرنا کیسا ہے

(سوال ۹۶۲) ایک مرد کا نکاح ایک عورت سے حالت نابالغی میں ہوا تھا، بعد بلوغ عورت نے دعویٰ کیا مرد خنثیٰ ہے، معلوم ہوا کہ مرد کا اندام مخصوصہ ڈیڑھ دو انچ ہوگا، کیا یہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں، طلاق کی ضرورت ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) درمختار میں ہے **ولو قصيراً لا يمكنه ادخاله داخل الفرج فليس لها الفرقة بحرو فيه نظر الخ وفي الشامي قوله وفيه نظر اشار الى ما قاله الشر نبلا لى في شرحه على الوهبانية الخ قلت لكن لم ينفردبه صاحب القنية بل نقله في الفتح والبحر عن المحيط الخ** .(۲) الغرض حاصل یہ ہے کہ صورت سوال کے موافق نکاح منعقد ہو گیا اور اس وجہ سے ان میں تفریق نہ کی جاوے گی. البتہ اگر شوہر طلاق دے دے یا اس سے طلاق کسی طرح لے لی جاوے تو پھر نکاح ثانی عورت مذکورہ کا دوسرے شخص سے جائز ہے۔

شافعی المذہب عورت نان نفقہ نہ دینے کی وجہ سے تفریق کرا سکتی ہے

(سوال ۹۶۳) زید و ہندہ شافعی ہیں، اور عقد کو نو سال ہوئے، زید نے نان و نفقہ نہیں تو کیا ہندہ زید سے بمذہب

---

(۱) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۸۹۰. ط.س. ج۳ص ۵۷٦. ۱۲ ظفیر.
(۲) دیکھئے رد المحتار باب العنين وغيره ج ۲ ص ۸۱٦. ط.س. ج۳ص ۴۹۴. ۱۲ ظفیر.

امام شافعی مخلصی حاصل کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں موافق مذہب امام شافعی کے ہندہ تفریق کرا سکتی ہے **کما فی الهدایه وقال الشافعی یفرق لانه عجز عن الا مساك بالمعروف فینوب القاضی منابه فی التفریق الخ**۔(۱)

نان نفقہ نہ ملنے کی وجہ سے تفریق

(سوال ۹٦٤) خلاصہ سوال یہ ہے کہ ہندہ کی شادی زید کے ساتھ ہوئی، جس کو اٹھارہ سال کا عرصہ ہو گیا، زید نے اس عرصہ میں ہندہ کو ایک پیسہ نان و نفقہ کا دیا نہ اپنے پاس بلایا نہ حقوق زوجیت ادا کیا اور نہ وہ ہندہ کو طلاق دیتا ہے، تو کسی مذہب کی رو سے ایسی عورت بلا طلاق شوہر کے عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) ایسی حالت میں کتب فقہ میں لکھا ہے کہ قاضی شافعی المذہب سے تفریق کرائی جائے، در مختار میں ہے **نعم لو امر شافعیا فقضی به نفذ الخ**۔(۲)

نان نفقہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹٦۵) ہندہ کا نکاح خالد سے ہوا تھا، بہت عرصہ ہوا، لیکن اس وقت تک خالد نے ہندہ کو نفقہ نہیں دیا، اور تکلیف پہنچائی کچھ عرصہ ہوا کہ خالد خزانہ سرکاری میں چوری کر کے روپوش ہو گیا، اب ہندہ دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) **ولا یفرق بینهما بعجزه بانوا عها الثلاثة ولا بعدم ایفائه لو غائباً حقها ولو موسراً وجوزه الشافعی باعسار الزوج وبتضررها بغیبته ولو قضی به حنفی لم ینفذ الخ**۔(۳) اس روایت سے معلوم ہوا کہ حنفیہ کے مذہب میں شوہر کے نفقہ نہ دینے سے اور حقوق زوجیت ادا نہ کرنے سے اور شوہر کے غائب ہونے کی وجہ سے زوجین میں تفریق نہیں ہو سکتی اور عورت کو نکاح ثانی کرنا جائز نہیں ہے، اور امام شافعیؒ نے زوج کے مفلس ہونے اور زوج کے غائب ہونے کی صورت میں تفریق کو جائز فرمایا ہے، لہذا تم قاضی یا حاکم شافعی المذہب سے تفریق کرانے کے بعد نکاح ثانی کر سکتی ہو،(۴) اور قاضی یا حاکم حنفی المذہب تفریق نہیں کر سکتا ہے۔

شوہر اندھا ہو جائے تو عورت علیٰحدہ نہیں ہو سکتی ہے

(سوال ۹٦٦) بحالت نابالغی نکاح ہوا، بعد میں لڑکا نابینا ہو گیا پہلے بینا تھا، اب دلہن چاہتی ہے کہ دولہا کو چھوڑ دوں۔

(الجواب) در مختار میں ہے **ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشا کجنون و جذام الخ** اور شامی میں ہے **قوله ولا یتخیر الخ ای لیس لو احد من الزوجین خیار فسخ النکاح بعیب فی الآخر عند ابی حنیفة الخ بناءً**(۵) علیہ صورت مسئولہ میں دولہا کے نابینا ہو جانے کی وجہ سے دلہن کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ اس نکاح کو فسخ کر دے اور اس نابینا دولہا کو چھوڑ کر دوسرا دولہا کرے۔

---

(۱) دیکھئے هدایه باب النفقه ج ۲ ص ٤١٦۔ ظفیر۔ (۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۹۰۳۔ ظفیر۔
(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۹۰۳۔ ط.س. ج۳ ص ۵۹۰۔ ۱۲ ظفیر۔
(٤) نعم لم امر شافعیا فقضی به نفذ۔ (ایضاً)۔ ط.س. ج۳ ص ۵۹۰ ظفیر۔ (۵) دیکھئے رد المحتار باب العنین وغیره ج ۲ ص ۸۲۔ ط.س. ج۳ ص ۵۰۱۔ ظفیر۔

نامرد کی بیوی کیا کرے

(سوال ۹۶۷) باکرہ لڑکی کا نکاح ہوا، اور چند مرتبہ وہ لڑکی زوج کے یہاں گئی آئی اور اب وہ بالغہ ہو گئی، لیکن وہ کہتی ہے کہ یہ مرد عورت کے کام کا نہیں ہے یعنی نامرد ہے جیسا زوجین میں ہم بستری ہوتی ہے اس سے کبھی نہیں ہوئی اور وہ شخص طلاق بھی نہیں دیتا، اب جو حکم شرعی ہو وہ تحریر فرمائیں، یہاں کوئی قاضی بھی نہیں ہے۔

(الجواب) شوہر کے نامرد ہونے سے نکاح باطل نہیں ہوتا بدون طلاق دینے شوہر کے کوئی صورت علیحدگی کی اس وقت نہیں(۱)

نامرد کی بیوی کا نان نفقہ اور مہر

(سوال ۹۶۸) ایک لڑکے اور لڑکی نابالغ کا عقد چھ سال ہوئے ہوا تھا، لڑکی اس وقت بالغ ہے، لڑکے کی نسبت مشہور ہے کہ وہ نامرد اور معذور ہے، کوئی کام نہیں کر سکتا، ایسی صورت میں طلاق اور خرچ نان و نفقہ و مہر کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے، اس عرصہ میں لڑکی اپنی سسرال میں بھی رہی ہے۔ اگر مرد طلاق دے دے تو مہر ادا کرنا ہوگا یا نہیں، اور نفقہ چھ سال کا ادا کرے گا یا نہیں۔

(الجواب) بدون طلاق کے عورت اس کے نکاح سے علیحدہ نہیں ہو سکتی اور اگر خلوت ہونے کے بعد شوہر طلاق دیوے گا تو مہر پورا لازم ہوگا والخلوة الخ كالوطى فيما يحيى ولو كان الزوج مجبوباً او عنيناً او خصيا الخ (۲) در مختار۔ اور نفقہ گذشتہ زمانہ کا ساقط ہو جاوے گا والنفقة لا تصير ديناً الا بالقضاء اوالرضا الخ در مختار ۔(۳)

(الجواب) (متعلق سوال مکرر نمبر ۹۶۸) آپ کے مسئلہ کا جواب وہی ہے جو پہلے لکھا گیا، یہ قید نکاح کی ایسی بھاری قید ہے کہ شوہر ہی کے قبضہ میں اس کی رہائی رکھی گئی ہے، شوہر سے زبردستی خواہ خوشی سے جس طرح ہو سکے طلاق لی جاوے، بعد طلاق کے عدت گذرنے پر جو کہ تین حیض ہیں دوسرا نکاح جائز ہو جاوے گا، اور طلاق اگر زبردستی سے بھی شوہر سے دلوادی جاوے تو واقع ہو جاتی ہے، پس شوہر کو مجبور کیا جاوے کہ جس طرح ہو سکے وہ طلاق دیوے۔(۴)

---

(۱) بذریعہ مسلمان حاکم یا بہار میں بذریعہ قاضی امارت شرعیہ اور دوسری جگہوں میں مسلمان حاکم نہ ہونے کی صورت میں بذریعہ مسلمان پنچائت شوہر عنین سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے "الحيلة الناجزه" للتهانوی ۱۲ ظفیر.

(۲) الدرالمحتار على هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۶۷ و ج ۲ ص ۴۶۸. ط.س. ج۳ص ۱۱۴. ظفیر.

(۳) الدر المختار على هامش رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۹۰۶. ط.س. ج۳ص ۵۹۴. ۱۲ ظفیر.

(۴) اگر کسی طرح طلاق نہ دے، تو قاضی یا مسلمان حاکم یا پھر مسلمان پنچائت کے سامنے مقدمہ پیش کر کے شرعی قوانین کے مطابق رہائی حاصل کی جاسکتی ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے "الحيلة الناجزه" للتهانوی رحمه الله ۱۲ ظفیر.

معذور اور مخبوط الحواس کی بیوی کیا کرے

(سوال ۹۶۹) میری ہمشیرہ کی شادی کم سنی میں ہوئی تھی، اس کا شوہر مخبوط الحواس ہے دونوں ٹانگیں مع دھڑ ماری ہوئی ہیں، اب لڑکی بالغہ ہے اور شوہر اس کا قابل نہیں اور نہ شوہر اپنی مخبوط الحواسی کی وجہ سے طلاق دے سکتا ہے، لڑکی کا دوسرا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) کتب فقہ میں لکھا ہے کہ شوہر اگر مخبوط الحواس اور معذور و مریض ہو تو اس کی زوجہ کو اس کے نکاح سے علیحدہ نہیں کر سکتے لیکن اگر اس کی بد حواسی حد جنوں و دیوانگی کو نہ پہنچی ہو، صرف سفیہ یعنی خفیف العقل ہو تو اس کی طلاق واقع ہو جاتی ہے، اور اگر مجنون یا معتوہ یعنی دیوانہ اور باولا ہے تو پھر اس کی طلاق بھی واقع نہیں ہوتی ایسی حالت میں مجبوری ہے، در مختار میں ہے ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبداً او مکرھا الخ اوھا زلا او سفیھاً خفیف العقل او سکران الخ ای لایقع طلاق المولیٰ علی امرأة عبده والمجنون والصبی والمعتوه من العته وهو اختلال فی العقل الخ۔(۱)

عنین کی بیوی ایک سال کی مہلت کے بعد تفریق کرا سکتی ہے

(سوال ۹۷۰) ایک شخص نے اپنی دختر نابالغہ کا نکاح ایک لڑکے سے چار صد روپیہ لے کر کر دیا تھا، لڑکا نامرد نکلا، عورت نے اس کی نامردی کا اعلان کر دیا، علاج کی مہلت دی گئی، علاج سے کچھ فائدہ نہ ہوا، عورت مجبور ہو کر دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے، یہ نکاح جو روپیہ لے کر کیا گیا ہوا یا نہیں، اگر نکاح صحیح ہوا تو عنین کی زوجہ بغیر طلاق کے علیحدہ ہو کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں نکاح صحیح ہو گیا مگر جو روپیہ لیا گیا اگر بطریق مہر معجّل کے تھا تو عورت کا مملوک ہے، اور اگر باپ نے اپنے واسطے لیا ہے تو روپیہ لے کر دختر کا نکاح کرنا ناجائز اور رشوت ہے واپس کرنا چاہئے۔(۲) بغیر طلاق شوہر کے کوئی صورت علیحدگی کی اس زمانہ میں نہیں ہے، کیونکہ قاضی شرعی کے سوا نہ کوئی مہلت دے سکتا ہے نہ تفریق کر سکتا ہے اور قاضی شرعی اس زمانہ میں نہیں ہے،(۳) لہذا بدون طلاق شوہر کے اور بدون گذرنے عدت کے عورت دوسرا نکاح نہیں کر سکتی، در مختار میں ہے ولا عبرة بتا جیل غیر قاضی البلدة الخ۔(۴)

جو شوہر عرصہ تک بیوی کی خبر گیری نہ کرے وہ عورت کیا کرے

(سوال ۹۷۱) ایک شخص بارہ سال سے اپنی منکوحہ کو چھوڑ کر افریقہ چلا گیا اور کسی قسم کی خبر گیری نہیں کرتا اور نہ زوجہ کو اپنے پاس بلاتا ہے اور نہ خود آتا ہے تو اس صورت میں زوجہ کو اختیار دوسرا نکاح کرنے کا ہے یا نہ؟ اور عورت نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہ؟

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹. ط.س. ج۳ص۲۳۵. ۱۲ ظفیر. (۲) اخذ اهل المرأة شیئا عند التسلیم فللزوج ان یسترده لا نه رشوة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۵۰۳). ط.س. ج۳ص۱۵۶. ظفیر.
(۳) علماء دیوبند و سہارنپور نے حالات سے مجبور ہو کر راستہ پیدا کیا ہے، اس کی تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجئے "الحیلۃ الناجزہ" للتھانوی، بہار میں بذریعہ قاضی امارت شرعیہ، اور دیگر صوبوں میں مسلمان حاکم نہ ہونے کی صورت میں بذریعہ مسلمان پنچائت شرعی کارروائی عمل میں لائی جا سکتی ہے ۱۲ ظفیر. (۴) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العنین وغیره ج ۲ ص ۸۱۸. ط.س. ج۳ص۴۹۷. ۱۲ ظفیر.

(الجواب) اقول وباللہ التوفیق مذہب حنفیہ اس بارے میں یہ ہے کہ شوہر کی عدم خبر گیری کی وجہ سے اور نفقہ نہ دینے کی وجہ سے اور دیگر حقوق زوجیت ادانہ کرنے کی وجہ سے زوجہ کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اپنا نکاح فسخ کردے اور دوسرا نکاح کرلے نکاح کے فسخ کرنے اور طلاق دینے کا اختیار شوہر کو دیا گیا ہے نہ عورتوں کو فی الحدیث الطلاق لمن اخذ الساق۔(۱) یہ صحیح ہے کہ مرد کو ایسا کرنا حرام ہے کہ نہ خبر گیری کرے نہ طلاق دے لقوله تعالیٰ فامسکو هن بمعروف او سرحو هن بمعروف ولا تمسکو هن ضرارا لتعتدوا،(۲) لیکن اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر شوہر ایسا کرے تو عورت خود نکاح کو فسخ کرلے اور طلاق لے لے، البتہ اگر ایسے حاکم اور قاضی کے سامنے یہ معاملہ پیش کرے جس کا مذہب تفریق کا ہے تو وہ تفریق کر سکتا ہے، در مختار میں ہے ولا یفرق بینهما بعجزه عنها بانوا عها الثلاثة ولا بعدم ایفائه حقها لو غائباً الخ (۳) الخ وفی الشامی وعلیه یحمل ما فی قاری الهدایة حیث سئل عمن غاب زوجها ولم یترك لها نفقة فاجاب اذا اقامت بینة علی ذلك فطلبت فسخ النكاح من قاض یراه ففسخ نفذو هو قضاء علی الغائب وفی نفاذ القضاء علی الغائب روایتان عند نا فعلی القول بنفاذه یسوغ للحنفی ان یزوجها من الغیر بعد العدة الخ۔(۴)

زوجہ عنین کی تفریق بذریعہ حکم

(سوال ۹۷۲) نامرد کے ہمراہ لاعلمی میں کسی عورت کا نکاح کر دیا جاوے اور بعد نکاح معلوم ہونے پر مرد کو طلاق دینے پر مجبور کیا جاوے اور وہ شخص طلاق دینے پر ضامند نہ ہو تو اس عورت کا نکاح دوسرے شخص سے جائز ہو سکتا ہے یا نہ؟

(الجواب) نکاح ہو گیا، پس اول تو شوہر سے کہا جاوے کہ طلاق دے دے ورنہ اس زمانہ میں پھر تفریق کی صورت یہ ہے کہ ایک حکم مقرر کیا جاوے یہ دعوی کرے کہ میں اس نامرد کے نکاح میں رہنا نہیں چاہتی، اس پر شوہر کو ایک برس کی مہلت علاج کے لئے دی جاوے اگر وہ اچھا نہ ہو اور قابل جماع کے نہ ہوا تو عورت کے کہنے پر وہ حکم ان دونوں میں تفریق کر دے اور نکاح کو فسخ کر دے، بعد فسخ کے عورت عدت طلاق کی پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے کما فی الدر المختار ولو وجدته عنینا الخ اجل سنة الخ۔(۵) اور شامی میں اس بارے میں حکم بنانے کے جواز میں تامل بھی کیا ہے۔(۶) پس بہتر یہ ہے کہ جس طرح ہو شوہر سے طلاق لی جاوے۔

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ ط.س. ج۳ص ۲۴۲ . ظفیر.
(۲) سوره البقره رکوع ۲۹ . ظفیر.
(۳) رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۹۰۳ ط.س. ج۳ص ۵۹۰ . ظفیر.
(٤) ایضاً ج ۲ ص ۹۰۳ و ص ۹۰٤ ط.س. ج۳ص ۵۹۰ . ظفیر.
(۵) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العنین وغیره ج ۲ ص ۸۱۸ ط.س. ج۳ص٤۹٦ . ۱۲ ظفیر.
(٦) ولا یعتبر تاجیل غیر الحاکم کائنا من کان فتح وظاهره ولو محکما تامل (رد المحتار باب العنین وغیره ج ۲ ص ۸۱۸ ط.س. ج۳ص ٤۹۷ . ظفیر.

جب عنین شوہر نے کبھی وطی نہ کی ہو اس کی عورت کا حکم

(سوال ۹۷۳) ایک عورت کا خاوند عنین ہے ایک مرتبہ بھی جماع کی نوبت نہیں آئی اور نہ عورت کو طلاق دیتا ہے اور نہ نان نفقہ دیتا ہے، اس صورت میں مذہب حنفی میں شوہر عنین کی زوجیت اور اس کے دام سے بچنے کی کیا صورت ہے؟

(الجواب) اس صورت میں حنفیہ کے مذہب کے موافق صورت تفریق کی یہ ہے کہ قاضی یعنی حاکم شرعی عورت کے طلب کرنے پر شوہر کو ایک سال کی مہلت علاج کے لئے دیوے، اس عرصہ میں اگر نفع نہ ہو تو عورت کی طلب پر حاکم شرعی تفریق کردے،(۱) اب اس وقت یہ تو ہو نہیں سکتا، لہذا سوائے طلاق شوہر کے کوئی صورت علیٰحدگی کی نہیں ہے کذافی کتب الفقه۔(۲)

جس کا شوہر اوباش ہو اور حقوق زوجیت ادا نہ کرے اس کا حکم

(سوال ۹۷۴) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کے کل زیورات وغیرہ اوباشی میں صرف کردیا، زید شرابی دغاباز جواری ہے، اور اپنی زوجہ کو دس گیارہ برس سے نان و نفقہ نہیں دیتا نہ حقوق زوجیت ادا کرتا ہے، اس صورت میں شرعاً فسخ نکاح کی اجازت ہے یا نہیں۔

(الجواب) حنفیہ کے نزدیک بدون طلاق دینے شوہر کے کوئی صورت ہندہ کی علیٰحدگی کی نہیں ہے اور بدون طلاق شوہر کے اس صورت میں زوجین میں تفریق نہیں ہو سکتی اور نکاح فسخ نہیں ہو سکتا۔ **کما فی الدر المختار لا یفرق بینهما بعجزه عنها بانواعها الثلاثة ولا بعدم ایفائه حقها الخ۔**(۳)

جو شوہر احکام شرعیہ کا مخالف ہو اس سے نجات کی صورت

(سوال ۹۷۵) ہندہ کا شوہر زید چھ سال سے آوارہ ہے، ایک بازاری عورت کے یہاں پڑا ہے، احکام شرعیہ اور نیز پردہ کا سخت مخالف ہے، نہ ہندہ کے پاس آتا ہے نہ اس کو خرچ دیتا ہے، اور طلاق دینے سے بھی انکار کرتا ہے، ہندہ اس کے پاس جانا نہیں چاہتی اور دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے، اس صورت میں دوسرا نکاح ہندہ کا درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) جس طرح ہو شوہر سے طلاق لی جاوے کیونکہ بحالت موجودہ ہندہ کو اس کے ساتھ بھیجنا بھی مناسب نہیں ہے، اور بدون طلاق کے اور بدون گذرنے عدت کے ہندہ کو دوسرا نکاح کرنا بھی شرعاً درست نہیں ہے۔(۴)

---

(۱) ولو وجدته عنينا الخ اجل سنة الخ فان وطئى مرة فبها والا بانت بالتفريق من القاضى ان ابى طلاقها (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العنين وغيره ج ۲ ص ۸۱۸. ط.س. ج۳ص۴۹۶) ظفير.

(۲) جہاں قاضی یا حاکم شرعی حکومت کی طرف سے نہ ہو، وہاں مسلمانوں کی شرعی پنچائت قائم مقام بنائی جاسکتی ہے اور اس کا فیصلہ نافذ ہوگا (دیکھئے حیلہ ناجزہ، اسی طرح دار القضاء بھی تفریق کراسکتا) (دیکھئے کتاب الفسخ والتفریق) ظفیر۔

(۳) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب النفقہ ج ۲ ص ۹۰۳۔ حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے الحیلۃ الناجزہ میں علماء کے اتفاق سے ایسے شوہروں سے نجات کی صورت بذریعہ شرعی پنچائت یا قاضی لکھی ہے۔ اسی طرح حضرت مولانا عبد الصمد صاحب رحمانی نے کتاب الفسخ والتفریق میں تفریق کا جواز ثابت کیا ہے۔ ظفیر۔

(۴) ایسا شخص متعنت ہے اور بذریعہ قاضی یا شرعی پنچائت نکاح فسخ ہو سکتا ہے، اس کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ اور کتاب الفسخ والتفریق۔ ظفیر۔

تراضی مسلمین سے مقرر قاضی کا فیصلہ جائز ہے

(**سوال ۹۷۶**) یہاں قومی عدالت میں ایک درخواست گذری ہے جس میں مدعیہ کا بیان ہے کہ اس کے خاوند نے آٹھ سال سے اس کو چھوڑ دیا ہے اور نان نفقہ کی مطلق فکر نہیں کرتا، نہ اس بات کی امید ہے کہ کہنے سننے سے راضی ہو کر اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھے یا علیحدگی میں اس کے کھانے کپڑے کا کفیل ہو، اس صورت میں عدالت کی جانب سے کیا فیصلہ کیا جائے، مدعا علیہ طلاق دینے پر آمادہ نہیں ہے اور مدعیہ موجودہ طرز زندگی سے تنگ آ کر کسی طرح سے بے تعلقی حاصل کرنے کی خواہش مند ہے، مدعی کی نسبت یہاں مدعیہ کی درخواست آنے کے بہت دن قبل مدعا علیہ نماز پڑھنے اور مسجد میں آنے سے انکار کرنے اور نمازیوں پر لعنت کرنے کے جرم میں اس کے ساتھ جماعت نے قطع تعلق کر دیا ہے۔

(**الجواب**) عبارت تاتارخانیہ وغیرہ سے جو علامہ شامی نے نقل کی ہے، یہی معلوم ہوتا ہے کہ تراضی مسلمین سے جو قاضی مقرر ہوتا ہے اس کو فصل خصومات میں حکم قاضی شرعی کا ہے،(۱) البتہ صاحب فتح القدیر نے اس میں تحقیق فرمائی ہے کہ اول والی مسلم مقرر کریں، پھر وہ والی قاضی کو مقرر کرلے،(۲) اس میں شک نہیں ہے کہ یہ پورے اطمینان نفس کی بات ہے کما قال صاحب النہر، اس کے بعد یہ ہے کہ عند الحنفیہ قاضی حنفی صورت مسئولہ میں تفریق نہیں کر سکتا لیکن بعض ائمہ کا مذہب تفریق کا ہے، لہذا مسئلہ مجتہد فیہا ہوا، سو ایسی حالت میں اگر قاضی مجتہد ہو تو عند البعض اس کا حکم اپنے کے خلاف نافذ ہو جاتا ہے لیکن اصح واحوط یہی ہے کہ نافذ نہیں ہوتا، اور اگر قاضی مجتہد نہ ہو جیسا کہ اب اگر کوئی قاضی ہوگا تو وہ ایسا ہی ہوگا تو اس کا حکم بخلاف اپنے مذہب کے کسی حال میں نافذ نہیں ہوتا کما فی الشامی فاما المقلد فانما ولاہ لیحکم بمذہب ابی حنیفة فلا یملک المخالفة الخ ج ٤ ص ۳۳۵ کتاب القضاء احقر کے خیال میں یہی ہے کہ جب کہ قاضی مجتہد نہیں ہے تو مسائل مجتہد فیہا میں بھی اس کی قضاء بخلاف مذہب نافذ نہ ہوگی۔(۳)

ظالم شوہر سے نجات کی صورت

(**سوال ۹۷۷**) زید اپنی زوجہ کو نہ نان و نفقہ دیتا ہے نہ طلاق دیتا ہے، اب ہندہ کیا کرے۔

(**الجواب**) عند الحنفیہ زید کو مجبور کیا جاوے کہ یا وہ نفقہ دے ورنہ طلاق دے دے بدون طلاق زید کے تفریق نہیں ہو سکتی کذا فی الدر المختار۔(۴)

---

(۱)
(۲)
(۳) اس کے لئے دیکھئے الحیلة الناجزہ للتھانوی جس میں دوسرے مسلک کے مجتہد کے مسائل کے مطابق تفریق کی علماء ہند نے اجازت دی ہے ۱۲ ظفیر۔
(٤) ولا یفرق بینهما بعجزہ عنها بانواعها الثلاثة ولا بعدم ایفائه حقها ولو موسرا وجوزہ الشافعی باعسار الزوج وبتضررها بغیبته ولو قضی به حنفی لم ینفذ نعم لو امر شافعیا فقضی به نفذ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۹۰۳ ط.س. ج۳ ص ۵۹۰) اب ہمارے علماء نے جواز کا فتویٰ دیا ہے، اس کے لئے دیکھئے الحیلة الناجزہ للتھانویؒ۔ ظفیر۔

جو شوہر بیوی کا جانی دشمن ہو اس کے ساتھ رہنا مناسب نہیں

(سوال ۹۷۸) میرا خاوند مجھ سے ایک عرصہ سے سخت ناراض اور خواہاں جان کا ہے، دو حملہ مجھ پر کر چکا ہے، ایک حملہ بندوق کا اور دوسرا حملہ چاقو کا ناک کاٹنے کی نیت سے کیا، چونکہ مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہے، اس لئے میں اس کے نکاح سے جدا ہونا چاہتی ہوں۔

(الجواب) ایسے شوہر کے پاس بھیجنا عورت کو نہ چاہئے تاوقتیکہ اس کی طرف سے اطمینان نہ ہو لیکن اس کے نکاح سے بدون طلاق کے جدا نہیں ہو سکتی، لیکن اگر عدالت جبراً شوہر سے طلاق دلوا دے گی تب بھی طلاق واقع ہو جاوے گی۔(۱)

دیوث کی بیوی کا شوہر کے پاس رہنا مناسب نہیں

(سوال ۹۷۹) ایک عورت ہندو مشرف باسلام ہوئی، اور ایک شخص نو مسلم نے اس سے نکاح کر لیا، لیکن وہ عورت کو بد فعلی اور کسب کرانے پر مجبور کرتا ہے، ایسی حالت میں عورت کو کیا کرنا چاہئے، اگر شوہر ضداً طلاق نہ دے تو عورت نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں، اور شوہر سے علیٰحدگی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ وہ شخص ایسا شریر النفس اور ظالم وبدکار ہے جو کہ سوال میں مذکور ہے اور سائلہ کو معصیت پر مجبور کرتا ہے تو بحالت مذکورہ اس کے پاس نہ رہنا چاہئے اور شریعت مجبور نہیں کرتی ایسے ظالم وفاسق کے ساتھ رہنے پر، البتہ بدون اس کے طلاق دینے کے نکاح کے ٹوٹنے اور دوسرے نکاح کے جواز کی کوئی صورت نہیں ہے، پس جس طرح ہو بذریعہ حکام وغیرہ کے اس پر زور ڈال کر اور جبر کر کے اس سے طلاق دلوائی جاوے بعد طلاق کے اور بعد عدت گذارنے کے دوسرا نکاح درست ہے۔(۲)

جس کا شوہر بد طینت ہو اس کے پاس اس کی بیوی کو نہ بھیجنا درست ہے

(سوال ۹۸۰) ایک مسماۃ کا بیان ہے کہ شوہر میرا ظالم ہے اور جابر ہے اور وہ میرے ساتھ یہ کرتا ہے کہ ایک شب میں تین چار بار ہم بستر ہوتا ہے جس سے مجھ کو نہایت درجہ تکلیف ہوتی ہے اور ایام حیض میں بھی باز نہیں آتا، اور انکار کرنے پر چھری دکھلاتا ہے اور مارتا ہے اور مجھ سے اغلام بھی کرتا ہے، چند مرتبہ اس نے اپنا ذکر میرے منہ میں داخل کر کے انزال کیا، ایسی حالت میں اگر عورت مذکورہ کے والدین عورت کو شوہر کے پاس نہ بھیجیں تو گنہگار تو نہ ہوں گے۔

(الجواب) ایسی حالت میں لڑکی کے والدین اپنی لڑکی کو شوہر کے گھر نہ بھیجیں، اور نہ بھیجنے سے وہ گنہگار نہ ہوں گے بلکہ جس طرح ہو سکے شوہر سے طلاق دلوائیں۔

---

(۱) دار القضاء اب ہندوستان کے بہت سے شہروں میں قائم ہو چکا ہے ان کے ذریعہ تفریق ہو سکتی ہے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ اور کتاب الفسخ والتفریق۔ ظفیر۔
(۲) ایضاً۔ ظفیر۔

ظالم شوہر سے نجات کی صورت بتائی جائے

(سوال ۹۸۱) یہاں یہ مرض عام پھیلا ہوا ہے کہ شوہر نکاح کے کچھ عرصہ بعد بلاوجہ شرعی اپنی زوجہ کو مار پیٹ کر والدین کے یہاں پہنچادیتا ہے اور قطعاً خبر گیری نہیں کرتا، لڑکی جوان جوان ہو کر خواہ مخواہ دوسری جگہ رسوخ پیدا کرتی ہے جو بڑے شرم اور بے حیائی کی بات ہے، آپ براہ مہربانی اس معاملہ میں کوئی راستہ شریعت کا بتلائیں تاکہ جب لڑکی کی بات ہے، آپ براہ مہربانی اس معاملہ میں کوئی راستہ شریعت کا بتلائیں تاکہ جب لڑکی والوں کو یہاں تک نوبت پہنچے تو وہ عقد ثانی لڑکی کا دوسری جگہ کردیں اور وہ حلال طیب ہو۔

(الجواب) شریعت غراء میں مخلص کی صورت ایسی حالت میں یہ رکھی ہے کہ شوہر اگر کسی طرح خبر گیری اپنی زوجہ کی نہیں کرتا اور نفقہ نہیں دیتا اور اس کے حقوق زوجیت ادا نہیں کرتا تو شوہر سے کہا جاوے کہ وہ اپنی منکوحہ کو طلاق دے دے بلکہ اس کو مجبور کیا جاوے کہ یا وہ حسن معاشرت کو اختیار کرے ورنہ طلاق دے دے کما قال الله تعالیٰ فامساك بمعروف او تسريح باحسان الايه(۱) کہ شوہر کو لازم ہے کہ یا اچھی طرح رکھے یا عمدہ طرح چھوڑ دے اور اگر شوہر غائب ہو جاوے کہ کہیں اس کا پتہ نہ چلے اور وہ بالکل مفقود الخبر ہو جاوے تو اس کی زوجہ کے لئے یہ صورت خلاصی کی رکھی ہے کہ چار برس انتظار کر کے عدت وفات دس دن چار ماہ پورے کر کے نکاح ثانی کر لیوے یہ امام مالکؒ کا مذہب ہے اور حنفیہ نے بھی اس پر فتویٰ دیا ہے کذا فی الشامی۔(۲)

جذام والا اپنے مرض کو چھپا کر نکاح کرلے بعد میں ظاہر ہو تو نکاح فسخ ہو سکتا ہے

(سوال ۹۸۲) زید مرض قبیحہ متوارث از قسم جذام وبرص اسود وغیرہ امراض میں مبتلا تھا، اور اس نے کسی نوع وحیلہ سے اپنے اس مرض قبیح ومکروہ کو بہ نیت فریب دہی پوشیدہ رکھا اور دھوکہ دے کر اپنا نکاح ہندہ سے کرلیا، مگر ہنوز ہندہ اپنے ہی گھر تھی اور خلوۃ صحیحہ بھی نہیں ہوئی تھی کہ زید مذکور کا سارا فریب کھل گیا، بایں سبب معاً ہندہ اور اس کے ولی نے نکاح فسخ کردیا، اس صورت میں ہندہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔

(الجواب) اگر زید نے اپنے مرض مذکور کو مخفی رکھا، اور ہندہ اور اس کا ولی زید کے مرض مذکور سے بے خبر رہے اور نکاح کردیا تو اس صورت میں نکاح ہندہ کا زید کے ساتھ صحیح ہو گیا اور ہندہ اور اس کے ولی کو اختیار فسخ کا بقول مفتی بہ نہیں ہے ولا يتخير احد الزوجين بعيب فى الآخر ولو فاحشاً كجنون و جذام وبرص الخ(۳) اور اس میں امام محمدؒ کا خلاف ہے مگر مفتی بہ قول شیخین ہے، اور اگر زید نے دھوکہ دیا اور یہ کہا کہ مجھ میں کوئی مرض قبیح جذام وبرص وغیرہ نہیں ہے اور ہندہ اور اس کے ولی کو مطمئن کیا، اور ہندہ کے ولی نے اس بناء پر یعنی زید میں مرض مذکور نہ سمجھ کر نکاح کیا، اور پھر اس کے خلاف ظاہر ہوا تو اس صورت میں ہندہ اور اس کے ولی کو اختیار فسخ نکاح کا ہے، پس جب کہ ہندہ کے ولی نے اس نکاح کو فسخ کردیا تو وہ نکاح فسخ ہو گیا اور ہندہ کو دوسری جگہ نکاح کرنے کا اختیار ہے كما فى الدر المختار لو تزوجته على انه حر او سني او قادر على المهر والنفقة فبان بخلافه او

---

(۱) سورة البقره . ۲۹ . (۲) قوله خلافا لما لك فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الو فاة بعد مضى اربع سنين الخ قال فى البزازية الفتوى فى زماننا على قول مالك (رد المحتار للشامى كتاب المفقود ج ۳ ص ٤٥٦ . ط.س. ج٤ ص ۲۹۵) ظفير.
(۳) ايضاً باب العنين وغيره ج ۲ ص ۸۲۲ . ط.س. ج۳ ص ۵۰۱ . ۱۲ ظفير.

على انه فلان ابن فلان فاذا هو لقيط او ابن زنا كان لها الخيار الخ ۔(۱)ج ۲ ص ۵۹۷ شامی۔

جو شخص اپنی بیوی کو ایذاء دے وہ کیا کرے

(**سوال ۹۸۳**) خلاصہ سوال یہ ہے کہ ایک شخص اپنی زوجہ کو نہایت ایذاء پہنچاتا ہے اور نان و نفقہ نہیں دیتا بلکہ نان و نفقہ کی طلب میں یہ الفاظ کہے ہم سے کوئی مطلب نہیں ہے جو کچھ ان کا جی چاہے وہ کریں، اس صورت میں کیا طرز عمل شرعاً اختیار کیا جاوے، اور لڑکی نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

(**الجواب**) اس صورت میں جس طرح بھی ہو سکے شوہر سے طلاق دلوائی جائے، اور شوہر پر بھی فرض ہے کہ فوراً طلاق دے دے، جب وہ امساک بالمعروف نہیں کر سکتا ہے تو تسریح باحسان لازمی ہے **قال الله تعالیٰ فامساك بمعروف او تسريح باحسان**۔(۲) اب اگر وہ اس کے بعد بھی طلاق دینے پر تیار نہ ہو تو پھر کسی مسلم ریاست میں جا کر عورت کی طرف سے قاضی کے یہاں تفریق کی درخواست گذار دی جائے اور وہ قاضی کسی شافعی المذہب قاضی سے جس کے مذہب میں نان و نفقہ ادا نہ کرنے کی صورت میں تفریق ہو سکتی ہے تفریق کرادے، یہ قضاء عورت کے حق میں نافذ ہو جائے گی۔ (۳) اس کے بعد اس کو نکاح ثانی کا اختیار ہے، اور اگر یہ الفاظ کہ ہم سے کوئی مطلب اور سروکار نہیں ہے شوہر نے بہ نیت طلاق یا مذاکرہ طلاق میں کہے ہیں تو ان الفاظ سے طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی، عدت کے بعد دوسرے شخص سے اس کا نکاح جائز ہے۔

پاگل کی بیوی کیا کرے

(**سوال ۹۸۴**) ایک دس سالہ لڑکی کا نکاح لڑکی کے ولی نے ایک سولہ سترہ سال کے نوجوان سے کر دیا تھا، نکاح کے دو سال بعد نوجوان مذکور بیمار ہو کر پاگل ہو گیا، نوجوان کے وارثوں نے کامل چار سال تک یونانی اور ڈاکٹری معالجہ اپنی حسب حیثیت کیا، لیکن نوجوان کو کچھ آرام نہیں ہوا، مجبور ہو کر اس کو پاگل خانہ بھیج دیا، دو اڑھائی سال سے پاگل خانہ میں داخل ہے، اب تک حالت بدستور ہے، اب لڑکی کا کوئی وارث اور خبر گیراں نہیں ہے، اب لڑکی اپنا نکاح خود کسی سے کر سکتی ہے یا نہیں۔

(**الجواب**) حنفیہ کے مذہب کے موافق اس لڑکی کے نکاح ثانی کے جواز کی کوئی صورت نہیں، (۴) کیونکہ دیوانہ کی زوجہ کو اس کے نکاح سے نہ حاکم علیحدہ کر سکتا ہے اور نہ خود دیوانہ کی طلاق معتبر ہو سکتی ہے، البتہ بعد مدت دیوانہ کے عدت وفات پوری کر کے اس کی زوجہ نکاح ثانی کر سکتی ہے **قال فی الدر المختار ولا يتخير احد**

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار باب العنين ج ۲ ص ۸۲۲ ط.س. ج۳ ص ۵۰۱ ظفير. (۲) سورة البقره ۲۹ ظفير.

(۳) وجوزه الشافعي با عسار الزوج وبتضررها بغيبته ولو قضى به حنفي لم ينفذ نعم لو امر شافعيا فقضى به نفذ (الدر المختار على هامش رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۹۰۳ ط.س. ج۳ ص ۵۹۰) ظفير.

(۴) اس زمانہ میں بوجہ سخت مجبوری کے اس مسئلہ میں امام مالکؒ و امام محمدؒ کے مذہب پر حکم جواز فسخ کا دیا گیا ہے، جس کی تفصیل حلیہ ناجزہ میں مذکور ہے۔ وخالف الا ئمة الثلاثة فى الخمسة مطلقا ومحمد فى الثلاثة الا ول (الجنون والجذام والبرص) لو بالزوج كما يفهم من البحر وغيره (رد المحتار باب العنين ج ۲ ص ۸۲۲) ظفير.

الزوجين بعيب في الآخر ولو فاحشاً كجنون و جذام وبرص الخ۔(۱)

پاگل کی طرف سے ولی یا قاضی طلاق دے سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۹۸۵) ولی جائز یا قاضی محتسب ولی مہجور مثل مجنون وفاتر العقل زوجہ مہجور شرعی کو طلاق دے سکتا ہے یا نہیں، خصوصاً جب کہ خلوت صحیحہ بھی نہ ہوئی ہو۔

(الجواب) مجنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور اس کا ولی یا قاضی بھی اس کی طرف سے طلاق نہیں دے سکتا لحديث ابن ماجه الطلاق لمن اخذ الساق در مختار۔(۲)

مجنون کی بیوی علیحدگی اختیار کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۸۶) مجنون کی زوجہ کو اس سے علیحدہ کر سکتے ہیں اور ان میں باہم تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب کے موافق۔

(الجواب) مذہب امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے موافق جو کہ مفتی بہ ہے مجنون کی زوجہ کو مجنون سے علیحدہ نہیں کرا سکتے في الدر المختار ولا يتخير احد الزوجين بعيب في الآخر ولو فاحشا كجنون وجذام وبرص (۳) اور شامی میں امام محمدؒ اور ائمہ ثلاثہ کا خلاف نقل کر کے لکھا ہے وقد تكفل في الفتح بردما استدل به الا ئمه الثلاثة ومحمد بما لا مزيد عليه۔(۴)

مجنون کی بیوی جس کو زنا کا خطرہ ہے اور نان نفقہ کا سامان بھی نہیں دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۸۷) ایک مرد مجنون ہو گیا، اس کی عورت جوان زنا کا خوف کرتی ہے اور اس کے گذارہ کی کوئی صورت نہیں ہے، کیا وہ نکاح فسخ ہو گیا، اور کیا جنون کی کوئی مدت متعین ہے یا نہیں، اور کیا دوسرے مذہب پر عمل کر کے نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں اگر کر سکتی ہے تو کس کے مذہب پر اور اس کی کیا دلیل ہے۔

(الجواب) اس صورت میں حنفیہ کے نزدیک مجنون کی عورت کا نکاح فسخ نہیں ہوا، اور دوسرا نکاح اس کی درست نہیں ہے، امام محمد رحمہ اللہ اور ائمہ ثلاثہ کا اس میں خلاف ہے، لیکن فقہاء نے اس بارے میں حنفی کو اجازت نہیں دی دوسرے ائمہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے مذہب پر عمل کرنے کی کذا في الشامي۔(۵)

---

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار باب العنين وغيره ج ۲ ص ۸۲۲. ط.س. ج۳ص ۵۰۱. ۱۲ ظفير.

(۲) الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵. ط.س. ج۳ص ۲۴۲. موجودہ دور میں انتہائی مجبوری کی وجہ سے امام مالکؒ اور امام محمدؒ کے مذہب پر فسخ کے جائز ہونے کا حکم دیا گیا ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے الحيلة الناجزه للتهانویؒ ۱۲ ظفير.

(۳) الدر المختار على هامش رد المحتار باب العنين وغيره ص ۸۲۲. ط.س. ج۳ص ۵۰۱. ۱۲ ظفير.

(۴) رد المحتار باب العنين وغيره ج ۲ ص ۸۲۲. ط.س. ج۳ص ۵۰۱. ۱۲ ظفير.

(۵) حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے اپنے زمانہ میں تمام علماء ہند کے اتفاق سے دوسرے ائمہ اور امام محمدؒ کے قول پر فسخ نکاح کا فتویٰ دیا ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے "الحیلۃ الناجزہ" (ظفیر) وخالف محمد في الثلاثة الاول لو بالزوج كما يفهم من البحر وغيره (رد المحتار باب العنين ج ۲ ص ۸۲۲. ط.س. ج۳ص ۵۰۱) ظفير.

جو مجنون پاگل خانہ میں ہے اس کی بیوی کیا کرے

(سوال ۹۸۸) ایک شخص مجنون ہو گیا اور حالت جنون میں ایک آدمی کو مار ڈالا، حاکم نے اس کو دار المجنونین میں بھجوا دیا ہے جس کو برس گذر چکے ہیں، مگر ہنوز وہی مجنونانہ حالت ہے، اس کی عورت کے لئے نجات کی کوئی صورت ہے جب کہ اس کو نان نفقہ کی بہت تکلیف ہے، اس کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے یا نہیں۔

(الجواب) امام صاحبؒ کے مفتی بہ مذہب کے موافق مجنون کی زوجہ کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار نہیں ہے، امام محمد رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ وغیرہ کے نزدیک فسخ نکاح کا اختیار ہے کذا فی الدر المختار، پس اگر کسی شافعی المذہب سے رجوع کر کے نکاح فسخ کرالیوے تو درست ہے۔ شامی۔(۱)

مجنون اور اس کے ولی کی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے

(سوال ۹۸۹) مجنون کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں، اگر نہیں ہوتی تو اس کا ولی طلاق دے سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) مشکوٰۃ شریف میں باب الخلع والطلاق میں یہ حدیث ہے، **وعن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رفع القلم عن ثلثة عن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یبلغ وعن المعتوہ حتی یعقل رواہ الترمذی وغیرہ** ۔(۲) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نابالغ اور دیوانہ کی طلاق وغیرہ واقع نہیں ہوگی، اور فقہاء نے لکھا ہے کہ نابالغ و مجنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور ولی کی طلاق بھی واقع نہیں ہوتی **لحدیث ابن ماجه الطلاق لم اخذ الساق**۔(۳)

مجنون جس کو کبھی ہوش آجاتا ہے اس کی بیوی کیا کرے

(سوال ۹۹۰) مرد مجنون ہے، عورت جوان ہے مجنون کے ماں بھائی عورت مجنون کی کفالت نہیں کرتے، کچھ ہوش تھا، اس کے ایک بچہ بھی پیدا ہوا، مگر مجنون عرصہ پانچ سال خراب حالت میں ہے مگر کبھی چند منٹ کے لئے ہوش آجاتا ہے مگر عورت کی کفالت بالکل نہیں کر سکتا، ایسی صورت میں ماں و بھائی جوان عورت و بچہ کی پرورش سے انکار کرتے ہیں، اب عورت کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) مرد مجنون کی زوجہ کے بارے میں در مختار میں ہے کہ امام ابو حنیفہ وامام یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک اس کی زوجہ کو اختیار فسخ نکاح کا نہیں ہے، اور امام محمد رحمہ اللہ نے اختیار دیا ہے، لیکن علامہ شامی نے کہا ہے کہ فتح القدیر میں امام محمدؒ کے قول کو رد کیا ہے پس احوط قول شیخین کا ہے کہ تفریق نہیں ہو سکتی، **ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشا کجنون و جذام و برص و رتق وقرن وخالف الائمة الثلاثة فی الخمسة مطلقاً ومحمد فی الثلاثة الا ول لو بالزوج الخ** شامی میں ہے **قوله ولا یتخیر ای لیس لواحد**

(۱) ولا یفرق بینهما بعجزہ عنها بانواعها الثلاثة ولا بعدم ایفائه حقها وجوزہ الشافعی با عسار الزوج وبتضررها بغیبته ولو قضی به حنفی لم ینفذ نعم لوامر شافعیا فقضی به نفذ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۹۰۳ .ط.س ج۳ص ۵۹۰) ظفیر.
(۲) مشکوۃ باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴. ظفیر.(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ .ط.س. ج۳ص۲۴۲. لا یقع طلاق المولی علی امرأة عبده لحدیث ابن ماجه الطلاق لمن اخذ الساق والصبی ولو مراهقا واجازہ بعد البلوغ (ایضاً .ط.س. ج۳ص ۲۴۲ ظفیر.

من الزوجين خيار فسخ النكاح بعيب في الآخر عند ابی حنيفة وابی يوسف وهو قول عطاء والنخعی وعمر بن عبدالعزيز وابی زياد وابی قلابة وابن ابی ليلی والا وزاعی والنووی والخطابی وداؤد الظاهری واتباعه وفی المبسوط انه مذهب علی وابن مسعود رضی الله عنهم الخ وفيه ايضاً وقد تكفل فی الفتح برد ماستدل به الائمة الثلاثة ومحمد بما لا مزيد عليه۔(۱)

پاگل بیوی کو طلاق دے دی تو کیا حکم ہے

(سوال ۹۹۱) عورت مجنون ہے مرد اچھی حالت میں ہے، عورت کو طلاق دی تو کیا حکم ہے۔

(الجواب) اگر عورت مجنونہ ہے اور شوہر مجنون نہیں ہے بلکہ عاقل بالغ ہے تو اس کی طلاق واقع ہو جاتی ہے ویقع طلاق كل زوج عاقل بالغ الخ۔(۲)

جو پاگل کبھی اچھا کبھی پاگل رہتا ہے اگر صحت کی حالت میں طلاق دے تو کیا حکم ہے

(سوال ۹۹۲) ایک لڑکی گیارہ سال کی شادی ہوئی لیکن خلوۃ صحیحہ بھی نہیں ہوئی تھی کہ اس کے شوہر کا دماغ خراب ہو گیا اس طرح کہ دو چار روز اچھا اور دس پندرہ روز پاگل، جس وقت شوہر اچھا تھا، اس نے اپنی زوجہ کو طلاق دی، طلاق ہوئی یا نہیں اب لڑکی مذکورہ کی عمر سترہ برس ہے، اس نے بغیر عدت کے دوسرا نکاح کر لیا ہے جائز ہے یا نہ۔

(الجواب) اگر بحالت افاقہ وہ بالکل اچھا ہو جاتا ہے کچھ خلل دماغی اس کو نہیں رہتا تو اس حالت کی طلاق اس کی واقع ہو جاتی ہے کما فی الشامی وجعله الزيلعی فی حال افاقته كالعاقل والمتبادر منه انه كالعاقل البالغ الخ وما ذكره الزيلعی علی ما اذا كان تام العقل الخ۔(۳) پس بصورت مذکورہ نکاح ثانی درست ہے کما قال الله تعالیٰ ثم طلقتمو هن من قبل ان تمسوهن فما لكم عليهن من عدة تعتدو نها فمتعو هن وسرحوهن سراحاً جميلا۔(۴)

پاگل کی بیوی کے لئے امام محمدؒ کے مذہب پر عمل کیسا ہے

(سوال ۹۹۳) ایک شخص دیوانہ ہو گیا تو اس کی جوان زوجہ کو امام محمدؒ کے مذہب پر عمل کرنا اور نکاح ثانی کرنا درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) اقول وبالله التوفيق قال فی الدر المختار ولا يتخير احد الزوجين بعيب فی الآخر ولو فاحشاً كجنون وجذام وبر ص الخ وخالف الائمة الثلاثة فی الخمسة مطلقاً ومحمد فی الثلاثة الاول لو بالزوج ولو قضی بالردصح فتح وفی الشامی قوله ولو قضی بالرد صح ای لو قضی به حاكم يراه فافادانه مما يسوغ فيه الا جتهاد الخ وقال قبيله وقد تكفل فی الفتح بردما استدل به

---

(۱) دیکھئے رد المحتار للشامی باب العنين وغيره ج ۲ ص ۸۲۲. ط.س. ج۳ ص ۵۰۱. ظفير.
(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ .ط.س. ج۳ ص ۲۳۵. ظفير.
(۳) رد المحتار كتاب الحجر ج ۵ ص. ط.س. ج۳ ص ۱۴۴. ظفير.
(۴) سورة الاحزاب . ۶. ظفير.

الائمة الثلاثة ومحمد بما لا مزید علیه۔(۱) اس سے معلوم ہوا کہ امام محمدؒ کا مذہب اس بارے میں مفتی بہ نہیں ہے، البتہ اگر قاضی حکم فسخ کا کر دے تو نافذ ہو جاوے گا لانه مما یسوغ فیه الاجتهاد.

مجنون جس کو ایک دو دن ہوش آجائے اس کی طلاق واقع ہو گی

(**سوال ۹۹٤**) ہندہ کا شوہر زید دیوانہ ہے ہندہ کی بسر اوقات کا کوئی ذریعہ نہیں، ہندہ مذکورہ اس سے طلاق لینا چاہتی ہے، اور زید کی حالت یہ ہے کہ کبھی کبھی گھنٹہ آدھ گھنٹہ ایک روز دو روز ہوش میں ہو جایا کرتا ہے، ایسے وقت میں زید کی طلاق واقع ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(**الجواب**) زید جس وقت ہوش میں ہوتا ہے اگر بالکل تام العقل اور ہوشیار ہوتا ہے تو اس حالت میں اگر وہ طلاق دیوے طلاق واقع ہو جاتی ہے اور اگر اس وقت بھی کامل العقل نہیں ہوتا تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور حالت دیوانگی کی بھی طلاق واقع نہیں ہوتی قال فی **الشامی فیحترز به عمن یفیق احیاناً ای یزول عنه مابه بالکلیة وهذا کالعاقل البالغ فی تلك الحالة وهو محمل کلام الزیلعی۔**(۲)

جو پندرہ دن ٹھیک رہتا ہے اور پندرہ دن پاگل حالت صحت میں طلاق دے دے تو ہو گی یا نہیں

(**سوال ۹۹۵**) زید تین برس سے مجنون ہو گیا ہے، پاگل خانہ میں اس کا علاج ہو رہا ہے، بقول ڈاکٹر اس کی اس وقت ایسی حالت ہو گئی ہے کہ پندرہ دن طبیعت اس کی صحیح اور درست ہو جاتی ہے، حسن و قبیح فعل کو اچھی طرح تمیز کر لیتا ہے، جب ایسی حالت میں کوئی عزیز اس سے ملتا ہے تو تمام عزیز و اقارب کو پوچھتا ہے، اور پندرہ دن طبیعت اس کی خراب رہتی ہے، حسن و قبیح فعل کو تمیز نہیں کر سکتا اگر حالت افاقہ میں اپنی زوجہ کو طلاق دے دے تو صحیح ہو گی یا نہیں۔

(۲) زوجہ زید مسکین اور غریب ہے، کوئی خبر گیری کرنے والا نہیں ہے، لہذا امام محمدؒ کے قول پر عمل کر کے طلب تفریق کر سکتے ہیں یا نہیں۔

(**الجواب**) حالت افاقہ میں اگر وہ تام العقل ہو جاتا ہے تو طلاق اس کی صحیح ہے **کما حققه الکمال قال فی الشامی فیحترز عمن یفیق احیاناً ای یزول عنه ما به بالکلیة وهذا کالعاقل البالغ فی تلك الحالة**(۳) **شامی جلد خامس کتاب الحجر۔**

(۲) علامہ شامی نے اس موقع پر کہا **وقد تکفل فی الفتح برد ما استدل به الائمة الثلاثة ومحمد بما لا مزید علیه۔**(۴) پس معلوم ہوا کہ بموجب قول امام محمدؒ فتویٰ دینا درست نہیں ہے، اور تفریق صحیح نہ ہو گی۔ اصل مذہب یہی ہے کہ زمانہ حال کی نزاکت اور قاضی شرعی نہ ہونے کی وجہ سے عورتوں کی مظلومیت پر نظر کر کے زمانہ حال کے علماء نے تفریق کی اجازت بنا بر مذہب مالکیہ دے دی ہے، جس کے لئے کچھ شرائط ضروری ہیں۔

---

(۱) دیکھئے رد المحتار باب العنین ج ۲ ص ۸۲۲ .ط.س.ج۳ص ۵۰۱. ظفیر. (۲) رد المحتار کتاب الحجر ج ٥ ص ۱۲٤ .ط.س.ج۳ص ۱٤٤. ۱۲ ظفیر. (۳) رد المحتار کتاب الحجر ج ٥ ص ۱۲٤ .ط.س.ج۳ص ۱٤٤. ۱۲ ظفیر. (٤) رد المحتار باب العنین ج ۲ ص ۸۲۲ .ط.س.ج۳ص ۵۰۱. ظفیر.

یہ سب شرائط واحکام الحیلة الناجزه للحیلة العاجزه (۱) میں ضبط کردیئے گئے ہیں، اس کو دیکھ لیا جائے۔ (مرتب)۔

ایسا لڑکا جس کے حواس ٹھیک نہیں، نہ بول سکتا ہے وہ کس طرح طلاق دے گا۔

(سوال ۹۹۶) ایک لڑکے کا نکاح پانچ چھ سال کی عمر میں ہوا، اب وہ بالغ ہے، مگر شروع ہی سے اس کے ہوش وحواس ٹھیک نہیں، نہ وہ بول سکتا ہے، اور اس کو دین ودنیا کی کچھ خبر نہیں ہے، اس کی طلاق کی کیا صورت ہو سکتی ہے، اور طلاق کی عدت ہو گی یا نہیں۔

(الجواب) اگر یہ لڑکا مجنون ہے، اس کے ہوش وحواس صحیح نہیں، اچھے برے کی تمیز نہیں کر سکتا تو امام محمدؒ کے مذہب کے موافق قاضی ان میں تفریق کر سکتا ہے، اس کے بعد وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے، اور اگر وطی یا خلوت صحیحہ بھی اب تک نہیں ہوئی تو پھر عدت بھی نہیں، قال محمد ان كان المجنون حادثا يؤجله سنة كالعنة وان كان مطبقاً فهو كالجب وبه ناخذ كذا فى الحاوى (۲) القدسى عالمگيريه وفى الدر المختار واذا وجدت المرأة زوجها مجبوباً الخ فرق بينهما فى الحال لعدم فائدة التاجيل الخ ـ (۳)

جذام والے کی بیوی تفریق کرا سکتی ہے

(سوال ۹۹۷) ولی محمد کی شادی کر یماً سے ہوئی چھ سال ہوئے، تین سال تک زوجہ شوہر کے پاس رہی، بعد تین سال کے شوہر کو آثار فساد خون ظاہر ہوئے، اور اب اس کو مرض جذام مخولع ظاہر ہو گیا، زوجہ علیٰحدگی چاہتی ہے تاکہ عقد ثانی کرلیوے۔

(الجواب) در مختار میں ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کے مذہب کے موافق مرض جذام وبرص وغیرہ میں تفریق بین الزوجین نہیں ہو سکتی، بلکہ شوہر سے کہا جاوے کہ وہ طلاق دے دے، بدون طلاق دینے شوہر کے تفریق نہ ہو گی اور عورت کو دوسرا نکاح کرنا جائز نہ ہو گا، البتہ امام محمدؒ نے فرمایا ہے کہ جذام وبرص کی صورت میں اگر شوہر طلاق نہ دے تو حاکم تفریق کرا سکتا ہے، پس شوہر اول سے کہا جاوے کہ وہ طلاق دے دے اور اگر وہ طلاق نہ دے تو حاکم شرعی سے تفریق کرالی جاوے۔ (۴) (دلائل پہلے بھی رد المحتار سے نقل ہو چکے ہیں۔ ظفیر۔)

شوہر کو جذام کی بیماری ہو تو عورت کو خیار فرقت حاصل ہے

(سوال ۹۹۸) زید کو جذام ہو گیا ہے، اس لئے اس کی بیوی زینب خلع چاہتی ہے مگر شوہر مذکور چھوڑنا نہیں چاہتا تو علیٰحدگی کے لئے کیا صورت اختیار کی جاوے۔

(الجواب) جذام، برص اور جنون کی وجہ سے امام محمدؒ کے مذہب کے موافق عورت کو خیار فرقت حاصل ہے، وہ اپنے شوہر سے علیٰحدگی حاصل کر سکتی ہے یعنی اس کو حق ہے کہ وہ کسی حاکم شرعی قاضی وغیرہ کے یہاں تفریق کی

---

(۱) تفصیل کے لئے دیکھئے الحيلة الناجزة للتهانوی و كتاب الفسخ والتفريق للرحمانی ۔ ظفير۔
(۲) عالمگيری باب العنين ج ۱ ص ۵۲۶ ۔ ظفير۔ (۳) الدر المختار على هامش رد المحتار. ط.س. ج ۳ ص ۴۹۴ .
(۴) واذا كان بالزوج جنون او برص اوجذام فلا خيار لها عند ابى حنيفة وابى ايوسفؒ وقال محمد لها الخيا ردفعاً للضرر عنها كما فى الجب والعنة (هدايه باب العنين ج ۲ ص ۳۹۸ و ج ۲ ص ۳۹۹) ظفير.

درخواست کرے پس صورت مسئولہ میں جب کہ خلع اور طلاق وغیرہ کی کوئی صورت نہیں ہے تو امام محمدؒ کے مذہب پر عمل کیا جاسکتا ہے واذا کان بالزوج جنون او برص او جذام فلا خیار لها عند ابی حنیفة وابی یوسف وقال محمد لها الخیار دفعاً للضرر عنها (۱) الخ هدایه قال محمد ان کان الجنون حادثا یؤ جله سنة کالعنة ثم یخیر المرأة الخ وان کان مطبقا فهو کالجب وبه نا خذ حاوی القدسی عالمگیریه۔(۲)

(۱) دیکھئے هدایه باب العنین وغیره ج ۲ ص ۳۹۸ و ج ۲ ص ۳۹۹. ظفیر.
(۲) دیکھئے عالمگیری باب العنین ج ۱ ص ۵۲۶ ماجدیه. ظفیر.

باب چہاردہم

زوجہ مفقود الخبر سے متعلق احکام و مسائل

زوجہ مفقود کے سلسلہ میں امام مالکؒ کا فتویٰ اور احناف کا عمل

(سوال ۹۹۹) جواب پہنچا، جس کا مضمون یہ ہے۔ زوجہ مفقود سے چار سال کے بعد عدت وفات دس دن چار ماہ پورے ہونے کے بعد نکاح صحیح ہے اور اگر زوج آجاوے تو وہ عورت اسی کو ملے گی، اور جو اولاد شوہر ثانی سے ہوئی ہو وہ اس کو ملے گی فی الشامی باب المفقود.

اگر پھر شوہر اول آجاوے تو مالکیہ کے اس میں دو قول ہیں، ایک یہ کہ وہ شوہر اول کے پاس جاوے اور نکاح ثانی فسخ سمجھا جاوے، دوسرا یہ کہ نکاح دوم موجب فسخ نکاح اول ہے پس وہ ثانی کے پاس رہے گی اور اول کو کوئی حق باقی نہ رہے گا، اور جمہور مالکیہ کے نزدیک بھی قول معتبر و مفتی بہ ہے از فتاویٰ مولانا عبد الحی صاحب اس میں اور آپ کے جواب میں کیا تطبیق ہے، اور اگر شوہر اول کو ملے گی تو اس کو نکاح کی ضرورت ہوگی یا نہیں، اور شوہر ثانی کو طلاق اور عورت کو عدت گذارنی ہوگی یا نہیں۔ اور شوہر ثانی کے ذمہ مہر لازم ہوگا یا نہیں؟

(الجواب) شامی جلد ثالث باب المفقود میں ہے لکن لو عاد حیاً بعد الحکم بموت اقرانہ قال الطحاوی الظاھر انہ کالمیت اذا احی والمرتد اذا اسلم فالباقی فی یدورثتہ لہ ولا یطالب بما ذھب قال ثم بعد رقمہ رئیت المرحوم ابا السعود نقلہ عن الشیخ شاھین ونقل ان زوجۃ لہ والا ولاد للثانی۔(۱) اس عبارت سے جو مطلب احقر نے لکھا تھا وہی ظاہر ہے، اور مولانا عبد الحی صاحب مرحوم نے بسبب نہ دیکھنے اس حکم صریح کے قواعد سے حکم لکھا ہے کیونکہ قاعدہ معروفہ یہ ہے کہ جس امام کا مذہب اختیار کیا جاوے اس کے متعلق انہیں کی شرائط کی پابندی کی جاوے مگر چونکہ یہ حادثہ اور مسئلہ دوسرا ہے اس لئے اس میں اپنے مذہب کی تصریح کے موافق عمل کرنا اوفق ہے اور لفظ زوجۃ لہ سے خود ظاہر ہے کہ نکاح جدید کی شوہر اول کو ضرورت نہیں ہے، اور شوہر ثانی کو طلاق کی حاجت نہیں ہے، اور بصورت وطی عدت لازم ہوگی جیسا کہ موطوۃ بالشبہہ میں عدت لازم ہوتی ہے اور شوہر ثانی کے ذمہ بعد وطی کے مہر مثل لازم ہوگا۔

جس کا شوہر دس سال سے مفقود ہو وہ امام مالکؒ کے فتویٰ پر عمل کرے

(سوال ۱۰۰۰) مسماۃ وزیرو کا شوہر دس سال ہوئے کہ لاپتہ ہے تو اس کی زوجہ وزیرو نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ واقعی مہدی حسن شوہر مسماۃ وزیرو کا عرصہ دس سال سے مفقود الخبر ہے تو موافق مذہب امام مالک رحمہ اللہ کے جس پر علماء حنفیہ نے بھی فتویٰ دیا ہے، اب مسماۃ وزیرو نکاح ثانی کر سکتی ہے کذا فی الشامی قولہ خلافاً لما لک فان عندہ تعتد زوجۃ المفقود عدۃ الوفاۃ بعد مض اربع سنین الخ۔(۲)

---

(۱) رد المحتار کتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۸ . ط.س. ج۳ ص ۲۹۷. ظفیر.
(۲) ایضاً ج۳ ص . ط.س. ج۳ ص ۲۹۵. ۱۲ ظفیر.

ساٹھ برس کا آدمی سات سال سے غائب ہے اس کو زندہ سمجھا جائے یا مردہ

(سوال ۱۰۰۱) جو شخص سات سال سے مفقود ہے اور عمر اس کی تخمیناً ساٹھ برس کی ہے، اس کو زندہ شمار کیا جائے گا یا مردہ، اور مردہ مانا جائے گا تو کب سے۔

(الجواب) کتب فقہ در مختار وغیرہ میں ہے کہ اصل مذہب امام ابو حنیفہؒ کا یہ ہے کہ جس وقت تک اس کے اقران یعنی ہم عمر فوت نہ ہو جاویں اس وقت تک وہ شخص مفقود الخبر زندہ شمار ہوگا، اس کا مال اس کے ورثہ کو تقسیم نہ کیا جاوے گا، پھر فقہاء نے ہم عمروں کے فوت ہونے کے زمانہ کو محدود کیا ہے، بعض نے فرمایا ایک سو بیس برس بعض نے سو برس بعض نے نوے برس اور متاخرین نے ساٹھ یا ستر برس کی عمر ہونے پر موت مفقود کا حکم دیا ہے اور اکثر فقہاء نے نوے برس پر فتویٰ دیا ہے واختاره فى الكثرة وهو الا وفق هدايه وعليه(۱) الفتوىٰ ذخيره شامى وقد قال فى النظم المعروف۔

مال مفقود را معین داں تا نود سال از ولادت آں

پس اس قول مفتی بہ کے موافق جس وقت شخص مذکور مفقود الخبر کی عمر نوے برس کی ہو جاوے اس کو حکم موت کا دے کر اس کی میراث ورثہ موجودین پر تقسیم کی جاوے گی، یعنی جو ورثہ اس وقت موجود ہوں ان کو دیا جائے گا، اور جو اس سے پہلے مر گئے وہ محروم رہے كما فى الدر المختار ويقسم ماله بين ورثته الآن الخ در مختار اى حين حكم بموته لا من مات قبل ذلك الوقت. شامى(۲)

شوہر کے دو برس سات ماہ غائب کے بعد جو نکاح ہوا وہ صحیح نہیں ہے

(سوال ۱۰۰۲) زید دو برس سات ماہ سے مفقود الخبر تھا، اس کی زوجہ کے وارثوں نے زوجہ زید کا نکاح ثانی دو برس سات ماہ کے بعد عمر کے ساتھ کر دیا، ۲۵ شعبان سن ۱۳۴۰ھ کو عقد ثانی ہوا اور ۲۹ محرم سن ۱۳۴۳ھ کو زید مفقود الخبر صحیح سلامت واپس آ گیا، تو وہ عورت اسی کو ملے گی یا نہیں۔

(الجواب) زوجہ زید کا دوسرا نکاح جو شوہر اول کی مفقود ہونے سے دو برس سات ماہ بعد ہوا، کسی مذہب کے موافق صحیح نہیں ہوا۔(۳) اور جب کہ زید واپس آ گیا تو وہ عورت اسی کو ملے گی اور نکاح اس کا زید سے قائم ہے کیونکہ کوئی وجہ فسخ نکاح کی نہیں پائی گئی كذا فى عامة كتب الفقه.

---

(۱) هدايه كتاب المفقود ج ۲ ص ۵۸۶ پوری عبارت یہ ہے واذا اتم له مائة وعشرون سنة من يوم و لد حكمنا بموته وفى ظاهر المذهب يقدر بموت الا قران وفى المروى عن ابى يوسف بمائة سنة و قدره بعضهم بتسعين الخ والا وفق ان يقدر بتسعين واذا حكم بموته اعتدت امرأة عدة الو فاة من ذلك الوقت (ايضاً) ظفير.

(۲) رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۸ .ط.س. ج۴ ص۲۹۸. ظفير.

(۳) اذا غاب الرجل فلم يعرف له موضع ولم يعلم احى هوام ميت نصب القاضى من يحفظ ماله الخ ولا يفرق بينه وبين امرأته وقال مالك اذا مضى اربع سنين يفرق القاضى بينه وبين امرأته الخ (هدايه كتاب المفقود ج ۲ ص ۵۸۴) ظفير.

جوان العمر عورت جس کا شوہر غائب ہے کیا کرے

(سوال ۱۰۰۳) ایک شخص چار سال سے مفقود الخبر ہے اس کی منکوحہ کو بہت سی ضروریات نکاح ثانی کی طرف داعی ہیں، جوان العمر ہے ارتکاب ممنوع شرعی کا خوف ہے، نفقہ، کسوت، سکنی، زوج کی طرف سے نہیں ملتا، کیا اس حالت ضرورت میں شرعاً عورت کو دوسری جگہ نکاح کرنا جائز ہے۔

(الجواب) اس مسئلہ میں صحابہ اور تابعین اور ائمہ مذہب کے درمیان بہت بڑا اختلاف ہے، حضرت عمرؓ اور ایک بڑی جماعت صحابہ کرامؓ کی قائل ہے کہ زوجہ مفقود کو چار سال تک انتظار کرنا چاہئے، اس کے بعد عدت وفاۃ ختم کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے، بعض نے اس پر اجماع صحابہ کا بھی دعویٰ کیا ہے اور یہی قول علاوہ حضرت عمرؓ کے حضرت عثمانؓ اور حصرت علیؓ (ایک روایت میں) کی طرف منسوب ہے (زرقانی) اور یہی قول امام مالک رحمہ اللہ کا بھی ہے، اور بعض صحابہ مثل حضرت ابن مسعود اور حضرت علی دوسری روایت کی بناء پر) یہ فرماتے ہیں کہ مفقود کی زوجہ کو اس وقت تک انتظار کرنا چاہئے جس وقت شوہر مفقود کی موت ظاہر و متحقق ہو جائے اور اسی کو حضرت امام ابو حنیفہؒ نے اختیار کیا ہے، چنانچہ اس میں فقہاء حنفیہ کے حسب ذیل اقوال مشہور ہیں (۱) مفقود کے اقران (ہم عمر) کے مر جانے تک مفقود کو زندہ تصور کیا جائے گا۔ (۲) نوے برس تک (۳) سو برس تک (۴) ایک سو بیس برس تک مفقود کے موت کا حکم نہ کیا جاوے گا (۵) قاضی کی رائے پر مفوض ہے، جس وقت قاضی کو اس میں مصلحت نظر آوے اس وقت مفقود کی موت کا حکم کر سکتا ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ کوئی مدت معینہ مقرر نہ کی جائے بلکہ جیسے کہ امام ابو حنیفہؒ کا عام مسلک ہے کہ مبتلی بہ کی رائے پر تفویض کرتے ہیں، ویسا ہی یہاں بھی اختیار کیا جاوے گا کما فی البحر و اختار شمس الا ئمة ان لا یقدر (بشئی لا نه الیق بطریق الفقه لان نصب المقادیر بالرای لاتکون وفی الهدایة انه الاقیس وفوضه بعضهم الی القاضی فای وقت رای المصلحة حکم بموته قال الشارح وهو المختار بحر ج ۵ ص ۱۷۸ اور صاحب قنیہ اس قول کو ابو حنیفہؒ کی روایت قرار دیتے ہیں کما قال نافع عن ابی حنیفة ان مدة الفقد مفوض الیٰ رای القاضی فیحکم بما اویٰ الیه اجتها ده فیقسم ماله حینئذ بین الاحیاء من ورثته قنیه ص ۱۸۰ اور زیلعی کا مختار بھی یہی ہے، صاحب بحر ینابیع سے نقل کر کے اس قول کو ظاہر روایت قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ شامی میں ہے قوله واختار الزیلعی تفویضه للامام قال فی الفتح فای وقت رای المصلحة حکم بموته قال فی النهر و فی الینابیع قیل یفوض الیٰ رای القاضی ولا تقدیر فیه فی ظاهر الروایة وفی القنیة جعل هذا روایة عن الامام ا ه صاحب بحر کا مختار بھی یہی قول معلوم ہوتا ہے، اس لئے کہ دوسرے اقوال کے اختیار کرنے والے کے متعلق استعجاب ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ والعجب من المشائخ کیف یختارون خلاف ظاهر المذهب مع انه واجب الا تباع علی مقلدی ابی حنیفة والا مام محمد لم یعتبر السنین وانما اعتبره المتقد مون بعده وقال الصدر الشهید فی شرحه ما قال محمد احوط کما فی التتار خانیه ولقد صدق من قال کثرة المقالات تو ذن بکثرة الجهالات ومن الغریب ما نقله فی التتار خانیة انه مقدر بثما نین سنة

وعليه الفتوىٰ بحر ج ۵ ص ۱۷۸، خلاصہ یہ ہے کہ ایک مدت معینہ تک انتظار کرنے کا حکم جو کہ حنفیہ کا مذہب قرار دیا جاتا ہے وہ فی الحقیقۃ ائمہ حنفیہ سے منقول نہیں بلکہ ائمہ کا قول یہی ہے کہ جب آثار و قرائن سے اس کے مرنے کا گمان غالب ہو جائے تو اس وقت مفقود کے مرنے کا حکم کیا جاوے گا چنانچہ بعض مواقع میں تھوڑی سی مدت کے گذر جانے پر بھی موت کا حکم دیئے جانے کے قائل ہوئے ہیں کما فی الشامی نقلاً عن الزيلعي وقال الزيلعي لانه يختلف باختلاف البلاد وكذا غلبة الظن تختلف باختلاف الا شخاص فان الملك العظيم اذا نقطع خبره يغلب على الظن في ادنىٰ مدة انه قدمات اه(۱) اس کے بعد صاحب شامی خود فرماتے ہیں ومقتضاه انه يجتهد ويحكم بالقرآئن الظاهرة الدالة على موته وعلى هذا يبتني(۲)

مفقود الخبر کی بیوی پہلے شوہر کی واپسی کے بعد اسی کو ملے گی

(سوال ۱۰۰٤) زید مفقود الخبر کی زوجہ نے زید کا عرصہ دراز تک انتظار کے بعد اپنا دوسرا نکاح کیا، مدت مدید کے بعد زید مفقود الخبر واپس آیا، اور اس نے دعویٰ کر دیا کہ میری زوجہ ہے، اور چار سال کا مفقود الخبر ہونا ظاہر کیا، دوسرے خاوند سے اس کی زوجہ کے بچہ پیدا ہوا، اب دریافت طلب امر ہے کیا وہ زوجہ زید کی سمجھی جاوے گی، اور بچہ کس کے نسب میں داخل ہوگا۔

(الجواب) شامی میں تصریح ہے کہ اگر مفقود الخبر واپس آجاوے تو اس کی زوجہ اسی کو ملے گی، شوہر ثانی سے علیحدہ کرادی جاوے گی اور اولاد شوہر ثانی کی ہے شامی ج ۳(۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مفقود الخبر کی بیوی نے دوسری شادی کرلی پھر پہلا شوہر آیا مگر وہ رکھنا نہیں چاہتا کیا حکم ہے

(سوال ۱۰۰۵) زوجہ مفقود کا نکاح ثانی کر دیا تھا بعد نکاح ثانی کے شوہر اول آگیا تو اب نکاح دوسرا صحیح اور جائز رہا یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیا کرنا چاہئے؟ کیونکہ شوہر اول اس کو رکھنا نہیں چاہتا۔

(الجواب) بعد آنے خاوند اول کے دوسرا نکاح جائز نہیں رہا (۴) اگر وہ یعنی شوہر اول اس عورت کو رکھنا نہیں چاہتا تو صورت اس کی یہ ہے کہ شوہر اول اس عورت کو طلاق دے دے اور وہ عورت عدت تین حیض پوری کر کے دوسرے خاوند سے جس کے پاس ہے نکاح کر لے مہر جدید مقرر کرے۔

بیوی پہلے شوہر کے آجانے کے بعد اسی کو ملے گی

(سوال ۱۰۰٦) قبر سے چھ مہینے پر ایک شخص زندہ نکلا ہے، اس کی بیوی موجود ہے، وہ کس کو ملے گی۔

(الجواب) اس کی زوجہ اسی کو ملے گی کما في الشامي لكن لو عاد حياً بعد الحكم بموت اقرانه قال الظاهر انه كالميت اذا احى والمر تداذ ااسلم فالباقى بين ورثته له ولا يطالب بما ذهب قال ثم بعد

---

(۱) رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ٤٥٧ .ط.س.ج٤ص۲۹۷. ظفير. (۲) ايضاً ج ۳ ص ٤٥٧. ط.س.ج٤ ص۲۹۷. ظفير. (۳) لوعاد بعد الحكم بموت اقرانه (الى قوله) نقل ان زوجة له والا ولا دللثانى (رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ٤٥٨ .ط.س.ج٤ص۲۹۷) ظفير. (٤) ايضاً..ط.س.ج۳ص۲۹۷. ظفير.

رقمه رأيت المرحوم ابا السعود نقله الشيخ شاهين ونقل ان زوجة له والا ولاد للثاني۔(۱)

شوہر کی دوبرس کی گمشدگی کے بعد عورت نے دوسری شادی کرلی وہ جائز نہیں ہوئی۔

(سوال ۱۰۰۷)ایک عورت کا خاوند پردیس کو چلا گیا تھا، دوبرس تک گم رہا۔ بعد چار برس کے اس عورت کے والد نے دوسرا نکاح کر دیا، اور نکاح سے دوبرس پہلے اس خاوند کا خط بھی آچکا تھا، دواولاد بھی دوسرے خاوند سے پیدا ہوئی پھر اس کا خاوند اول بھی آگیا، وہ عورت خوشی سے پہلے خاوند کے یہاں چلی گئی، اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ وہ عورت کس کی منکوحہ رہی اور وہ اولاد کس کی ہے۔

(الجواب) پہلا نکاح قائم ہے اور دوسرا باطل ہوا، اور اولاد جو زوج ثانی سے ہوئی ولد الحرام ہے۔(۲)

دس سال گم شدہ شوہر کا انتظار کرنے کے بعد عورت کی دوسری شادی

(سوال ۱۰۰۸)ایک شخص اپنے گھر سے مفقود ہو گیا جس کو عرصہ دس سال کا ہوا، اس کی بیوی تنگ ہو کر دوسرے شخص کے یہاں چلی گئی ، اور بغیر نکاح کے اولاد بھی ہوئی ہے، اب وہ اس شخص سے نکاح بھی کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب)اس عورت کو چاہئے کہ اب نکاح کرلیوے کیونکہ امام مالکؒ کے مذہب میں چار برس کے بعد مفقود الخبر کے زوجہ عدت وفات پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے، اور اس پر حنفیہ نے بھی فتویٰ دیا ہے۔(۳)(بلا نکاح دوسرے مرد کے پاس جب تک وہ رہی حرام کاری میں مبتلا رہی، اس سے توبہ کرے، البتہ اب شادی کر لینے کے بعد اس کا رہنا سہنا جائز ہوگا۔ ظفیر۔)

دس برس شوہر کا انتظار کر کے عورت نے دوسری شادی کرلی، اب پہلا شوہر آگیا، کیا حکم ہے

(سوال ۱۰۰۹)زید نے اپنی شادی کی، اور اس کے تین برس بعد وہ پردیس چلا گیا اور دس برس تک اس کا پتہ نہیں چلا، بعد کو زید کی بیوی نے نکاح ثانی کر لیا۔ اور اب زید جو کہ بارہ برس بعد واپس آیا اور مسماۃ مذکورہ پر دعویٰ کرتا ہے یہ دعویٰ اس کا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ دعویٰ اس کا درست اور جائز ہے، وہ عورت شوہر اول کو ہی ملے گی، کیونکہ شوہر اس کا اگر مفقود الخبر نہ ہوا تھا تو وہ دوسرا نکاح ہی باطل ہوا، اور اگر مفقود الخبر ہو گیا تھا تو مفقود میں بھی یہی حکم ہے کہ اگر وہ واپس آجائے تو اس کی زوجہ اس کو ملے گی کما فی رد المحتار قال ثم بعد رقمه رئيت المرحوم ابا السعود نقله عن الشيخ شاهين ونقل ان زوجته له والا ولاد للثانی . کتاب المفقود شامی ج ۳ ص ۳۳۲۔(۴)

---

(۱)رد المحتار کتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۸ . ط.س. ج ۴ ص ۲۹۷ . ظفير.

(۲) جب دوبرس بعد شوہر کا خط آگیا تو یہ مفقود نہیں کہا جائے گا، اس لئے دوسرا نکاح جائز نہیں ہے. امانكاح منكوحة الغير و معتدته الخ لم يقل احد بجوازه فلم ينعقداصلا (رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۵ . ط.س. ج۳ ص ۵۱۶) ظفير.

(۳)ولا يفرق بينه وبينها ولو بعد مضى اربع سنين خلا فا لما لك (در مختار) فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضى اربع سنين الخ قال فى البزازيه الفتوى فى زماننا على قول مالك (رد المحتار كتاب المفقود مطلب فى الا فتاء بمذهب مالك فى زوجة المفقود ج ۳ ص ۴۵۶ . ط.س. ج ۴ ص ۲۹۵) ظفير.

(۴)رد المحتار كتاب المفقود تحت قوله فان ظهر قبله ج۳ ص ۴۵۸ . ط.س. ج ۴ ص ۲۹۷ . ظفير.

زوجہ مفقود میں قضائے قاضی کی بحث

(سوال ۱۰۱۰) آپ نے زوجہ مفقود کے مسئلہ میں قضاء قاضی کا ذکر نہیں فرمایا۔
(الجواب) مفقود الخبر کی زوجہ کے بارے میں امام مالک کے مذہب کے موافق بندہ تفریق قاضی وقضائے قاضی کا ذکر اس وجہ سے نہیں کرتا کہ یہ مسلم ہے کہ جس امام کا مذہب لیا جاوے، اس امام کا اس بارے میں جو مذہب ہو اس کو لینا چاہئے، بندہ نے جو اس بارے میں کتب فقہ مالکیہ کو دیکھا تو ان کی کتب میں یہ تفصیل ہے فصل لذكر المفقود واقسامه الاربعة . ولزوجة المفقود الرفع للقاضي والوالي ووالي الماء والا فلجماعة المسلمين فيوجل الحرابع سنين ثم اعتدت كالو فاة ولا يحتاج فيها لاذن من الحاكم . والا يوجد احد منهم فلجماعة المسلمين من صالحي بلدها الخ شرح الخلاصة الدر ديه على مختصر الشيخ الخليل في الفقه للامام المالك رحمه الله، اور شاید یہی وجہ ہو کہ شامی نے امام مالک کے مذہب کی تشریح میں یہ لکھا ہے قوله خلا فا لما لك فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الو فاة بعد مضى اربع سنين ومذهب الشافعي القديم الخ(۱) ج ۳ ص ۳۰۳ باقی اگر قاضی کی تفریق پائی جاوے تو بہت اچھا ہے پھر کچھ تامل نہ ہوگا (صاحب ہدایہ کی عبارت وقال مالك اذا مضى اربع سنين يفرق القاضي بينه وبين امرأ ته الخ،(۲) ہدایہ کا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ قاضی موجود ہو تو وہی تفریق کا حکم دیوے تا کہ کچھ شک نہ رہے۔

جس کا شوہر غائب ہے وہ کیا کرے

(سوال ۱۰۱۱) ایک لڑکی کا شوہر عرصہ آٹھ سال سے غائب ہے، باوجود تلاش کے کہیں پتہ نہیں چلتا، لڑکی اس وقت نوجوان ہے اگر اس کی شادی دوسرے شخص سے نہ کی جاوے تو قوی احتمال زنا کا ہے جس کو لڑکی خود اپنی والدہ سے اشارۃً کنایۃً اظہار کرتی رہتی ہے، اس صورت میں لڑکی کا دوسرا نکاح جائز ہے یا نہیں۔
(الجواب) زوجہ مفقود الخبر کے بارے میں حنفیہ نے امام مالک رحمہ اللہ کے مذہب پر فتویٰ دیا ہے کہ چار برس کے بعد زوجہ مفقود کو اس کے نکاح سے خارج کر کے عدت وفات پورکرا کے دوسرا نکاح کرنے کی اجازت دیتے ہیں كما في الشامي عن القهستاني لو افتى في مواضع الضرورة لاباس به الخ۔(۳)

مفقود الخبر کی بیوی کی دوسری شادی کے لئے قضائے قاضی ضروری ہے

(سوال ۱۰۱۲)(۱) زوجہ مفقود اگر بمذہب امام مالک رحمہ اللہ چار سال کے بعد دوسرا نکاح کرنا چاہے تو اس کو تفریق قاضی کی ضرورت ہے یا نہیں، اگر تفریق قاضی کی ضرورت ہے تو اس کی کیا دلیل ہے۔ اور اگر تفریق قاضی کی ضرورت نہیں ہے تو عبارت ذیل کا کیا مطلب ہے جس سے تفریق قاضی ضروری معلوم ہوتی ہے۔
ولا يفرق بينه وبين امرأ ته (٤) هدايه ولا يفرق بينه وبينها ولوبعد مضى اربع سنين (٥) (در مختار) قال مالك

(۱) رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ٤٥٦ .ط.س. ج٤ص٢٩٥. ١٢ ظفير .(٢)هدايه كتاب المفقود ج ٢ ص ٥٩٧ .١٢ ظفير .(٣)رد المحتار كتاب المفقود ج ٣ ص ٤٥٦ .ط.س. ج٤ص٢٩٥. ١٢ ظفير .(٤)هدايه كتاب المفقود ج ٢ ص ٥٨٥ ظفير .(٥)الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب المفقود ج ٣ ص ٤٥٦ .ط.س. ج٤ص٢٩٥. ١٢ ظفير .

اذا مضی اربع سنین یفرق القاضی بینه وبین امرأته وتعتد عدة الوفاة ثم تزوجت من شاءت لان عمر رضی الله تعالیٰ عنه هکذا قضی الخ(۱) لا یفرق بینه وبین امرأته وحکم بموته بمضی تسعین سنةً وعلیه الفتویٰ عالمگیریه. (۲) انه انما یحکم بموته بقضاء لانه امر متحمل فما لم ینضم الیه القضاء لا یکون حجة(۳) در مختار ان هذا ای ماروی عن ابی حنیفة من تفویض موته الیٰ رای القاضی نص علی انه انما یحکم بموته بقضاء شامی.(۴)

(۲) اگر تفریق ضروری ہے تو اس ملک میں کون تفریق کر سکتا ہے، کیونکہ حاکم وقت نصاریٰ کی طرف سے کوئی قاضی مقرر نہیں، اور مسلمانوں کی تراضی و اتفاق سے بھی کسی کو منصب قضاء نہیں ملا ہے، پھر تفریق کی کیا صورت ہے۔

(الجواب) (۱، ۲) حنفیہ کے قواعد اور تصریحات کے موافق تفریق قاضی کی ضرورت ہے جیسا کہ ہدایہ وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے، لیکن اگر یہ کہا جاوے کہ جب کہ مذہب امام مالک رحمۃ اللہ کا اس بارے میں لیا جاوے تو ان کی کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اول تاجیل اربع سنین کے وقت تاجیل قاضی یا والی یا عام مسلمین کی ضرورت ہے، پھر بعد گذرنے چار برس کے زوجہ مفقود خود عدت وفات پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے کذا صرح به فی کتب الفقه المالکیه اور ظاہر عبارت شامی اسی کو مقتضی ہے کماقال فی شرح قوله خلافا لمالك فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضی اربع سنین الخ(۵) وفی شرح الخلاصة فقه للامام مالك ولزوجة المفقود الرفع للقاضی والوالی ووالی الماء والا فلجماعة المسلمین فیوجل الحر اربع سنین ثم اعتدت کالوفات ولا یحتاج فیها لاذن من الحاکم۔(۶)

زوجہ مفقود چار سال انتظار قاضی کے حکم سے کرے گی، اور پھر قضاء کی ضرورت ہوگی یا نہیں

(سوال ۱۰۱۳) صاحب ہدایہ نے امام مالک رحمۃ اللہ کا مذہب دربارہ تفریق زوجہ مفقود بایں الفاظ تحریر فرمایا ہے قال مالك اذا مضی اربع سنین یفرق القاضی بینه وبین امرأته وتعتد عدة الوفاة ثم تزوجت من شاءت(۷) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ چار سال گزرنے کے بعد تفریق ضروری ہے اور عبارت شامی فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضی اربع سنین۔(۸) اس کو مقتضی ہے کہ نہ تربص اربع سنین کے لئے حکم قاضی کی ضرورت ہے اور نہ چار سال کے بعد تفریق قاضی کی حاجت ہے، پس ان دونوں میں سے کون سا قول فقہ مالکیہ کے موافق ہے، جس زوجہ مفقود کو تاجیل اربع سنین کا حکم کسی قاضی سے حاصل نہ ہوا ہو تو بعد گذرنے چار سال کے اس کی تفریق ضروری ہوگی یا نہیں۔

---

(۱) ہدایه کتاب المفقود ج ۲ ص ۵۸۵ و ج ۲، ص ۵۸۶. ظفیر.
(۲) عالمگیری کتاب المفقود ص . ظفیر.
(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۸ . ط.س. ج ۴ ص ۲۹۷ . ظفیر.
(۴) رد المحتار کتاب المفقود ص ۴۵۸ . ط.س. ج ۴ ص ۲۹۷. ظفیر.
(۵) ایضاً ج ۳ ص ۴۵۶ . ط.س. ج ۴ ص ۲۹۵ . ۱۲ ظفیر.
(۶) شرح الخلاصه.
(۷) ہدایه کتاب المفقود ج ۲ ص ۵۸۵ . ظفیر.
(۸) رد المحتار کتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۶ . ط.س. ج ۴ ص ۲۵۵ . ظفیر.

(الجواب) یہ جیسا آپ نے صاحب ہدایہ اور شامی سے نقل فرمایا ہے ان دونوں کتابوں میں ایسا ہی لکھا ہے اور شرح دردر فقہ مالکیہ میں یہ تصریح فرمائی ہے کہ تاجیل قاضی ووالی وعامہ مسلمین کے بعد تفریق قاضی وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے، اور بندہ کے خیال میں اس زمانہ میں بوجہ نہ ہونے قاضی کے حسب تصریح فقہاء مالکیہ تاجیل و تفریق عامہ مسلمین کافی ہے، اور تاویل قول صاحب ہدایہ کی یہ ہو سکتی ہے۔ **يفرق القاضي الخ اى ان كان والا يكفي تاجيل غير القاضي ايضاً ولا حاجة الى التفريق بعده**۔(۱)

چار سال کے بعد قاضی نے زوجہ مفقود کی شادی کر دی اس کے بعد جب پہلا شوہر آگیا تو بیوی اسی کو ملے گی

(سوال ۱۰۱۴) ایک عورت کا خاوند لاپتہ ہو گیا، چار سال گذرنے کے بعد قاضی نے موت کا حکم لگا کر چار ماہ دس دن کے بعد اس کا نکاح ثانی کر دیا، چند روز بعد پہلا خاوند آگیا وہ نکاح صحیح ہوا یا نہ اور اب وہ عورت کس کی زوجہ رہے گی قاضی کو کس صورت سے اس کا فیصلہ کرنا چاہئے۔

(الجواب) وہ نکاح ثانی تو صحیح ہو گیا، اور اولاد جو اس سے ہو گی وہ ولد الحلال ہے، لیکن بعد آجانے شوہر اول کے وہ عورت شوہر اول کو ملے گی **كما في الشامي ان زوجة له والا ولا د للثاني الخ رد المحتار جلد ثالث كتاب المفقود**۔(۲)

مفقود الخبر کے مال کی تقسیم کب ہو گی

(سوال ۱۰۱۵) مفقود کا مال اس کے وارث کب تقسیم کر سکتے ہیں۔

(الجواب) جس وقت مفقود کی عمر اس قدر ہو جاوے کہ اس کے ہم عمر مر جاویں، اس وقت اس کے ورثہ موجودین مال تقسیم کریں۔(۳)

مفقود الخبر کی بیوی موجودہ زمانہ میں کب دوسرا نکاح کرے گی

(سوال ۱۰۱٦) اگر کسی عورت کا خاوند اپنے وطن سے مفقود الخبر ہو جاوے تو کتنے زمانہ کے بعد وہ عورت فی زمانہ علمائے دین کے نزدیک دوسری شخص کے نکاح میں آسکتی ہے۔

(الجواب) مفقود الخبر کی زوجہ چار برس کے بعد عدت وفات دس دن چار ماہ پورے کر کے موافق مذہب امام مالکؒ کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے، اس پر حنفیہ کا فتویٰ ہے۔(۴)

---

(۱) اس مسئلہ کی تحقیق کے لئے دیکھئے **الحيلة الناجزه بحث زوجه مفقود. والله اعلم ۱۲ ظفير.**
(۲) **رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ٤٥٨ .ط.س. ج۳ص۲۹۷. ۱۲ ظفير.**
(۳) **وبعده يحكم بموته في حق ماله يوم علم ذلك اى موت اقرانه فتعتد منه عرسه للموت ويقسم ما له بين من يرثه الآن (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ٤٥٨ .ط.س. ج۳ص۲۹۸) ظفير.**
(٤) **خلافا للمالك فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الو فاة بعد مضى اربع سنين الخ وقد قال في البزازية الفتوى في زماننا على قول مالك (رد المحتار كتاب المفقود مطلب في الا فتاء بمذهب مالك ج ۳ ص ٤٥٦ .ط.س. ج۳ص۲۹۵).**

مفقود الخبر کی کس عمر کا اعتبار کیا جائے گا

(سوال ۱۰۱۷) ظہر الدین والد واعظ علی بعمر بست سال سن ۱۸۷۴ء میں مفقود الخبر ہوئے، جس کو عرصہ بیالیس سال کا ہوا، اس وقت سے لے کر اس وقت تک اس کی کوئی خبر نہیں ملی کہ زندہ ہیں یا مر گئے، اور اس وقت ان کی عمر ۶۲ سال کی ہوتی ہے، شرعاً ان کی موت وحیات کے بارے میں کیا حکم ہے، موت کا حکم کس وقت دیا جاوے گا۔

(الجواب) متاخرین فقہاء نے ساٹھ سال برس کی عمر کا اعتبار کیا ہے کہ اس کے بعد موت کا حکم دیا جاتا ہے، اور ابن الہمام نے ستر برس کی عمر کو اختیار فرمایا ہے کذا فی الشامی۔(۱) بس اب کہ ۶۲ برس کی عمر مفقود کی ہوگئی، اگر موت کا حکم دے کر اس کا ورثہ وارثوں موجودہ پر تقسیم کیا جائے تو درست ہے۔(۲)

شوہر بیس سال سے مفقود الخبر ہے، بیوی نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۱۰۱۸) ایک لڑکی کی شادی کم سنی میں کی گئی اور شوہر شادی کے تین سال بعد کہیں چلا گیا اور اب تک مفقود الخبر ہے، بیس برس کا زمانہ گذر گیا ہے نہ تو اس نے کوئی خط بھیجا ہے اور باوجود تلاش کے نہ ہی اس کا کچھ پتہ چلا، اگر لڑکی کہیں نکاح کرنا چاہے تو شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس حالت میں اس کا دوسرا نکاح درست ہے۔ جیسا کہ شامی میں نقل کیا گیا۔(۳)

جو دس سال تک مفقود الخبر رہے اس کی بیوی کا نکاح جائز ہے یا نہیں

(سوال ۱۰۱۹) ایک شخص شادی کر کے کہیں چلا گیا، اور دس سال تک مفقود الخبر رہا۔ دس سال بعد لڑکی کے وارثوں نے لڑکی کی شادی اور شخص سے کر دی، چند روز بعد لڑکی کا پہلا شوہر آکر دعویدار ہوا، عدالتی چارہ جوئی کی مگر مقدمہ خارج ہو گیا اور وہ پھر بغیر طلاق دیئے کہیں چلا گیا، اس لڑکی کے بارے میں کیا حکم ہے، مندرجہ بالا شادی کو خلاف شرع سمجھ کر لڑکی کے وارثوں سے قومی جماعت نے قطع تعلق کر دیا۔

(الجواب) مفقود الخبر کی زوجہ کا بعد دس سال کے جو نکاح کیا گیا تھا وہ صحیح ہو گیا، لیکن جس وقت شوہر سابق واپس آیا تھا وہ عورت شرعاً اسی کو واپس ملنی چاہئے تھی، اور جو نکاح ہوا تھا وہ فسخ ہو گیا، اب اگر وہ شخص پھر کہیں چلا گیا اور لا پتہ ہے تو چار برس کے بعد عدت وفات پوری کر کے پھر وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ دس سال کے بعد جو اس عورت نے نکاح کیا تھا وہ خلاف شرع نہ تھا، پھر اس سے قطع تعلق کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، چاہئے کہ میل ملاپ کر لیں۔

---

(۱) واختار المتاخرون ستین سنة واختار ابن الهمام سبعين لقوله عليه الصلوٰة والسلام اعمار امتى ما بين الستين الى السبعين (رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ٤٥٧ .ط.س. ج۳ص۲۹٦) ظفير.

(۲) وبعده يحكم بموته فى حق ماله يوم علم ذلك اى موت اقرانه فتعتد منه عرسه للموت ويقسم ماله بين من يرثه الآن (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ٤٥٨) ظفير.

(۳) خلافا للمالك فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضى اربع سنين الخ وقد قال فى البزازيه الفتوىٰ فى زماننا على قول مالك (رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ٤٥٦ .ط.س. ج۳ص۲۹٦) تفصیل کے لئے دیکھئے "حيلة ناجزه" للتهانوى.

جس کے شوہر کو حبس دوام کی سزا دی گئی اس کا حکم

(سوال ۱۰۲۰) ایک شوہر جو دس پندرہ سال سے مفقود الخبر ہے، یا کوئی شخص جس کو سزا دریائے شور یا حبس دوام کی دی گئی اس کی بیوی عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) مفقود الخبر کا دوسرا حکم ہے، اور جس کو سزا دریائے شور دی گئی وہ مفقود الخبر نہیں ہے اور اس کی زوجہ دوسرا عقد شوہر کی زندگی میں نہیں کر سکتی، اور مفقود الخبر وہ ہے جس کا نشان و پتہ اور موت و حیات کچھ معلوم نہ ہو، (۱) اس کو ایک وقت مقرر پر شرعاً موت کا حکم دے دیا جاتا ہے۔

شوہر نو سال سے پلٹن میں ہے خبر گیری نہیں کرتا، بیوی کیا کرے

(سوال ۱۰۲۱) ایک شخص عرصہ نو سال سے نکاح کر کے پلٹن میں ملازم ہو گیا ہے، اور اس عرصہ میں اپنی زوجہ کو نہ خرچ روانہ کیا، اور عورت کے رشتہ داروں نے جو خطوط روانہ کئے نہ ان کا جواب دیا۔ اس بارے میں مولوی ثناء اللہ نے یہ مسئلہ لکھا ہے کہ چار سال کے بعد عورت کا دوسرا نکاح جائز ہے، یہ صحیح ہے یا نہیں۔

(الجواب) وہ شخص جس کا ذکر سوال میں ہے مفقود الخبر نہیں ہے، اس حالت میں اس کی زوجہ کو اس سے علیٰحدہ نہیں کرا سکتے، اور دوسرا نکاح اس عورت کا نہیں کر سکتے بدون طلاق دینے شوہر اول کے دوسرا نکاح جائز نہ ہوگا، اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ مفقود الخبر کی زوجہ کا مسئلہ ہے، علمائے دیوبند وغیرہ نے زوجہ مفقود الخبر کے بارے میں بے شک امام مالکؒ کے مذہب کے موافق فتویٰ دیا ہے کہ چار برس کے بعد اس کی زوجہ عدت وفات پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے مگر وہ یہ مسئلہ نہیں ہے جو سوال میں ہے۔(۲)

مفقود الخبر کی بیوی بغیر قضائے قاضی دوسری شادی نہیں کر سکتی

(سوال ۱۰۲۲) زید آٹھ سال کی مدت سے مفقود الخبر اور لا پتہ ہے، اس کی زوجہ نے بغیر قاضی کی تفریق کے دوسرے شخص سے اپنا عقد نکاح کر لیا، جب علماء کو خبر ہوئی تو انہوں نے تنبیہ کر کے ان کی مفارقت کرا دی، اب زوجہ مذکورہ سے ارتکاب زنا کا خوف ہے، اس صورت میں امام مالک رحمہ اللہ کے مذہب پر فتویٰ کے بموجب کہ چار سال کی مدت ہے اور تفریق قاضی شرط ہے، مذکورہ عورت چاہتی ہے کہ کسی عالم کو حکم قرار دے دیا جائے اور تفریق کا حکم کر کے نکاح کی اجازت دے دے۔

اس معاملہ میں دو امر دریافت طلب ہیں، ایک یہ کہ اس حالت میں ضرورت کے بوقت عالم قاضی کا قائم مقام ہو سکتا ہے یا نہیں؟ دوسرے یہ کہ عالم کی تفریق مثل قاضی کی تفریق کے ہے یا نہیں۔

(الجواب) مفقود الخبر کے بارے میں ماخوذ و معمول بہ امام مالک رحمہ اللہ کا مذہب ہے کہ چار سال کے بعد مفقود الخبر کی زوجہ عدت وفات گذار کر نکاح ثانی کر لے، چنانچہ شامی کا عبارت یہ ہے **قوله خلافا لما لك فان عنده**

---

(۱) وهو لغة المعدوم وشرعا غائب لم يدراحى هو فيتو قع قدومه ام ميت الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۳ . ط.س. ج ۴ ص ۲۹۲) ظفير. (۲) ايضاً ۱۲ ظفير.

تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضی اربع سنین الخ (۱)اس عبارت سے واضح ہوا کہ چار سال گذرنے کے بعد زوجہ مفقود عدت وفات پوری کرلے، تفریق کی ضرورت نہ ہوگی، بس چار سال ہو جانے کے بعد تفریق کے ارادہ سے عدت گذارنا کافی ہے، لیکن امام مالک رحمہ اللہ کی کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ تفریق کرنی چاہئے، اور تفریق کرنے والا اگر قاضی نہ ہو تو مسلمانوں کی دیندار جماعت کا تفریق کرنا بھی کافی ہے۔(۲)

مفقود الخبر سے متعلق احکام

(سوال ۱۰۲۳) شوہر مفقود الخبر کی میعاد شرع شریف میں کس قدر ہے اور کب تک؟ مال متروکہ اس کا کس طرح تقسیم کیا جاوے۔

(الجواب) مفقود الخبر کی زوجہ کے نکاح میں حنفیہ نے قول امام مالک رحمہ اللہ اختیار کیا ہے کہ بعد چار سال کے اس کی زوجہ عدت دس دن چار ماہ پورے کر کے نکاح ثانی کر سکتی ہے کذا فی الشامی (۳)اور در بارہ تقسیم میراث مفقود مذہب اصلی مذہب حنفیہ پر عمل درآمد ہوگا، اور مذہب اصلی حنفیہ کا اس بارے میں ہے کہ جس وقت اقران اس کے مر جاویں اس وقت حکم موت مفقود کا دیا جاوے، (۴)اور تقدیر اس کی نوے برس کے ساتھ کی گئی ہے اور اس میں دیگر اقوال بھی ہیں جو کتب فقہ سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

---

(۱) رد المحتار کتاب المفقود مطلب فی الافتاء بمذهب مالک ج ۳ ص ٤٥٦ .ط.س. ج٤ ص ۲۹۵. ظفیر.

(۲) تفصیل کے لئے دیکھئے "الحیلة الناجزہ" للتھانویؒ ۱۲ ظفیر.

(۳) خلا فالمالک فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضی اربع سنین الخ وقد قال فی البزازیه الفتویٰ فی زماننا علی قول مالک (رد المحتار کتاب المفقود ج۳ ص ٤٥٦ .ط.س. ج۳ص ۲۹۵) ظفیر.

(٤) وبعده یحکم بموته فی حق ماله یوم علم ذلک ای موت اقرانه فتعتد منه عرسه للموت ویقسم ماله بین من یرثه الآن (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب المفقود ج ۳ ص ٤٥٨ .ط.س. ج۳ص ۲۹۸) ظفیر.

باب پانزدہم

عدت سے متعلق احکام و مسائل

نابالغ کی بیوی جس کے ساتھ نہ خلوت ہوئی اور نہ وطی اس پر عدت نہیں ہے

(سوال ۱۰۲۴) زید نے بوقت لڑکپن کسی لڑکی سے نکاح کیا، اور بغیر وطی و خلوت کے طلاق دے دی، تو عدت کرنی ضروری ہے یا نہیں، اور یہ طلاق بعد بلوغ کے ہے۔

(الجواب) اگر وطی اور خلوت نہیں ہوئی تو عدت لازم نہیں قال اللہ تعالیٰ وان طلقتمو هن من قبل ان تمسوهن فما لكم عليهن من عدة تعتدو نها الآيه۔(۱)

جس عورت کی عادت حیض آٹھ یوم ہے اس کی عدت کے ایام کم از کم ۵۴ دن ہوں گے

(سوال ۱۰۲۵) جس عورت کی عادت حیض آٹھ یوم کی ہو، اس عورت سے مطلقہ ہونے کے چالیس روز بعد نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) چالیس روز میں اس کی عدت ختم نہ ہوگی بلکہ کم از کم اس کی عدت کے ۵۴ یوم ہوتے ہیں، اور عدت میں نکاح باطل ہے قال اللہ تعالیٰ ولا تعزموا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتاب اجله الآيه۔(۲)

نابالغ شوہر کی خلوت سے بھی عدت لازم ہے۔

(سوال ۱۰۲۶) ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کے باپ نے ایک لڑکے نابالغ سے کر دیا تھا، اب لڑکی کے شوہر نے اس کو طلاق دے دی، اب لڑکی کا نکاح دوسری جگہ ہو سکتا ہے یا نہیں، اور عدت اس صورت میں واجب ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر اس کے شوہر نے بالغ ہو کر اپنی زوجہ کو طلاق دی ہے، تو طلاق واقع ہو گئی، (۳) اور اگر شوہر کے ساتھ خلوت ہو چکی تھی اگرچہ حالت عدم بلوغ میں ہوئی ہو تو عدت لازم ہے، بعد عدت کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے وتجب العدة بخلوته اى الصبى وان كانت فاسدة الخ شامی۔(۴)

شوہر بغیر خلوت فوت ہو جائے تو بیوی پر عدت وفات لازم ہے

(سوال ۱۰۲۷) کسی آدمی نے بالغہ عورت سے نکاح کیا، اور شوہر بغیر خلوت کے فوت ہو گیا، اس صورت میں عورت مذکورہ پر عدت ہو گی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں عورت مذکورہ پر عدت لازم ہے، اور عدت اس کی چار ماہ دس یوم ہے کما قال اللہ تعالیٰ۔ والذين يتو فون منكم و يذرون ازواجاً يتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشراً(۵) الايه وفى

---

(۱) سورة البقره ۔ ظفير ۔ (۲) سورة البقره واما نكاح منكوحة الغيرو معتديه الخ لم يقل بجوازه فلم ينعقد اصلا (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۸۲) ظفير ۔ (۳) نابالغ شوہر کی طلاق واقع نہیں ہوتی ولا يقع طلاق الصبى والمجنون (هدايه كتاب الطلاق ج ۲ ص ۳۳۷) ظفير (۴) رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۶۶ ط.س. ج۳ ص ۱۱۴. ۱۲ ظفير ۔ (۵) سورة البقره ۔ ظفير۔

الدر المختار والعدة للموت اربعة اشهر و عشرة الخ مطلقا وطئت او لا لو صغيرة الخ ۔(۱)

اکثر مدت حمل دو سال ہے اس کے بعد شرعاً اعتبار نہیں، عدت تین حیض ہے۔

(سوال ۱۰۲۸) ایک بیوہ کا حمل خشک ہو گیا، اگر یہ حمل پانچ چھ سال تک پیٹ میں رہے تو اس کی عدت کب تک ہو گی، کتنی مدت کے بعد میں یہ عورت نکاح کر سکتی ہے۔

(الجواب) شرعاً دو برس سے زیادہ حمل نہیں رہتا،(۲) لہٰذا عورت مذکورہ شرعاً حاملہ شمار نہ ہو گی بلکہ وہ ممتدۃ الطہر ہے، پس اگر وہ مطلقہ ہے تو عدت اس کی تین حیض سے پوری ہو گئی، جس مدت میں بھی تین حیض پورے ہوں، اور اگر وہ متوفی عنہا زوجہا ہے تو عدت اس کی دس دن چار ماہ میں پوری ہو گی۔(۳)

مطلقہ سے بعد عدت نکاح ہو سکتا ہے

(سوال ۱۰۲۹) زید نے زوجہ کو طلاق دی، اب بکر چاہتا ہے کہ اس زوجہ کو اپنے نکاح میں لاوے، سو اس کو فی الحال نکاح میں لا سکتا ہے یا نہیں، آیا کتنا روز عدت کرنا ہو گی۔

(الجواب) عدت طلاق کی تین حیض ہیں، اور جس کو حیض نہ آتا ہو تین ماہ ہیں، پس طلاق کے وقت سے تین حیض گذرنے پر بکر اس سے نکاح کر سکتا ہے اس سے پہلے نہیں کر سکتا۔(۴) قال اللہ تعالیٰ ولا تعزموا عقدة النکاح حتیٰ یبلغ الکتاب اجله الآیہ۔(۵)

عدت خلع وہی ہے جو طلاق کی عدت ہے

(سوال ۱۰۳۰) عدت خلع کی کیا ہے ۔ کسی عورت نے خلع کے ایک مہینہ بعد نکاح کر لیا، جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) خلع کی عدت وہی ہے جو طلاق کی یعنی تین حیض کامل اور بصورت نہ آنے حیض کے تین ماہ۔ پس خلع کے ایک مہینہ بعد جو نکاح ہوا وہ باطل ہوا، کما فی الدر المختار . وهی فی حق حرة تحیض لطلاق او فسخ بجمیع اسبابه الخ ثلثة حیض کو امل الخ باب العدة (۶) وفی باب الخلع منه وحکمه ان الواقع به الخ طلاق بائن ۔(۷)

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۰ .ط.س.ج۳ص ۵۱۰. ۱۲ ظفیر.

(۲) واکثر مدة الحمل سنتان لقول عائشهؓ الو لدلا یبقی فی البطن اکثر من سنتین ولو بظل مغزل (هدایه باب ثبوت النسب ج ۲ ص ۴۱۲) ظفیر.

(۳) واذا طلق الرجل امرأ ته طلاقا بائناً الخ وهی حرة ممن تحیض فعد تها ثلثة اقراء الخ وان کانت حاملا فعد تها ان تضع حملها الخ وعدة الحرة فی الوفاة اربعة اشهر و عشراً الخ (هدایه باب العدة ج ۲ ص ۴۰۱ و ج ۲ ص ۴۰۲) ظفیر.

(۴) وهی فی حق حرة الخ تحیض لطلاق الخ او فسخ بجمیع اسبابه الخ ثلثة حیض کوامل (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵.ط.س.ج۳ص ۵۰۴) واما نکاح منکوحة الغیر ومعتد ته الخ لم یقل احد یجوازه (رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۵.ط.س.ج۳ص ۵۱۶) ظفیر.

(۵) سورة البقره . ظفیر.

(۶) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵.ط.س.ج۳ص ۵۰۴. ۱۲ ظفیر.

(۷) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۰.ط.س.ج۳ص ۴۴۴. ۱۲ ظفیر.

عدت طلاق نامہ لکھنے کے وقت سے شمار ہو گی

(سوال ۱۰۳۱) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو تحریری طلاق نامہ لکھا، ہندہ کو طلاق کی اطلاع اسی وقت ہو گئی تھی، لیکن تحریر طلاق ۱۶ جمادی الثانیہ کو ملی، دریافت طلب یہ امر ہے کہ مدت اس کی عدت کی کب سے شمار ہو گی اور مدت عدت کیا ہے۔

(الجواب) جس وقت زید نے طلاق نامہ تحریر کیا اسی وقت ہندہ پر طلاق واقع ہو گئی، اور عدت طلاق کی تین حیض ہیں، اگر حیض نہ آتا ہو تو تین ماہ ہیں، پس اگر وقت تحریر طلاق سے تین حیض ہندہ کے گذر چکے ہیں تو عدت ہندہ کی پوری ہو گئی، اور اگر تین حیض ابھی پورے نہ ہوئے ہوں تو ان کو پورا کر لیا جاوے، اس کے بعد نکاح ثانی کرنا ہندہ کو درست ہے۔(۱)

عدت وفات چار ماہ دس دن ہیں

(سوال ۱۰۳۲) ایک عورت کا خاوند کچھ دنوں سے پردیس تھا اور وہاں اس کا انتقال ہو گیا، اس کی عورت عقد کرنا چاہتی ہے تو اس کی عدت کیا ہوئی۔

(الجواب) عدت اس کی دس دن چار ماہ ہیں، شوہر کے مرنے کے وقت سے، جب دس دن چار ماہ پورے ہو جاویں اس وقت وہ عورت بیوہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔(۲)

طلاق رجعی کی عدت

(سوال ۱۰۳۳) عدۃ طلاق رجعی چیست، آیا دریں طلاق رجوع منجانب آں زوج مزیل طلاق گردد یانہ؟ وازالہ طلاق رجعی بکدام امور ممکن است؟

(الجواب) عدت طلاق رجعی سہ حیض است قال فی الدر المختار **وھی فی حق حرۃ تحیض لطلاق ولو رجعیا او فسخ بعد الدخول حقیقۃ او حکما ثلث حیض کو امل الخ** ۔(۳) در طلاق رجعی رجوع در عدت درست است ورجعت از قول و فعل مثل وطی و مس بالشہوۃ و تقبیل و نظر الیٰ داخل الفرج وغیرہ درست می شود و مستحب رجعۃ بالقول است کما قال الشامی فی باب الرجعۃ **والمستحب ان یراجعھا بالقول**(۴) الخ وقال فی الدر المختار **وتصح مع اکراہ وھزل ولعب وخطا بنحو ر اجعتک الخ** .(۵)

---

(۱) وھی فی حق حرۃ الخ تحیض لطلاق او فسخ بجمیع اسبابہ الخ ثلثۃ حیض کوامل الخ وفی حق من لم تحض الخ ثلثۃ اشھر (ایضاً باب العدۃ ج ۲ ص ۸۲۵. ط.س. ج۳ص ۵۰۴) ظفیر.

(۲) والعدۃ للموت اربعۃ اشھر الخ وعشرۃ الخ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدۃ ج ۲ ص ۸۳۰. ط.س. ج۳ص ۵۱۰) ظفیر.

(۳) الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدۃ ج ۲ ص ۸۲۵. ط.س. ج۳ص ۵۰۴. ۱۲ ظفیر.

(۴) رد المحتار باب الرجعۃ ج ۲ ص ۷۲۹. ط.س. ج۳ص۳۹۸. ظفیر.

(۵) الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرجعۃ ج ۲ ص ۷۲۸ .ط.س. ج۳ص۳۹۸.۱۲ ظفیر.

پانچ سال تک حمل رہنا معتبر نہیں ہے

(سوال ۱۰۳٤) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاق دیں اور اس عورت کو پانچ سال سے حمل ہے اور وہ شخص اس مطلقہ کی برادرزادی سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے، یا بالاشہر ہے؟ اور اس کی بھتیجی سے کس وقت نکاح جائز ہے؟

(الجواب) چار پانچ سال تک حمل کا قائم رہنا عند الحنفیہ معتبر نہیں ہے کیوں کہ عند الحنفیہ اکثر مدت حمل کی دو برس ہے، (۱) پس اس کو حاملہ نہیں کہہ سکتے لیکن عدت اس کی بالاشہر نہیں ہے بلکہ تین حیض ہیں، البتہ اگر وہ عورت سن ایاس یعنی پچاس سال یا پچپن سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اس وقت اس کی عدت بالاشہر ہو گی، پس جب کہ وہ عورت سن ایاس کو نہیں پہنچی تو تین حیض پورے ہونے کے بعد اس کی عدت ختم ہو گی، (۲) اور جب تک تین حیض پورے نہ ہوں گے اس وقت تک اس کی برادرزادی سے نکاح درست نہیں ہے۔ (۳)

بیوہ عدت میں کہیں جاسکتی ہے یا نہیں

(سوال ۱۰۳۵) متوفی عنہا زوجہا یعنی بیوہ کو عدت کے اندر اپنے بھائی یا والدین کے یہاں کسی شادی وغیرہ میں دن یا رات کے کچھ حصہ کو جانا اور پھر رات کو اپنے گھر واپس آجانا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) متوفی عنہا زوجہا کو عدت کے اندر جو فقہاء نے دن کو یا رات کے کچھ حصہ میں باہر جانے کی اجازت دی ہے اس کی وجہ سے نفقہ کی ضرورت ہے، اگر یہ ضرورت نہ ہو تو پھر وہ مثل مطلقہ کے ہے کہ عدت میں نکلنا اور کہیں جانا اس کو درست نہیں ہے، چنانچہ درمختار میں ہے **حتیٰ لو کان عندھا کفا یتھا صارت کالمطلقة فلا یحل لھا الخروج (فتح)** (۴) اور ایسا ہی شامی میں فتح القدیر سے منقول ہے۔ پس متوفی عنہا زوجہا کو عدت میں بھائی یا والدین کے گھر شادی وغیرہ میں دن کو بھی (یعنی مطلقاً دن یا رات میں) جانا درست نہیں ہے۔

نامرد کی بیوی پر بھی عدت ہے اگر خلوت ہو چکی ہے

(سوال ۱۰۳٦) زید نابالغ کی شادی اس کے والدین نے کر دی، جب زید کی عمر پچیس سال کی ہوئی تو اس کی زوجہ سے معلوم ہوا کہ وہ بالکل نامرد ہے، عورت پر قادر نہیں ہو سکتا، اور ڈاکٹر نے زید سے یہ کہہ دیا کہ تم اچھے نہیں ہو سکتے، زید نے اپنی منکوحہ کو طلاق دے دی تو زید کی زوجہ پر طلاق کی عدت ہے یا نہیں۔

(الجواب) ظاہر یہ ہے کہ زید کی خلوۃ تو اپنی زوجہ سے ضرور ہوئی ہو گی۔ اگرچہ صحبت نہیں ہوئی، پس اگر خلوت ہو چکی ہے تو اس کی عورت پر بعد طلاق کے عدت واجب ہے، تین حیض عدت کے ہیں، بعد عدت کے دوسرے

---

(۱) اکثر مدة الحمل سنتان واقلها ستة اشهر (الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی ثبوت النسب ج ۲ ص ۸۵۷ .ط.س. ج۳ص ۵٤۰) ظفیر.

(۲) تحیض لطلاق ولو رجعیا الخ ثلث حیض کوامل (ایضاً باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵ .ط.س. ج۳ص ۵۰٤،۵۰۵) ظفیر.

(۳) وحرم الجمع بین المحارم نکاحا ای عقداً صحیحا وعدة ولو من طلاق بائن (ایضا باب المحرمات ج ۲ ص ۳۹۰ .ط.س. ج۳ص ۳۸) ظفیر.

(٤) الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی الحداد ج ۲ ص ۸۵٤ .ط.س. ج۳ص ۵۳٦ .۱۲ ظفیر.

شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔(۱)

کافرہ سے عدت کے بعد نکاح ہو سکتا ہے

(سوال ۱۰۳۷) زید مسلم کا ہندہ کافرہ سے عرصہ سے ناجائز تعلق تھا، اب ہندہ مسلمان ہو گئی ہے اور فوراً ہی زید مسلم مذکور کے ساتھ نکاح کرنا چاہتی ہے، آیا اس کو عدت کی ضرورت ہے یا نہیں۔

(الجواب) مسلمان ہونے کے بعد تین حیض کے بعد نکاح کر سکتی ہے اس سے پہلے نہیں کر سکتی، اگر وہ عورت حالت کفر میں کسی کے نکاح میں ہو۔ ولو اسلم احدهما ثمه الخ لم تبن حتیٰ تحیض ثلثا الخ۔(۲)

عدت کی تکمیل سے پہلے انتقال مکانی جائز ہے یا نہیں

(سوال ۱۰۳۸) ایک شخص کی وفات بھوپال میں ہوئی، تو ان کی زوجہ کو قبل پورا کرنے عدت کے یہاں لا سکتے ہیں یا نہیں۔

(الجواب) اگر وہاں عدت پوری کرنے تک رہنے میں کسی قسم کا خوف اور بے اطمینانی نہیں ہے اور سب ضروریات وہاں پوری ہو سکتی ہیں تو اسی جگہ عدت پوری کرنی چاہئے یہاں آنا درست نہیں ہے، اور اگر وہاں باطمینان نہیں رہ سکتی، اور ضروریات پوری نہیں ہو سکیں تو اپنے وطن کو آسکتی ہے، در مختار میں ہے او کانت فی مصر او قرية تصلح للاقامة تعتدثمه (در مختار) قوله تصلح للاقامة بان تامن فيها على نفسها وما لها وتجد ما تحتاجه الخ شامی(۳) (ترجمہ وحاصل مطلب) یا ہو عورت بوقت موت شوہر کے مثلاً کسی شہر یا قریہ میں جو اقامت کی صلاحیت رکھتا ہے اس طرح کہ عورت وہاں مامون ہے، جان ومال کا کچھ اندیشہ نہیں ہے اور ضروریات مل سکتی ہیں تو وہ اسی شہر یا قریہ میں جس میں شوہر کی وفات ہوئی ہے عدت پوری کرے۔

عدت وفات کے بعد بیوہ کی شادی درست ہے

(سوال ۱۰۳۹) ایک عورت کا شوہر مر گیا، اس عورت نے چار ماہ دس دن بعد دوسرے شخص سے نکاح کر لیا، یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

(الجواب) یہ نکاح جو موت شوہر اول سے چار ماہ دس دن بعد میں ہوا صحیح ہوا، کیونکہ عدت متوفی عنہا زوجہا کی دس دن چار ماہ ہے، اس کے بعد نکاح ثانی درست ہے قال الله تعالیٰ والذين يتو فون منكم ويذرون ازواجاً يتربصن بانفسن اربعة اشهر و عشراً (۴)

---

(۱) والخلوة بلا مرض احدهما الخ كالوطوء ولو مجبو با او عنيناً او خصيا وتجب العدة فيها اى تجب العدة على المطلقة بعد الخلوة احتياطاً (البحر الرائق باب المهر ج ۳ ص ۱۵۵ .ط.س. ج۳ص ۱۵۱) ظفير.
(۲) الدر المختار على هامش رد المحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۶ و ج ۲ ص ۵۳۷ ..ط.س. ج۳ص ۱۹۳ . ظفير.
(۳) رد المحتار فصل فى الحداد ج ۲ ص ۸۵۶ .ط.س. ج۳ص ۵۳۹ . ۱۲ ظفير.
(۴) سورة البقره. ۳۰ . ظفير.

مطلقہ بعد عدت کے نکاح کر سکتی ہے

(سوال ۱۰۴۰) ایک شخص نے اپنی عورت کو تین طلاق دے دی تو وہ عورت بلا عدت کے دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں، کیونکہ وہ موطوءۃ نہیں ہے۔

(الجواب) جس عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاق دے دی ہیں، وہ بعد عدت کے دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے، اور اگر خلوت و صحبت کچھ نہ ہوئی تھی تو عدت لازم نہیں، طلاق کے بعد فوراً نکاح دوسرا کر سکتی ہے۔(۱)

جہاں شوہر انتقال کرے وہیں عدت گذارنا چاہئے

(سوال ۱۰۴۱) زید نے انتقال کیا، زوجہ زید عدت میں ہے، اور زید کے سوائے کوئی دوسرا نگراں کار نہیں، کیا ایسی صورت میں بیوہ کو بزمانہ عدت دوسری شہر یا قصبہ یا گاؤں میں جہاں اس کی ضروریات کی پوری نگہداشت ہو سکتی ہے منتقل کر سکتے ہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے وتعتدان ای معتدة طلاق وموت فی بیت وجبت فیه ولا یتخرجان منه الا ان تخرجْ او یتهدم المنزل الخ(۲) اس کا حاصل یہ ہے کہ عورت کو عدت اس مکان میں پوری کرنی چاہئے جس میں عدت واجب ہوئی ہے، یعنی جس مکان میں وہ بوقت موت شوہر مثلاً موجود تھی اور رہتی تھی، مگر یہ کہ وہ مکان کسی دوسرے کا ہو، اور وہ اس کو وہاں نہ رہنے دے یا وہ مکان منہدم ہو جاوے یا خوف انہدام ہو الخ۔ الغرض بحالت موجودہ اس عورت کو اسی مکان میں عدت گذارنا چاہئے اور اس کی ضروریات کا سامان وہیں کر دینا چاہئے۔

شادی شدہ کافر عورت مسلمان ہونے کے بعد دوسرے مسلمان سے عدت کے بعد شادی کرے گی

(سوال ۱۰۴۲) ایک ہندو عورت مسلمان شدہ کا شوہر اگر اسلام قبول نہ کرے تو وہ کسی دوسرے مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اور اس کے لئے عدت کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) قال فی الدر المختار ولو اسلمه احدها ثمه ای فی دارالحرب الخ لم تبن حتی تحیض ثلاثا الخ۔(۳) اس عبارت سے معلوم ہوا کہ پہلے گذرنے تین حیض کے وہ عورت دوسرا نکاح نہیں کر سکتی اور جس کو حیض نہ آتا ہو اس کے لئے تین ماہ قائم مقام تین حیض کے ہیں۔

عدت وفات ہر حال میں ضروری ہے خواہ شوہر بیوی دونوں نابالغ ہوں یا ایک

(سوال ۱۰۴۳) شوہر نابالغ ہے اور زوجہ بھی نابالغہ ہے، یا شوہر بالغ ہے اور زوجہ نابالغہ ہے، ان دونوں صورتوں میں اگر شوہر مر جائے تو عدت لازم آوے گی یا نہیں۔

---

(۱) اربع من النساء لاعدة علیهن المطلقة قبل الدخول الخ (عالمگیری کتاب الطلاق الباب الثالث عشر فی العدة ج ۱ ص ۴۷۱ .ط.س. ج۳ص۵۲۶) ظفیر.

(۲) الد المختار علی هامش رد المحتار باب العدة فصل فی الحداد ج ۲ ص ۸۵۴.ط.س. ج۳ص۵۳۶. ۱۲ ظفیر.

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۷ .ط.س. ج۳ص۱۹۳. ۱۲ ظفیر.

(الجواب) موت کی عدت بہر حال دس دن چار ماہ ہیں خواہ شوہر اور زن میں سے کوئی بالغ ہو یا نہ ہو۔(۱)

ایام عدت طلاق دینے کے وقت سے شمار ہوتا ہے

(سوال ۱۰۴۴) ایک شخص اپنی بیوی کو بیسوں دفعہ یہ کہا کہ میں اس کو طلاق دے چکا ہوں اور چھوڑ چکا ہوں یہ کہہ کر ہمیشہ پردیس چلا جاتا تھا، اب وہ پردیس سے آیا تو اس کو سب آدمیوں نے کہہ کر طلاق نامہ لکھوالیا ہے تو میرا نکاح اس عورت کے ساتھ اس وقت ہو سکتا ہے یا نہیں، تحریر طلاق نامہ سے عدت شمار ہوگی یا کب سے۔

(الجواب) جس وقت شوہر نے یہ کہا تھا کہ میں اس عورت کو طلاق دے چکا ہوں، اسی وقت طلاق واقع ہو گئی اور اسی وقت سے عدت شروع ہو گئی۔ اگر وقت طلاق دینے سے تین حیض آچکے ہیں تو اب نکاح اس سے آپ کا ہو سکتا ہے فی الحال نکاح کر لیا جاوے، تحریر طلاق نامہ کے بعد پھر عدت کی ضرورت اس صورت میں نہ ہوگی۔(۲)

خلوت سے پہلے طلاق ہوئی ہے تو اس پر عدت نہیں ہے

(سوال ۱۰۴۵) زید بالغ کا نکاح ہندہ نابالغہ سے ہوا موافق قاعدہ ولایت کے، پھر جب عرصہ کے بعد زید نے ہندہ کو طلاق مغلظہ دی، اور ابھی تک لڑکی اپنے ماں باپ ولی کے یہاں ہے، شوہر کے مکان پر کبھی نہیں گئی، بوقت طلاق وہ لڑکی نابالغہ تھی، طلاق سے ایک ماہ بعد وہ لڑکی بالغہ ہوئی، ایسی صورت میں لڑکی پر عدت لازم ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر طلاق قبل دخول و قبل خلوۃ ہوئی ہے تو عدت لازم نہیں ہے **کما قال اللہ تعالیٰ ثم طلقتمو ھن من قبل ان تمسوھن فما لکم علیھن من عدۃ تعتدونھا الآیہ۔**(۳)

ٹیلیگرام سے اگر موت کی خبر آئے تو قابل اعتبار ہے اور عدت موت کے دن سے شمار ہوگی

(سوال ۱۰۴۶) ٹیلی گراف یا تار یا خط سے ایک شخص کے مرنے کی خبر آنے پر اس کا اعتبار کیا جا سکتا ہے اور اس کی عورت اس تاریخ سے عدت میں بیٹھے یا کیا کرے۔ اس روز سے ایام عدت گذر جانے پر وہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) طلاق و موت وغیرہ میں اعتبار اس خبر کا کر سکتے ہیں، اور اس وقت سے عورت کی عدت شروع ہو جاوے گی،(۴) اگر پھر یہ خبر تحقیق ہو گئی اور سچی نکلی تو عدت معتبر ہوئی ورنہ عدت غیر معتبر رہے گی اور نکاح ثابت رہے گا، اور جب کہ کوئی خبر خلاف اس خبر سابق کے نہ آوے اور عدت گذر جاوے تو نکاح ثانی عورت کو کرنا درست اور صحیح ہے۔

---

(۱) والعدۃ للموت اربعۃ اشھر الخ وعشر الخ مطلقا وطئت اولا، ولو صغیرۃ اوکتابیۃ الخ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدۃ مطلب فی عدۃ الموت ج ۲ ص ۸۳۰. ط.س. ج۳ص ۵۱۰) ظفیر.

(۲) ھی (ای العدۃ) انتظار مدۃ معلومۃ یلزم بعد زوال النکاح (عالمگیری مصری الباب الثالث عشر فی العدۃ ج ۱ ص ۴۷۱. طبع ماجدیۃ ج۱ ص ۵۲۶) ظفیر. (۳) سورۃ الاحزاب .۶.. ظفیر.

(۴) ھی (ای العدۃ) انتظار مدۃ معلومۃ یلزم بعد زوال النکاح (عالمگیری مصری الباب الثالث عشر فی العدۃ ج ۱ ص ۴۷۱) ط.م. ج۳ص ۵۲۶. ظفیر.

عدت وفات میں لڑکی باپ کے گھر آسکتی ہے یا نہیں

(سوال ۱۰۴۷)(۱)ایک شخص کا انتقال جو خورجہ کا رہنے والا ہے لکھنؤ میں ہوا، متوفی کا بھائی اس کی بیوہ کو اور والدہ کو بمقام سدولی جو لکھنؤ کے قریب ہے وہاں پر وہ تحصیل دار ہیں لے گئے۔ اب بیوہ مذکورہ اپنے والدین کے یہاں دوران عدت میں آسکتی ہے یا نہیں۔

(۲)اگر مرحوم کے بھائی کا اس مقام سے تبادلہ ہو جائے تو اس حالت میں اپنے باپ کے گھر آکر عدت پوری کر سکتی ہے یا نہیں۔

(۳)زوجہ مرحوم کو زمانہ عدت کہاں پر پورا کرنا چاہئے۔

(۴)اگر عورت باپ کے گھر ہو اور شوہر کا انتقال ہو جائے تو عدت کہاں پوری کرنی چاہئے۔

(الجواب)(۱)اب وہ بیوہ اپنے باپ کے گھر زمانہ عدت میں نہیں آسکتی عدت وہاں پوری کر کے آوے **كما في الشامي وحكم ما انتقلت اليه حكم المسكن الا صلى فلا يخرج منه الخ ج ۲ ص ۶۲۱**(۱)

(۲)اس حالت میں اگر وہاں عدت پورا کرنے کا انتظام ہو سکے تب تو وہاں عدت پوری کرائی جائے، مثلاً اس کے پاس کسی کو چھوڑا جاوے، اور اگر مجبوری ہو تو پھر جو جگہ قریب تر ہو وہاں لے جاوے۔(۲)

(۳)اصل یہ ہے کہ جس جگہ عورت وقت موت شوہر موجود ہو وہاں عدت پوری کرے، مجبوری کو دوسری جگہ جاسکتی ہے، پھر وہاں سے کہیں نہ جاوے، غرض یہ ہے کہ عدت میں حتی الوسع سفر سے(۳) بچے۔

(۴)اس حالت میں باپ کے گھر ہی عدت پوری کرے، در مختار میں ہے۔ **وتعتد ان اى معتدة طلاق و موت في بيت وجبت فيه ولا يتخر جان منه الا ان تخرج او يتهدم المنزل الخ وفي الشامي قوله في بيت وجبت فيه هو ما يضاف اليهمابالسكنى قبول الفرقة ولو غيربيت الزوج الخ**(۴)شامی ص ۶۲۱

عدت طلاق کے وقت سے شمار ہو گی

(سوال ۱۰۴۸)زید نے بذریعہ خطوط اپنی بیوی کو تین طلاق دیں، تین سال بعد زید کا خسر زید کے پاس گیا اور کہا کہ میری لڑکی کے ساتھ تمہارا کیا ارادہ ہے، زید نے دو گواہوں کے روبرو بیان کیا کہ میں پہلے خطوط میں بھی اپنی بیوی کو طلاق دے چکا ہوں اور اب بھی طلاق مکرر سہ کرر دیتا ہوں۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق اگر واقع ہو گئی ہے تو عدت خطوط کے وقت سے شروع ہو گی یا گواہوں کی گواہی کے وقت سے۔

(الجواب) زید کے خط اور گواہوں کے بیانات سے زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہونا ثابت ہوتا ہے، پس زید کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہو گئی اور عدت وقت تحریر خط سے شروع ہو گئی **كما في الدر المختار و مبدأالمدة بعد الطلاق و بعد الموت على الفور و تنقضي العدة وان جهلت المرأة بهااى بالطلاق والموت لانها**

---

(۱)رد المحتار باب العدة ج۲ ص ۸۵۴ .ط.س. ج۳ص۵۳۷. ۱۲ ظفير.

(۳،۲)وتعتد ان اى معتدة طلاق وموت في بيت وجبت فيه ولا يخرجان منه الاان تخرج او يتهدم المنزل او تخاف انهدامه او تلف مالها اولا تجد كراء البيت ونحوذلك من الضرورات فتخرج لا قرب موضع اليه الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة فصل في الحداد ج ۲ ص ۸۵۴ .ط.س. ج۳ص۵۳۶) ظفير.

(۴)رد المحتار باب العدة فصل في الحداد ج ۲ ص ۸۵۴ .ط.س. ج۳ص۵۳۶. ۱۲ ظفير.

اجل فلا يشترط العلم بمضيئه سواء اعترف بالطلاق او انكرالخ (۱) اى بعد ان اقيمت عليه البينة رد المحتار فكما كتب هذا يقع الطلاق وتلزمها العدة من وقت الكتابة الخ (۲) ج ۲ ص ٤٢٨.

ایک عورت سے دو مرد شادی کا دعویٰ کریں اور تاریخ نہ بتائیں تو دونوں فسخ سمجھے جائیں گے

(سوال ۱۰٤۹) زید و عمر دونوں اس بات کے مدعی ہیں کہ ہندہ ہماری منکوحہ ہے، اور ہندہ ہر دو کے ساتھ حسب زعم خود بطور نکاح صحیح آباد بھی رہی ہے بعد ازاں ہر دو نے محکمہ شریعت میں دعویٰ کیا اور ہر ایک نے ثبوت بھی پیش کیا، قاضی نے ہر دو نکاح ناجائز قرار دے کر عورت کو علیحدہ کر دیا، اب یہ عورت نکاح ثانی کے واسطے خواہ ان میں سے کسی کے ہمراہ کرے حسب قواعد شرعیہ تو عدت گذار کرے گی یا نہیں۔

(الجواب) قال فی الدر المختار فان برهنا فی دعوىٰ نكاح سقطا لتعذر الجمع الىٰ ان قال هذا اذا لم يورخا۔ (۳) پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں جب کہ کسی نے ان دونوں مدعیوں میں سے تاریخ بیان نہیں کی تو دونوں کا دعویٰ ساقط ہے اور ان میں سے کسی کا بھی نکاح ثابت نہ ہوا، لہذا نکاح ثانی کے لئے عورت کو عدت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مرتدہ اسلام لانے کے بعد عدت گذار کر نکاح کرے گی

(سوال ۱۰۵۰) اگر کوئی عورت مرتدہ ہو جائے تو اس کا نکاح باطل ہو جاتا ہے یا نہیں، اگر مرتدہ ہو جانے کے بعد نکاح باطل ہو جاتا ہے تو پھر مسلمان ہو کر دوسرے شخص سے بلا انقضاء عدت نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے وارتداد احد هما فسخ عاجل بلا قضا (٤) الخ وفيه ايضاً فی باب العدة وهی فی حق حرة تحيض لطلاق الخ او فسخ بجميع اسبابه بعد الدخول حقيقة او حكماً الخ ثلثة حيض كو امل الخ۔ (۵) پس معلوم ہوا کہ مرتدہ کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور بعد اسلام لانے کے وہ فوراً دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر سکتی بلکہ عدت اس پر لازم ہے اگر وہ مدخولہ ہے۔ پس بلا انقضاء عدت دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر سکتی، اور اگر یہ معلوم ہو کہ عورت نے یہ حیلہ شوہر اول سے علیحدگی کا کیا ہے اور شوہر اول اس کو رکھنا چاہتا ہے تو فقہاء نے اس پر فتویٰ دیا ہے کہ اس عورت کو مجبور علی الاسلام کر کے شوہر اول سے اس کا نکاح بجبر کرا دیا جائے وتجبر على الا سلام وعلى تجديد النكاح زجراً لها الخ قال فی الشامی فی شرح قوله وعلى تجديد النكاح ولا يخفى ان محله اذا طلب الزوج ذلك الخ۔ (٦)

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۹. ط.س. ج۳ص ۵۲۰. ۱۲ ظفیر.
(۲) رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابة ج ۲.ص ۵۸۹. ط.س. ج۳ص۲٤٦. ظفیر
(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب دعوی الرجلین ج ٤ ص ٦٠٤ و ج ٤ ص ٦٠٥. ط.س. ج۳ص ۵۷۱. ظفیر.
(٤) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹. ط.س. ج۳ص۱۹۳. ۱۲ ظفیر.
(۵) ایضاً باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵ و ج۲ ص ۸۲٦. ط.س. ج۳ص ۵۰٤. ۱۲ ظفیر.
(٦) رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵٤۰ ط.س. ج ۳ ص ۱۹٤ - ۱۲ ظفیر

زمانہ عدت میں زنا سے حمل ہو جائے تو اسکی عدت وضع حمل ہے

(سوال ۱۰۵۱) ہندہ اپنے شوہر خالد کے انتقال سے دوسرے روز عباس کے مکان میں آئی اور دونوں میں ناجائز تعلق ہے، جب عدت کا زمانہ بھی زناکاری میں گذرا تو لوگوں کے کہنے پر عباس ہندہ کے ساتھ نکاح پڑھانے پر مستعد ہوا، ان صورتوں میں نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں، اگر ہندہ حاملہ ہو گئی ہو تو کتنے عرصہ کے بعد نکاح ہو سکے گا۔

(الجواب) اس صورت میں عباس کا نکاح ہندہ سے بعد پوری ہونے عدت وفات یعنی دس دن چار ماہ کے وقت موت شوہر سے صحیح اور درست ہے شامی میں ہے واعلم ان المعتدۃ لو حملت فی عدتها ذکرہ الکرخی ان عدتها وضع الحمل ولم یفصل والذی ذکرہ محمد ان هذا فی عدة الطلاق اما فی عدة الوفاة فلا تتغیر بالحمل وهوا لصحیح کذا فی البدائع الخ۔(۱)

خلوت صحیحہ سے پہلے شوہر مر جائے تو اس پر عدت وفات ضروری ہے

(سوال ۱۰۵۲) ایک لڑکی بالغہ کا نکاح ہوا، مگر قبل خلوت صحیحہ اس کے شوہر کا انتقال ہو گیا، ایسی حالت میں اس کے لئے عدت دس روز چار مہینہ واجب ہے یا نہیں، اگر اس نے قبل دس دن چار ماہ کے نکاح ثانی کر لیا تو نکاح جائز ہوا یا نہیں۔

(الجواب) عدت وفات کی دس دن چار ماہ اس پر لازم ہے، اور عدت کے گذرنے سے پہلے جو نکاح اس لڑکی بیوہ کا کیا گیا وہ صحیح نہیں ہوا۔

حاملہ کی عدت وضع حمل ہے

(سوال ۱۰۵۳) ہندہ کو حمل ہو کر اس کے پیٹ میں بچہ خشک ہو گیا، حمل کے بعد پورا ایک سال جب گذرا تو اس کا شوہر بکر فوت ہو گیا، اب اس کے شوہر کی فوتیدگی کو ایک سال تین ماہ کا عرصہ اور حمل ہوئے دو سال تین ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے، اب تک وضع حمل کی صورت نہیں ہوئی، ہندہ دوسری جگہ نکاح کرنا چاہتی ہے، شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) شرعی حکم اس بارے میں یہ ہے کہ متوفی عنہا زوجہا اگر بوقت وفات شوہر حاملہ ہو، اگر بعد موت شوہر دو برس سے کم میں بچہ پیدا ہو جائے تو اس بچہ کا نسب اسی شوہر متوفی سے ثابت ہوتا ہے جیسا کہ در مختار میں ہے ویثبت نسب ولد معتدة الموت لا قل منهما من وقته ای من سنتین من وقت الموت الخ (۳) اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے کما فی الدر المختار وفی حق الحامل مطلقاً الخ وضع جمیع حملها الخ(۴) پس قبل وضع حمل ہندہ دوسری جگہ نکاح نہیں کر سکتی ہے۔

---

(۱) دیکھئے رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱ .ط.س. ج۳ص ۵۱۲ .ظفیر.
(۲) والعدة للموت اربعة اشهر الخ وعشر الخ وطئت اولاولو صغیرة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة مطلب فی عدة الموت ج ۲ ص ۸۳۰ .ط.س. ج۳ص ۵۱۰) ظفیر. (۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب ثبوت النسب ج ۲ ص ۸۶۰ .ط.س. ج۳ص ۵۴۲. ظفیر.
(٤) ایضاً باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱. ظفیر. ط.س. ج ۳ ص ۵۱۰

اگر تین ماہ نودن میں تین حیض آچکے ہیں تو عدت ختم ہوگئی اور نکاح جائز ہے

(سوال ۱۰۵۴) تین ماہ نو یوم کے بعد جو نکاح ہوا ہو، وہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) مطلقہ کی عدت تین حیض ہیں یعنی جس کو حیض آتا ہو، اس کے لئے عدت یہ ہے کہ طلاق کے بعد تین حیض پورے ہو جاویں، اس کے بعد نکاح ثانی کر سکتی ہے اور جس کو حیض نہ آتا ہو اس کی عدت تین ماہ ہیں، پس اگر عورت مذکورہ کو حیض آتا ہے تو دیکھنا چاہئے کہ اس عرصہ مذکورہ میں اس کو تین حیض ہو چکے ہیں یا نہیں، اگر تین حیض ہو چکی تھے اس کے بعد نکاح ہوا تو نکاح صحیح، اور اگر تین حیض پورے نہ ہوئے تھے تو نکاح ثانی صحیح نہیں ہوا ہے۔

گو اس کا شوہر بہت دن سے علیحدہ ہو لیکن خلوت صحیح کے بعد عدت لازم ہے

(سوال ۱۰۵۵) ایک شخص نے اپنی بیوی سے تین سال علیحدہ رہ کر طلاق دی، عدت پوری ہونے سے پہلے دوسرے مرد سے نکاح کیا، مذہب حنفی کے موافق صورت مرقومہ میں نکاح درست ہے یا نہیں، بر تقدیر ثانی تجدید نکاح و توبہ واجب ہے یا نہیں۔

(الجواب) عورت اگر مدخولہ ہے یا خلوت صحیحہ ہو چکی ہے تو عدت لازم ہے اور عدت کے اندر جو نکاح ہوا وہ باطل ہے، عدت کے بعد تجدید نکاح ضروری ہے اور جو گناہ ہوا، اس سے توبہ کرے۔

حاملہ کی عدت وضع حمل ہے

(سوال ۱۰۵۶) امرأة طلقها زوجها فی مرض موته ثلاثا وهی حامل والحمل فی بطنها منذ خمسة اعوام فما عدتها وضع الحمل ولا يعلم وضع الحمل متى يكون فهل يلزمها العدة بالا شهر ام بوضع الحمل۔

(الجواب) عدتها وضع الحمل لقوله تعالىٰ واولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن(۱) وفی الدر المختار وفی حق الحامل مطلقاً الخ وضع جميع حملها (۲) وفی البحر عن الخانيه المتوفى عنها زوجها اذا ولدت لاكثر من سنتين من الموت حكم بانقضاء عدتها قبل الولادة بستة اشهر وزيادة فتجعل كانها تزوجت بآخر بعد انقضاء العدة وحملت منه الخ شامی۔(۳)

غیر مدخولہ پر عدت نہیں ہے

(سوال ۱۰۵۷) ماقولكم فی طلاق امرأة غير مدخولة بها هل عليها العدة ام لا وان تزوجت بزوجها الاول المطلق هل يجوز لها التزوج به ان طلق الزوج الاول طلاقاً واحداً او ثلثة متفرقات ام لا . بينوا توجروا۔

(۱) سورة الطلاق. ۱. ظفير. (۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج۲ ص ۸۳۱ .ط.س.ج۳ص۵۱۲. ظفير. (۳) رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱ .ط.س.ج۳ص۵۱۲ . ظفير.

(الجواب)اقول وبه نستعين عورت غير مدخوله جس سے اس کے شوہر نے نہ وطی کی ہو نہ خلوت صحیحہ اس کو اگر طلاق دی جائے تو عدت اس پر لازم نہیں ہے لقوله تعالیٰ فما لكم عليهن من عدة تعتدونها الآيه(۱)اور غیر مدخولہ کو اگر تین طلاق متفرقہ دی جاویں تو وہ پہلی طلاق سے بائنہ ہو جاتی ہے، دوسری اور تیسری طلاق اس پر واقع نہیں ہوتی،(۲)لہٰذا زوج اول کو بلا حلالہ کے نکاح کرنا اس سے صحیح ہے هكذا في عامة كتب الفقه.

نکاح باطل وفاسد میں فرق نہیں اس میں جو وطی ہوئی وہ حلالہ نہیں

(سوال ۱۰۵۸)ایک عورت نے زید سے نکاح کیا اور زید نے اس کو طلاق مغلظہ دی، اس عورت نے قبل انقضائے عدت عمر سے نکاح کر لیا، کچھ عرصہ بعد عمر نے بھی اس کو طلاق دے دی، اب اس عورت نے زوج اول زید سے نکاح کیا(ب)اس عورت کا زید سے نکاح کرنا حالت عدت میں یہ نکاح فاسد ہے یا باطل (ج)اس نکاح سے جو حالت عدت میں واقع ہوا، جو وطی ہوئی وہ حلالہ کے لئے کافی ہے یا نہیں، اور نکاح کرنا دوبارہ زوج اول کے لئے صحیح ہے یا نہیں۔

(الجواب)عدت گذرنے سے پہلے جو نکاح اس مطلقہ نے عمر سے کیا وہ فاسد اور باطل ہے، اور نکاح فاسد وباطل میں بقول محققین کچھ فرق نہیں ہے بخلاف بیع کے۔ شامی میں ہے فيه ان لافرق بين الفاسد والباطل في النكاح بخلاف البيع الخ (۳)اور نکاح فاسد کے ساتھ وطی ہونا حلالہ کے لئے کافی نہیں ہے، در مختار میں ہے حتیٰ يطأها غيره الخ بنكاح نافذ خرج الفاسد والموقوف الخ ۔(۴)پس حلالہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ عورت بعد گذرنے عدت طلاق کے دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ بعد وطی کے طلاق دے دے پھر اس کی عدت بھی گذر جاوے اس وقت شوہر اول سے نکاح درست ہوگا کما في الدر المختار لا ينكح مطلقة بها اي بالثلث حتیٰ يطاها غيره بنكاح نافذ و تمضي عدتها اي الثاني الخ ۔(۵)

خلع والی عورت سے بلا انقضائے عدت نکاح درست نہیں

(سوال ۱۰۵۹)ایک مرد نے عورت مطلقہ مختلعہ سے بعد وقوع طلاق کے چوتھے روز نکاح کیا ہے اور کہتا ہے کہ عدت ضروری نہیں، آیا نکاح صحیح ہے یا نہیں اور شخص مذکور کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب)عدت کے اندر نکاح باطل ہے قال الله تعالیٰ والمطلقات يتربصن بانفسهن ثلثة قروء(۶) الآيه والخلع طلاق كما في الدر المختار وحكمه ان الواقع به ولو بلا مال وبا لطلاق على مال طلاق بائن الخ (۷)اور انکار کرنا شخص مذکور کا عدت کا ضروری ہونے سے صریح مقابلہ ہے نص قرانی کا، پس قول اس کا باطل

(۱)سورة الاحزاب . ٦. ظفير .(۲)قال لزوجة غير المدخول بها انت طالق ثلاثا وقعن الخ وان فرق بانت بالا ولى لا الى عدة ولذا لم تقع الثانيه الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار باب طلاق غير المدخول بها ج ۲ ص ٦٢٤و ج ۲ ص٦٢٦.ط.س.ج۳ص ۲۸٤) ظفير .(۳)رد المحتار باب العدة مطلب في النكاح الفاسد والباطل ج ۲ ص ۸۳۵. ط.س.ج۳ص ٥١٦. ظفير .(٤)الدر المختار على هامش رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۹ .ط.س.ج۳ص ٥١٠. ظفير .(٥)الدر المختار على هامش رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۹.ط.س.ج۳ص ٥١٠. ظفير.
(٦)سورة البقره. ۲۸. ظفير . (۷) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۰.ط.س.ج۳ص ٤٤٤. ظفير.

ہے اور شخص مذکور فاسق ہے اور واجب التعزیر ہے۔

جس کا شوہر وفات پا جائے اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے

(سوال ۱۰۶۰) زبیدہ صغیرہ کا شوہر فوت ہو یا تو اس کی عدت چار مہینہ دس یوم ہو گی یا کم و بیش۔

(الجواب) پورے چار مہینہ دس دن اس کی عدت ہو گی، اس مدت کے پوری ہونے سے پہلے نکاح اس بیوہ کا جائز نہیں ہے۔(۱)

عدت میں نکاح جائز نہیں اور اس کے ساتھ خلوت بھی جائز نہیں

(سوال ۱۰۶۱) ایک عورت کا خاوند مر گیا بعد مرنے خاوند کے دو ماہ بعد ایک شخص نے اس عورت کو چوریاں پہنا کر بغرض نکاح اپنے گھر میں رکھ لیا ہے، روز و شب اس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھاتا ہے، جائز ہے یا نہ اور شب کو ایک ہی گھر میں رہتے ہیں۔

(الجواب) عدت میں نکاح باطل ہے قال اللہ تعالیٰ **ولا تعزموا عقد النكاح حتى يبلغ الكتاب اجله** (۲) اور بے نکاح کے اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں رہنا حرام ہے خواہ کھانا اس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھاوے یا نہ کھاوے، الغرض کھانے میں دراصل کچھ حرج نہیں ہے، حرج اس میں ہے کہ تنہا اس کے ساتھ رہے، اور ایسی باتیں کرے جس میں تہمت ہو۔(۳)

آبرو کا کو خوف ہو تو عدت دوسری جگہ گذار سکتی ہے

(سوال ۱۰۶۲) زید سنی ایک گاؤں میں رہتا تھا، جس کے اکثر باشندے رافضی ہیں اور وہ اس سے مذہبی اور قسم قسم کے تکرار رکھتے تھے، دفعۃً ایک دوا کے حیلہ سے کوئی چیز اس کو کھلا دی۔ تین چار گھنٹہ میں اس کا انتقال ہو گیا، اگر زید کی زوجہ اس گاؤں میں عدت کرے تو اس کی آبرو کا اندیشہ ہے اور مال کے تلف ہو جانے کا خوف ہے، تو میکہ میں آکر عدت کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) ایسی حالت میں والدین کے گھر آکر عدت پوری کرنا درست ہے۔(۴) فقط۔

---

(۱) والعدة للموت اربعة اشهر بالا هلة وعشر من الا يام بشر ط بقاء النكاح صحيحا الى الموت مطلقا وطئت او لا ولو صغيرة اوكتابية تحت مسلم ولو عبدا (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۰ .ط.س. ج۳ص ۵۱۰) ظفير.

(۲) سورة البقره .. ۳۰. ظفير.

(۳) وهو الظاهر لحرمة الخلوة بالا جنبية (ر دالمحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۵۵ .ط.س. ج۳ص۵۳۸) ظفير.

(٤) وتعتدان اى معتدة طلاق وموت فى بيت وجبت فيه ولا يخرجان منه الا ان تخرج او يتهدم المنزل اوتخاف انهدامه اوتلف مالها ونحو ذلك من الضرورات فتخرج (در مختار) اى معتد الو فاة كما دل عليه ما بعده الخ (رد المحتار باب العدة فصل فى الحداد ج ۲ ص ۸۵٤ .ط.س. ج۳ص۵۳٦) ظفير.

تحریری طلاق میں بھی عدت لازم ہے

(سوال ۱۰۶۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تحریری طلاق دے دی، اس عورت پر عدت لازم ہے یا نہیں۔

(الجواب) عدت اس عورت پر لازم ہے، طلاق کے وقت سے عدت تین حیض پورے کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے، هکذا فی کتب الفقه۔(۱)

عورت جہاں تھی اور شوہر کا انتقال ہو گیا، عورت وہیں عدت گذارے گی

(سوال ۱۰٦٤) ہندہ اپنے والدین کے گھر شوہر سے ڈیڑھ سو کوس پر موجود ہے کہ بیوہ ہو گئی، اب قبل عدت بخانہ شوہر بوجہ رواج برادری جاوے تو جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) جائز نہیں ہے بلکہ والدین کے گھر میں جہاں وہ بوقت موت شوہر تھی عدت پوری کرے، کذا فی الدر المختار وتعتدان ای معتدة طلاق وموت فی بیت وجبت فیه الخ۔(۲)

سن ایاس کے پہلے حیض سے عدت ہوتی ہے

(سوال ۱۰٦٥) ایک عورت جس کی حالت یہ ہے کہ بلوغ کے وقت کچھ زمانہ حیض بند رہا پھر کسی علاج کرنے سے شروع ہو کر اپنی عادت لگاتار آتا رہا، ولادت بچہ کے بعد دوبارہ پھر نہیں آیا بندش کی حالت میں ہی اس کو طلاق ملی ہے او تین ماہ پورے ہو گئے ایک دفعہ بھی نہیں آیا، کیا وہ کسی دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے یا تین حیض پورے کرے، اب اس کی عمر بیس پچیس برس کے درمیان ہو گی۔

(الجواب) جب تک سن ایاس کو اس کی عمر نہ پہنچے اس وقت تک عدت تین حیض سے لی جاوے گی مہینوں سے عدت معتبر نہ ہو گی، البتہ یہ ممکن ہے کہ بذریعہ دواء وغیرہ استخراج دم کرا لیا جاوے۔ در مختار۔(۳)

شوہر کی موت کی خبر کے بعد جو نکاح بعد عدت کیا تھا صحیح تھا مگر جب شوہر آ گیا تو اب وہ عورت اسی کو ملے گی

(سوال ۱۰٦٦) عظیم گھر سے چلا گیا، چھ ماہ بعد اس کے وارثان کو اس کے ایک بھائی کی طرف سے جو اس کے ہمراہ تھا موت کی اطلاع بذریعہ خط پہنچی، بعد ڈیڑھ سال کے اس کی عورت نے نکاح ثانی کر لیا، کچھ عرصہ بعد عظیم واپس آ گیا، اس نے دعویٰ کیا کہ میری زوجہ ہے، کیا شرعاً زوجہ مذکورہ عظیم ہی کے عقد میں رہی یا کیا، پھر راضی ... کے عدت عورت پر لازم ہے یا نہیں۔ اور نکاح ثانی کی ضرورت ہے اور شوہر ثانی سے جو لڑکا ہوا۔ وہ کس کا ہوگا؟

... لو عاد حیا بعد الحکم بموت اقرانه قال الطحطاوی الظاهر انه ... فی یدو رثته له ولا یطالب بما ذهب قال ثم بعد رقمه رأیت ... و نقل ان زوجته له والا ولا دللثانی تامل ج ۳ ص ۳۳۲

.....

... العدة من وقت الکتابة (ر دالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ...

... الحداد ج ۲ ص ۸۵٤. ط.س. ج۳ص ٥۳٦. ظفیر.

... بان حاضت ثم امتد طهر ها فتعتد بالحیض الی ان تبلغ سن الا یاس (الدر ... ۸۲۸. ط.س. ج۳ص ٥۰۸) ظفیر.

رد المحتار۔(۱)اس کا حاصل یہ ہے کہ جب شوہر اول آگیا وہ زوجہ اسی کی ہے، اور اولاد جو دوسرے شوہر سے ہوئی وہ دوسرے شوہر کی ہے، اور اگر شوہر اول طلاق دیوے تو عدت کے بعد وہ مطلقہ دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے، اور خبر موت شوہر اول کے بعد جو اس عورت نے بعد انقضائے عدت وفات دوسرا نکاح کیا تھا وہ صحیح ہو گیا تھا، مگر شوہر اول کے آنے کے بعد وہ فسخ ہو گیا کما ظهر من عبارة الشامي۔

عدت کے اندر عورت کو دھوکہ دے کر کسی خاص سے شادی پر مجبور کرنا معصیت ہے

(سوال ۱۰۶۷) عمر نے ایک عورت کے خاوند کے فوت ہونے کے چالیس روز بعد متوفی کے برادر حقیقی کے کہنے سے رجسٹر نکاح میں سفید ورق رکھ کر انگوٹھے لگوا لئے کہ عورت معتدہ کو معلوم ہو جائے کہ رجسٹر نکاح میں انگوٹھے لگنے سے اب میں بعد عدت کے دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی، اور عمر نے اس کو باور کرا دیا کہ اب تمہارا نکاح ہو گیا، زید نے عمر کو چند مردمان میں کہا کہ ایسا کرانا دھوکہ اور معصیۃ ہے، آیا ایسا کرنے سے عمر گنہگار ہوا یا نہیں۔

(الجواب) یہ بے شک دھوکہ دہی اور اخفاء حکم شرعی ہے، عورت کو تو یہ مسئلہ بتلانا چاہئے کہ اس کو اختیار ہے کہ بعد ختم عدت جس سے چاہے نکاح کرے، اور یہ کہ عدت نکاح اور وعدہ نکاح صراحۃً درست نہیں ہے نہ یہ کہ اس کو مقید اور پابند کر لیا جائے، الغرض یہ فعل مذموم ہے اور معصیۃ کبیرہ ہے۔(۲)

مدخولہ پر شوہر سے دو سال الگ رہنے کے باوجود بعد طلاق عدت لازم ہے

(سوال ۱۰۶۸) ایک منکوحہ عورت اپنے خاوند کے پاس چند عرصہ تک یکجا ہم بستر رہے بعد کو بوجہ رنجش دو سال تک خاوند سے علیٰحدہ رہی، پھر خاوند نے طلاق دے دی عدت واجب ہے یا نہ، اگر بلا گذرے عدت کے عورت دوسرے مرد سے نکاح کر لیوے تو یہ نکاح جائز ہے یا نہ۔

(الجواب) عدت اس پر واجب ہے، اور بدون گذرنے عدت کے دوسرا نکاح دوسرے شخص سے کرنا باطل ہے اور حرام ہے، کما قال الله تعالیٰ ولا تعزموا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتاب اجله الآیه(۳)

عدت میں نکاح حرام ہے

(سوال ۱۰۶۹) مطلقاً عدت غیر میں نکاح کرنا باطل ہے یا فاسد۔

(الجواب) معتدہ سے عدت میں نکاح کرنا حرام ہے، کما قال الله تعالیٰ ولا تعزموا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتاب اجله۔(۴) باقی یہ کہ عدت میں نکاح کرنا فاسد ہے یا باطل، اس میں دونوں قول ہیں اور محقق ابن ہمامؒ فرماتے ہیں کہ باب النکاح میں باطل اور فاسد میں کچھ فرق نہیں ہے، بعض فقہا نے یہ فرق کیا ہے کہ اگر ناکح کو معلوم ہے کہ یہ معتدہ ہے تو نکاح باطل ہے ورنہ فاسد ہے اور باطل میں عدت لازم نہ ہوگی اور دخول اس میں زنا محض

(۱) رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۸. ط.س. ج۴ ص ۲۹۷. ظفير.
(۲) والمعتدة تحرم خطبتها وصح تعريضا لو معتدة الوفاة (الدر المختار على هامش رد المحتار فصل في الحداد ج ۲ ص ۸۵۲. ط.س. ج۳ ص ۵۳۴) ظفير.
(۳) سورة البقرة. ۳۰ ظفير. (۴) ايضا. ظفير.

ہوگا، اور فاسد میں دخول کے بعد عدت لازم ہے والتفصیل فی کتب الفقه۔

بعد خلوت صحیحہ عدت ضروری ہے

(سوال ۱۰۷۰) عمر ہندہ بہن بھائی ہیں اور زید و زینب بہن بھائی ہیں، آپس میں زید کا نکاح ہندہ سے اور عمر کا نکاح زینب سے ہوا، زید و ہندہ دونوں بالغ تھے، اور عمر و زینب نابالغ، تین ماہ بعد زید نے ہندہ کو طلاق دے دے، اس واقعہ کو عرصہ تین سال کا گذر چکا ہے۔ اب دونوں بالغ ہیں، اگر عمر زینب کو طلاق دے تو اس کے واسطے عدت کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) اگر عمر نے زینب کے ساتھ وطی یا خلوت کی ہے اور بعد خلوت کے عمر زینب کو طلاق دے وے گا تو زینب پر عدت لازم ہوگی۔ کما قال الله تعالىٰ والمطلقات يتربصن بانفسهن ثلاثة قروء(۱) وفی الدر المختار باب عدت میں ہے تربص يلزم المرء ة عند زوال النكاح الخ وسبب وجوبها عقد النكاح المتاكد بالتسليم وما جرى مجراه من موت او خلوة الخ(۲) اور شامی باب المہر میں ہے وتجب العدة بخلوته وان كانت فاسدة لا ن تصريحهم بوجوبها بالخلوة الفاسدة شامل لخلوة الصبى كذافى البحر من باب العدة الخ(۳) ج ۲ ص ۹۳۶ شامی۔

مطلقہ ممتدۃ الطہر کے عدت کیا ہوگی

(سوال ۱۰۷۱) عورت مطلقہ ممتد الطہر کی عدت کیا ہے اور اس کی عادت یہ ہے کہ ولادت کے بعد اس کو دو سال بعد حیض آتا ہے ابھی تین چار ماہ ہوئے کہ اس کو بچہ پیدا ہوا ہے، اس کے بعد طلاق ہوئی، اس کو حیض آتا ہے۔

(الجواب) قال الزاهدى وقد كان بعض اصحابنا يفتون بقول مالكؒ فى هذه المسئلة للضرورة الخ شامی۔(۴) پس اس فتویٰ کے مطابق عدت اس کی یعنی ممتدۃ الطہر کی نو ماہ میں ختم ہو جائے گی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

رتقاء پر بھی بعد خلوت عدت ہوگی

(سوال ۱۰۷۲) زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ ہوا، بعد خلوت کے معلوم ہوا کہ ہندہ رتقاء ہے، جماع کے لائق نہیں ہے، اب اگر زید اس کو طلاق دے دے تو ہندہ کو عدت پوری کرنی چاہئے یا نہیں؟ در مختار میں فلا عدة بخلوة الرتقاء لکھا ہے۔

(الجواب) شامی میں لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ خلوت فاسدہ میں بھی عدت لازم ہے وتجب العدة بخلوته وان كانت فاسدة لان تصريحهم بوجوبها بالخلوة الفاسدة شامل لخلوة الصبى۔(۵) اور در مختار کا یہ قول فلا عدة بخلوة الرتقاء(۶) قدوری کی اس تفصیل پر مبنی ہے کہ مانع شرعی ہو تو عدت واجب ہے اور مانع حسی ہو تو

---

(۱) سورة البقره . ۲۸ . ظفير .
(۲) الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲٤ .ط.س. ج۳ ص ۵۰۳ . ظفير .
(۳) رد المحتار للشامى باب المهر ج ۲ ص ٤٦٦ .ط.س. ج۳ ص ۱۱٤ . ظفير .
(٤) ايضاً باب العدة ج ۲ ص ۸۲۹ .ط.س. ج۳ ص ۵۰۹ . ظفير .
(۵) رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٦٦ . ظفير
(٦) الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵ .ط.س. ج۳ ص ۵۰٤ . ظفير .

واجب نہیں مگر باب المہر میں صاحب در مختار نے اس قول قدوری کو نقل فرما کر فرمایا ہے والمذھب الاول ، والاول ھو قولہ وتجب العدۃ فی الکل۔(۱) پس صورت مسئولہ میں ہندہ مطلقہ کی عدت پوری کر کے اس کی بہن سے نکاح ہو سکتا ہے نہ قبل عدت کے۔ فقط۔

نومسلمہ کی عدت جس کا شوہر مر گیا

(سوال ۱۰۷۳) ایک کافرہ مسلمان ہوئی، اس کا خاوند کفر کی حالت میں انتقال کر گیا تھا، جس دن مسلمان ہوئی اس دن اس کے خاوند کی وفات کو تقریباً تین ماہ کا عرصہ ہوا تھا، آیا مسماۃ مذکور مسلمان ہونے کے دن نکاح کر سکتی ہے یا دس دن چار ماہ کا انتظار کرنا پڑے گا۔

(الجواب) در مختار میں ہے ذمیۃ غیر حامل طلقھا ذمی او مات عنھا لم تعتد عند ابی حنیفۃ اذا اعتقدوا ذلک الخ وفی الشامی قولہ لم تعتد عند ابی حنیفۃ فلو تزوجھا مسلم او ذمی فی فور طلاقھا جاز الخ (۲) اس سے معلوم ہوا کہ کفار کے اعتقاد میں اگر عدت واجب نہیں ہے تو اس عورت نومسلمہ سے فوراً نکاح درست ہے۔

عدت والی عورت کا کسی کی غمی شادی میں جانا درست نہیں

(سوال ۱۰۷٤) ایک عورت عدت میں ہے۔ اس کے بھائی یا قریب رشتہ دار کے موت ہو گئی تو اس کو وہاں جانا چاہئے یا نہیں۔

(الجواب) عورت کو عدت میں بلا ضرورت مکان عدت سے نکلنا اور کسی کی شادی غمی میں شریک ہونا درست نہیں ہے۔ (۳)

ایک جواب پر اشکال کا جواب

(سوال ۱۰۷۵) الرشید نمبر ۸ جلد ۴ ماہ صفر سن ۱۳۳۶ھ صفحہ نمبر ۲۹ میں درج ہے کہ جب کہ دو مرد عادل گواہی تین طلاق دیتے ہیں تو طلاق واقع ہو گئی، اور عدت وقت طلاق سے واقع ہو گی وغیرہ وغیرہ۔

اس جواب کو احقر کو سمجھنے میں کچھ دقت پیش آئی، جس کے خلاصہ کرنے کے لئے مجبور ہوں، جس کی وجہ وجوہات ذیل سے پیچیدگی پیدا کرتی ہے یعنی بہشتی زیور ص ۴۶ حصہ چوتھا پر تحریر ہے کہ طلاق بائن دینے کے بعد پھر دھوکہ سے عدت کے اندر مطلقہ سے صحبت کر لی تو اب اس دھوکہ کی صحبت کی وجہ سے ایک عدت اور واجب ہو گئی، اب تین حیض اور پورے کرے، جب تین حیض اور گذر جاویں گے تو دونوں عدتیں ختم ہو جاویں گی۔

اب صفائی اس امر کی ضروری ہے کہ اگر مطلقہ سے دھوکہ سے صحبت کی جاوے تب بھی دوسری عدت

---

(۱) ایضاً باب المہر ج ۲ ص ۴۷۳ ط.س. ج۳ ص ۱۲۲. ظفیر

(۲) رد المحتار باب العدۃ مع ھامشہ ج ۲ ص ۸۴۵ ط.س. ج۳ ص ۵۲۶-۱۲. ظفیر

(۳) ولا تخرج معتدۃ رجعی وبائن بای فرقۃ کانت علی مافی الظھیریہ الخ فیلزمھا ان تکتری بیت الزوج لو حرۃ الخ مکلفۃ من بیتھا اصلا لا لیلا ولا نھاراً ولا الی صحن دار فیھا منا زل لغیرہ ولو باذنہ لا نہ حق اللہ تعالیٰ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدۃ فصل فی الحداد ج ۲ ص ۸۵۳ ط.س. ج۳ ص ۵۳۵) ظفیر۔

کی ضرورت ہے، کیا قصداً کرے تو اس حالت میں دوسری عدت کی ضرورت نہیں؟ جیسا کہ الرشید کے جواب مسئلہ سے مراد حاصل ہوتی ہے، کیونکہ طلاق کے بعد تعلقات واختلاط زن وشوئی قصداً جاری تھے، اس لئے شمار عدت وقت طلاق سے شروع ہوگی نہ کہ اخیر مرتبہ صحبت کرنے کی تاریخ سے۔

(الجواب) در مختار میں ہے واذا وطئت المعتدة بشبهة ولو من المطلق وجبت عدة اخرى الخ۔(۱) اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر طلاق دینے والا عدت میں اپنی مطلقہ سے دھوکہ اور شبہ سے وطی کرے تو دوسری عدت لازم ہے جیسا کہ آپ نے یہ مسئلہ بہشتی زیور سے بھی نقل کیا ہے اور علامہ شامی نے اس پر یہ لکھا ہے کہ شبہ اور دھوکہ سے وطی کی صورت یہ ہے کہ شوہر نے یہ سمجھا کہ مجھ کو وطی حلال ہے یا تین طلاق کے بعد بلا حلالہ کے نکاح کر کے وطی کرے،(۲) اور اگر جانتا ہے کہ یہ مطلقہ مجھ پر حرام ہے اور پھر وطی کرے تو وہ موطوءۂ بالشبہ نہیں ہے۔ اور دوسری عدت لازم نہیں ہے ومفاده انه لو وطئها بعد الثلث فى العدة بلا نكاح عالماً بحر متها لا تجب عدة اخرى لا نه زنا الخ۔(۳) ص ۶۰۹۔

غیر مدخولہ مطلقہ پر عدت نہیں لیکن جس کا شوہر مر جائے اس پر ہر حال میں عدت ہے مدخولہ ہو یا نہ ہو

(سوال ۱۰۷۶) ہر ایک امام مسجد کو سرکار کی طرف سے ایک رجسٹر برائے اندراج نکاح ملا ہوا ہے، جس کے سرورق یہ مسائل ہیں، متوفی الزوج غیر مدخولہ کو عدت، بعد از طلاق زوجہ سالی سے قبل گزرنے عدت کے نکاح کا عدم جواز ہے، آیا فی الوقع یہ مسائل صحیح اور قابل عمل ہیں یا نہیں۔

(الجواب) یہ ہر دو مسئلہ صحیح ہیں، مطلقہ اگر غیر مدخولہ اور غیر خلوت شدہ ہو تو اس پر عدت نہیں ہے، كما قال الله تعالىٰ ثم طلّقتُمُوْهُنَّ من قبل ان تمسو هن فما لكم عليهن من عدة تعتدو نها الآيه،(۴) لیکن متوفی عنہا زوجہا پر ہر حال میں عدت لازم ہے، خواہ وہ مدخولہ ہو یا نہ ہو، کیونکہ اس کے لئے مطلقاً عدت کا حکم آیت والذين يتو فون منكم الآيه(۵) سے ثابت ہوتا ہے۔

مطلقہ اور متوفی عنہا زوجہا کی عدت میں فرق

(سوال ۱۰۷۷) جو عورت نا قابل حمل عقیمہ یا نابالغہ ہونے کے سبب سے ہو مگر اس کا شوہر قابل وطی ہے، یا جو مرد عنین یا نابالغ ہو مگر اس کی زوجہ قابل حمل ہے، تو ہر دو صورت میں عورت کا حاملہ نہ ہونا مسلم ہے، تو جب ایسی عورت بیوہ یا مطلقہ ہو تو اس پر عدت لازم ہوگی یا نہیں، اور اگر عدت ہوگی تو کتنے ایام کی ہوگی، اور صورت اول میں دخول نا ممکن حمل کے بعد عورت مطلقہ ہوگئی اور صورت ثانی میں بلا دخول، کیونکہ بوجہ شوہر کے عنین یا نابالغ

---

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة مطلب فى وطؤالمعتدة بشبهة ج ۲ ص ۸۳۷ و ج ۲ ص ۸۳۸. ط.س. ج۳ص۵۱۸ . ظفیر. (۲) وذلك كالموطؤة للزوج فى العدة بعد الثلاث بنكاح وكذا بدونه اذا قال ظننت انها تحل لى او بعد ما ابا نها بالفاظ الكناية (رد المحتار باب ايضاً ج ۲ ص ۸۳۷.ط.س. ج۳ص۵۱۸. ظفیر.
(۳) رد المحتار باب العدة مطلب فى وطئو المعتدة بشبهة ج ۲ ص ۸۳۷..ط.س. ج۳ص۵۱۸. ۱۲ ظفیر.
(۴) سورة الاحزاب ركوع ۶. ۱۲ ظفیر.
(۵) سورة البقره ركوع ۳۱ . ۱۲ ظفیر.

ہونے کے دخول کا احتمال ہی نہیں، مگر بلا دخول عورت کو مطلقہ کر دیا تو ہر دو صورت میں کتنا مہر دینا ہوگا۔

(الجواب) شوہر کے مرنے کی صورت میں عورت پر پوری عدت وفات دس دن چار ماہ لازم ہے، خواہ دخول و خلوت ہوئی یا نہ ہوئی ہو، اور مہر پورا لازم ہے، (۱) اور طلاق کی صورت میں اگر طلاق قبل دخول و قبل خلوت صحیحہ ہو تو عورت پر عدت لازم نہیں اور مہر نصف لازم ہے قال اللہ تعالیٰ ثم طلقتمو هن من قبل ان تمسوهن فما لكم عليهن من عدة تعتدو نها الآيه۔(۲)

خوف خرابی صحت کی وجہ سے عدت میں نقل مکانی جائز ہے

(سوال ۱۰۷۸) زید نے وفات پائی، اہلیہ زید کے ایام عدت کے ایک ماہ ۱۸ یوم گذر چکے ہیں، جس جگہ قیام ہے وہاں بوجہ خرابی آب و ہوا بیماری بکثرت ہے جس کی وجہ سے سخت پریشانی لاحق ہے، اس وجہ سے اہلیہ زید نقل مکان پر محض اس خیال سے کہ تبدیل آب و ہوا ہو جاوے اور جو تفکرات لاحق ہیں وہ دور ہو جاویں آمادہ ہے۔ آیا ایام عدت میں نقل مکان جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) رد المحتار میں اعذار خروج معتدہ میں سے یہ بھی لکھا ہے۔ قوله ونحو ذلك منه ما فى الظهيرية لو خافت بالليل من امر الميت والموت ولا احد معها التحول لو الخوف شديداً والا فلا الخ ۔(۳) پس شدت خوف کو عذر جواز خروج قرار دیا ہے، لہذا بصورت مسئولہ دوسرے مکان میں بغرض تبدیل آب و ہوا اور زوال افکار و ہموم بصحت عقیدہ منتقل ہونا درست ہے۔

(۱) والمهر يتاكد با حد معان ثلثة الدخول والخلوة الصحيحة وموت احد الزوجين سواء كان مسمى او مهر المثل حتى لا يسقط شئى بعد ذلك (عالمگیری مصری الباب السابع فى المهر فصل ثانى ج ۱ ص ۲۸٤ .ط.س. ج۳ص۳۰۳) ظفير.
(۲) سورة الاحزاب ركوع ٦. ۱۲ ظفير.
(۳) رد المحتار باب العدة فصل فى الحداد ج ۲ ص ۸٥٤ .ط.س. ج۳ص٥۳٦. ۱۲ ظفير.

زانیہ اگر شوہر رکھتی ہے تو طلاق کے بعد اس پر عدت ضروری ہے

(سوال ۱۰۷۹)ایک شخص کی زوجہ زانیہ ہے شوہر نے اس کو بد چلن دیکھ کر ایک ماہ ہوا طلاق دے دی اور قبل طلاق کے تین ماہ سے حاملہ ہے اور کبھی اپنے شوہر کے نزدیک نہیں گئی اور جس شخص کا حمل ہے اس سے شوہر نے ۲۵ روپیہ لے کر طلاق دی ہے ایسی حالت میں زانی سے ایام عدت کے اندر نکاح اس عورت کا درست ہے یا نہیں۔

(الجواب)عدت اس عورت کی جو بوقت طلاق حاملہ ہے وضع حمل ہے جس وقت بچہ پیدا ہو جاوے گا اس وقت عدت اس کی پوری ہو گی، اور وہ بچہ شوہر اول کا ہی شرعاً قرار دیا جائے گا کذافی کتب الفقہ، بچہ پیدا ہونے سے پہلے اس عورت کا دوسرا نکاح درست نہیں ہے بالکل حرام قطعی ہے کما قال اللہ تعالیٰ **ولا تعزموا عقدة النکاح حتیٰ یبلغ الکتب اجله الآیه**(۱) ترجمہ اور نہ قصد کرو تم عقد نکاح کا یہاں تک کہ عدت پوری ہو، وقال اللہ تعالیٰ **واولات الا حمال اجلهن ان یضعن حملهن الآیه**۔(۲)(ترجمہ)اور حمل والی عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وہ بچہ جنیں۔

عدت میں نکاح جائز نہیں ہوا

(سوال ۱۰۸۰)ایک عورت جس کا خاوند عرصہ دو سال سے مفقود الخبر رہا اور خبر گیراں نان پارچہ کے علاوہ دوسرے ملک میں جا کر خط و کتابت سے بھی واسطہ نہ رکھا، اب معلوم ہوا کہ اس کا خاوند گوڑ گانوہ میں آ گیا، مسماۃ نے طلاق نامہ لکھوایا ۴/ مئی کو اور ۲۰ مئی کو دوسرا نکاح کر لیا، یہ نکاح ہو گیا یا نہیں مہر اور خرچ عدت وغیرہ کا بھی فیصلہ ہو گیا ہے۔

(الجواب)اگر عورت مدخولہ ہے یا خلوت صحیحہ ہو چکی ہے تو عدت طلاق تین حیض پورا کرنا یا اگر حیض نہ آتا ہو تو تین ماہ عدت کے پورا کرنا لازم ہے، عدت کے اندر نکاح حرام اور باطل ہے، یہ حکم شرعی ہے کہ عدت کے اندر نکاح نہ ہونا چاہئے کسی کے دعویٰ وغیرہ پر مبنی نہیں ہے قال اللہ تعالیٰ **ولا تعزموا عقدة النکاح حتیٰ یبلغ الکتب اجله الآیة**۔(۳)

مرتدہ بعد اسلام دوسرے مرد سے شادی کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۱۰۸۱)ایک مرتدہ کو حالت ارتداد میں ایک سال یا زیادہ گذر گیا، اب اگر یہ مرتدہ بعد اسلام لانے کے دوسرے شخص سے نکاح کرنا چاہے تو کر سکتی ہے یا نہیں کیونکہ اس مرتدہ کو اس زمانہ میں بموجب شرع شریف شوہر اول کے واسطے مجبور نہیں کر سکتے، اور اگر شوہر اول اس مرتدہ کو حالت ارتداد میں یا قبل ارتداد کے طلاق ثلثہ

(۱)سورۃ البقرہ رکوع ۳۰. ۱۲ ظفیر.
(۲)سورۃ الطلاق رکوع ۱. ۱۲ ظفیر.
(۳)سورۃ البقرہ رکوع ۳۰. ۱۲ ظفیر.

دے دے تو ہر سہ حالت میں بعد اسلام لانے کے عدت گذارنا ہوگا یا نہیں کیونکہ حالت ارتداد میں ایک سال گذر گیا، صورت اول میں صرف ارتداد ہے اور ثانی وثالث میں طلاق ہے ،اگر صورت ثانی وثالث میں کسی مشرک سے نکاح کرے تو یہ حلالہ کے لئے معتبر ہوگا یا نہ۔

(الجواب) مرتدہ کو اسلام لانے اور شوہر اول سے نکاح کرنے پر مجبور کرنے کا فتویٰ درمختار میں نقل کیا ہے وتجبر علی الا سلام وعلیٰ تجدید النکاح الخ زجراً لها بمهر یسیر الخ وعلیه الفتوی[1] وفی الشامی ویقع طلاق زوج المرتدة علیها ما دامت فی العدة لان الحرمة بالردة غیر متابدة فانها ترتفع بالا سلام فیقع طلاقه علیها فی العدة مستتبعا فائدته من حرمتها علیه بعد الثلث حرمة مغیاة بوطی زوج آخر الخ [2] وفی الدر المختار ایضاً او ذمیا لذمیة ای ولو کان التحلیل لاجل زوجها المسلم کما فی البحر شامی [3] اس اخیر عبارت سے معلوم ہوا کہ مشرک سے شادی کرنے سے اور وطی سے تحلیل ہو جاوے گی اور عبارت سابقہ سے معلوم ہوا کہ عدت حالت ارتداد میں واجب ہوتی ہے ، پس بعد اسلام کے عدت جدید کی ضرورت نہیں ہے۔

غیر مدخولہ ایک طلاق سے بائن ہو جاتی ہے اس پر عدت نہیں

(سوال ۱۰۸۲) ایک شخص بالغ عاقل نے اپنی منکوحہ غیر مدخولہ کو طلاق ثلاثہ دے دی، پھر اس عورت غیر مدخولہ کا نکاح دوسرے شخص سے کیا گیا مگر پھر بھی وہی غیر مدخولہ رہی اور اسی حالت میں شوہر دوم نے بھی طلاق ثلاثہ دے دی اور عورت کنواری رہی ، زمانہ طلاق دیگر میں عورت بالغہ ہوگئی ہے ، کیا یہ عورت شوہر اول کے ساتھ شرعاً نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔ اور اس صورت میں اس کو عدت گذارنی ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) غیر مدخولہ کو طلاق دینے میں عدت لازم نہیں ہوتی اور غیر مدخولہ کو اگر متفرق طور سے تین طلاق دی جاویں تو تین طلاق اس پر واقع نہیں ہوتی البتہ اگر دفعۃً ایک لفظ سے تین طلاق دی جاویں مثلاً یہ کہا جاوے کہ تجھ پر تین طلاق ہیں تو تینوں واقع ہو جاتی ہیں ، اور تین طلاق میں حلالہ کی ضرورت ہے اور حلالہ میں شوہر ثانی کی وطی ضروری ہے ، پس اگر شوہر اول نے تین طلاق ایک دفعہ ایک لفظ کے ساتھ دی تھی جیسا کہ اوپر گذرا تو بلا وطی شوہر ثانی کے شوہر اول اس سے نکاح نہیں کر سکتا اور اگر تین طلاق متفرق دی تھی تو غیر مدخولہ ایک طلاق سے بائنہ ہوگئی باقی دو طلاق اس پر واقع نہیں ہوئی ، اس صورت میں بلا حلالہ کے شوہر اول اس سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔[4]

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النکاح الکافر ج ۲ ص ۵٤۰ .ط.س. ج۳ص ۱۹٤. ۱۲ ظفیر.
(۲) رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ .ط.س. ج۳ص۱۹۳. ۱۲ظفیر.
(۳)
(٤) قال لزوجته غیر المدخول بها انت طالق الخ ثلاثا الخ وقعن لما تقررانه حتی ذکر العدد کان الوقوع به الخ وان فرق الخ بانت بالا ولیٰ لا الیٰ عدة ولذا لم تقع الثانیة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بها ج ۲ ص ٦۲٤ .ط.س. ج۳ص ۲۸٤،۲۸٦)ظفیر

بیوی کے رہتے ہوئے سالی سے نکاح کیا خلوت سے پہلے علیٰحدہ کرائی گئی تو اس پر عدت نہیں ہے

(سوال ۱۰۸۳) مسمی رمضان نے اپنی سالی مسماۃ مہنی سے باوجود ممانعت نکاح کر لیا، بلحاظ حرمت جمع بین الا ختین اس کو برادری سے خارج کر دیا نکاح کے آٹھ دس روز بعد تفریق کرائی گئی، علیٰحدگی سے تیسرے یا چوتھے روز اس کا نکاح ایک دوسرے مرد سے کر دیا گیا، شرکاء نکاح کا یہ بیان ہے کہ مسمی رمضان اور مسماۃ مہنی دونوں حلف سے بیان کرتے ہیں کہ خلوت صحیحہ نہیں ہوئی، اس صورت میں ان دونوں کا قول اس بارے میں صحیح اور معتبر ہو گا یا نہیں اور عدت کی ضرورت ہو گی یا نہیں، تیسرے چوتھے روز تفریق سے جو نکاح ہوا وہ صحیح ہوا یا نہ۔

(الجواب) اس میں عدت کی ضرورت نہیں ہے اور قول ان دونوں کا دربارہ عدم وطی معتبر ہے قال فی الشامی وتقدم فی باب المهر ان الدخول فی النکاح الفاسد موجب للعدة(۱) پس نکاح اس غیر مدخولہ کا جب کہ تفریق کے بعد تیسرے یا چوتھے روز ہوا صحیح ہوا۔

خلوت صحیحہ نہیں ہوئی ہو تو مطلقہ پر عدت نہیں

(سوال ۱۰۸٤) زید کا نکاح ہندہ سے بحالت صغر سنی ان کے ورثاء نے کر دیا تھا، بالغ ہونے کے بعد بوجہ رنجش باہمی زید و ہندہ میں خلوت صحیحہ بھی نہیں ہوئی، نکاح کے گیارہ سال بعد اب زید نے مجمع عام میں تین طلاق دی کر طلاق نامہ تحریر کر دیا ہے تو ہندہ پر عدت لازم ہے یا بغیر عدت کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

(الجواب) ہندہ کو اس صورت میں عدت کرنے کی ضرورت نہیں ہے بدون عدت کے پورا کرنے کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ قال الله تعالیٰ ثم طلقتمو هن من قبل ان تمسوهن فما لكم عليهن من عدة تعتدو نها الآية۔(۲)

عدت میں کسی بھی مصلحت سے نکاح جائز نہیں

(سوال ۱۰۸۵) ایک عورت نے چار پانچ یوم ہوئے اپنا عقد اپنے دیور کے ساتھ کیا، صحبت نہیں ہوئی۔ وہ عورت اس سے ناخوش ہے اور اپنا نکاح دوسرے شخص سے کرنا چاہتی ہے، اگر اس شخص سے طلاق دلا کر فوراً نکاح کرا دیا جاوے اور صحبت بعد گزرنے عدت کے کی جاوے تو اس طرح کا عقد کرنا جائز ہے یا نہیں، یہ عقد مصلحتاً کیا جاتا ہے۔

---

(۱) رد المحتار باب العدة مطلب فی النکاح الفاسد والباطل ج ۲ ص ۸۳۵ .ط.س. ج۳ص ٥١٦ . ١٢ ظفیر.
(۲) الاحزاب .٦. ظفیر.

(الجواب) عدت کے اندر نکاح کسی طرح اور کسی مصلحت درست نہیں ہے، ایسا نکاح قطعی حرام اور باطل ہے، ہرگز کسی مصلحت دنیاوی کی وجہ سے ایسی گناہ کبیرہ کا قصد نہ کیا جاوے،(۱) لیکن عدت مدخولہ پر واجب ہوتی ہے پس اگر قبل دخول و قبل خلوت اس سے طلاق لی جاوے اور وہ طلاق دے دے تو فوراً دوسرا نکاح عورت مطلقہ غیر مدخولہ کر سکتی ہے کما قال اللہ تعالیٰ ثم طلقتمو هن من قبل ان تمسوهن فما لكم عليهن من عدة تعتدونها الآیہ۔(۲)

غیر مدخولہ پر عدت نہیں ہے مگر مدخولہ پر عدت ہے

(سوال ۱۰۸۶) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو بایں طور طلاق دی کہ جلسہ اول میں ایک طلاق معافی مہر ایک دفعہ۔ جلسہ دوئم میں ایک طلاق بعد معافی مہر۔ جلسہ سوئم میں ایک طلاق بلا معافی مہر۔ اس صورت میں مہر معاف ہوا اور طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور عدت لازم ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں تین طلاق اس عورت پر واقع ہوگئی اور مہر ساقط ہوگیا، اور عورت اگر مدخولہ تھی تو عدت اس پر لازم ہے اور عدت طلاق کی تین حیض ہیں اور جس کو حیض نہ آتا ہو اس کی عدت تین ماہ ہیں۔(۳)

بعد خلوت عدت ہوگی خواہ سال بھی علیحدہ رہنے کے بعد طلاق دی ہو

(سوال ۱۰۸۷) جس عورت کو شوہر کے یہاں سے آئے ہوئے اپنے ماں باپ کے یہاں ایک سال ہوا ہے، اور اب اس کے شوہر نے اس کو طلاق دے دی، تو اس صورت میں اس عورت پر عدت ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر خلوت یا صحبت ہو چکی ہے تو عدت لازم ہے۔(۴)

مندرجہ ذیل صورتوں میں عدت

(سوال ۱۰۸۸) (۱) جس عورت کے بچہ پیدا ہوا، چار روز بعد اس کا شوہر مر گیا، اس کی عدت کیا ہے۔ (۲) ایک عورت اور مرد میں جدائی ہوگئی کہ عورت باپ کے گھر چلی گئی، ایک سال بعد شوہر مر گیا، اس عرصہ میں وہ شوہر ان کے گھر نہیں گیا تو اس عورت پر عدت ہے یا نہیں۔ (۳) نابالغہ عورت کا خاوند مر گیا ہو تو عدت آتی ہے یا نہیں۔ (۴) ایک عورت شوہر سے لڑ کر باپ کے گھر چلی آئی پانچ سال گذرنے پر طلاق دے دی، اس پر عدت ہے یا نہیں۔

(الجواب) (۱، ۲) پہلی دو صورتوں میں عدت اس عورت کی چار ماہ دس یوم ہیں۔(۵) (۳) اور تیسری صورت میں

---

(۱) اما نكاح منكوحة الغير و معتدته الخ فلم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلا (شامی باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵. ط.س. ج۳ص ۵۱۶) ظفیر.

(۲) سورة الا حزاب . ۳۶. ۱۲ ظفیر.

(۳) تحيض لطلاق الخ بعد الدخلول حقيقة اوحكما الخ ثلاث حيض كو امل الخ والعدة فى من لم تحض لصغر اوكبر او بلغت بالسن لم تحض الخ ثلاثة اشهر بالا هلة لو فى الغرة والا فبا لا يام (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵. ط.س. ج۳ص ۵۰۴) ظفیر.

(۴) وسبب وجو بها عقد النكاح المتاكدبا لتسليم وما جرى مجراه من موت اوخلوة اى صحيحة (ايضاً ج ۲ ص ۸۲۴) ط.س. ج۳ص ۵۰۴ظفیر.

(۵) والعدة للموت اربعة اشهر بالا هلة لو فى الغرة كما مر وعشر من الا يام بشرط بقاء النكاح صحيحا الى الموت مطلقا وطئت اولاولو صغيرة (الدرا لمختار على هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۰. ط.س. ج۳ص ۵۱۰. ظفیر.

بھی عدت چھ ماہ دس یوم ہیں۔(۱) (۴) چوتھی صورت میں اگر وہ عورت مدخولہ تھی یا خلوت ہو چکی تھی تو عدت اس کی تین حیض ہیں اگر حیض آتا ہو، ورنہ تین ماہ ہیں۔(۲)

نامرد کی مطلقہ پر عدت ہے

(سوال ۱۰۸۹) زید نامرد ہے وہ چاہتا ہے کہ اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق دے دے اور ہندہ بھی طلاق لینا چاہتی ہے، بعد طلاق ہندہ کو عدت کی ضرورت عقد ثانی کے لئے ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر خلوت ہو چکی ہے اگرچہ صحبت نہ ہوئی ہو تو ہندہ پر بعد طلاق کے عدت لازم ہے اور عدت طلاق کی اس عورت کے لئے جس کو حیض آتا ہو تین حیض ہیں، پس ہندہ طلاق کے بعد عدت گذار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے کما فی الدرالمختار باب المهر والخلوة الخ كالوطی الخ ولوكان الزوج مجبوباً او عنيناً او خصياً الخ۔(۳)

عدت میں عورت کے لئے زیب وزینت درست نہیں

(سوال ۱۰۹۰) ایک بیوہ عدت کی حالت میں زینت کرنے بلکہ سفاح تک سے باز نہیں آئی، اور برملا کہیں کی کہیں چلی جاتی ہے، کیا ایسی عورت کا نکاح عدت سے پہلے ہو سکتا ہے۔

(الجواب) عدت کے اندر نکاح کرنا باطل ہے اور بیوہ کو ایام عدت میں جو کہ چار مہینہ اور دس روز ہے، (۴) زیب و زینت کرنا اور رنگے ہوئے کپڑے پہننا مثل سرخ وزرد کی اور زیور اور ریشمی کپڑا و خوشبو وغیرہ استعمال کرنا جائز نہیں، عالمگیری میں ہے۔ على المبتوتة والمتوفى عنها زوجها اذا كانت بالغة مسلمة الحداد فی عدتها(۵) اور حدیث حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ان النبی صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الاخر ان تحد على ميت فوق ثلث الا على زوج اربعة اشهرو عشراً۔(۶) اور اس کو عدت کے مکان ہی میں رہنا لازم ہے اور اگر کسی امر ضروری کے لئے مکان سے باہر جانے کی ضرورت ہو تو دن میں یا بعض حصہ رات میں نکلنا درست ہے، عالمگیری میں ہے المتوفى عنها زوجها تخرج نهاراً وبعض الليل ولا تبيت فی غير منزلها(۷) اور عدت کے اندر نکاح کرنا صحیح نہیں ہے۔

پانچ سال علیحدہ رہنے کے باوجود بعد خلوت عدت ہوگی

(سوال ۱۰۹۱) ایک لڑکی جس کی عمر آٹھ سال کی تھی، اس کے والد نے برضائے خود ایک شخص سے اس کا نکاح کر دیا تھا، اس کے بعد وہ ایک سال سے کچھ کم اپنی سسرال رہی پھر کسی وجہ سے والدین کے یہاں چلی آئی، اب

---

(۱) والعدة للموت اربعة اشهر الخ وعشر الخ ولو صغيرة (ايضاً .ط.س. ج۳ص ۵۱۰) ظفير.

(۲) وسبب وجو بها عقدة النكاح المتأكد بالتسليم وما جرى مجراه من موت اوخلوة الخ (ايضا ج ۲ ص ۸۲۴ .ط.س. ج۳ص ۵۰۴) ظفير.

(۳) الدر المختار على هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۶۸ .ط.س. ج۳ص ۱۱۴. ۱۲ ظفير.

(۴) اما نكاح منكوحة الغيرو معتدته الخ لم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلا (رد المحتار باب العدة مطلب فی النكاح الفاسدو الباطل ج۲ ص ۸۳۵ .ط.س. ج۳ص۵۱۶) ظفير. (۵) عالمگيری مصری الباب الرابع عشر فی الحداد ج ۴۷۶ .ط.ماجديه .ج۳ص۵۳۳. ۱۲ ظفير. (۶) مشكوة عن البخاری و مسلم باب العدة ص ۲۸۸-۱۲ ظفير.

(۷) عالمگيری الباب الرابع عشر فی الحداد ج۲ ص ۴۷۷-۱۲ ظفير. م. ج ۱ص ۵۳۴

عرصہ پانچ سال کا گذر گیا وہ واپس سسرال نہیں گئی، پس اب باہمی مخالفت زوجین کی وجہ سے اس کے شوہر نے اس کو طلاق دے کر اپنے سے جدا کر دیا ہے، کیا اس لڑکی مطلقہ کو شرعاً نکاح ثانی کے لئے عدۃ ہے یا نہیں اگر ہے تو کتنی۔

(الجواب) اگر شوہر نے اس سے وطی یا خلوت کی ہے تو عدت اس پر لازم ہے اگر اس کو حیض آنے لگا ہے تو عدۃ اس کی تین حیض ہیں، اور اگر ابھی اس کو حیض نہیں آیا تو عدت اس کی تین ماہ ہیں، (۱) اور اگر وطی اور خلوت اس سے نہیں ہوئی تو کچھ عدت لازم نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ ثم طلقتمو ھن من قبل ان تمسوھن فما لکم علیھن من عدۃ تعتدونھا فمتعوھن وسر حوھن سراحاً جمیلاً الآیۃ۔(۲)

ایام عدت میں جو زنا سے حاملہ ہوگئی اس کی عدت وضع حمل ہے

(سوال ۱۰۹۲) ایک عورت نے عدت طلاق کے اندر ایک شخص سے زنا کیا جس سے وہ عدت گذارنے کے بعد نکاح کرنا چاہتی تھی، مگر زنا سے اس کو حمل رہ گیا، عورت و مرد دونوں اس امر کے مقر ر اور یقین کرنے اور دلانیوالے ہیں کہ حمل طلاق دہندہ کا نہیں بلکہ ہم دونوں کے فعل سے نطفہ قرار پایا ہے، اب عورت کو طلاق کی عدت گذار کر اس مرد سے نکاح کرنا چاہئے یا بعد وضع حمل کے، اور بچہ کس کے نسب سے شرعاً سمجھا جاوے گا اور یہ بخوبی ظاہر ہے اور معلوم کہ عورت کا طلاق دہندہ شوہر قوت مردمی سے بیکار تھا جس کے باعث مجبوراً عورت کو اس نے طلاق دی ہے اور اس بنا پر عورت چاہتی ہے کہ اگر وضع حمل سے قبل کوئی صورت نکاح کی ہو تو میری پردہ پوشی ہو جاوے، جواب اس کا جلد مرحمت ہو۔

(الجواب) عدت اس مطلقہ کی اس صورت میں وضع حمل ہے بعد وضع حمل کے دوسرے مرد سے نکاح صحیح ہوگا قبل وضع حمل کے نکاح ثانی درست نہیں ہے اور وقت طلاق سے دو برس کے اندر اگر بچہ پیدا ہو تو اگرچہ طلاق بائنہ یا طلاق ثلثہ ہو نسب اس بچہ کا شوہر اول سے ثابت ہوگا بدوں دعویٰ کے کما یثبت بلا دعوۃ احتیاطاً فی مبتوتۃ جائت بہ لا قل منھا من وقت الطلاق الخ ولم تقر بمضی عدۃ الخ در مختار ملخصا۔(۳)

جب سے طلاق دی تھی اس وقت سے عدت ہوگی پہلے لکھ دینے سے عدت نہیں ہوگی

(سوال ۱۰۹۳) زید نے ایسی عورت سے نکاح کیا۔ جس کا خاوند ایک اور پہلا موجود تھا، نکاح ہونے کے بعد پہلا خاوند عویدار ہوا، منکوحہ پہلے خاوند کے یہاں جانے سے گریز کرتی رہی، ایسی حالت میں جب ہر دو خاوند میں تکرار شروع ہوا تو اہل بستی یا اہل برادری کے مجبور کرنے یا باہم تکرار رفع کرنے کو پہلے خاوند سے طلاق دلوادی اور طلاقنامہ میں مضمون مندرجہ مع چند گواہوں کے ایک اسٹامپ پر تحریر کر دیا گیا ہے، مضمون یہ ہے (میں اپنی عورت کو طلاق دے چکا ہوں جس کو عرصہ چھ ماہ کا گذرا، اب میں لادعویٰ ہوں مورخہ ۱۵/ فروری سن ۱۹۱۹ء)

---

(۱) رجل تزوج امرأۃ نکاحا جائزا فطلقھا بعد الدخول او بعد الخلوۃ الصحیحۃ کان علیھا العدۃ کذا فی فتاوی قاضی خان الخ فمن تحیض فعدتھا ثلثۃ اقراء الخ والعدۃ لمن لم تحض لصغر او کبر او بلغت بالسن ولم تحض ثلثۃ اشھر کذا فی النقایہ (عالمگیری کشوری باب العدۃ ج۲ ص ۵۴۲ و ج ۲ ص ۵۴۳ .ط.ماجدیۃ ج۱ ص ۵۲۶) ظفیر.

(۲) سورۃ الاحزاب . ٦.ظفیر.(۳) الدرالمختار علی ھامش رد المحتار فصل فی ثبوت النسب ج۲ ص ۸۵۸.ط.س. ج۳ ص ۵۴۱.۱۲ ظفیر.

واقعہ یہ ہے کہ دراصل طلاق نامہ ٦ ماہ قبل جیسا کہ اسٹامپ کاغذ پر ظاہر کیا نہیں دیا گیا ہوگا، اب طلاق دینے کے بعد عورت کو ایام عدت پورے کرنے چاہئے یا نہیں، اور وہ پہلا نکاح ثانی کہ طلاق نامہ تحریر کرنے کے چند روز پیشتر ہوا ہے جائز قرار پا سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) طلاق اس وقت واقع ہوئی جب کہ شوہر نے طلاق دی پس اگر ٦ ماہ قبل طلاق نہ دی تھی اور یہ غلط لکھوایا ہے تو اب طلاق واقع ہوئی اور عدت اس کی بعد تین حیض گذارنا چاہئے، اس کے بعد نکاح ثانی کیا جاوے، قبل طلاق و قبل عدت کے جو نکاح ہوا وہ صحیح نہیں ہوا۔(۱)

عدت میں دنوں کا شمار قمری ہوگا یا کیا

(سوال ۱۰۹٤) بہشتی زیور اور غایۃ الاوطار میں ہے کہ صغیرہ اور آئسہ اور بالغہ غیر حائضہ کی عدت طلاق و موت کا شمار اگر طلاق یا موت پہلی تاریخ کو واقع ہوئی تو حساب ہر مہینے کا ہلال سے ہوگا اگر درمیان مہینے کے واقع ہوئی تو حساب ہر مہینے کا تیس دن کا انتہی، یہ شمار صحیح ہے۔

(الجواب) اس پر عمل کرنا چاہئے قال فی رد المحتار فی المحیط اذا اتفق عدۃ الطلاق والموت فی غرۃ الشھر اعتبرت الشھور بالا ھلۃ وان نقصت عن العدد وان اتفق فی وسط الشھر فعند الا مام اعتبر بالا یام فتعتد فی الطلاق بتسعین یوما۔(۲)

خلع کی عدت

(سوال ۱۰۹۵) عدت خلع کی عند الحنفیہ کیا ہے (۲) عدت طلاق کے اندر اگر جان بوجھ کر نکاح کیا جاوے تو ولی اور قاضی و شاہد و حاضرین کے نکاح میں فتور آئے گا اور تجدید نکاح کی ضرورت ہوگی یا نہیں (۳) اگر کوئی ایسے نکاح سے مانع ہو اور خلاف شرع سمجھ کر اس مجلس سے چلاوے تو اس کو اجر عند اللہ ملے گا یا نہیں۔

(الجواب) خلع عند الحنفیہ طلاق بائن ہے، پس عدت اس کی مانند عدت طلاق کے تین حیض ہیں حائضہ کے لئے اور تین ماہ ہیں غیر حائضہ کے لئے درمختار میں ہے وحکمہ ان الواقع بہ الخ طلاق بائن الخ۔(۳)(۲) عدت کے اندر دوسرے شخص سے نکاح کرنا باطل ہے(٤) اور نکاح کرنے والی اور اس کے معین سب فاسق و عاصی ہیں توبہ کریں، لیکن ان کے نکاح میں کچھ فتور اور خلل نہیں آیا۔ کیونکہ نکاح کا ٹوٹنا کے مرتد ہونے پر مرتب ہے اور یہ ارتداد نہیں ہے (۳) وہ شخص مثاب و ماجور ہے لا نکارہ المنکر۔

نامرد کی مطلقہ پر عدت

(سوال ۱۰۹٦) ایک عورت کا شوہر بعد نکاح کے سات برس ہوئے چھوڑ کر چلا گیا اور بے خبر تھا، اب شوہر کا اجمیر میں پتہ لگا، اس کو جے پور میں لائے، دریافت کرنے پر جواب دیا کہ میں عورت کے قابل نہیں ہوں، اور یہ بھی عورت سے معلوم ہوا کہ کبھی صحبت نہیں ہوئی، شوہر مذکور نے عورت کے روبرو چار گواہ کے طلاق دے دی،

---

(۱) واما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدتہ فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (رد المحتار باب العدۃ ج ۲ ص ۸۳۵ ط.س. ج۳ ص ٥١٦) ظفیر۔
(۲) ایضاً ج ۲ ص ۸۲۹ ط.س. ج۳ ص ٥٠٩۔ ۱۲ ظفیر۔
(۳) الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۰ ط.س. ج۳ ص ٤٤٤۔ ۱۲ ظفیر۔
(٤) اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدۃ الغیر فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (رد المحتار باب العدۃ ج ۲ ص ۸۳۵ ط.س. ج۳ ص ٥١٦) ظفیر۔

دائی سے معلوم ہوا کہ عورت حاملہ نہیں ہے، طلاق سے ایک ماہ بعد عورت مذکور کا نکاح ایک دیگر شخص سے کر لیا گیا، ایام حیض بدستور جاری ہیں، نکاح ثانی جو عورت مذکور کا کیا گیا یہ شرعاً جائز ہو لیا نہ، اور اب عورت مذکور کو عدت کے ایام پورے کرنے چاہئے یا نہیں۔

(الجواب) نکاح مذکور جو طلاق سے ایک ماہ بعد ہوا وہ ناجائز اور باطل ہوا، عدت کے بعد نکاح صحیح ہوگا، اور عدت طلاق کی تین حیض ہیں، اس عورت کو شوہر ثانی سے علیٰحدہ کر کے تین حیض پورے کرا کر پھر نکاح کیا جاوے۔(۱)

جو منکوحہ زانی کے ساتھ کئی سال سے ہے بعد طلاق اس پر عدت ہوگی یا نہیں

(سوال ۱۰۹۷) ایک عورت منکوحہ اپنے زوج کو چھوڑ کر غیر کے ساتھ بطور یاراں چلی گئی، اس یار نے اس کو تین چار برس اپنے پاس رکھا اور اسی کوشش میں تھا کہ خاوند اس کو طلاق دے دیوے تاکہ میں اس عورت سے نکاح کر لوں آخر کار خاوند نے اس کو طلاق دے دی تو کیا یہ عورت مطلقہ عدت گذارے گی یا نہیں اور بوقت گذارنے عدت کے یہ شبہہ ہوتا ہے کہ یہ عورت اپنے خاوند سے تین چار سال علیٰحدہ رہی ہے، اور اس مدت میں خاوند نے اس سے وطی نہیں کی، اور عدت شرعاً استبراء رحم کے لئے مقرر ہے اور اس صورت میں استبراء حاصل ہے۔

(الجواب) وہ عورت جب کہ اپنے شوہر کی مدخولہ ہے یا خلوت ہو چکی ہے تو عدت اس پر لازم ہے، کیونکہ عدت دراصل فوت نعمت نکاح کی وجہ سے ہے اور سوگ نکاح کے جانے کا ہے، یہی وجہ ہے کہ مجرد خلوت سے بھی عدت لازم ہو جاتی ہے۔(۲) کہ وہاں بعض اوقات سوائے فوت حرمت نکاح کے اور کچھ نہیں ہے۔ فقط۔

بیوہ حاملہ کا نکاح وضع حمل سے پہلے جائز نہیں

(سوال ۱۰۹۸) بیوہ عورت کو دو ماہ کا حمل ہے نکاح درست ہے یا نہیں یا کہ بعد وضع حمل کے نکاح کرنا درست ہے۔

(الجواب) نکاح اس کا قبل وضع حمل کے درست نہیں ہے، بعد وضع حمل کے نکاح کرنا چاہئے۔(۳)

عدت میں تھامے رکھنے کی نیت سے بھی نکاح جائز نہیں

(سوال ۱۰۹۹) اگر کسی بیوہ کا نکاح عدت کے اندر بایں اندیشہ کر دیا جاوے کہ عدت تک اس کو کوئی بھگا دیوے اور دوسرا نکاح پڑھوا لے اور صحبت نہ کی جاوے تو یہ نکاح درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) عدت کے اندر کسی طرح اور کسی خیال سے نکاح درست نہیں ہوتا، وہ نکاح بالکل باطل ہے، اور ایسا کرنے والے فاسق و عاصی ہیں۔(۴)

---

(۱) وخلوة المجبوب خلوة صحيحة عند ابى حنيفة و خلوة العنين والخصى خلوة صحيحة كذا فى الذخيرة (عالمگيرى كشورى باب المهر فصل ثانى ج ۲ ص ۳۱۵ .ط. ماجدية ج۱ ص ۳۰۵) واما نكاح منكوحة الغير و معتدته الخ فلم يقل احد بجوازه (رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۵ .ط.س. ج۳ ص ۵۱۶) ظفير.

(۲) وسبب وجوبها عقد النكاح المتا كدبا لتسليم وما جرى مجراه من موت او خلوة اى صحيحة (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۴ .ط.س. ج۳ ص ۵۰۴) ظفير.

(۳) وليس للمعتدة بالحمل مدة سواء ولدت بعد الطلاق اوالموت بيوم اواقل الخ وشرط انقضاء هذه العدة ان يكون ما وضعت قد استبان خلقه (عالمگيرى كشورى باب العدة ج ۲ ص ۵۴۵ ط. ماجدية ج۱ ص ۵۲۸) ظفير.

(۴) اما نكاح منكوحة الغير و معتدته الخ فلم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلا (رد المحتا باب المهر ج ۲ ص ۴۸۲ .ط.س. ج۳ ص ۱۳۲) ظفير.

عورت جہاں رہتی تھی گووہ اس کے شوہر کا گھر نہ ہو وہیں عدت گذارے

(سوال ۱۱۰۰) جو عورت اپنے باپ یا کسی دوسرے کے گھر میں رہتی ہے مع الزوج یابلا زوج اور مع رضاء الزوج یابلا رضاء اس کا جب شوہر مرے تو اس کو وہیں عدت پوری کرنی چاہئے جہاں رہتی ہے یا شوہر کے گھر جا کر اور اگر دفن سے قبل یابعد شوہر کے گھر چلی جائے تو وہ عدت کہاں پوری کرے آیا شوہر کے گھر یا جہاں رہا کرتی تھی۔

(الجواب) در مختار میں ہے وتعتدان ای معتدة طلاق و موت فی بیت وجبت فیه الخ (در مختار) هو ما یضاف الیهما بالسکنی قبل الفرقة ولو غیربیت الزوج الخ۔(۱) شامی اس کا حاصل یہ ہے کہ جس گھر میں عورت پہلے سے رہتی ہو، اگرچہ وہ شوہر کا گھر نہ ہو عدت اسی گھر میں پوری کرے، یعنی اگرچہ شوہر وہاں نہ ہو جیسا کہ من بیتها کی شرح میں شامی میں ہے قوله من بیتها متعلق بقوله ولا تخرج والمراد به ما یضاف الیها بالسکنیٰ حال وقوع الفرقة والموت بدایه سواء کان مملوکاً للزوج اوغیره حتیٰ لو کان غائبا وهی فی دار باجرة قادر علی دفعها فلیس لها ان تخرج الخ۔(۲)

نابالغہ مطلقہ پر بھی بعد خلوت عدت ہے

(سوال ۱۱۰۱) زید بالغ نے رخصتی سے پہلے ہندہ نابالغہ کو طلاق دے دی، اس صورت میں ہندہ نابالغہ پر طلاق کی عدت واجب ہے یا نہیں۔

(۲) اگر ہندہ نابالغہ شوہر کے ساتھ رہی ہو لیکن ہندہ قابل صحبت نہ ہو تو اس صورت میں عدت طلاق کی ہو گی یا نہیں۔

(الجواب) شوہر بالغ نے اگر اپنی زوجہ نابالغہ کو قبل خلوت طلاق دے دی تو نابالغہ پر عدت لازم نہیں ہے۔ قال الله تعالی ثم طلقتمو هن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیهن من عدة تعتدو نها الآیة(۳)

(۲) خلوت ہو جانے سے عدت لازم ہو جاتی ہے اگرچہ صحبت نہ ہوئی کذا صرح به فی الشامی۔(۴)

شوہر اقرار کرے چھ ماہ پہلے طلاق دی تھی تو عدت اسی وقت سے شمار ہو گی

(سوال ۱۱۰۲) اگر شخصی اقرار بحضور جماعتہ کند کہ طلاق از مدت شش ماہ خود دادہ است اندریں صورت عدت ازوقت اقرار محسوب خواہد شد یا از شش ماہ مجری است۔

(الجواب) اگر او در حقیقت شش ماہ قبل از تکلم طلاق نہ دادہ و آں کس دریں اقرار کاذب بود طلاق فی الحال واقع خواہد شد و عدت ہم ازیں وقت وقوع طلاق شمار کردہ خواہد شد لان الا نشاء فی الماضی انشاء فی الحال در مختار ولا یمکن تصحیحه اخباراً لکذبه الخ شامی۔(۵) واگر فی الواقع شوہر قبل ازیں بہ شش ماہ طلاق دادہ

(۱) دیکھئے رد المحتار فصل فی الحداد ج ۲ ص ۸۵۴ . ط.س. ج۳ص ۵۳۶. ۱۲ ظفیر.
(۲) رد المحتار فصل فی الحداد ج ۲ ص ۸۵۳ . ط.س. ج۳ص ۵۳۶. ۱۲ ظفیر.
(۳) سورة الاحزاب. ٦. ظفیر.
(٤) وسبب وجوبها عقد النکاح المتاکد بالتسلیم وما جری مجراه من موت او خلوة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲٤ . ط.س. ج۳ص ٥٠٤) والخلوة کالوطئی فیما یجئی ای من الاحکام (ایضاً باب المهر ج ۲ ص ٤٦٥ ط.س. ج۳ص ۱۱٤) ظفیر. (٥) رد المحتار

بود عدت ازاں وقت شمار کردہ خواہد شد، الغرض عدت بعد از وقوع طلاق شماری شود (۱)

کیا کرایہ والے مکان میں عدت ضروری ہے

(سوال ۱۱۰۳) ایک عورت متوفی عنہا زوجہا عدت کے اپنے والدین کے گھر جا سکتی ہے، کیونکہ اس کا شوہر کرایہ کے مکان میں رہتا تھا، عورت مفلس ہے کھانے پینے کو بھی نہیں۔

(الجواب) اگر عورت کو اس مکان کا کرایہ دینا پڑتا ہے اور اس کو اس کی قدرت وطاقت ہے، تو عدت میں دوسرے مکان میں جانا درست نہیں ہے۔ (اور اگر اس کی طاقت نہیں ہے تو دوسرے مکان میں جا سکتی ہے۔ (۲) ظفیر)

عدت میں اگر عورت زنا سے حاملہ ہو جائے تو اس کی عدت وضع حمل ہو گی

(سوال ۱۱۰۴) ایک شخص نے اپنی بیوی مسماۃ حسنو کو طلاق دی، جس وقت طلاق دی تھی اس وقت وہ حاملہ نہ تھی، زمانہ عدت میں اس نے زنا کیا اور اس زنا سے حاملہ ہو گئی، تو اب اس کی عدت کس طرح ہو گی؟ اور مسماۃ حسنو اب ایک اور شخص قاسم کے ساتھ نکاح کرنا چاہتی ہے، جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) دُرِ مختار اور شامی میں ہے کہ اگر عدت میں مطلقہ حاملہ عن الزنا ہو جاوے تو عدۃ اس کی وضع حمل ہے۔ (۳) واعلم ان المعتدة لو حملت فی عدتها ذکر الکرخی ان عدتها وضع الحمل ویفصل والذی ذکر محمد ان هذا فی عدة الطلاق الخ شامی۔ (۴) پس نکاح قاسم کے ساتھ بعد بچہ پیدا ہونے کے جائز ہو گا، اس سے پہلے جائز نہیں ہے۔

مطلقہ عدت گذرنے کے بعد نکاح کر سکتی ہے

(سوال ۱۱۰۵) ایک عورت کو اس کے شوہر نے عرصہ ۱۴ سال کا ہوا طلاق دے دی تھی، اب عورت نکاح کرنا چاہتی ہے جائز ہے یا نہ؟

(الجواب) اب نکاح اس کا درست ہے، ضرور کر لے یہ بہت اچھا ہے

زمانہ عدت کا نکاح باطل ہے اور بعد عدت والا درست ہے

(سوال ۱۱۰۶) زید مر گیا، عدت وفات گذرنے سے پہلے اس کی عورت نے دوسرا نکاح کر لیا، جب زید کی عدت گذر گئی، اس وقت اس عورت نے تیسرا نکاح کر لیا، مؤخر الذکر نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

(الجواب) جو نکاح عدت میں ہوا تھا وہ باطل ہوا، (۵) پس مؤخر الذکر نکاح صحیح ہے۔

---

(۱) ابتداء العدة فی الطلاق عقب الطلاق (عالمگیری کشوری باب العدة ج ۲ ص ۵٤۸ .ط. ماجدیة ج ۱ ص ۵۳۱) ظفیر.

(۲) وتعتد ان معتدة طلاق وموت فی بیت وجبت فیه الخ الا ان تخرج وینهدم المنزل الخ اولا تجد کراء البیت ونحو ذلك من الضرورات فتخرج لا قرب موضع الیه (در مختار) قوله لا تجد الخ افاد انها لو قدرت علیه لزمها مالها (رد المحتار باب الحداد ج ۲ ص ۸۵٤ .ط.س. ج ۳ ص ۵۳٦) ظفیر.

(۳) فاذا حبلت فی العدة تنقضی بوضعه سواء کان من المطلق او من زنا او من نکاح فاسد اذا ولدته بعد المتارکة لا قبلها کما قد مناه (ردالمحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۹ .ط.س. ج ۳ ص ۵۱۹) ظفیر.

(٤) ایضاً ج ۲ ص ۸۳۱ .ط.س. ج ۳ ص ۵۱۱ . ۱۲ ظفیر.

(۵) اما نکاح منکوحة الغیر و معتدته (الی قوله) لم یقل احد بجوازه فلم ینعقد اصلاً (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤۸۲ .ط.س. ج ۳ ص ۱۳۲) ظفیر.

مطلقہ ثلثہ کی عدت

(سوال ۱۱۰۷) جس عورت کو ایک مجلس میں اس کے خاوند تین طلاقیں دے دیں تو اس مطلقہ کی عدت کتنی مدت ہوگی۔

(الجواب) تین حیض۔(۱) فقط۔

نامرد کی بیوی پر خلوت کے بعد عدت لازم ہے

(سوال ۱۱۰۸) ایک عورت کے خاوند نے جو کہ نامرد ہے، اپنی زوجہ کو طلاق دے دی، عورت دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے، اس صورت میں اس عورت پر عدت لازم ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر شوہر نامرد سے خلوت ہو چکی ہو، اور اس کے بعد طلاق دی ہو تو عدت لازم ہے، عدت کے اندر نکاح دوسرے مرد سے صحیح نہیں ہے قال فی الدر المختار والخلوۃ الخ کالوطی الخ ولو کان الزوج مجبوباً او عنیناً الخ۔(۲)

معتدہ کا شادی میں نکلنا درست نہیں ہے

(سوال ۱۱۰۹) متوفی عنہا زوجہا کو عدت کے اندر اپنے بھائی یا والدین کے یہاں کسی شادی وغیرہ میں دن دن یا کچھ حصہ رات کو جانا اور پھر رات کو اپنے گھر واپس آجانا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) متوفی عنہا زوجہا کو عدت کے اندر جو فقہاء نے دن کو یا بعض حصہ رات میں باہر جانے کی اجازت دی ہے، اس کی وجہ نفقہ وغیرہ کی ضرورت ہے اگر یہ ضرورت نہ ہو تو پھر وہ مثل مطلقہ کے ہے کہ عدت میں نکلنا اور کہیں جانا اس کو درست نہیں ہے، چنانچہ در مختار میں ہے حتی لو کان عندھا کفا یتھا صارت کالمطلقة فلا یحل لھا الخروج۔(۳) فتح اور ایسا ہی شامی میں فتح القدیر سے منقول ہے، پس متوفی عنہا زوجہا کو بھائی یا والدین کے گھر شادی وغیرہ میں دن کو بھی جانا درست نہیں ہے۔

شوہر پر عدت نہیں ہے

(سوال ۱۱۱۰) میری اہلیہ کے انتقال کے ۳ ۳ روز بعد میرے سالہ نے اپنی لڑکی سے میرا نکاح کر دیا، آیا مجھ کو مثل عورت کے عدت گذارنے کے کچھ تامل کرنا چاہئے تھا یا کیا۔

(الجواب) مرد پر کچھ عدت نہیں ہے، بعد مرنے زوجہ کے اس کی بھتیجی سے فوراً نکاح درست ہے۔(۴)

دودھ پلانے والی عورت کی عدت بھی تین حیض ہی ہے

(سوال ۱۱۱۱) ایک عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دے دی، عورت کی گود میں چونکہ بچہ شیر خوار موجود ہے اور وہ دودھ اس کا پیتا ہے، اس وجہ سے اس عورت کا ایام شیر خوارگی میں حیض نہیں آتا بلکہ دو سال کے بعد جب بچہ کا دودھ چھڑاتی ہے، اس وقت حیض آتا ہے۔ اس وقت عورت نہ حاملہ ہے نہ آئسہ ہے، پس اس صورت میں

---

(۱) وھی (ای العدۃ) فی حق حرۃ تحیض لطلاق او فسخ بعد الدخول حقیقة او حکما ثلاث حیض کوامل (الدر المختار علی ھامش رد المحتار ج ۲ ص ۸۲۵ باب العدۃ. ط.س. ج۳ ص ۵۰۴) ظفیر۔
(۲) الدر المختار علی ھامش الطحطاوی باب المھر ج ۲ ص ۵۳ و ج ۲ ص ۵۴) ظفیر۔
(۳) الدر المختار علی ھامش الطحطاوی فصل فی الحداد ج ۲ ص ۲۳۰. ۱۲ ظفیر۔
(۴) واصطلاحاً تربص یلزم المرأة (ایضاً ج ۲ ص ۲۱۴ باب العدۃ ظفیر۔

عدت اس عورت کی باالحیض ہوگی یاباالا شہر، اور نکاح کب درست ہوگا۔

(الجواب)قال فی الدر المختار وھی فی حق حرة تحیض الخ ثلثة حیض کو امل الخ ۔(۱)پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں عدت مسماۃ مذکورہ مطلقہ کی تین حیض ہیں، جب تک تین حیض پورے نہ ہوں گے، نکاح اس کا درست نہیں ہے۔

جس کی عدت وضع حمل ہو، اگر دوا سے حمل گرادے تو عدت پوری ہوگی یا نہیں

(سوال ۱۱۱۲)عورت مطلقہ جس کی عدت وضع حمل ہو، وہ اپنی مدت حمل پوری ہونے سے پہلے اگر اپنے حمل کو کسی دوا وغیرہ سے ساقط کردیوے تو اس کی عدت پوری ہوجاوے گی یا نہ۔

(الجواب)اگر مطلقہ حاملہ کسی حیلہ وتدبیر سے حمل کو ساقط کرادے تو اگر اس حمل کے بعض اعضاء ظاہر ہوگئے تھے مثل ہاتھ پیر وغیرہ کے تو عدت اس کی پوری ہوجاتی ہے۔(۲)وسقط ظھر بعض خلقه کید اورجل الخ ولد الخ وتنقضی به العدة الخ در مختار۔(۳)

عدت طلاق میں جو زنا سے حاملہ ہوجائے اس کی عدت وضع حمل ہے

(سوال ۱۱۱۳)جو عورت عدت طلاق کے اندر زنا سے حاملہ ہوجاوے اس کی عدت کیا ہوگی، اور زانی سے جو نکاح قبل وضع حمل ہوا وہ صحیح ہے یا نہیں۔

(الجواب)جو عورت عدت کے اندر زنا سے حاملہ ہوجاوے اس کی عدت وضع حمل سے پوری ہوتی ہے فی رد المحتار عن الحاوی الزاھدی اذا حبلت المعتدة وولدت تنقضی به العدة سواء کان من المطلق او من زنا الخ۔(۴)اس زانی نے جو نکاح کیا قبل وضع حمل، کیا وہ باطل اور ناجائز ہوا کیونکہ وہ نکاح عدت میں ہوا، اور نکاح عدت کے اندر باطل ہے۔

شوہر کے عیسائی ہوتے ہی عورت نکاح سے خارج ہوگئی لیکن اس پر عورت لازم ہے

(سوال ۱۱۱٤)زید نے مذہب عیسائی اختیار کرلیا، اب اس کا نکاح ہندہ مسلمہ کے ساتھ باقی رہا یا نہیں، اور ہندہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں، اور ہندہ پر عدت ہے یا نہیں، اگر ہے تو کب سے عدت شمار ہوگی، آیا وقت ارتداد زید سے یا وقت فسخ نکاح سے۔

(الجواب)قال فی الدر المختار وارتداد احدھما فسخ عاجل الخ وفیه وعلیه نفقة العدة الخ وفیه ایضاً وھی فی حق حرة ولو کتابية تحت مسلم تحیض لطلاق الخ ولو رجعیاً او فسخ بجمیع اسبابه الخ ثلث حیض کو امل الخ قوله بجمیع اسباب مثل الا نفساخ بخیار البلوغ والعتق وعدم الکفاء ة وملك احد الزوجین الا خروالردة فی بعض الصور الخ(شامی(۱)جلد ثانی)

پس معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں ہندہ زید کے نکاح سے خارج ہوگئی، اور عدت ہندہ پر لازم ہے بعد

---

(۱)الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵.ط.س.ج۳ص ۵۰٤.۱۲ ظفیر.

(۲)واذااسقطت سقطا ان استبان بعض خلقه انقضت به العدة لا نه ولد والا فلا (رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱.ط.س.ج۳ص ۵۱۲) ظیفر.

(۳)الدر المختار علی هامش رد المحتار ..ط.س.ج۳ص ۵۱۲.

(٤)رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱.ط.س.ج۳ص ۵۱۱.۱۲ ظفیر.

عدت وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے، اور زمانہ عدت وقت ارتداد شوہر سے شمار ہوگا۔

مرتدہ پر عدت لازم ہے

(سوال ۱۱۱۵) اگر بصورت ترک اسلام اس کی منکوحہ اس پر حرام ہے اور نکاح اس کا فسخ ہو تو ایسی عورت کے لئے عدت شرعی ہے؟

(الجواب) عدت واجب ہے۔(۲)

عدت والی عورت کا نکاح باطل ہے

(سوال ۱۱۱۶) ایک شخص کا انتقال ہو گیا، اس کی بیوی سے عدت کے اندر اس کے خسر نے نکاح ثانی کرادیا، نکاح پڑھنے والے کو معلوم نہیں کہ عدت پوری ہوئی یا نہیں، دوسرے اس مجمع میں ہر اکابر موجود تھے، بعض عالم بھی تھے کہ اس کی عدت پوری نہیں ہوئی، انہوں نے اس وقت کچھ تذکرہ نہیں کیا، اگلے روز کہا کہ عدت کے اندر نکاح پڑھادیا، اب ان کا نکاح ہوا یا نہ۔ اہل مجلس گنہگار ہوئے یا نہیں، نیز اہل مجلس کا نکاح باقی رہا یا نہ۔

(الجواب) جب کہ واقعی عدت اس کی پوری نہیں ہوئی تھی تو وہ نکاح باطل اور ناجائز ہے،(۳) اور اہل مجلس عقد میں سے جن کو علم تھا کہ عدت پوری نہیں ہوئی اور پھر کچھ نہ بولے گناہگار فاسق ہوئے توبہ کریں اور جن کو علم نہ تھا وہ گنہگار نہیں ہوئے، اور ان میں سے نکاح کسی کا نہیں ٹوٹا، کیونکہ نکاح کافر و مرتد ہونے سے ٹوٹتا ہے، اور یہ فعل گناہ ہے کفر وارتداد نہیں۔

مجذوم کی بیوی جو کئی برس شوہر سے علیحدہ رہی طلاق کے بعد اس پر بھی عدت ضروری ہے

(سوال ۱۱۱۷) ایک شخص مجذوم اپنی عورت کو طلاق دینے پر آمادہ ہے اور وہ پندرہ سولہ سال سے جذام میں مبتلا ہے، صاحب فراش ہے، کیا ایسی حالت میں بھی اس کی عورت کو عدت کی ضرورت ہوگی۔

(الجواب) جب کہ وہ عورت مدخولہ ہے یا اس سے خلوت ہو چکی ہے، یعنی اگر کسی وقت بھی خلوت یا صحبت ہو چکی ہو تو عدت بعد طلاق کے اس پر لازم ہے، اور عدت مطلقہ کی اگر اس کو حیض آتا ہو تین حیض ہیں، پس عدت گذرنے سے پہلے دوسرا نکاح صحیح نہ ہوگا۔(۴)

مرنے والے شوہر نے وطی نہ کی ہو تو بھی عدت وفات ضروری ہے

(سوال ۱۱۱۸) ایک شخص فوت ہوا، اس کی عورت بعمر بیس سال ہے، اس کے والدین نے ۳۵ یوم میں اس کا نکاح ایک اور شخص سے کردیا، لیکن عورت نکاح ثانی جبریہ ہو جانا اور پیشتر خاوند سے وطی ہو جانا بیان نہیں کرتی ہے یعنی وطی کر کے نہیں مرا، تو یہ نکاح ثانی جائز ہوا یا نہ، اگر بالغہ عورت کا خاوند بغیر وطی مر جاوے تو بھی عدت موت ضروری ہے یا نہیں۔

---

(۱) دیکھئے رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵ ـ ط.س. ج۳ص ۵۰۶،۱۲ ظفیر.

(۲) وارتداد احد هما فسخ عاجل فللموطئو ة كل مهر ها ولغيرها نصفه لوارتدوعليه نفقة العدة (در مختار) قوله وعليه نفقة العدة اى لو مدخولا بها اذا غيرها لا عدة عليها وافادوجوب العدة سواء ارتداوارتدت بالحيض او بالا شهر لو صغيرة او آنسة او بوضع الحمل كما فى البحر (رد المحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۹ ـ ط.س. ج۳ص ۱۹۳) ظفير.

(۳) امانكاح منكوحة الغير و معتدته (الى قوله) لم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلا (رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۵ ـ ط.س. ج۳ص ۵۱۶) ظفير. (۴) وتجب العدة فى الكل اى كل انواع الخلوة احتياطاً (الد المختار على هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۷۳ ـ ط.س. ج۳ص ۱۲۲) ظفير.

(الجواب) جس عورت کا شوہر مر جاوے اگرچہ اس نے وطی نہ کی ہو، تب بھی عدت اس عورت پر چار ماہ دس یوم کی واجب ہے، جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے والذین یتوفون منکم ویذرون ازو اجاً یتربصن بانفسھن اربعة اشھر وعشراً الآیة (۲)۔ پس یہ آیت علی الاطلاق متوفی عنہا زوجہا کی عدت مدت مذکورہ کے ساتھ واجب کرتی ہے، خواہ وہ عورت موطوءہ ہو یا نہ ہو کذا فی کتب الفقه۔(۳) لہذا نکاح اس عورت کا جو قبل از اختتام عدت ہوا باطل اور حرام و ناجائز ہے۔

خوف ہو تو عدت شوہر کے گھر کے بجائے والدین کے یہاں گذارنا درست ہے

(سوال ۱۱۱۹) ایک لڑکی ۲۰ / جنوری سن ۱۹۲۰ء کو بیوہ ہو گئی ہے جو اپنے شوہر کے مکان پر سکونت پذیر ہے، بیوہ مذکورہ کو کھانے پینے کی سخت تکلیف ہے اور اس کی سسرال والے طرح طرح کی سختی اور تشدد کرتے ہیں، وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ بعد عدت فوراً ہی اپنی مرضی کے موافق بیوہ کا عقد ثانی کر دیویں، اور بیوہ یہ چاہتی ہے کہ اپنے والدین کی رضاء سے عقد کرے، بحالت مذکورہ اگر اندر ایام عدت بیوہ مذکورہ والدین کے مکان پر آکر عدت پوری کرے تو کر سکتی ہے یا نہیں، کیونکہ وہاں پر علاوہ معاملات مذکورہ کے یہ بھی اندیشہ ہے کہ اگر بیوہ نے ان کی رضامندی کے موافق نکاح سے انکار کیا تو وہ ضرور مار پیٹ کریں گے جس سے اندیشہ جان کا بھی ہے یا بیوہ خودکشی پر آمادہ ہو جاوے۔

(الجواب) ایسے اندیشہ اور خوف کی حالت میں وہ بیوہ اپنے والدین کے گھر آکر عدت پوری کر سکتی ہے۔(۱)

کافر عورت مسلمان ہوئی اس کا شوہر مسلمان نہیں ہوا، اس پر عدت لازم ہے یا نہیں

(سوال ۱۱۲۰) ایک کافرہ عورت داخل اسلام ہوئی اور اس کا خاوند جو کافر ہے مسلمان نہیں ہوتا تو کیا ان دونوں میں شرعاً تفریق ہو جائے گی، اور عورت پر عدت لازم آئے گی یا نہ۔ اگر اس عورت نے مسلمان ہونے کے بعد فوراً کسی مسلمان سے نکاح کر لیا تو یہ نکاح صحیح ہو گا یا نہ۔

(الجواب) در مختار میں ہے ولو اسلم احدھما ثمه ای دارالحرب ویلحق بھا الخ لم تبن حتی تحیض ثلثا او تمضی ثلثة اشھر قبل اسلام الآخر اقامة لشرط الفرقة مقام السبب الخ۔(۲) اس عبارت سے واضح ہوا کہ اس ملک مین اگر کوئی عورت شوہر والی اسلام قبول کرے اور اس کا شوہر اسلام نہ لاوے تو تین حیض یا تین ماہ کے بعد وہ اپنے شوہر سے بائنہ اور مطلقہ ہو گی، اور آگے یہ کہا ہے ولیست بعدة الخ۔(۳) یعنی یہ تین حیض عدت کے نہیں ہیں، بلکہ یہ مدت قائمقام انکار شوہر کے ہیں، اسلام لانے سے پھر اس میں اختلاف ہوا ہے کہ علاوہ ان تین حیض کے اور عدت عورت پر لازم ہو گی یا نہیں، امام صاحب کے قاعدہ کے موافق اس پر عدت لازم نہ ہو گی اور تین حیض مذکورہ گذرنے کے بعد نکاح ثانی اس کو حلال ہے، اور قبل اس مدت کے نکاح صحیح نہ ہو گا۔

---

(۲) سورة البقرہ۔ ۲۳۰۔ ظفیر۔

(۳) والعدة للموت اربعة اشھروعشر من الا یام بشر ط بقاء النکاح صحیحاً الی الموت مطلقا و طئت اولاولو صغیرة الخ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۰۔ ط.س. ج۳ص ۵۱۰) ظفیر۔

(۱) وتعتد ان ای معتدة طلاق وموت فی بیت وجبت فیه الخ الا ان تخرج او یتھدم المنزل اوتخاف الخ ونحو ذلك من الضرورات فتخرج لا قرب موضع الیه (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۵٤. ط.س. ج۳ص ۵۳٦) ظفیر (۲) ایضا باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳٦ وج ۲ ص ۵۳۷. ط.س. ج۳ص ۱۹۳۔۱۲۰ ظفیر۔ (۳) ایضاوھل تجب العدة بعد مضی ھذہ المدة فان کانت المرأ ة حربیة فلا لانه لا عدة علی الحربیة (رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۷. ط.س. ج۳ص ۱۹٤) ظفیر۔

مسلمان عورت مرتد ہو جائے اور پھر اسلام لے آئے تو اس پر عدت ہے یا نہیں

(سوال ۱۱۲۱) ہندہ زوجہ زید مرتد ہو گئی تو اس پر عدت آوے گی یا نہ۔ اور نکاح اس صورت میں فسخ ہو گا یا نہ، دوسرا شخص اس سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں،

(الجواب) در مختار میں ہے وارتداد احدهما فسخ عاجل الخ (۱) وفی رد المحتار وافادوجوب العدة سواء ارتدا وارتدت (۲) الخ پھر در مختار میں یہ لکھا ہے وتجبر علی الا سلام وعلی تجدید النکاح زجراً لها بمهر یسیر کدینار (وعلیه الفتویٰ ولو الجیه وافتی مشائخ بلخ بعدم الفرقة بردتها زجراً و تیسراً الخ (۳) ان عبارات سے یہ مطالب واضح ہوئے اولاً یہ کہ مرتد ہونے سے احد الزوجین کے نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور عدت عورت پر لازم ہوتی ہے، اور دوسری روایت در مختار سے یہ معلوم ہوا کہ عورت اگر مرتدہ ہو جاوے والعیاذ باللہ تو اس کو مجبور کیا جاوے گا اسلام لانے پر۔ اور شوہر اول سے تھوڑے سے مہر پر تجدید نکاح کرنے پر، اور مشائخ بلخ کے فتویٰ سے معلوم ہوا کہ عورت کے مرتد ہو جانے سے نکاح کے فسخ ہونے کا حکم نہ کیا جاوے گا۔ زجراً۔ فقط۔

بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن ہے

(سوال ۱۱۲۲) ایک عورت پندرہ تاریخ کو بیوہ ہوئی۔ اس نے پندرہ پندرہ تاریخ کے حساب سے چار مہینہ دس روز پورے کر کے اپنا نکاح ثانی کر لیا، دو چار آدمیوں نے عدت کے اندر دو چار روز کی کمی نکال دی یہ صحیح ہے یا نہ۔

(الجواب) بے شک بموجب روایت امام اعظمؒ اس صورت میں عدت میں کچھ کمی رہتی ہے، کیونکہ امام صاحب کے نزدیک ایسی صورت میں کہ وسط شہر میں بیوہ ہو، دنوں کی گنتی کا اعتبار ہے، یعنی ہر ایک مہینہ تیس تیس دن لیا جاوے گا، اور دس دن چار ماہ کے ایک سو تیس دن ہوں گے، (۴) پس اگر ایک سو تیس دن سے کم میں اس بیوہ نے اپنا نکاح کر لیا تو وہ نکاح صحیح نہیں ہوا، پھر نکاح کر لے۔

حاملہ کی عدت وضع حمل ہے

(سوال ۱۱۲۳) ایک عورت بیوہ کو دو سال سے زائد گذر چکے اس کو حمل بالیقین ہے، جنین خشک ہو گیا ہے، کبھی پھول جاتا ہے کبھی پھر خشک ہو جاتا ہے، عدت اس عورت کی کیا ہو گی۔

(الجواب) عدت اس کی وضع حمل ہے۔ (۵)

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س. ج۳ص ۱۹۳. ۱۲ ظفیر. (۲) ردالمختار باب ایضاً ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س. ج۳ص ۱۹۳، ۱۹٤. ۱۲ ظفیر. (۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵٤۰ ط.س. ج۳ص ۱۹٤. ۱۲ ظفیر.

(۴) والعدة للموت اربعة اشهر بالا هلة لو بالغرة کمامر وعشر من الایام (الدر المختار علی هامش ردا لمحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۰ ط.س. ج۳ص ۵۱۰ وقبیله بالا هلة لو فی الغرة والا فبالایام بحر وغیره (در مختار) فی المحیط اذا اتفق عدة الطلاق والموت فی غرة الشهر اعتبرت الشهور بالا هلة وان نقصت عن العددوان اتفق فی وسط الشهر فعند الا مام یعتبر بالا یام فتعتد فی الطلاق بتسعین یوما وفی الو فابمائة وثلاثین وعندهما یکمل الاول من الا خروما بینهما بالا هلة الخ (رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۹ ط.س. ج۳ص ۵۱۰) ظفیر.

(۵) وفی حق الحامل الخ وضع جمیع حملها (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱ ط.س. ج۳ص ۵۱۱) ظفیر.

ممتد الطہر کی عدت

(سوال ۱۱۲۴) ایک عورت کی عمر تقریباً ۲۵ سال ہے لیکن آثار بلوغت اب تک پیدا نہیں ہوئے، نہ حیض آیا نہ چھائیوں کا ابھار ہوا اس کا خاوند کہتا ہے کہ یہ مرد کے قابل نہیں ہو سکتی، اب کسی طرح عورت مذکورہ کی دوسری بہن اس کی شوہر کے نکاح میں آسکتی ہے یا نہ، اگر اس کو طلاق دی جائے تو اس کی عدت تین ماہ ہوگی یا کیا؟

(الجواب) اس عورت کو طلاق دے کر عدت گذرنے کے بعد اس کی بہن سے نکاح کر سکتا ہے اور عدت اس کی جب تک سن ایاس کو نہ پہنچے تین حیض ہیں، اور بعض فقہاء نے امام مالکؒ کے مذہب پر بضرورۃ فتویٰ دیا ہے، ان کے نزدیک عدت ممتد الطہر نو ماہ میں منقضی ہوتی ہے اور شامی میں نحر وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ پورے ایک سال میں عدت ختم ہوتی ہے ۔ در مختار میں ہے والعدة فی حق من لم تحض لصغر او کبرا وبلغت بالسن الخ ولم تحض الخ الشابة الممتدة بالطہر بان حاضت ثم امتد طهرها فتعتد بالحيض الى ان تبلغ سن الایاس (۱) وفی الشامی قال الزاهدی وقد كان بعض اصحابنا يفتون بقول مالك فى هذه المسئلة للضرورة الخ۔(۲)

نو مسلمہ جس کا کافر شوہر مر چکا ہے اس پر عدت نہیں ہے

(سوال ۱۱۲۵) ایک عورت مسلمان ہوئی، اس کا بیان ہے کہ میرا خاوند مر چکا ہے جو کہ کافر تھا، اس کو مسلمان ہوئے ایک ہفتہ ہوا، اس کا نکاح کسی مسلمان سے سر دست ہو سکتا ہے یا تین حیض کا انتظار کرنا پڑے گا۔

(الجواب) اس نو مسلمہ کا نکاح بعد اسلام کے فوراً کسی مسلمان سے درست ہے۔

بے پردہ کو بھی عدت میں پردہ کرنا چاہئے

(سوال ۱۱۲۶) بیوہ عورتوں کو جو کہ اپنے خاوند کے وقت میں بے پردہ رہتی تھی، کیا عدت میں ان پر پردہ واجب ہے۔

(الجواب) ان کو پردہ کرنا چاہئے اور پردہ میں رہنا چاہئے، اور بیوہ عورت کسی کار ضروری کی وجہ سے دوسرے گاؤں میں یا دوسرے محلہ میں اگر دن دن کو جاوے تو درست ہے، رات کو گھر واپس آجاوے۔(۱)

طلاق کا انکار کرنے کے بعد اقرار کرے تو اس کی عدت کب سے ہوگی

(سوال ۱۱۲۷) زید کی بیوی کہتی ہے کہ مجھے زبانی طلاق دی ہے، مگر وہ اقرار نہیں کرتا جب اس کو مبلغات کی طمع دی گئی تو وہ تحریری طلاق میں لکھواتا ہے کہ میں اس کو چھ ماہ پہلے طلاق دے چکا ہوں، اس کی عدت تحریر تاریخ سے شروع یا چھ ماہ پہلے سے۔

(الجواب) در مختار میں ہے بخلاف مالو اقر بطلاقها منذ زمان ماض فان الفتوىٰ علىٰ انها من وقت الاقرار الخ (۲) پس معلوم ہوا کہ مفتی بہ اس صورت میں یہ ہے کہ وقت اقرار و تحریر سے عدت شمار ہوگی احتیاطاً۔

---

(۱) ایضاً ج ۲ ص ۸۲۷ و ج ۲ ص ۸۲۸ ط.س. ج۳ص ۵۰۷ ۔ ۱۲ ظفیر (۲) رد المحتار للشامی باب العدة ج ۲ ص ۸۲۹ ط.س. ج۳ص ۵۰۸ ۔ ۱۲ ظفیر۔ (۱) لاتخرج معتدة رجعی وبائن بای فرقة كانت الخ لو حرة من بيتها الخ وتبيت اكثر الليل فی منزلها الخ (الدر المختار علیٰ هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۵۳ ط.س. ج۳ص۵۱۸) ظفیر۔

(۲) ایضا ج ۲ ص ۸۳۹ ط.س. ج۳ص ۵۲۰ ۔ ۱۲ ظفیر۔

عدت وفات میں نکاح کر لیا تھا چھ ماہ بعد علیحدگی اختیار کی پھر اسی سے نکاح کر لیا اب عدت کیا ہو گی۔

(سوال ۱۱۲۸) ایک عورت کی عدت وفات میں صرف ایک مہینہ گذرا تھا کہ ایک مرد نے اس سے نکاح کیا، بسبب عدم علم و جہالت زن و مرد کے چھ مہینہ تک اس کے ساتھ رہا، پھر چند اشخاص کو خبر ہوئی، انہوں نے تفریق کرادی، اور مرد کو عورت کے مکان سے نکال دیا، پھر تین روز بعد مرد ایک مولوی کو لے کر آیا اور عورت راضی ہو گئی اور مولوی صاحب نے ان کا نکاح پڑھادیا، یہاں مولویوں کے دو فریق ہیں، ایک فریق کہتا ہے کہ عدت وفات گذر گئی اب اس کا نکاح درست ہو گیا، دوسرا فریق کہتا ہے کہ تفریق کے بعد جب تک مابقی عدت پوری نہ ہو جائے نکاح درست نہیں، اگر عدت کے اندر نکاح ہوا اور ایک مدت دراز تک زن و شوی ہم بستر رہیں، خواہ وہ عدت اشہر سے ہو یا حیض سے تو اس عرصہ میں پہلی عدت تمام ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے واذا وطئت المعتدة بشبهة ولو من المطلق وجبت عدة اخرى لتجدد السبب وتد اخلتا والمرئى من الحيض وعليها ان تتم العدة الثانية ان تمت الا ولىٰ الخ وفي الشامي اعلم ان المرء ة اذا وجبت عليها عدتان فاما ان يكون من رجلين او من واحد ففي الثاني لا شك ان العدتين تد اخلتا وفي الاول ان كانتا من جنسين كالمتوفى عنها زوجها اذا وطئت بشبهة او من جنس واحد كالمطلقة اذا تزوجت في عدتها فوطئها الثاني وفرق بينهما تد اخلتا عند ناو يكون ما تراه من الحيض محتسباً منهما جميعاً واذا نقصت العدة الا ولى ولم تكمل الثانيه فعليها اتمام الثانية الخ شامی(۱) ج ۲ ص ۶۰۹۔ اس عبارت سے واضح ہے کہ صورت مسئولہ میں دونوں عدتیں متداخل ہوں گی، اور عدت وفات پوری کر کے اگر عدت ثانیہ پوری نہ ہوئی ہو اس کو پورا کرنا چاہئے۔

صورت ذیل میں عدت کب سے ہو گی

(سوال ۱۱۲۹) عبدالرحیم ہجرت کر کے کابل چلا گیا ہے، اور ایک تحریر مورخہ ۲ / جولائی، ۱۱ / جولائی سن ۱۹۲۰ء کو ہم کو ملی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر آج کی تاریخ سے تین ماہ تک میری طرف سے کوئی خط نہ آیا تو میری زوجہ مطلقہ ہے اور اس کا نکاح ثانی کا اختیار ہے، اس صورت میں اگر زوجہ عبدالرحیم پر طلاق عائد ہو گی تو اس کی عدت کب سے شمار ہو گی۔

(الجواب) اس صورت میں تیسری جولائی یعنی روز تحریر خط سے جس وقت تین ماہ پورے ہو جاویں گے یعنی تین اکتوبر سن ۱۹۲۰ء کو بشرطیکہ اس وقت تک اور کوئی تحریر اس کی دوسرے مضمون کی نہ آوے تو موافق شرط کے ۳ / اکتوبر کو اس کی زوجہ مطلقہ ہو جاوے گی، اور اس وقت سے عدت طلاق تین حیض اس کو پورے کرنے ہوں گے اگر اس کو حیض آتا ہو۔

زانیہ زانی سے فوراً نکاح کر سکتی ہے عدت نہیں

(سوال ۱۱۳۰) زید نے ہندہ سے نکاح کیا کچھ عرصہ بعد ہندہ کی ہمشیرہ کو بھی اپنے پرف میں رکھا، پھر ہندہ کی

---

(۱) دیکھئے رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۷ و ج ۲ ص ۸۳۸. ط.س. ج۳ص۵۱۸. مطلب فی وطؤ المعتدۃ بشبهة ۱۲ ظفیر.

ہمشیرہ کو زید نے طلاق دے کر آزاد کر دیا تو اب ہمشیرہ ہندہ دوسرا نکاح بعد عدت کے کرے گی یا اس پر عدت لازم نہیں۔

(الجواب) ہمشیرہ ہندہ سے جب کہ زید نے نکاح نہ کیا تھا اور بلا نکاح اس سے تعلق ناجائز رکھا اور زنا کیا تو زید کے گھر سے علیٰحدہ ہونے پر وہ فوراً اپنا نکاح کر سکتی ہے، عدت اس پر کچھ نہیں ہے۔(۱)

معتدہ کے ساتھ زنا کرنے سے اس پر نئی عدت نہیں آتی

(سوال ۱۱۳۱) ایک شخص نے بے علمی کے سبب سے ایک عورت کو اس کے شوہر کے مرنے کے ایک ماہ بعد نکاح کیا، چھ ماہ تک ہم بستر رہا، پھر لوگوں نے زوجین میں تفریق کرادی اور مرد کو عورت کے مکان سے نکال دیا، پھر ایک مولوی نے تین چار روز بعد دونوں کا نکاح پڑھادیا، یہ نکاح جائز و نافذ ہوا یا نہیں، اگر مدت دراز کے بعد تفریق واقع ہو نکاح فاسد وغیرہ میں تو بقیہ عدت اول زوجین کے باہم مشغولی کے زمانہ کے اندر تمام ہو سکتی ہے یا بعد تفریق کے متداخل ہو کر تمام ہوگی۔

(الجواب) شامی ج ۲ ص ۳۵ باب المهر و ذكر فى البحرهناك عن المجتبىٰ ان كل نكاح اختلف العلماء فى جوازه كالنكاح بلا شهود فالدخول فيه موجب للعدة اما نكاح منكوحة الغير و معتدته فالدخول فيه لا يوجب العدة ان علم انها للغير لانه لم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلا الخ۔(۲) اس سے معلوم ہوا کہ معتدہ غیر سے باجود علم اس امر کے کہ یہ معتدہ ہے نکاح کر کے دخول کرنے سے عدت لازم نہیں آتی، اور ظاہر یہ ہے کہ اس کی عدت زنا کے زمانہ میں پوری ہو جاوے گی، مثلاً اگر کوئی معتدہ بیوہ عدت کے اندر زنا کرے تو ظاہر ہے کہ زمانہ عدت میں ہی شمار ہوگی۔

مطلقہ پر عدت ضروری ہے

(سوال ۱۱۳۲) ابتداءً زید کا نکاح ہندہ سے ہوا کچھ عرصہ کے بعد زید نے بزمانہ حیات ہندہ اس کی حقیقی بہن سے نکاح کر لیا، پھر زید نے ہندہ کو طلاق دے دی، اب ہندہ کو دوسرے شخص سے نکاح کرنے کے واسطے ایام عدت پورے کرنے ہوں گے یا نہیں۔

(الجواب) عدت لازم ہوگی۔ فقط۔

شوہر والی جو زنا سے حاملہ ہوئی ہے اس پر عدت لازم ہے

(سوال ۱۱۳۳) زید کی منکوحہ زبیدہ سے عمر نے زنا کیا اور زبیدہ حاملہ ہوگئی، بحالت حمل زید نے اس کو طلاق دے کر علیٰحدہ کر دی، آیا زبیدہ کو عمر سے نکاح کرنے کے لئے عدت پوری کرنی شرط ہے یا نہ۔

(الجواب) چونکہ بحکم الولد للفراش وللعاهر الحجر(۳) وہ حمل زنا کا ہونا شرعاً مسلم نہیں ہے، اس لئے عمر

---

(۱) لونكحها الزانى حل له وطئوها اتفاقا والو لدله ولزمه النفقة (الدر المختار على هامش رد المحتار فصل فى المحرمات ج ۲ ص ۴۰۱ ط.س. ج۳ ص۴۹ . ظفیر.

(۱) رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۸۲ ط.س. ج۳ ص ۱۳۲ مطلب فى النكاح الفاسد. ۱۲ ظفیر.

(۲) ترمذی باب ماجاء ان الولد للفراش ج ۱ ص ۱۸۶ ظفیر.

کو اس مطلقہ حاملہ سے بدون وضع حمل کے نکاح جائز نہ ہوگا، کیونکہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے کما قال اللہ تعالیٰ واولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن الآیہ۔(۱)

عدت سے متعلق چند سوالات

(سوال ۱۱۳۴) اگر طالق و مطلقہ دونوں کہتے ہیں کہ نہ ایک جگہ ہم تنہائی میں بیٹھے ہیں اور نہ وطی ہے، اب ان کے قول پر بحلف اعتبار کیا جاوے یا بغیر حلف اعتبار کر کے بغیر عدت کے نکاح کیا جاوے۔
(۲) اگر بعد اس نکاح کے ایک مہینہ کے اندر وہ عورت کسی اور مرد کے ساتھ چلی جاوے اور اپنے قول مذکورہ بالا سے منکر ہو جاوے تو اس کے قول پر اعتبار کیا جاوے یا نہیں۔
(۳) اگر طلاق کے بعد عورت کہے کہ میں غیر مدخولہ ہوں تو بغیر عدت کے دوسرے مرد سے نکاح اس کا جائز ہے یا نہیں۔
(۴) خلوت صحیحہ گواہان سے ثابت ہوتی ہے، یا طالق و مطلقہ کے قول سے۔
(الجواب) جب کہ دونوں متفق ہیں عدم خلوت و صحبت پر تو حلف کی ضرورت نہیں ہے۔
(۲) انکار مابعد کا اعتبار نہیں ہے۔
(۳) اگر گمان اس کے قول کے صدق کا ہو تو اس پر اعتماد کر کے نکاح اس کے ساتھ بغیر عدت کے جائز ہے
(۴) اگر دونوں متفق ہیں کسی ایک امر پر تو ضرورت شہود کی نہیں ہے اور اگر باہم اختلاف ہے تو مدعی پر بینہ ہیں او منکر پر یمین۔

حمل والی کی عدت وضع حمل ہے اگر وہ خشک ہو گیا ہو تو اس کا دواء وغیرہ سے گروانا جائز ہے۔

(سوال ۱۱۳۵) جس کے پیٹ میں حمل ہو اور خاوند مر گیا ہو، اور بچہ پیٹ میں سوکھ گیا ہو، اس عورت کا نکار کرنا قبل از اسقاط حمل جائز ہے یا نہیں یا اس حمل کو کسی طرح گروانا جائز ہوگا۔
(الجواب) حاملہ متوفی عنہا زوجہا کی عدت وضع حمل ہے کما قال اللہ تعالی واولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن (۲) الآیۃ پس جب تک وضع حمل نہ ہو جس طرح بھی ہو اس وقت تک وہ عورت دوسرا نکار نہیں کر سکتی، اور جب کہ بوجہ خشک ہو جانے حمل کے ولادت کی کوئی صورت نہ ہو سکے تو اسقاط حمل دوا و غیر کے ذریعہ سے درست ہے۔

طلاق ثلثہ کے بعد اگر شوہر زنا کرتا رہا ہے تو اس کی عدت علیحٰدگی کے بعد شروع ہوگی

(سوال ۱۱۳۶) ایک شخص نے اپنی بیوی کو بحالت غصہ تین طلاق دے دی، اور اس بات کو عرصہ چار پانچ ماہ گذر گیا ہے، مرد، عورت دونوں بدستور صحبت کرتے رہتے ہیں، یہ عورت اسی شوہر کے گھر میں رہ سکتی ہے یا نہیں، اگر عورت دوسرے مرد سے نکاح کرنا چاہے تو عدۃ از سر نو کرنی پڑیگی یا وہ چار پانچ مہینہ شوہر کے گھر رہی وہ عدت میں شمار ہوں گے، اور ان سے عدت پوری ہو جاوے گی۔
(الجواب) اس عورت پر تین طلاق واقع ہو گئی، بدون حلالہ کے وہ شوہر اول سے نکاح نہیں کر سکتی، اور شوہر اول کو اس سے برابر وطی کرتے رہنا حرام اور زنا ہے اور دوسرا نکاح اس کو دوسرے شخص سے عدت گذارنے کے بعد کرنا

---

(۲) سورۃ الطلاق . ۱ . وفی حق الحامل مطلقا وضع جمیع حملها (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱ . ط.س. ج۳ ص ۵۱۱) ظفیر . (۱) سورۃ الطلاق . ۱ . ظفیر .

چاہئے، اور عدت اس وقت سے شروع ہو گی کہ وہ شوہر اول سے علیٰحدہ ہو جاوے اور اس کے قریب نہ جاوے۔(۱)

دوبارہ لاکر جماع کرنے سے عدت ثانیہ واجب ہو گی

(سوال ۱۱۳۷) ایک شخص نے زوجہ کو تین طلاق بائن دے کر علیٰحدہ کر دیا، پھر عدت کے اندر اس کو اپنے گھر لایا یہاں تک کہ عدت گذر کر چند روز ہو گئے، بعدہ اہل محلّہ نے ان کے درمیان تفرقہ کرادیا، اور دریافت کرنے پر طالق نے جواب دیا کہ مجھے طلاق یاد نہ تھا، تو دوبارہ لاکر جماع کرنے سے عدت ثانیہ واجب ہو گی یا نہیں، اور یہ وطی بالشبہ ہے یا زنا۔

(الجواب) یہ وطی بالشبہ ہے اور عدت دوسری واجب ہے اور تداخل عدتین میں ہو جاوے گا، اور بدون گذرنے عدت ثانیہ کے نکاح تحلیل درست نہیں ہے کذا فی الدر المختار و الشامی۔(۲)

جو عورت قابل مجامعت نہ ہو، اس پر بھی عدت ہے

(سوال ۱۱۳۸) ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی بعد کو معلوم ہوا کہ وہ عورت قابل مجامعت نہیں ہے، سوائے سوراخ پیشاب کے کچھ نہیں ہے، تب اس نے طلاق دے دی تو اس پر عدت واجب ہے یا نہیں، اور شوہر پر نفقہ عدت کا واجب ہے یا نہیں، اور مہر کس قدر لازم ہے۔

(الجواب) عدت احتیاطاً اس پر واجب ہے،(۳) اور نفقہ عدت بھی لازم ہے، کیونکہ نفقہ تابع عدت کے ہے کذا فی الشامی اور مہر نصف لازم ہے بوجہ نہ ہونے دخول کے اور نہ ہونے خلوت صحیحہ کے، کیونکہ اس عورت کے ساتھ جو خلوت ہوئی وہ خلوت صحیحہ نہیں ہے کذا فی الدر المختار۔(۴)

حاملہ کی عدت وضع حمل ہے خواہ شوہر کے انتقال کے آدھ گھنٹہ کے بعد ہی وضع حمل ہوا ہو

(سوال ۱۱۳۹) حاملہ کی عدت وضع حمل ہے، اگر اس کے شوہر کی وفات اور وضع حمل آن واحد میں ہو تو عدت کیا ہو گی، اگر وضع حمل انتقال شوہر سے آدھ گھنٹہ مقدم یا مؤخر ہو تو کیا حکم ہے۔

(الجواب) حاملہ کی عدت مطلقاً وضع حمل ہے، اگر شوہر کی وفات سے گھنٹہ آدھ گھنٹہ کے بعد بھی وضع حمل ہوا تو عدت پوری ہو گئی، اور اگر وفات سے کچھ پہلے وضع حمل ہو تو پھر عدت دس یوم چار ماہ ہے، شامی میں ہے قوله وضع جميع حملها اى بلا تقدير بمدة سواء ولدت بعد الطلاق او الموت بيوم او اقل الخ ۔(۵)

ختم عدت پر معلوم ہوا کہ حمل ہے تو عدت کا کیا ہو گا

(سوال ۱۱۴۰) ایک عورت عرصہ ایک سال سے بوجہ نااتفاقی اپنے خاوند سے علیٰحدہ ہے، اور اس کو اس کے شوہر نے ۲۸/ مارچ کو طلاق دی، اور ۲۸/ جون کو تین ماہ عدت ختم ہوئی، اس وقت اس کو حمل دو ماہ دس روز کا تھا،

---

(۱) ومبدا ء ها اى العدة فى النكاح الفاسد بعد التفريق من القاضى بينهما ثم لو وطئها حد او المتاركة اى اظهار العزم من الزوج على ترك وطئها ۔(الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸٤۱) ظفير. ط ۔س۔ج ۳ ص ۵۲۱

(۲) واذا وطئت المعتدة بشبهة ولو من المطلق وجبت عدة اخرى لتجدد السبب وتداخلتا الخ (ايضاً ج ۲ ص ۸۳۷ .ط.س.ج ۳ ص ۵۱۸ مطلب وطؤ المعتدة بشبهة) ظفير.

(۳) ان المذهب وجوب العدة للخلوة صحيحة او فاسدة (رد المحتار ج ۲ ص ۸۲۵ .ط.س.ج ۳ ص ۵۰٤) وتجب العدة بخلوته وان كانت فاسدة لا ن تصريحهم بوجوبها با لخلوة الفاسدة (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ٤٦٦ .ط.س.ج ۳ ص ۵۰٤) (۴) والخلوة بلا مانع حسى وطبعى وشرعى ومن الحسى رتق وقرن عفل (الدر المختار على هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٦٦ .ط.س.ج ۳ ص ۱۱٤) ظفير.

(۵) دیکھئے رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱ .ط.س.ج ۳ ص ۵۱۱ . ۱۲ ظفير.

اس عورت کا نکاح ثانی حمل کی حالت میں دوسرے شخص سے جائز ہے یا نہیں، اور حمل موجودہ کا بچہ کس کا تصور ہوگا، پہلے شوہر کا یا شوہر ثانی کا۔

(الجواب) اس عورت کو چونکہ عدت کے اندر حمل معلوم ہوا تو اس کی عدت وضع حمل ہے، (۱) یعنی جس وقت بچہ پیدا ہوگا، اس وقت عدت اس کی پوری ہوگی، اور اگر طلاق رجعی دی گئی تھی یعنی ایک یا دو طلاق صریح لفظوں میں دی تھی تو عدت میں حاملہ ہونا اس کا رجعت سمجھی جاویگی شوہر اول سے اور نسب بچہ کا شوہر اول سے ہی ثابت ہوگا، اور دوسرے شخص سے نکاح اس کا درست نہ ہوگا، کیونکہ پہلی طلاق سے رجوع ہو چکا تو وہ عورت زوجہ شوہر اول کی ہوگئی، اور اگر طلاق بائنہ یا مغلظہ تھی اور عدت میں حمل ظاہر ہوا تو اگر بچہ چھ ماہ سے زائد میں پیدا ہوا تو نسب بچہ کا شوہر سے ثابت نہ ہوگا، لیکن جب کہ شوہر دعویٰ کرے کہ بچہ میرا ہے اور عدت پھر بھی وضع سے پوری ہوگئی، اور اس صورت میں بعد وضع حمل دوسرے مرد سے نکاح صحیح ہے، اور بچہ کا نسب کسی سے ثابت نہ ہوگا بلکہ وہ ولد الزنا ہے اگر شوہر نے دعویٰ نہ کیا ہو۔

عدت کا نفقہ بذمہ شوہر واجب ہے

(سوال ۱۱٤۱) زید نے اپنی زوجہ حاملہ کو طلاق دے کر گھر سے نکال دیا، آیا شرعاً عورت مذکورہ کو خرچہ وضع حمل تک ومہر اور بعد میں پرورش بچہ کے لئے کچھ مل سکتا ہے۔

(الجواب) اس صورت میں عورت کا مہر اور عدت کا نفقہ بذمہ شوہر واجب ہے اور بچہ کی پرورش کا خرچ بھی بذمہ شوہر ہے کذا فی کتب الفقہ۔(۲)

معتدہ وفات تعزیت میں کہیں نہیں جاسکتی ہے

(سوال ۱۱٤۲) معتدہ وفات کو تعزیت میں کسی رشتہ دار کے یہاں جانا کیسا ہے

(الجواب) ناجائز ہے کما فی الشامی عن الفتح والحاصل ان مدار خروجها بسبب قیام شغل المعیشة فیتقدر بقدره الخ ج ۲ ص ٦٧٣۔(۳)

دو سال علیٰحدہ رہنے کے بعد بھی شوہر طلاق دے تو بھی عدت لازم ہوگی

(سوال ۱۱٤۳) اگر واقعی یہ معلوم ہو جائے کہ زوج اپنی زوجہ سے دو سال سے بالکل علیٰحدہ ہے اور دوسری جگہ رہتا ہے، اگر اس حالت میں دو برس کے بعد شوہر اپنی زوجہ کو طلاق دے تو کیا اس صورت میں بھی عورت پر عدت گذارنی لازم ہوگی یا نہیں، کیونکہ علت جو کہ استبراء رحم ہے وہ پہلے سے حاصل ہے۔

(الجواب) جب کہ اس عورت سے دخول یا خلوت ہو چکی ہے، تو عدت اس پر لازم ہے لا طلاق قوله تعالیٰ والمطلقات یتربصن بانفسهن ثلثة قروء۔(٤) کیونکہ اصل سبب عدت کے وجوب کا فرمان حق تعالیٰ ہے اور یہ علل جو فقہاء منصوصات میں تحریر فرماتے ہیں یہ از قبیل نکات بعد الوقوع ہے ان پر مدار حکم کا موجودگی نص صریح نہیں ہوتا۔

---

(۱) اعلم ان المعتدة لو حملت فی عدتها ذکر الکرخی ان عدتها وضع الحمل (ایضاً). ط.س. ج۳ص ٥١١. ظفیر.
(۲) وتجب لمطلقة الرجعی والبائن والفرقة بلا معصیة کخیار عتق النفقة والسکنی والکسوة ان طالت المدة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۹۲۱. ط.س. ج۳ص ٦۰۹ مطلب فی نفقة المطلقة) ظفیر.
(۳) رد المحتار فصل فی الحداد ج ۲ ص ۸٥٤. ط.س. ج۳ص ٥٣٦. ۱۲ ظفیر. (٤) سورة البقره. ۲۸. ظفیر.

عدت وفات میں جس نے شادی کرلی اس کی عدت کا بیان

(سوال ۱۱۴۴) زید متوفی کی بیوی سے عدت وفات کے اندر عمر نکاح کر کے وطی کرتا رہا اور نکاح کے بعد ان دونوں میں تفریق نہ ہوئی اور نہ اس عورت کی مابقا عدت پوری ہوئی، چھ ماہ بعد عمر نے پھر اس عورت سے نکاح کر لیا، فتاویٰ عالمگیری باب العدۃ میں ہے ولو تزوجت فی عدۃ الو فاۃ فدخل بھا الثانی ففر ق بینھما فعلیھا بقیۃ عدتھا من الاول تمام اربعۃ اشھر و عشرو علیھا ثلث حیض من الآخر ویحتسب بھا حاضت بعد التفریق من عدۃ الو فاۃ کذا فی معراج الدرایہ وھکذا فی المبسوط وایضاً فیہ المطلقۃ اذا حاضت حیضۃ ثم تزوجت بزوج آخر ووطئھا الثانی وفرق بینھما وحاضت حیضین بعد التفریق کان لھذا الزوج الثانی ان یتزوجھا لا نقضاء عدۃ الاول الخ اس صورت میں عمر کا نکاح جو بعد چھ ماہ کے زید متوفی کی زوجہ سے ہوا وہ صحیح ہے یا نہیں۔

(الجواب) اتمام عدت اولیٰ بعد تفریق یا متارکت زوج ثانی کے واجب ہے، پس جب کہ عمر سے علیحدگی نہ ہوئی تو وہ عدت اتمام عدت اولیٰ کے لئے کافی نہیں ہے، بلکہ بعد تفریق یا متارکت شوہر ثانی کے اتمام عدت اولیٰ لازم ہے، اور دوسری عدت بالا قراء یا بالا شہر لازم ہے، لیکن شوہر ثانی یعنی عمر اگر اس سے نکاح کرنا چاہے تو بعد گذرنے عدت اولیٰ کے دوسری عدت میں نکاح کر سکتا ہے، کیونکہ وہی اس صورت میں صاحب عدت ہے کما نقل عن الا مام ابی حنیفۃؒ انہ یدخل علیھا للحال لانہ صاحب العدۃ ۔(۱) شامی وھکذا یفھم من العبارۃ المنقولۃ فی السوال من العالمگیریہ کان لھذا الزوج الثانی ان یتزوجھا لا نقضاء العدۃ الا ولیٰ ای بلا انتظار انقضاء العدۃ الثانیہ۔(۲) اس سے معلوم ہوا کہ دوسری عدت کا پورا ہونا اس سے نکاح کرنے میں ضروری نہیں ہے، البتہ اگر کسی دوسرے شخص سے نکاح کرنا چاہے تو پھر دوسری عدت کا پورا کرنا بھی لازم ہے، اور ان دونوں عدتوں میں تداخل ہو جاتا ہے کما فی الشامی فی شرح قولہ وجبت عدۃ اخری الخ وفی الدر (اعلم ان المرأۃ اذا وجبت علیھا عدتان فاما ان یکون من رجلین او من واحد ففی الثانی لا شك ان العدتین تداخلتا وفی الا ول کانتا من جنسین کا لمتوفی عنھازوجھا اذا وطئت بشبھۃ او من جنس واحد کا لمطلقۃ اذا تزوجت فی عدتھا فوطئھا الثانی وفرق بینھما تداخلتا عندنا ویکون ما تراہ من الحیض محتسباً منھما جمیعاً واذا انقضت العدۃ الا ولیٰ ولم تکمل الثانیۃ فعلیھا اتمام الثانیۃ الخ ۔(۳)

عدت میں ایک حیض کے بعد حمل ہو گیا عدت کیسے گذارے

(سوال ۱۱۴۵) مطلقہ کو ایک حیض آیا، پھر اس کو زنا سے حمل رہ گیا، اب یہ مطلقہ زانی سے نکاح کرنا چاہتی ہے، کب کرے۔

(الجواب) بعد وضع حمل کے نکاح کرے قبل وضع حمل اس کو نکاح کرنا جائز نہیں، کیونکہ عدت اس کی وضع

---

(۱) عالمگیری باب العدۃ ج۱ ص ۵۳۶ ماجدیۃ ۔ ظفیر۔
(۲) عالمگیری کشوری ج۳ ص ۵۳۲ ۔
(۳) رد المحتار باب العدۃ ج ۲ ص ۸۳۸ ۔ط۔س۔ ج۳ ص ۵۱۹ مطلب فی وطئ المعتبرۃ بشبھۃ ۔ ۱۲ ظفیر۔

حمل ہے کمافی رد المحتار للشامی ومثله مالو كان الحمل فی العدة الخ وفی الحاوی اذا حبلت المعتدة وولدت تنقضی به العدة الخ فالمراد بقوله اذا حبلت المعتدة معتدة الطلاق بقرينة ما بعده الخ .واعلم ان المعتدة لو حبلت فی عدتها ذكر الكرخی ان عدتها وضع الحمل الخ۔(۱)

حاملہ کا حمل خشک ہو جائے تو عدت کیسے پوری کرے

(سوال ۱۱٤٦) عورت متوفی عنہا زوجہا حاملہ کی عدت وضع حمل ہے، اگر حمل پیٹ میں خشک ہو جاوے تو عدت کیسے منقضی ہوگی۔

(الجواب) جب کہ حمل پیٹ میں خشک ہو گیا تو شریعت میں وہ حاملہ متصور نہ ہوگی اور عدت اس کی چار ماہ دس دن ہوگی مثل غیر حاملہ کے کما قال اللہ تعالیٰ والذين يتو فون منكم ويذرون از واجاً يتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشرا(۲)الاية. وفی الدر المختار والعدة للموت اربعة اشهر و عشر مطلقاً الخ فلم يخرج عنها الا الحامل قوله فلم يخرج عنها الا الحامل فان عدتها للموت وضع الحمل كما فی البحر وهذا اذا ما ت عنها وهی حامل اما لو حبلت فی العدة بعد موته فلا تتغير فی الصحيح كما ياتی قريباً (۳) پس مراد حاملہ سے وہ ہے کہ حمل اس کا متحقق ہو، اور جب کہ خشک ہو گیا تو حاملہ ہونا اس کا متحقق نہ رہا۔

قد تم الجزء العاشر بتوفيقه تعالیٰ علیٰ يد محمد ظفير الدين غفر الله ذنوبه
ويليه الجزء الحادی عشر انشاء الله تعالیٰ.

---

(۱) رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱. ط.س. ج۳ص ۵۱۱. ۱۲ ظفير.
(۲) سورة البقره . ۳۰ . ظفير.
(۳) رد المحتار باب العدة ص ۸۳۰. ۱۲ ظفير.